یکم محرم سے تیس ذی الحجہ تک ہر مجلس و محفل اور مخصوصی کی مناسبت سے

حدیثِ کساء سے زیارت تک منتخب و معیاری کلام (مع حمد و نعت و مناقب، نوحہ و متفرقات)

سوز خوانی کیلئے کلید اور معیاری کلام کا منفرد مجموعہ

"بستہ"

www.Ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

تحقیق و ترتیب

پروفیسر سیّد سبطِ جعفر زیدی

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق محفوظ بحقِ بانی ادارۂ ترویجِ سوز خوانی

نام کتاب	**بستہ**
تحقیق و ترتیب	پروفیسر سیّد سبطِ جعفر زیدی
کمپوزرز	سیّد مزمل شاہ، نیر جمال (مون)،
معاونین	کامران زیدی، اصغر عباس زیدی
گرافک آرٹ	سیّد امتیاز عباس (العصر پبلشرز)
سرورق	یداللہ حیدر
فوٹوگرافی	آغا سیّد مقبول حیدر
طبع اوّل	ربیع الاوّل ۱۴۲۱ھ، جولائی ۲۰۰۰ء
طابع	آلِ شفق پرنٹرز، LS-6، بلاک 17،
(سرفراز آباد)	نزد ریحانہ پیلس / بالمقابل یوسف پلازہ،
(6349262)	فیڈرل بی ایریا، کراچی۔
ہدیہ / طبع اوّل	خصوصی ایڈیشن =/ مجلّد
ہدیہ / طبع دوئم	عوامی ایڈیشن =/ غیر مجلّد

Presented by www.ziaraat.com

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الجَھرَ بِالسُّوٓءِ مِنَ القَولِ اِلَّا مَن ظُلِمَ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیعاً عَلِیماًo (سورۃ النساء ، آیت ۱۴۸)

اللہ پسند نہیں کرتا کہ کسی کی علانیہ برائی زبان پر لائی جائے سوائے اسکے کہ جس پر ظلم کیا گیا ہو اور بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُھُمُ الغَاوٗنَo اَلَم تَرَ اَنَّھُم فِی کُلِّ وَادٍ یَّھِیمُونَo وَاَنَّھُم یَقُولُونَ مَا لَا یَفعَلُونَo اِلَّا الَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیراً وَّانتَصَرُوا مِن بَعدِ مَا ظُلِمُوا وَسَیَعلَمُ الَّذِینَ ظَلَمُوٓا اَیَّ مُنقَلَبٍ یَّنقَلِبُونَo (آیات ۲۲۴ تا ۲۲۷ سورۃ الشعراء)

اور گمراہ لوگ شعراء کی پیروی کرتے ہیں۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ ہر وادی میں بہکے ہوئے سرگرداں پھرتے ہیں؟ اور وہ، ایسی باتیں کہتے ہیں جو وہ کرتے نہیں۔ سوائے ان کے جو ایمان لائے اور اعمال صالح بجالائے۔ اور کثرت سے اللہ کی یاد کی۔ اور اپنے اوپر ظلم کئے جانے کے بعد ہی بدلہ لیا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کہ ظلم کیا۔ جلد جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پلٹتے ہیں۔ (ان کا انجام کیا ہوتا ہے)۔

(مترجمہ: ابو منصور ، مطبوعہ: فضلِ ربی فاؤنڈیشن)

Presented by www.ziaraat.com

جب جناب ابوطالبؑ کو یہ پتہ چلا کہ مشرکینِ مکہ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ابوطالبؑ انتقال کر جائیں تو ہم لوگ (حضرت) محمدؐ (مصطفٰے) کو قتل کر دیں ——— تو آپؑ نے خاندانِ بنی ہاشمؑ کے تمام لوگوں، اور جن لوگوں سے اس خاندان کے لوگوں کے عہد و پیمان تھے، سب کو جمع کر کے وصیت فرمائی کہ "میں دنیا میں رہوں یا نہ رہوں بہر صورت رسولِ خداؐ کی مدد و نصرت کرتے رہنا۔" اس موقع پر آپ نے چند اشعار بھی کہے:

أُوصِي بِنَصْرِ النَّبِيِّ الْخَيْرِ مَشْهَدُهُ ... عَلِيًّا ابْنِي وَعَمَّ الْخَيْرِ عَبَّاسَا

وَحَمْزَةَ الْأَسَدِ الْمَخْشِيِّ صَوْلَتُهُ ... وَجَعْفَرًا أَنْ تَذُودَا دُونَهُ النَّاسَا

وَهَاشِمًا كُلَّهَا أُوصِي بِنُصْرَتِهِ ... أَنْ يَأْخُذُوا دُونَ حَرْبِ الْقَوْمِ أَمْرَاسَا

كُونُوا فِدًى لَكُمْ نَفْسِي وَمَا وَلَدَتْ ... مِنْ دُونِ أَحْمَدَ عِنْدَ الرَّوْعِ أَتْرَاسَا

بِكُلِّ أَبْيَضَ مَصْقُولٍ عَوَارِضُهُ ... تَخَالُهُ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ مِقْيَاسَا

(حضرت نبی اکرمؐ کی مدد و نصرت کے لیے میں (آپ سب لوگوں کو، اور خاص طور سے) اپنے فرزند علیؑ اور پیغمبرؐ کے چچا عباسؓ کو وصیت کرتا ہوں۔

اور شیرِ بیشۂ شجاعت جناب حمزہؓ کو جن کی ہیبت سے سب ڈرتے ہیں، اور (اپنے بیٹے) جعفر کو وصیت کرتا ہوں کہ لوگوں کے مقابلے میں حضورؐ کا پورا ساتھ دینا اور اُن کی طرف سے دفاع کرنا۔

نیز بنی ہاشمؑ کے تمام لوگوں کو وصیت کرتا ہوں کہ اگر لوگ جنگ پر کمربستہ ہو جائیں تو تم لوگ رسولِ خداؐ کی مدد کرنا۔

اور جب بھی خطرات کا سامنا ہو، تو تم سب لوگ حضرت محمدؐ (مصطفٰےؐ) کے لیے سینہ سپر ہو کر اُن پر اپنی جان نثار کرنا، میری جان اور میری اولاد سب تم پر قربان ہو۔

(پیغمبر اکرمؐ کی مدد و نصرت کے لیے) وہ چمکدار اور آبدار تلواریں لے کر (میدان میں نکل آنا) جو رات کی تاریکی میں شعلہ کی طرح (لپکتی ہوئی) محسوس ہوتی ہیں۔)

ماخوذ از "دیوانِ ابوطالبؑ" مترجمہ و مرتبہ:
مولانا رضی مہدی نقوی : ◉ : ادارۂ اصلاح (گجرات) پاکستان

Presented by www.ziaraat.com



دعا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

ترکیب: اوّل و آخر دار مرتبہ درود پڑھیں۔ پھر حاجت طلب کریں شیخ کفعمی نے مقاتل بن سلیمان سے نقل کیا۔ امام نے فرمایا ستو مرتبہ اس دعا کو پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دعا مستجاب ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِلٰهِیْ کَیْفَ اَدْعُوْكَ وَاَنَا اَنَا	وَکَیْفَ اَقْطَعُ رَجَائِیْ مِنْكَ وَاَنْتَ اَنْتَ
میرے اللہ کیونکر تجھے پکاروں جبکہ میں ہوں (خطاکار) میں	اور کیونکر کاٹ دوں اپنی اُمید تجھ سے جبکہ تو ہے (رحمت سے بھرپور) تو
اِلٰهِیْ اِذَا لَمْ اَسْئَلْكَ فَتُعْطِیْنِیْ	فَمَنْ ذَا الَّذِیْ اَسْئَلُهٗ فَیُعْطِیْنِیْ
میرے اللہ جب میں نے تجھ سے نہیں مانگا تب (بھی) تو نے مجھے عطا فرمایا	تو وہ کون (ہستی) ہے کہ اس سے مانگوں تب (ہی) مجھے عطا فرمائے
اِلٰهِیْ اِذَا لَمْ اَدْعُكَ فَتَسْتَجِیْبَ لِیْ	فَمَنْ ذَا الَّذِیْ اَدْعُوْهُ فَیَسْتَجِیْبَ لِیْ
میرے اللہ جب میں نے تجھے نہیں پکارا تب (بھی) تو نے میری (آرزو) پوری کردی	تو کون (ہستی) ہے کہ اسے پکاروں تب (ہی) میری (آرزو) پوری کردے
اِلٰهِیْ اِذَا لَمْ اَتَضَرَّعْ اِلَیْكَ فَتَرْحَمَنِیْ	فَمَنْ ذَا الَّذِیْ اَتَضَرَّعُ اِلَیْهِ فَیَرْحَمَنِیْ
میرے اللہ جب میں تیرے حضور نہیں گڑگڑایا تب (بھی) تو نے مجھ پر رحم فرمایا	تو وہ کون (ہستی) ہے کہ اس کے سامنے گڑگڑاؤں تب (ہی) وہ مجھ پر رحم فرمائے
اِلٰهِیْ فَکَمَا فَلَقْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ	وَنَجَّیْتَهٗ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
میرے اللہ جس طرح تو نے چاک کیا سمندر کو موسیٰ علیہ السلام کے لئے	اور چھٹکارا دیا اُن کو (بس) تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ درود بھیج محمدؐ پر
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُنَجِّیَنِیْ مِمَّا اَنَا فِیْهِ	وَتُفَرِّجَ عَنِّیْ فَرَجًا عَاجِلًا غَیْرَ آجِلٍ
اور آلِ محمدؐ پر اور یہ کہ چھٹکارا دے مجھے اس سے جس میں میں (پھنسا) ہوں	اور برطرف کردے مجھ سے (پریشانیوں) کو برطرف کرنا بہت جلدی بغیر دیر کئے

بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

واسطہ تیرے فضل اور تیری رحمت کا۔ اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے

بشکریہ الحاج سید وقیر حسین کوثر مالی پتی

امامیہ جنتری

Presented by www.ziaraat.com

لا الٰہ الا اللہ

کلام: مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل غازیپوری

چاند تاروں کی شانِ جمالی میں تُو — سبز پتوں میں پھولوں کی لالی میں تُو
خوشے خوشے میں تُو بالی بالی میں تُو — ٹہنی ٹہنی میں تُو ڈالی ڈالی میں تُو
بولے بوٹے میں گُل گُل میں بُو بُو میں تُو
اللہ ہُو اللہ ہو، اللہ ہُو اللہ ہُو!

سبز پوشانِ گلشن سرِ آب جُو — نرگس و نسترن، یاسمن، ناز بُو
مشک بیزانِ دشتِ ختن چار سُو — طائرانِ چمن خوش نوا، خوش گلو
کہتے ہیں آبِ شبنم سے کر کے وضو
اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو

۲
یوں تو ہر اک نبی تجھ سے منسوب ہے — تیرا بھیجا ہُوا ہے بہت خوب ہے
ہاں مگر اُن میں اک تیرا محبوب ہے — جس کی ہر اک ادا تجھ کو مرغوب ہے
۳
تیرا محبوب وہ اس کا محبوب تو
اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو

دخل ممکن نہیں تیرے اسرار میں — کس کو یارا بھلا تیری سرکار میں
کس کو تابِ سخن تیرے دربار میں — حسنِ یوسف تو بک جائے بازار میں
اور نفسِ نبی کا خریدار تُو!
اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو

دیدِ کس کو میسر تری ذات کی — لاکھ موسیٰ نے تجھ سے مناجات کی
پھر بھی تو نے نہ اُن سے ملاقات کی — چھپ کے پردے میں کی جب کبھی بات کی
اور محمدؐ سے کی دُو بدُو گفتگو!
اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو!

گفتگو کب خدائی کے لہجے میں تھی — کب بھلا کبریائی کے لہجے میں تھی
کب تکبّر بڑائی کے لہجے میں تھی — ہاں تو ہر بات بھائی کے لہجے میں تھی
آ رہی تھی نبیؐ کو اُنھوت کی بُو
اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو

تھی محمدؐ کو حیرت یہ کیا راز ہے — ہاں تو کوئی نہ یار اور نہ دمساز ہے
پھر یہ ہے کون یہ کس کی آواز ہے — یہ تو کچھ میرے بھائی کا انداز ہے
لے خدا سچ بتا یہ علیؑ ہیں کہ تُو
اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو

کیا علیؑ ہم سے پہلے یہاں آ گئے — توڑ کر سب حدودِ مکاں آ گئے
یا مرے ساتھ ہی مثلِ جاں آ گئے — چھوڑ آئے کہاں تھے کہاں آ گئے
اللہ اللہ علیؑ میں ہے اتنا عُلو
اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو

جبرئیلؑ اپنے پَر دیکھتے رہ گئے — شانِ سیرِ بشر دیکھتے رہ گئے
گردِ راہِ سفر دیکھتے رہ گئے — تا بہ حدِّ نظر دیکھتے رہ گئے
اور محمدؐ روانہ ہوئے سوئے ہُو
اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو

ہر فضیلت محمدؐ کے گھر بھیج دی! — تھی جو شے خوب سے خوب تر بھیج دی
ان کے بھائی کو تیغِ دوسر بھیج دی — اور ملک سے پھر اس کی خبر بھیج دی
لافتیٰ کی صدا اب بھی ہے چار سُو
اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو

اللہ اللہ تری ذاتِ عزّ و جل — شرک تھے جو صدیوں سے اپنے اٹل
جن کا نعرہ اُحد میں تھا اعلیٰ ہُبل — دیکھ کر تیغِ حیدر گرے مُنہ کے بل
اور کہنے لگے خوف سے حیلہ جُو
اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو

جن کو اپنے بزرگوں سے پستی ملی — علم و عرفان کی فاقہ مستی ملی
دین و ایمان کی تنگ دستی ملی — اپنے اجداد سے بُت پرستی ملی
اُن کی محفل میں بھی آج ہے چار سُو
اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو

Presented by www.ziaraat.com

تفصیل	Page
حدیثِ کساء	9
کچھ اپنی سوز خوانی اور اس بستہ کے بارے میں	11
ادارہ کی کارکردگی	23
تعارفِ سوز خوانی	32
صوتی فنون سے وابستہ افراد کے لئے اہم ہدایات	51
قطعات	69
رباعیات	83
سوز	100
سلام	136
مرثیے	222
نوحہ / بین	733
حمد و نعت و مناقب	805
متفرقات / زیارت	870

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

تفصیل	Page
حسنِ صوت وخوش الحانی اور غنا و موسیقی	901
تعارفِ بانیٔ ادارہ	917
تاثرات و پیغاماتِ مشاہیر	923
اظہارِ تشکر	959
تعارف و تصاویر سوز خوانان	---
مشغولیات	---

Presented by www.ziaraat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

حدیث کساء

عن فاطمة الزهراء علیها السلام بنت رسول الله صلی الله علیه وآله قال سمعت فاطمة انها
قالت دخل علی ابی رسول الله فی بعض الایام فقال السلام علیک یا فاطمة فقلت علیک
السلام قال انی اجد فی بدنی ضعفا فقلت له اعیذک بالله یا ابتاه من الضعف فقال یا فاطمة
ایتینی بالکساء الیمانی فغطینی به فاتیته بالکساء الیمانی فغطیته به وصرت انظر الیه واذا
وجهه یتلألأ لو کانه البدر فی لیلة تمامه وکماله فما کانت الا ساعة واذا بولدی الحسن قد
اقبل وقال السلام علیک یا امتاه فقلت وعلیک السلام یا قرة عینی وثمرة فؤادی فقال یا
امتاه انی اشم عندک رائحة طیبة کانها رائحة جدی رسول الله فقلت نعم ان جدک تحت
الکساء فاقبل الحسن نحو الکساء وقال السلام علیک یا جداه یا رسول الله اتاذن لی ان ادخل
معک تحت الکساء فقال وعلیک السلام یا ولدی ویا صاحب حوضی قد اذنت لک فدخل
معه تحت الکساء فما کانت الا ساعة واذا بولدی الحسین قد اقبل وقال السلام علیک یا
امتاه فقلت وعلیک السلام یا ولدی ویا قرة عینی وثمرة فؤادی فقال لی یا امتاه انی اشم
عندک رائحة طیبة کانها رائحة جدی رسول الله صلی الله علیه وآله فقلت نعم ان جدک
ولخالک تحت الکساء فدنی الحسین نحو الکساء وقال السلام علیک یا جداه السلام علیک یا من
اختاره الله اتاذن لی ان اکون معکما تحت الکساء فقال وعلیک السلام یا ولدی ویا شافع
امتی قد اذنت لک فدخل معهما تحت الکساء فاقبل عند ذلک ابو الحسن علی بن ابیطالب
وقال السلام علیک یا بنت رسول الله فقلت وعلیک السلام یا ابا الحسن ویا امیر المؤمنین
فقال یا فاطمة انی اشم عندک رائحة طیبة کانها رائحة اخی وابن عمی رسول الله فقلت
نعم هاهو مع ولدیک تحت الکساء فاقبل علی نحو الکساء وقال السلام علیک یا رسول الله
اتاذن لی ان اکون معکم تحت الکساء قال له وعلیک السلام یا اخی ویا وصیی وخلیفتی
وصاحب لوائی قد اذنت لک فدخل علی تحت الکساء ثم اتیت نحو الکساء وقلت السلام
علیک یا ابتاه یا رسول الله اتاذن لی ان اکون معکم تحت الکساء قال وعلیک السلام

Presented by www.ziaraat.com

يَا بُنَيَّ وَيَا بِضْعَتِي قَدْ أَذِنْتُ لَكِ فَدَخَلَتْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيعًا تَحْتَ الْكِسَاءِ
أَخَذَ أَبِي رَسُولُ اللهِ بِطَرَفِ الْكِسَاءِ وَأَوْمَى بِيَدِهِ الْيُسْنَى إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ
هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي وَحَامَّتِي لَحْمُهُمْ لَحْمِي وَدَمُهُمْ دَمِي يُؤْلِمُنِي مَا يُؤْلِمُهُمْ وَيَحْزُنُنِي مَا يَحْزُنُهُمْ
أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُمْ وَمُحِبٌّ لِمَنْ أَحَبَّهُمْ إِنَّهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ
فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَغُفْرَانَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ
طَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سُكَّانَ سَمَوَاتِي إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مَبْنِيَّةً وَلَا أَرْضًا
مَدْحِيَّةً وَلَا قَمَرًا مُنِيرًا وَلَا شَمْسًا مُضِيئَةً وَلَا فَلَكًا يَدُورُ وَلَا بَحْرًا يَجْرِي وَلَا فُلْكًا يَسْرِي إِلَّا فِي مَحَبَّةِ
هَؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ الَّذِينَ هُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ الْأَمِينُ جَبْرَائِيلُ يَا رَبِّ وَمَنْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ
هُمْ أَهْلُ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ وَأَبُوهَا وَبَعْلُهَا وَبَنُوهَا فَقَالَ جَبْرَائِيلُ يَا رَبِّ
أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ لِأَكُونَ مَعَهُمْ سَادِسًا فَقَالَ اللهُ نَعَمْ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَهَبَطَ الْأَمِينُ
جَبْرَائِيلُ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى بِمَنِّكَ السَّلَامُ وَبِخَصَّكَ بِالتَّحِيَّةِ وَالْإِكْرَامِ
وَيَقُولُ لَكَ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مَبْنِيَّةً وَلَا أَرْضًا مَدْحِيَّةً وَلَا قَمَرًا مُنِيرًا وَلَا
شَمْسًا مُضِيئَةً وَلَا فَلَكًا يَدُورُ وَلَا بَحْرًا يَجْرِي وَلَا فُلْكًا يَسْرِي إِلَّا لِأَجْلِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ وَقَدْ أَذِنَ
لِي أَنْ أَدْخُلَ مَعَكُمْ فَهَلْ تَأْذَنُ لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَمِينَ وَحْيِ اللهِ
إِنَّهُ نَعَمْ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ جَبْرَائِيلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ لِأَبِي إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْحَى إِلَيْكُمْ
يَقُولُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي يَا رَسُولَ اللهِ
أَخْبِرْنِي مَا لَجُلُوسِنَا هَذَا تَحْتَ الْكِسَاءِ مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا
وَاصْطَفَانِي بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هَذَا فِي مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَفِيهِ جَمْعٌ مِنْ
شِيعَتِنَا وَمُحِبِّينَا إِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ إِلَى أَنْ
يَتَفَرَّقُوا فَقَالَ عَلِيٌّ إِذًا وَاللهِ فُزْنَا وَفَازَ شِيعَتُنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ثَانِيًا يَا عَلِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي
بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَاصْطَفَانِي بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هَذَا فِي مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَفِيهِ جَمْعٌ
مِنْ شِيعَتِنَا وَمُحِبِّينَا وَفِيهِمْ مَهْمُومٌ إِلَّا وَفَرَّجَ اللهُ هَمَّهُ وَلَا مَغْمُومٌ إِلَّا وَكَشَفَ اللهُ غَمَّهُ
وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ إِلَّا وَقَضَى اللهُ حَاجَتَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ إِذًا وَاللهِ فُزْنَا وَسَعِدْنَا وَكَذَلِكَ
شِيعَتُنَا فَازُوا وَسَعِدُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ؛ كَتَبَهُ عَبْدُ الرِّضَا بَايِي

Presented by www.ziaraat.com
یوسف حسینی ، ملفن ۳۱۱۵۴۵۲ ، حق طبع محفوظ

کچھ اپنی سوز خوانی اور اس "بستہ" کے بارے میں

سیّد سبطِ جعفر زیدی

حمدِ اللہ برصغیر میں سوز خوانی کیلئے خاصا مواد متعلقہ حلقوں میں ہمیشہ موجود رہا ہے اور بھارت کے مختلف شہروں کے علاوہ اردو ادب و عزاداری کے پاکستانی مراکز کراچی اور لاہور سے متعدد مجامیع اور بیاضیں مختلف ناموں سے شائع ہوتی رہی ہیں اب بھی ہو رہی ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہوتی رہیں گی۔ اس اعتبار سے یہ کوئی پہلا کام ہے نہ ہی آخری۔

پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اتنے مجامیع اور بیاضوں کی موجودگی میں اس نئی کتاب "بستہ" کی ضرورت کیا تھی؟

بات یہ ہے کہ کلاسیکی موسیقی کی طرح سوز خوانی کا المیہ بھی یہی ہے کہ جو لوگ اس کی عملی واقفیت و مہارت رکھتے ہیں وہ اسکی تعلیم و تصنیف کی قدرت نہیں رکھتے اور جو اس علمی و فنی طور پر تصنیف و تالیف کر سکتے ہیں وہ اس کے عملی مظاہرہ کی استطاعت نہیں رکھتے اور جن معدودہ چند افراد کے پاس یہ دونوں صلاحیتیں موجود ہیں ان کی صحت و مصروفیات اور ترجیحات انہیں ان دونوں کاموں کی مہلت و فرصت نہیں دیتیں اور پھر اسے باقاعدہ طور پر سکھانے اور آگے بڑھانے کا کام بھی کارِ دارد تھا۔ یہ کام انجمن سوز

Presented by www.ziaraat.com

خوانان کراچی کے تحت زیادہ بہتر طور پر ہو سکتا تھا جس کا میں خود بھی ۱۹۸۰ء سے رکن اور پھر عہدیدار بھی رہا۔ اور اپنی خواہش اور کوشش کے باوجود "بوجوہ" یہ کام وہاں نہ کر سکا؟!

بحمدِ اللہ معصومینؑ کے فضل و کرم سے مجھے قدرت نے سیکھنے سمجھنے محفوظ کرنے برتنے اور آگے بڑھانے سکھانے کی استطاعت و مہلت اور فرصت عطا کی یوں میں نے عزاداری و سوز خوانی سے دلچسپی رکھنے والے بزرگوں دانشوروں عزاداروں اور اپنے ہمی خواہوں کے علاوہ اپنے سوز خواں ساتھیوں اور بازوؤں کے تعاون سے ۱۴۱۸ھ میں ادارۂ ترویجِ سوز خوانی کی بنیاد ڈالی تاکہ اس تربیت گاہ (نرسری) سے انجمن سوز خوانانِ کراچی اور قوم کو باصلاحیت نوجوان سوز خوان فراہم کئے جا سکیں۔

یوں تو میں اسکول ایجوکیشن ہی کے زمانہ سے مختلف حیثیتوں میں ریڈیو ٹی وی سے وابستہ تھا مگر بطور سوز خواں میرے بچپن کے دوست شاعرِ اہلبیتؑ ریحان اعظمی مجھے ۱۹۸۸ء میں پی ٹی وی لے گئے اور اسی سال میرا پہلا آڈیو کیسٹ انکی کوششوں سے جاری ہوا شالیمار ریکارڈنگ کمپنی (SRC) ای ایم آئی (EMI)، جعفری کیسٹس، (AVT)، پنجتنؑ کیسٹس، یٰسین اسٹوڈیوز، رضوی کیسٹس، باب العلم کیسٹ لائبریری اور زیدی پروڈکشن

{Presented by www.ziaraat.com}

کے اشتراک و تعاون سے پندرہ آڈیو ویڈیو کیسٹس ۱۹۹۹ء تک منظر عام پر آچکے تھے اور ہر سال پی ٹی وی اور دیگر ملکی و غیر ملکی ذرائع ابلاغ (STN/NTM، ریڈیو پاکستان (FM100) وغیرہ سے بھی باقاعدگی سے سوز خوانی نشر ہو رہی ہے اور اب مزید پانچ آڈیو کیسٹس کا سیٹ نصابِ سوز خوانی کے نام سے محرم الحرام ۱۴۲۱ھ میں جاری کیا جا چکا ہے۔ بہ زبانِ شاعر کے عنوان سے حمد و نعت و مناقب اور سلام کے چار کیسٹس اس کے علاوہ ہیں جب کہ برادرم سرفراز لبد کی تحریک پر میرا پہلا تکنیکی تحقیقی مضمون "سوز خوانی" روزنامہ جنگ کراچی کے مڈویک میگزین کے آخری صفحے اور بقایا نصف اندرونی صفحہ پر ۱۹۸۹ء میں شائع ہوا جسکے بعد نہ صرف سوز خوانی پر متعدد تحقیقی و تکنیکی سلسلہ وار مضامین روزنامہ جنگ میں شائع ہوتے رہے بلکہ حسنِ قرأت، نعت خوانی، قوالی و سماع اور نوحہ خوانی پر بھی مفصل سلسلہ وار مضامین روزنامہ جنگ اور پھر اخبارِ جہاں، نوائے وقت، پبلک، امن، حریت، قومی اخبار / میگزین اور دیگر قومی اخبارات میں بھی شائع ہوتے رہے۔ بعد میں اس سلسلہ کو میں نے صوتی علوم و فنونِ اسلامی کا نام دیا اور برادرم لبد نے کتابی شکل میں شائع کر دیا بعض سوز خوانوں پر تو اس سے پہلے بھی چھوٹے موٹے مضامین لکھے جا چکے تھے مگر سوز خوانی اور پھر سوز خوانوں کے موضوع پر باقاعدہ طور پر یہ پہلی علمی فنی تحقیقی و تکنیکی کوشش و کاوش تھی جو

Presented by www.ziaraat.com

پہلے روزنامہ جنگ کراچی اور پھر کتابی شکل میں ۱۹۹۵ء میں منظر عام پر آئی جسکی یادگار شاندار و پُر وقار تقریبِ اجراء ہوٹل پرل کانٹی نینٹل کراچی میں سرفراز لبد صاحب، جاوید رضا نقوی صاحب اور دیگر احباب کے تعاون سے منعقد ہوئی جسکے بعد عہدِ حاضر کے معروف عالم و خطیب اور دانشور حضرتِ علامہ سیّد عقیل الغروی مدظلہٗ کی تحریک و تشویق پر برصغیر کے ممتاز دانشور و محقق ڈاکٹر سیّد سکندر آغا صاحب نے اپنا تحقیقی مقالہ "سوز خوانی" مرتب کیا جو اُتر پردیش گورنمنٹ (بھارت) کے تعاون سے ۱۹۹۹ء میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہوا۔ بلاشبہ یہ ایک قابلِ قدر اور بڑا کام ہے لیکن اس میں سوز خوانی سے زیادہ سوز خوانوں پر مواد پیش کیا گیا ہے۔ (اس احقر کی بڑی عزت افزائی کی گئی)۔ امید ہے کہ عنقریب ڈاکٹر صاحب کی نگرانی میں یہ کام مزید آگے بڑھ سکے گا۔ بھارت کے نامور استاد اسد علی خاں (دہلی یونیورسٹی) کی زیرِ نگرانی بھی سوز خوانی کے حوالے سے تحقیقی کام ہو رہا ہے جبکہ امریکہ کی معروف اسکالر ایمی برڈ نے بھی برصغیر کی موسیقی، مذہبی اصنافِ ادائیگی، عزاداری اور بالخصوص سوز خوانی پر خاصا تحقیقی کام کیا ہے جس میں اس احقر (سبطِ جعفر) کا بھی خاصا حصہ اور تذکرہ ہے۔

مجھے اس کمی کا شدت سے احساس رہا ہے کہ مارکیٹ میں سوز خوانی کیلئے جو مجامیع اور بیاضیں موجود ہیں وہ کسی مستند و فعال

Presented by www.ziaraat.com

Practical, Original & Genuine سوز خواں کی مرتب کردہ نہیں اور غیر متعلقہ مرتب و ناشر کتنا ہی باشعور کیوں نہ ہو سوز خوانی اور سوز خواں کے عملی تقاضوں ضروریات اور مشکلات کا کماحقہ ، ادراک نہیں کر سکتا۔ دوسرے ان بیاضوں میں کتابت / کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کی بھی بڑی ناقابلِ معافی غلطیاں ہیں اور ہر سوز خواں کو انکا احساس اور تصحیح کی صلاحیت نہیں ہوتی یوں سادہ لوح سوز خواں ان غلطیوں اور کوتاہیوں کا شکار ہو کر اپنا اعتبار بھی کھوتے ہیں اور باشعور سامعین کی طبیعت پر بھی بار بن جاتے ہیں جس سے سوز خواں کا اعتبار اور سوز خوانی کے مقاصد مجروح ہوتے ہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ ان بیاضوں میں کوئی مجموعہ بھی مکمل بیاض یا بستہ نہیں ہے موضوع و مخصوصی کے اعتبار سے بھی اور متون و مواد کے اعتبار سے بھی یعنی قطعات رباعیات سوز سلام بمن مرثیے اور دیگر مقدمات و متعلقات ولوازماتِ سوز خوانی یکجا نہ تھے اور مختلف مجموعوں میں منتشر ہیں۔

چوتھی بات یہ کہ مجموعوں اور بیاضوں میں بالخصوص مرثیوں کے انتخاب میں سوز خوانی کی ضرورت اور دورانیہ کا خیال نہیں رکھا گیا پندرہ سے تیس بندوں کے مرثیے پڑھنے سننے کا وقت رواج اور موقع بلکہ پتہ اب کس میں ہے ؟! جب پوری مجلس کا معیاری دورانیہ (Standard

Presented by www.ziaraat.com

(Time / Duration) ہی ایک گھنٹہ اور سوز خوانی کا دس سے بیس منٹ کے درمیان ہو تو پھر مرثیے کے پندرہ بیس بند کی گنجائش کہاں سے نکل سکتی ہے اور ظاہر ہے کہ ہر سوز خواں ان پندرہ بیس بندوں میں چار پانچ مربوط بندوں کے انتخاب کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ پھر ہر مرثیہ بالخصوص جدید مرثیہ سوز خواں اور سوز خوانی کے مطلب کا نہیں ہوتا کہ ہمیں فکر و فلسفہ کے بجائے رخصت شہادت بین اور تعزیت و پرسہ پر مبنی بند پڑھنا ہوتے ہیں۔

پانچویں اور آخری بات یہ ہے کہ بعض ہستیوں کی مجالس و محافل اور مخصوصیوں کا رواج پہلے نہ تھا اس لئے بھی ان موضوعات و شخصیات پر مرثیے پہلے موجود نہ تھے چنانچہ ہم نے ان نئے مواقع اور مخصوصیوں کیلئے پہلے اساتذہ کا کلام ڈھونڈا جن ہستیوں اور مخصوصیوں کیلئے مناسب کلام نہ مل سکا ان کیلئے موجودہ مستند و معتبر شعراء سے درخواست کر کے نیا کلام بالخصوص مرثیے کہلوائے۔ اساتذۂ متقدمین اور شاعرِ آلِ محمدؐ نسیمؔ امروہویؒ، کلیمِ آلِ عباؑ شاہد نقوی، شاعر و سوز خواں ظہور جارچوی، داروغہ امیر محمد رضوی سبزواری بالخصوص ادارے کے سرپرست صدرِ شعراءِ اہلبیتؑ حضرت شاداںؔ دہلوی کے ہم خصوصی طور پر شکر گزار ہیں جنہوں نے ہماری ضرورت کیلئے اپنی توانائیاں اور صلاحیتیں صرف کیں۔

Presented by www.ziaraat.com

اس بستہ کے حوالہ سے دو کام ایسے ہیں کہ جو بعد میں کسی وقت کئے جا سکتے ہیں بیرونِ ملک مقیم وہ حضرات جو اردو بول تو سکتے ہیں مگر پڑھ نہیں سکتے انکے لئے اس کلام کو انگریزی حروف میں تحریر کیا جا سکتا ہے (یعنی اس کلام کا Transliteration) علاوہ ازیں اس کلام کی بندشیں Scaling یعنی Notations (کمپوزیشن) بھی تحریر کیجا سکتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہر شخص اُس سے براہ راست استفادہ تو نہیں کر سکتا مگر جو بندشیں کیسٹس میں محفوظ ہیں انکے علاوہ بھی اس کلام کی بندشوں کو صفحات پر منتقل و محفوظ کیا جا سکیگا۔

یہاں اس امر کی **وضاحت** ضروری ہے کہ ہم نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ یہ بستہ محافل و مجالس کیلئے ایک مکمل دستاویز ثابت ہو اور ہر مسجد و امام بارگاہ، عزاخانہ بلکہ ہر مومن کے گھر کی ضرورت اور سوز خوانی کی ضروریات کی تکمیل کا باعث ہو ہم چاہیں گے کہ یہ "بستہ" ہر مسجد، امام بارگاہ اور عزاخانہ میں موجود ہو آپ اسے حاصل کر کے اپنے مرحومین کے ایصال ثواب یا اپنے لئے ثوابِ جاریہ کے طور پر وقف کر سکتے ہیں اور جسطرح قرآن مجید، تحفۃ العوام، مفاتیح الجنان، توضیح المسائل، وظائف الابرار وغیرہ عبادت گاہوں میں رکھی جاتی ہیں یہ بستہ بھی موجود رہے۔ یقیناً اس میں اضافہ اور بہتری کی گنجائش موجود ہے تاہم فی الوقت اسے قبول فرمائیں اور ہمارے سر

Presented by www.ziaraat.com

پرستوں محسنوں معاونین اور ان کے مرحومین کیلئے خصوصی دعا فرمائیں۔

اس بستہ میں شامل بعض کلام کی بابت اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ بعض کلام میں ہم نے "بوجوہ" کچھ ترمیم واضافہ یا تبدیلی کی جسارت نیک نیتی کیساتھ کی ہے بعض تبدیلیاں مآخذ و مصادر اور نسخوں میں فرق کی وجہ سے ہیں اور بعض ہماری طرف سے مثلاً فی زمانہ جو الفاظ متروک یا معیوب سمجھے جاتے ہیں۔ صوتی لطافت اور بقول حضرت نصیر ترابی سماعی سہولت کے پیشِ نظر ان میں تبدیلی کردی ہے یہ تبدیلیاں اساتذۂ متقدمین کے کلام میں زیادہ ہیں۔ بعض الفاظ یا مصرعوں کی ترتیب یا تبدیلی ادائیگی اور سوز خوانی کی ضرورت کے تحت کی گئی ہے۔ ان تبدیلیوں سے نفسِ مضمون اور مواد و متن اور مقصد و افادیت اور تاثر میں بہتری ہی واقع ہوئی ہے۔ بعض حوالے مشکوک یا متنازع ہیں پرانے مرثیہ خوان و سوز خواں مجلس کی ضرورت اور اپنی آسانی کیلئے مختلف شعراء کے کلام کا الحاق و ادغام کرلیا کرتے تھے اسکے لئے بھی ہم متعلقہ شعراء اور انکے متعلقین سے معذرت خواہ ہیں۔ بعض جگہ شعراءِ کرام کا نام اور حوالہ نہیں دیا جاسکا یا اگر سہواً غلط دے دیا گیا ہے تو اس کیلئے بھی معذرت خواہ ہیں۔ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکتی ہے۔

اس بستے کے سلسلے میں دامے درمے سخنے قدمے تعاون کرنے

Presented by www.ziaraat.com

والوں کی فہرست بڑی طویل ہے ان سب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا اس بستہ میں شاید ممکن نہ ہو اور بہت سے اسماء گرامی رہ جائینگے کچھ حضرات نے سختی سے اسکے اظہار کی ممانعت کی ہے کچھ کا تعاون ہمیں اس کی اشاعت کے بعد درکار و حاصل ہوگا۔ ان سب کا شکریہ ہم ذاتی و انفرادی طور پر ادا کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے لیکن حقیقی اجر و ثواب بارگاہِ احدیت، معصومین علیہم السلام اور بالخصوص معصومۂ کونینؑ اور حضرت حجۃ المنتظرؑ ہی سے ملے گا ہم خود بھی ان ہی کی خوشنودی کیلئے کوشاں اور آپکی دعاؤں کے طالب ہیں۔ بڑی قدر ناشناسی ہوگی اگر ان حضرات اور انکے متعلقین و مرحومین کیلئے دعا نہ کی جائے جن کا تذکرہ اس بستہ میں مختلف مقامات پر موجود ہے۔

اگرچہ اس کتاب میں سوز خوانی سے متعلق ضروری مواد فراہم کر دیا گیا ہے۔ تاہم جو شائقین مزید مطالعہ و استفادہ کرنا چاہیں وہ "صوتی علوم و فنون اسلامی" کا مطالعہ فرمائیں۔

تمام سرپرست و محسنین و معاونین اور وابستگانِ ادارۂ ترویجِ سوز خوانی، ان حضرات و خواتین کے متعلقین کیلئے دعاگو اور ان کے مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کے طالب ہیں۔ بالخصوص اپنے خصوصی کرم فرماؤں محترم زائر حسین شاہ صاحب مدظلہٗ آغا سعید عباس صاحب، شاعر و سوز خوان

Presented by www.ziaraat.com

محترم سیّد تسنیم زیدی (USA)، محترم سیّد ابنِ حیدر، حاجی سیّد اسرار حسین اور شبر رضوی ایڈووکیٹ، محترم منظر کاظمی اور پرویز عابدی صاحب (UAE)، محترم سیّد محمد رضی جعفری (کینیڈا)، محترم سیّد جاوید رضا نقوی، محترم سیّد امتیاز رضا زیدی، محترم ثقلین تقوی (اور وابستگانِ العصر پبلشرز)، محترم غیور الحسن نقوی (قلعۂ خیبر، حسن کالونی)، پروفیسر مولانا تقی ہادی نقوی، مولانا حسن ظفر نقوی، مولانا شبیہ الرضا زیدی، محترم قیصر مشہدی، محترم عنایت حسین (محفوظ بک ایجنسی)، محترم حسین عباس زیدی (احمد بک ڈپو)، عارف جعفری (جری سلمہٗ)، ADM والے اللہ دتہ برادران اور شاہد عباس صاحب، باب العلم کیسٹ لائبریری والے آفتاب و قمر اور عرفان بھائی۔ نیز فروغِ ایمان ٹرسٹ اور IRC کے منتظمین اور کارکنان، رضوی کیسٹس والے اختیار امام رضوی اور آلِ شفق پرنٹرز کے تمام کارکنان (سیّد مزمل شاہ، نصرت، کرار، عارف رضا اور ذیشان) وغیرہم اور انکے متعلقین کے علاوہ انکے مرحومین کیلئے خصوصی دعا کے ملتمس ہیں۔

بحیثیت سوز خواں ہم نے جن مجامیع سے استفادہ کیا ہے یا جن کا مطالعہ کیا ان میں چند بطورِ خاص قابلِ ذکر ہیں مثلاً مراثی انیسؒ و دبیرؒ و نسیمؒ، چشمۂ غم، عرفانِ غم، تنویرِ غم، ہلالِ محرم / شمشیرِ ماتم، سوزِ کربلا، سوزِ غم، منتخب مرثیے، مقبولِ عام مرثیے، نالۂ عزاداران، شعور و سوزِ مرثیہ اور مختلف

Presented by www.ziaraat.com

شعراء کرام کے مجامیع۔

اس بستہ کی اشاعت کے موقع پر مجھے اپنا ایک انتہائی مخلص و جانثار بھائیوں سے زیادہ غمگسار اور خوش ہونے والا زندہ دل جواں مرگ دوست علمدار حسین بڑی شدت سے یاد آرہا ہے جو میرے ہر دکھ درد کا ساتھی اور ہر کام پر خوش ہونے حوصلہ افزائی اور تعاون کرنے والا تھا۔ حتیٰ کہ ان کاموں پر بھی جن پر اللہ رکھے محض حسین اختر، ریحان اعظمی، سرفراز بزد، ناگپال جاوید رضا، آصف زیدی یا سوز خوانی والے ساتھیوں جیسے چند احباب ہی خوش ہوتے ہیں۔ بہر حال علمدار میرے ہر بُرے کڑے اور آڑے وقت میرا سینہ سپر رہا جب میرے شہرۂ آفاق مضمون پر بعض سادہ لوح نیک نیتی سے اور بعض حاسد بدنیتی سے "لے دے" کر رہے تھے اور میرے بعض قریبی مخلص احباب بھی مجھ سے منہ چرانے لگے تھے۔ تو بھائی شبیہ کاظمی اور پروفیسر شباہت رضا وغیرہ نے صفائی اور دفاعی انداز کے بجائے جارحانہ انداز اختیار کیا اور نہ صرف میرے اعزاز میں اس مضمون کے سلسلے میں ایک پُروقار تہنیتی تقریب ہی کی (جس کا ویڈیو محفوظ ہے) بلکہ اس مضمون سمیت میرا نثری و شعری مجموعہ "منتخباتِ نظم و نثر" کے نام سے شائع اور تقسیم کرایا۔ یقیناً اس موقع پر اس کی روح میرے شریکِ حال اور شاداں و

Presented by www.ziaraat.com

نازاں ہو گی۔ آپ سے ملتمس ہوں کہ علمدار حسین ابنِ عابد حسین زیدی صاحب مدظلہٗ کیلئے ایک سورۃ فاتحہ کی تلاوتِ اسی وقت فرمادیں۔

اِس بستے میں مرحومین و موجودہ تقریباً تمام معلوم و معروف سوز خوانوں کا حوالہ / ذکر کسی نہ کسی عنوان سے موجود ہے اس کے باوجود جن کے اسماءِ گرامی رہ گئے ہیں اُن کا اضافہ وازالہ آئندہ ممکن ہے۔

ضروری اعلان

اس بستہ کی پہلی اشاعت کا اہتمام ادارہ کی جانب سے کیا گیا ہے تاہم عنقریب اس کا عوامی ایڈیشن بھی شائع کرایا جائے گا۔ اگر کوئی بندۂ خدا یا ادارہ اس بستہ کو شائع کرانا چاہے تو وہ ہم سے اِسکا مسودہ حاصل کر کے شائع کرا سکتا ہے اس سے جزوی یا کُلی طور پر استفادہ کیلئے ہماری کوئی شرط یا پابندی نہیں ہے یہ جاری ہی مومنین کے استفادہ کیلئے کیا گیا ہے اگرچہ اسکے جملہ حقوق باقاعدہ وباضابطہ طور پر بحقِ بانیٔ ادارہ محفوظ ہیں۔ البتہ اس میں ترمیم یا تحریف اور لاگت سے زیادہ قیمت پر اس کی فروخت کسی طور بھی قابل قبول نہ ہو گی۔

والسلام / آپ کے مشوروں، تبصروں اور دعاؤں کے طالب

سیّد سبطِ جعفر زیدی (بانیٔ) و وابستگانِ ادارۂ ترویجِ سوز خوانی

Presented by www.ziaraat.com

ادارہ کی کارکردگی ۱۴۱۸ھ تا ۱۴۲۱ھ (۲۰۰۰ء)

برصغیر کے اردو داں طبقہ میں نہ صرف ایامِ عزا بلکہ شبِ جمعہ شب ہائے شہادت اور سوئم چہلم برسی کے حوالہ سے بھی مجالسِ ترحیم و ایصالِ ثواب کا انعقاد و اہتمام ہوتا ہے اور ہر مجلس کا آغاز سوز خوانی سے ہوتا ہے یوں مجالس اور سوز خوانی کا سلسلہ تقریباً سارا سال ہی جاری رہتا ہے اور جتنی مجالس کراچی میں ہوتی ہیں بدقسمتی سے اتنے سوز خواں دستیاب نہیں ہیں اور اس شعبہ میں نئے باصلاحیت رضاکاروں کی آمد نہ ہونے کے برابر تھی گھریلو اور زنانہ قسم کی سوز خوانی میں نوجوانوں کیلئے کوئی دلچسپی یا کشش نہ تھی اور باقاعدہ فنی و تکنیکی سوز خوانی کی قدر و پذیرائی نہ ہونے کے باعث بھی کسی کو مشق و ریاضت کا یارا، نہ تھا، نہ سیکھنے والے، نہ ہی سکھانے والے رہے اور خدشہ تھا کہ جب باقی ماندہ دو چار صاحبانِ فن جو ادائیگی (موسیقی و گائیکی) اور عزاداری دونوں کے تقاضوں اور آداب سے واقف ہیں وہ بھی نہ رہے تو تکنیکی روایتی کلاسیکی سوز خوانی کے حقیقی خدوخال بتانے والا بھی کوئی نہ رہے گا اور یہ مقدس عزائیہ صنف ادائیگی اور فن سوز خوانی ختم ہو جائے گا چنانچہ ان نزاکتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے انجمن سوز خوانان کراچی کے سابق مشیر قانون و سکریٹری نشر و اشاعت شاعر و مصنف پروفیسر سید سبطِ جعفر زیدی ایڈووکیٹ

Presented by www.ziaraat.com

نے محرم الحرام ۱۴۱۸ھ میں ادارۂ ترویج سوز خوانی کی بنیاد رکھی جس کے بنیادی مقاصد مندرجہ ذیل تھے۔

☆ کوئی مجلس عزا سوز خوانی کے بغیر نہ ہو اور کسی بانیٔ مجلس کو سوز خواں کے لئے پریشانی نہ ہو۔

☆ ہر عزا خانہ اور ہر محلّہ کیلئے کم از کم ایسی نوجوان باصلاحیت دیندار و باکردار سوز خواں پارٹی ضرور تیار کردی جائے جو حقوق اللہ حقوق العباد اور حقوق النفس میں توازن یعنی تعلیمی، معاشی و سماجی، انفرادی و نجی اور گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ اس خدمت کو بھی بطریق احسن سرانجام دے سکے۔

ان مقاصد کے حصول کیلئے ہمارے ترجیحی اہداف ابتدائی طور پر مندرجہ ذیل تھے۔

☆ معیاری و روایتی سوز خوانی کے بقاء و تحفظ اور فروغ و ترویج کے لئے آڈیو، ویڈیو کیسٹس کی تیاری اور اجراء۔

☆ باصلاحیت نوجوان سوز خوانوں کی تربیت، تکنیکی اعانت اور حوصلہ افزائی کے لئے خصوصی نشستوں کا انعقاد اور سوز خوانی کے لئے منتخب معیاری کلام کی ترتیب و اشاعت۔

Presented by www.ziaraat.com

☆ ان مقاصد کے حصول کے لئے ہم سے تعاون اور ہماری خدمات سے استفادہ کیجئے۔

محمد اللہ کراچی کے مختلف علاقوں میں اچھے خاندانوں سے تعلق رکھنے والے ہمارے تقریباً **سو باصلاحیت و ہونہار** اور خوش اطوار دیندار و باکردار **رضا کار سوزخواں** اس خدمت کو سرانجام دے رہے ہیں جو نہ تو اشتہار میں نام دینے کو کہتے ہیں نہ کسی اور مادی و مالی پذیرائی کے متمنی ہوتے ہیں نہ ہی کرایۂ آمد و رفت یا ہدیہ و نذرانہ قبول کرتے ہیں۔ (اگرچہ یہ ان کا حق اور منتظمینِ مجالس کا فریضہ ہے) ان نوجوانوں میں دس مکمل سوز خواں ہیں اگرچہ یہ اللہ تعالیٰ و معصومینؑ ہی سے اجر و ثواب کے طالب ہیں تاہم قوم کا فرض ہے کہ وہ انکی ہر ممکن دلجوئی و پذیرائی اور سرپرستی و حوصلہ افزائی کرے تاکہ دوسرے نوجوان بھی اس طرف راغب ہوں کہ مجالس کی ضروریات کے پیشِ نظر یہ تعداد بہت کم ہے۔

اس سلسلہ میں ہماری تمام **منتظمین و بانیانِ مجالس** اور مسجد و امام بارگاہ و عزاخانوں کے منتظمین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے محلّہ کے چند نوجوان باصلاحیت **شائقینِ سوز خوانی** کو اس خدمت پر راضی و تیار کریں **ہم** انہیں ہر ممکن تکنیکی و فنی **تعاون و رہنمائی** فراہم کرینگے یاد

Presented by www.ziaraat.com

رہے کہ ہم اسکول کی سطح کے طلبہ کو تربیت نہیں دیتے کہ انکا اصل کام تعلیم ہے اور ہم پیشہ ور خدمتگاروں کی بجائے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ذی حیثیت قومی و مذہبی سماجی خدمتگار تیار کرنا چاہتے ہیں۔

جہاں تک خواتین کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں ہمارا موقف یہ ہے کہ مومنات اور خصوصاً سیدانیوں کی حرمت اور عزت و احترام سب سے مقدم ہے اگر محرم ساتھ نہ ہو اور جان مال عزت آبرو کو کسی قسم کا خطرہ لاحق ہو تو اللہ تعالیٰ حج کا بھی مطالبہ و تقاضہ نہیں کرتا چنانچہ موجودہ حالات میں مومنات کا کسی اہتمام اور خصوصی پردہ و تحفظ کے انتظام کے بغیر دور دراز علاقوں میں جاکر عزاداری کرنا مناسب نہیں البتہ محلہ اعزہ اور محفوظ مقامات پر مجالس کی خدمت و شرکت میں کچھ حرج نہیں ہے ایسی شائقینِ سوز خوانی کیلئے ہم آڈیو وڈیو کیسٹس کلام اور ضروری رہنمائی کا بندوبست کر سکتے ہیں۔ اس وقت بھی کراچی اور بیرونِ کراچی براہ راست اور بالواسطہ طور پر خواتین و حضرات ہم سے رہنمائی حاصل کر کے اس خدمت کو سرانجام دے رہے ہیں۔ تربیتی نشستوں کا ویڈیو سیٹ، "اساتذہ کی لافانی سوز خوانی"، نصابِ سوز خوانی اور یہ بستہ بھی ہمارے اسی تربیتی پروگرام کا حصہ ہیں۔

ادارہ کے ابتدائی سرپرستوں اور معاونین میں مندرجہ ذیل افراد

Presented by www.ziaraat.com

شامل تھے۔ پروفیسر کرار حسین صاحب ، مولانا رضی جعفر نقوی، محترمہ کجن بیگم، پروفیسر اظہار حیدر رضوی ایڈووکیٹ، پروفیسر کنہیا لال ناگپال، حضرت شاداں دہلوی، محترم سرفراز لبد، محترم ریحان اعظمی، جناب شہزاد اللہ دتہ، جناب جاوید رضا نقوی، جناب اختیار امام رضوی اور باب العلم کیسٹ لائبریری والے آفتاب و عرفان اور قمر صاحبان۔

ادارہ کے متذکرہ بالا ابتدائی مقاصد کے حصول کیلئے ادارہ کی جانب سے باقاعدہ تعارفی و ترغیبی اشتہاری مہم چلائی گئی قومی اخبارات و جرائد میں بھی باقاعدہ اعلانات شائع کئے گئے اور پھر تربیتی نشستوں کا انعقاد کیا گیا۔ شمسی عیسوی تقویم کے مطابق ہر ماہ کے پہلے منگل کو مرکزی نشست مسجد و امام بارگاہ باب العلم کی محفل ابو طالبؑ میں ہوا کرتی تھی جبکہ متفرق علاقائی نشستوں کا بھی انعقاد و اہتمام کیا گیا ان نشستوں میں دانشوران عظام و علماءِ کرام کے علاوہ مختلف صوتی علوم و فنون کے ماہرین اور اساتذہ کو مدعو کر کے ان کی شخصیت و فنی مہارت سے استفادہ کیا گیا اور تیس گھنٹوں پر مشتمل دس نشستوں کا انتخاب سات گھنٹوں پر مشتمل دو وڈیو کیسٹس پر جاری کیا گیا جس میں پروفیسر کرار حسین و پروفیسر سحر انصاری، آر اے کلیمی، پروفیسر کنہیا لال ناگپال کی دانشورانہ رائے اور مولانا رضی جعفر نقوی مجتہد کی عالمانہ

Presented by www.ziaraat.com

و فقہی رائے اور مشاہیر اساتذۂ فن اور اپنی شعبوں کی نمائندہ شخصیات کی ماہرانہ فنی آراء، گفتگو اور عملی مظاہرہ شامل ہے مثلاً موسیقی گائیکی اور عزاداری و سوز خوانی کی شرعی حیثیت و جواز اور حدِ فاصل و خطِ امتیاز کیا ہے؟ ریاض کیسے کیا جائے؟ آواز خراب ہو جائے گلا بیٹھ جائے تو کیا کیا جائے وغیرہ جن افراد نے اظہارِ خیال و عملی مظاہرہ کیا ان میں محترمہ کجن بیگم استاد نظام الدین خاں، استاد امیر احمد خاں، استاد اسد علی خاں، پروفیسر ناگپال، محترم قاری حسن محمود، محترم الحاج خورشید احمد، محترم ندیم سرور اور محترم نازش مرزا و غیرہم نمایاں ہیں جبکہ وابستگانِ ادارۂ ترویجِ سوز خوانی کے علاوہ اساتذہ کے تبرکات بھی شامل ہیں مثلاً دلاور فگار صاحب، استاد غلام خسرو خاں، استاد معشوق علی خاں استاد اشتیاق علی خاں، استاد واحد حسین خاں، استاد پیارے خاں، محترم اختر وصی علی، محترم عظیم المحسن، محترم آباد محمد نقوی، محترم زوار حسین، محترم مظاہر کاظمی، محترم علی اوسط زیدی، بہاؤالدین قطب الدین وغیرھم، یہ ویڈیو سیٹ ۱۹۹۸ء میں جاری کیا گیا۔

۱۹۹۹ء میں لافانی سوز خوانی کے نام سے اساتذۂ متقدمین کے تبرکات پر مشتمل آڈیو کیسٹس کا سلسلہ شروع کیا گیا جس میں استاد واحد حسین خاں، استاد معشوق علی خاں، استاد اشتیاق علی خاں، محترم عظیم المحسن

Presented by www.ziaraat.com

محترم آغا مقصود مرزا (آغا مسعود مرزا و داؤد مرزا)، استاد چھوٹے غلام علی خاں، محترم اختر وصی علی، محترم سائیں تقی بابا وغیرھم شامل ہیں جبکہ اسی سلسلہ میں محترم آفتاب علی کاظمی، محترم سردار حسین زیدی اور محترم زوار حسین وغیرہ بھی شامل ہیں۔ خوب سے خوب تر، کی تلاش اور اس عظیم سرمائے کی حفاظت و منتقلی کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ اس طرح ادارہ کے بنیادی دو مقاصد یعنی تربیتی نشستوں کا انعقاد و اہتمام اور معیاری انتخاب پر مبنی آڈیو وڈیو کیسٹس کا انعقاد و تیاری و اجرا کا مرحلہ ۱۹۹۹ء تک مکمل ہو گیا۔

ہمارے بقایا دو **مقاصد** کی **تکمیل** بحمدِ اللہ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ میں ہو رہی ہے۔ یعنی "نصابِ سوز خوانی" اور "بستہ" کا اجراء

بانیٔ ادارہ سیّد سبطِ جعفر نے مختلف نامور اساتذۂ فن سوز خوانوں سے براہ راست بالمشافہ اور بالواسطہ دونوں طریقوں پر اکتسابِ فیض کی کوشش کی۔ سوز خوانی اور سوز خوانوں کا نام مستند و معتبر بستوں کے لنگ رنگ ڈھنگ اور انداز و آہنگ کے علاوہ چراغ سے چراغ جلانے کی رسم کے مطابق خود بھی کچھ طبع زاد بندشیں ایجاد و اختراع اور مرتب و موزوں کیں۔ جن میں سے بیشتر ۱۹۸۸ء سے ۱۹۹۹ء کے دوران آڈیو وڈیو کیسٹس کی صورت میں جاری ہوتی رہیں۔ پھر ایک ہی نشست میں چھ گھنٹوں کی سوز خوانی پانچ آڈیو

Presented by www.ziaraat.com

کیسٹس پر مشتمل نصابِ سوز خوانی کے نام و عنوان سے تیار اور جاری کی گئی جو قطعہ ،رباعی، سوز، سلام /بَین اور مرثیوں پر مشتمل ہے ان کیسٹس میں ۷۲ کلام اور بندشیں محفوظ ہیں جبکہ ان بندشوں کے علاوہ بھی بہت کچھ سرمایہ موصوف کے حافظہ ، گلے اور بعض دیگر آڈیو ویڈیو کیسٹس میں محفوظ ہے اور آئندہ بھی حسبِ موقع و قتاً فوقتاً پیش کیا جاتا رہے گا۔ فی الوقت جو نصابِ سوز خوانی پیش کیا گیا ہے وہ بلاشبہ سوز خوانی کا نمائندہ شاہکار ہے جس میں سوز خوانی کے ہر بستہ کی نمائندگی اور سوز خوانی کا ماضی حال اور مستقبل پنہاں ہے۔ علاوہ ازیں بیشتر کلام مختلف اداروں نے مختلف ویب سائیٹ / انٹرنیٹ اور CD پر بھی جاری کیا ہے تاہم یہ کام انشاء اللہ عنقریب ادارہ کی جانب سے بھی کیا جاسکتا ہے۔

اسی دوران معروف ذاکرہ اور سوز خوان محترمہ نقیہ بیگم کے علاوہ محترم آصف رضا اور وقار عباس ہاشمی اور دیگر کی سوز خوانی بھی ادارہ کے اشتراک و تعاون سے پیش کی جاچکی ہے۔

انشاء اللہ عنقریب سیّد امتیاز عباس اور رضوان عباس کے علاوہ نوجوان ہونہار شاعر و سوز خوان و نوحہ خواں کاشف زیدی (سیّد منور عباس) اور دیگر وابستگانِ ادارہ کی سوز خوانی کے کیسٹس بھی جاری کئے جائیں گے۔

Presented by www.ziaraat.com

ادارہ کا آخری مقصد جو ادارہ کے قیام کے وقت پیش نظر تھا وہ منتخب و معیاری کلام کی اشاعت تھا جو نہ حرفِ اوّل ہے نہ حرفِ آخر تاہم عزاداری و سوز خوانی کے عصری تقاضوں اور حدیثِ کسا سے زیارت تک مجالس و محافل کی ضروریات کی کسی قدر کفایت ضرور کرتا ہے یعنی یہی مجموعہ "بستہ" جو آپ کے پیشِ نگاہ ہے ۔ گر قبول افتد .....

اس طرح ادارہ کے بنیادی مقاصد سر دست تقریباً پایۂ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔ تاہم اگر حالات سازگار ہوئے تو ادارہ ترویجِ سوز خوانی یا کوئی دوسرا ادارہ مندرجہ ذیل خدمات سرانجام دے سکتا ہے۔

☆ ایک مرکزی دفتر رابطہ (جہاں بانیانِ مجالس خصوصاً سوز خوانی اور سوز خوانوں کے سلسلے میں رابطہ کر سکیں)

☆ سوز خوانوں کی مجالس میں آمد و رفت کیلئے مناسب سواری کا انتظام

☆ مستحق سوز خوانوں کی امداد اور فروغِ سوز خوانی کے سلسلے میں ضروری اقدامات کیلئے مستقل فنڈ کا قیام۔

والسلام محتاجِ دعا (مہتممینِ نشر و اشاعت)

سیّد امتیاز عباس، حاجی انتخاب حسین جعفری، وقار عباس ہاشمی

کاشف زیدی اور سیّد محمد آصف زیدی

Presented by www.ziaraat.com

تعارفِ سوز خوانی (سبطِ جعفر)

"سوز" کے لفظی و لغوی معنی درد، تکلیف، جلن، رنج و غم وغیرہ کے ہیں۔ بر صغیر پاک و ہند کے اردو داں طبقہ میں فضائل و مصائب اہلبیتؑ اور بالخصوص کربلا اور شام و کوفہ کے واقعاتِ شہادت و اسیری بلکہ ۲۸، رجب ۶۰ھ کو مدینہ منورہ سے امام حسینؑ اور ان کے متعلقین کی روانگی سے اس لٹے پٹے قافلہ کی مدینہ واپسی تک کے منظوم واقعات کو لحن اور مخصوص ہندشوں اور متعین طریقوں میں ادائیگی کو سوز خوانی کہا جاتا ہے۔ اس طرح سوز خوانی وہ واحد صنفِ ادائیگی ہے کہ جو عزاداریٔ سیدؑ الشہداؑ سے مخصوص و متعلق ہے اور موجودہ ہیئت بر صغیر کی ایجاد و اختراع ہے۔

سوز خوانی مجلسِ عزا کا نقطۂ آغاز اور تکبیرۃ الاحرام کی مانند ہے۔ دوسرے طبقات میں اسے اذان و اقامت کی حیثیت حاصل ہے۔ تاہم بر صغیر کے اردو داں عزاداروں میں اسے لازمی و بنیادی اہمیت، مجلس عزا کا نقطۂ آغاز اور تکبیرۃ الاحرام کا درجہ حاصل ہے۔ یوں تو مجلس عزا کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید و حدیث کسا سے بھی کیا جاتا ہے لیکن مجلس کا باقاعدہ آغاز اسی سوز خوانی سے ہوتا ہے۔

سوز خوانی میں رباعی، قطعہ، سوز، سلام، بَین اور مرثیہ پڑھا جاتا

Presented by www.ziaraat.com

ہے۔ تاہم ضروری نہیں ہے کہ ہر مجلس میں یہ تمام ارکان ادا کئے جائیں۔ اگر یہ تمام ارکان ادا کئے جائیں تو مکمل سوز خوانی کا معیاری دورانیہ Standard Time تقریباً آدھا گھنٹہ ہوتا ہے۔ لیکن اب چونکہ مجلس کا دورانیہ سمٹ کر محدود ہوتا جارہا ہے تو موقع محل کی مناسبت سے ان ارکان میں کمی کرنا ضروری ہو جاتا ہے اور بالعموم ایک سوز اور مرثیہ کے چند بند پڑھنا ضروری ہوتے ہیں۔ یوں ہم سوز اور مرثیہ کو سوز خوانی کے لازمی و بنیادی اجزاً قرار دے سکتے ہیں۔ اگرچہ سلام بھی ایک اہم رکن ہے جس سے مجلس اور سوز خوانی میں رونق اور خوبصورتی آجاتی ہے۔ تاہم بوقت ضرورت اسے محدود یا نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔ سوز اور مرثیہ بہر حال سوز خوانی کے لازمی اجزاً ہیں جنکے بغیر سوز خوانی اور مجلس نامکمل اور تشنہ سمجھی جاتی ہے۔

رباعی / قطعہ

سوز خواں سب سے پہلے بہاریہ یا عارفانہ کلام و پیغام پر مبنی رباعی / قطعہ پڑھتا ہے رباعی تو ہوتی ہی چار مصرعوں پر مشتمل ہے تاہم قطعہ بھی بالعموم دو اشعار پر مبنی ہوتا ہے۔ پہلے بہاریہ و مدحیہ کلام پڑھا جاتا ہے اسکے بعد المیہ و بنیہ۔ عام طور پر رباعی و قطعہ اور بہاریہ و مدحیہ کلام ہی پہلے پڑھا جاتا ہے۔ جس کے بعد سوز کا نمبر آتا ہے۔ (رباعی اور قطعہ میں بااعتبار ادائیگی کوئی

Presented by www.ziaraat.com

فرق نہیں بلکہ شاعری کا تکنیکی فرق ہے)۔ بالعموم اس میں بھی سوز خواں اپنے بازوؤں سے آس لے کر تمام کلام تنہا ادا کرتا ہے اور کلام کے پیغام و مزاج کے مطابق بندش موزوں / منتخب کرتا ہے۔

سوز

"سوز" دراصل مسدس / مرثیہ کا چھ مصرعوں پر مشتمل ایک بند ہوتا ہے تاہم دو یا تین بند بھی پڑھے جاسکتے ہیں بالعموم سوز میں بھی بازو آس دیتے ہیں اور سوز خواں تنہا کلام کی ادائیگی کرتا ہے اور کلام زیادہ تر مبکی و بنیہ یعنی بیانِ مصائب پر مشتمل ہوتا ہے۔ سوز خوانی میں اسے اتنی اہمیت اور کلیدی حیثیت حاصل ہے کہ سوز خواں اگرچہ قطعہ رباعی سلام مرثیہ سب ہی کچھ پڑھتا ہے مگر کہلاتا سوز خواں ہے اور کسی سوز خواں کو جانچنے ماپنے کا بنیادی پیمانہ سوز ہی ہوتا ہے۔

سلام / بَین

بعض کلام کو شاعری اور ادائیگی کے اعتبار سے سلام یا قطعہ رباعی سوز و مرثیہ کا نام نہیں دیا جاسکتا لیکن چونکہ شاعری و ادائیگی کے لحاظ سے وہ تکنیکی طور پر سلام اور نوحہ سے قریب تر ہوتا ہے اور سوز خوانی کے دوران و درمیان اس جگہ پڑھا جاتا ہے کہ جہاں سلام پڑھا جاتا ہے اس لئے بھی اُسے

Presented by www.ziaraat.com

سلام کا قائم مقام یا متبادل قرار دیا جا سکتا ہے جسے ہم نے "بین" کا نام دیا ہے مثلاً ہمارا پڑھا ہوا یہ کلام:

کہیں بانوؑ میں سیس نواؤں کہاں.....

ہندش کے اعتبار سے آپ اسے سوز خوانوں کا نوحہ یا نوحہ خوانوں کی سوز خوانی قرار دے سکتے ہیں۔

مرثیہ سے پہلے سلام کا نمبر آتا ہے اسمیں چونکہ فضائل و مصائب دونوں ہی ہوتے ہیں اس لئے اس کی ہندش میں دونوں انداز ادائیگی یعنی اس بات کا اہتمام کیا جاتا ہے کہ ہندش ایسی ہو جو فضائل و مصائب مدحیہ بہاریہ و المیہ ہر طرح کی ادائیگی کا حق ادا کر سکے۔ اس میں حسب موقع چار سے دس اشعار تک پڑھے جا سکتے ہیں۔ اسمیں کچھ کلام مثلاً مصرعۂ اولیٰ کا پہلا جزو یا پورا مصرعہ یا اس کا حصہ سوز خواں تنہا ادا کرتا ہے بقایا میں بازو ساتھ دلواتے ہیں یعنی ہمنوا اور ہم آواز ہوتے ہیں مثلاً کلام کا آغاز یعنی مطلع کا پہلا مصرعہ یا اس کا ابتدائی حصہ سوز خواں تنہا پڑھتا ہے۔ اسی طرح ہر شعر کا پہلا مصرعہ یا اسکا ابتدائی حصہ سوز خواں تنہا ادا کرتا ہے (یعنی انترہ کا ابتدائی حصہ) پھر تمام بازو ساتھ پڑھواتے ہیں۔ یہ بڑا بھرپور اور مؤثر جزو / رکن ہوتا ہے جس سے مجلس اور سوز خوانی میں بڑی رونق آجاتی ہے تاہم وقت کی کمی کے پیشِ نظر

Presented by www.ziaraat.com

اسے نظر انداز یا مختصر و محدود کیا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات مرثیہ کی بجائے بین یا سلام کے بینیہ / مبکی اشعار پر بھی سوز خوانی کو ختم کر دیا جاتا ہے اور مرثیے کی نیابت و کفایت ہو جاتی ہے۔

مرثیہ

سوز کے بعد اسے بنیادی اہمیت اور کلیدی حیثیت حاصل ہے قطعہ رباعی سلام حتیٰ کہ سوز بھی نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ مگر مرثیہ کے بغیر بالعموم مجلس اور سوز خوانی نامکمل اور تشنہ رہ جاتی ہے خواہ تین چار بند ہی پڑھے جائیں مگر حسبِ ضرورت موقع محل کی مناسبت سے مرثیہ پڑھنا ضرور چاہئے۔ مرثیہ سے قبل سوز خواں اپنی فنی مہارت اور تکنیکی ریاض و ریاضت اور تیاری و استادی کا مظاہرہ کر چکا ہوتا ہے اور مرثیہ میں فنی صلاحیت و استعداد کی بجائے صرف پُرسہ مقصود ہوتا ہے مجلس کی مخصوصی یا موضوع کی موزونیت و مناسبت کے مطابق تین سے دس بند تک ادا کئے جاتے ہیں اور اصل مقصد تعزیت پرسہ اور گریہ و بکا ہوتا ہے جسے مآلِ مجلس قرار دیا جاتا ہے اسمیں سوز خواں اور تمام بازو بھر پور طور پر ہم آواز ہو کر پُر زور و مؤثر انداز اور بلند آہنگ میں کلام کی ادائیگی کرتے ہیں اور آس صرف کلام شروع کرنے کیلئے چند سیکنڈز کی حد تک محدود ہوتی ہے اگرچہ بعض گھرانوں کے اساتذہ

Presented by www.ziaraat.com

مرثیہ میں بازوؤں کو دو حصوں میں تقسیم کر کے کچھ سے آس اور کچھ سے کلام کی ادائیگی کا کام لیتے ہیں تاہم بالعموم مرثیہ میں آس کا رواج نہیں ہے اور ساری توجہ کلام کی ادائیگی بیانِ مصائب اور تعزیت پر مرکوز ہوتی ہے۔

بعض مقامات اور گھرانوں میں سوز خوانی اور مرثیہ خوانی اپنی ادائیگی کی وجہ سے فنی و تکنیکی طور پر دو مختلف چیزیں تصور کی جاتی ہیں۔ سوز خواں و مرثیہ خواں کے فرق کو اودھ اور دکن والے خوبی سمجھتے ہیں۔ جہاں "آس" کے ساتھ پڑھنے والوں کو سوز خواں کہا جاتا ہے مگر یہ علیحدہ بحث ہے۔

انتخابِ کلام

سوز خوانی میں ہمیشہ مستند و معیاری کلام پڑھا جاتا ہے اور ضعیف عامیانہ یا مناظرانہ انداز سے پرہیز برتا جاتا ہے انتخابِ کلام اور بندش کی ترتیب میں بڑی احتیاط اور اہتمام سے کام لیا جاتا ہے جدید مرثیہ اور مسدس میں رثا اور پرسہ کم ہوتا ہے اور فکر و فلسفہ زیادہ اس لئے بالعموم جدید شعرا کی بجائے قدیم اساتذہ کے کلام کو ترجیح دی جاتی ہے تاہم بعض جدید شعرا نے بھی سوز خوانی اور سوز خوانوں کی ضرورت کو ملحوظ رکھتے ہوئے شہادت بین اور پُرسہ پر مبنی کلام بھی کہا ہے جو سوز خوانی میں پڑھا جاتا ہے۔ ایسا کچھ کلام آپکو زیرِ نظر "بستہ" میں بھی ملے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

اصطلاحاتِ سوز خوانی

صوتی علوم وفنونِ اسلامی میں قرأت و قوالی اور بالخصوص عزائی فنون میں صرف سوز خوانی ہی وہ شعبہ / فریضہ ہے جسے باقاعدہ علم و فن کا درجہ حاصل ہے۔ اسکی مختلف اصناف اجزأ اور ارکان ہیں ادائیگی کے اعتبار سے علیحدہ و جداگانہ منفرد و ممیز گھرانے اور خاندان ہیں جنہیں اصطلاحاً "بستہ / بستے" کہا جاتا ہے۔ عزاداری کی تمام اصنافِ ادائیگی میں باقاعدہ فن کا درجہ صرف سوز خوانی ہی کو حاصل ہے۔ اس کی اپنی اصطلاحات بھی جداگانہ اور مشخص ہیں۔ مثلاً

سوز خواں چوکی یا مسند پر دوزانو بیٹھتا ہے اور اسکے آگے تکیہ رکھا ہوتا ہے جو بالعموم سیاہ غلاف اور مقدس اسمارباعی یا شعر وغیرہ سے مزین و منقش ہوتا ہے۔ استاد (لیڈر) جسے سوز خواں یا "سُر" کہتے ہیں درمیان میں اور ہمنوا / ساتھی دائیں بائیں اور دو سے زیادہ ہوں تو عقب میں بیٹھتے ہیں جنہیں "بازو" کہا جاتا ہے۔ اسمیں کلام کی ڈائری کو بیاض کی بجائے "بستہ" کہا جاتا ہے۔ اور یہی اصطلاح سوز خوانی کے دبستان (گھرانے) کیلئے بھی استعمال ہوتی ہے۔ سوز خوانی میں دُھن، لحن، کمپوزیشن، طرز کیلئے جو اصطلاح استعمال ہوتی ہے اسے "ہدش" کہتے ہیں۔ اس احتیاط و اہتمام و التزام و امتیاز کی وجہ

Presented by www.ziaraat.com

سے بھی اسے جداگانہ مختلف ممیز اور مشخص مقدس علم و فن کا درجہ حاصل ہے لیکن یہ امتیاز و شرف اور انفرادی حیثیت عام گھریلو اور زنانہ سوز خوانی کی نہیں صرف قدیم روایتی تکنیکی و فنی مردانہ سوز خوانی کی ہے۔

سوز خوانی کیلئے ضروری لوازمات اور چند امتیازات

کلاسیکی موسیقی سے متاثر و ماخوذ ہونے کے باوجود اپنے تقدس، مقاصد اور ادائیگی کے اعتبار سے بھی سوز خوانی ایک منفرد و ممیز، مشخص مقدس اور مختلف و مشکل علم و فن ہے۔

سوز خواں کیلئے خداداد صلاحیت و نعمتِ آواز یعنی "خوش الحانی" اور خوش گلو ہونے کے علاوہ مناسب "مشق و ریاض" بلکہ ریاضت بھی ضروری ہے اور محض آواز کی موزونیت و فنی مہارت کافی نہیں ہے بلکہ "سوزِ دل" بھی ضروری ہے جب تک پیغام و کلام اور مقصد اور اہلبیتؑ سے محبت یعنی ذاتی تعلق اور وابستگی Involvement نہ ہو سوز خوانی کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

گائیکی کے کسی بھی شعبہ میں بیک وقت ناک کان گلا جبڑا سینہ وغیرہ کا استعمال نہیں کرنا پڑتا جبکہ سوز خوان کو ان سب کا استعمال کرنا پڑتا ہے اور سب سے نچلا میٹھا دھیما سُر بھی استعمال کرنا پڑتا ہے اور سب سے اونچا سُر

Presented by www.ziaraat.com

بھی۔ کلام و پیغام کے مزاج و تاثر اور مقصدیت کو ملحوظ رکھ کر ہی ادائیگی اور سوز خوانی کا حق ادا کیا جا سکتا ہے اور سُروں کا انتخاب و استعمال نہایت باریکی اور احتیاط سے محض کلام و پیغام کی موزونیت و مطابقت کو ملحوظ رکھ کر کیا جاتا ہے اور بندش کے انتخاب و ترتیب میں کلام و پیغام اور الفاظ کو بنیادی و لازمی اہمیت و حیثیت حاصل ہوتی ہے اور شایانِ شان بندش مرتب و موزوں کی جاتی ہے۔ سوز خوانی کی بندش مروّجہ تمام اصناف ادائیگی و گائیکی سے مختلف و مشکل ہوتی ہے اور غیر ضروری زمزمہ لے کاری رنگینی اور تان بازی سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ بقول سیّد مہدی ظہیر ضو کلیمی

ہو ذکرِ شہؑ تو فضا دردناک کر پہلے
نوائے غم کے گریباں کو چاک کر پہلے
رہے ذرا بھی نہ آلائشِ طرب باقی
سُروں کو سوز کے دریا میں پاک کر پہلے

اور ظاہر ہے کہ سُروں کو سوز کے دریا میں پاک کرنے کیلئے مروجہ گائیکی یعنی فنی و تکنیکی مہارت کے ساتھ عزاداری کے تقدس و مقاصد سے آگاہی بھی ضروری ہے جس کے بغیر سوز خوانی کا حق ادا نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ محض ماہر فن استاد یا گویا اور موسیقار و فنکار یا عام سادہ لوح مومن

Presented by www.ziaraat.com

عزادار مناسب توازن و اعتدال کے ساتھ سوز خوانی کا حق ادا نہیں کر سکتا

یوں پرسہ کوئی بھی کسی طرح بھی دے سکتا ہے کہ ۔

فریاد کی کوئی لے نہیں ہے نالہ پابندِ نے نہیں ہے

مگر اسلام اور مہذب معاشرہ کا ہر کام ترتیب و تنظیم اور اہتمام و تزئین کا مطالبہ کرتا ہے اور یہی تہذیب و تمدن کا تقاضہ بھی ہے تو جسطرح عبادات میں اور ترتیب و تنظیم کیلئے تزئین و آرائش کا اہتمام والتزام ضروری ہے سوز خوانی کیلئے بھی کچھ آداب اور بنیادی اصول و قواعد مقرر و مرتب اور تجویز کئے گئے ہیں اور جس قدر اہتمام سوز خوانی میں کیا جاتا ہے کسی اور صنف و شعبہ میں نہیں کیا جاتا۔ اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ مکمل سوز خوان ایک بہترین مثالی مہذب انسان اور ادائیگی کے اعتبار سے منفرد و مکمل استاد ہوتا ہے انتخابِ کلام سے ادائیگی تک اپنے اہتمام و احتیاط کی وجہ سے سوز خوان و سوز خوانی کو منفرد مقام حاصل ہے۔ یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ راگ راگنیوں اور اسکی باقاعدہ تعلیم و تربیت لازمی نہیں ہے تاہم علم و ادب اور تاریخ و مذہب کی طرح اس قسم کی فنی و تکنیکی معلومات سے اسکی شخصیت اور ادائیگی (فن) کی پختگی اور نکھار آجانا یقینی امر ہے۔ البتہ کلام کا انتخاب اور بندش موزوں کرنے والے کیلئے اس قسم کی فنی و تکنیکی مہارت ضروری ہے

Presented by www.ziaraat.com

جواُسے استاد اور کامل سوز خواں بناتی ہے۔

معیاری و مستند سوز خوانی سے کیا مراد ہے؟

جو سوز خوانی موقع محل اور مخصوصی کی مناسبت سے ہو کلام اور ہندش میں موزونیت و مطابقت ہو کانوں کو بھلی لگے، دل و دماغ کو متاثر کرے سننے اور پڑھنے اور دہرانے گنگنانے کا جی چاہے اور ہر شخص یا عام فرد اسے بغیر مشق و ریاض نہ پڑھ سکے گویا کسی قاعدہ قرینے کے مطابق ہو وہ معیاری اور مستند سوز خوانی کہلاتی ہے۔

مکمل سوز خواں اور استاد کسے کہا جاسکتا ہے؟

یوں تو ہر شخص کیلئے اسکا پسندیدہ سوز خواں، سینئر اور لیڈر "استاد" ہوتا ہے لیکن اصطلاحی اور فنی و تکنیکی طور پر استاد کہلانے کا مستحق ایسا مکمل سوز خواں ہے جو، ہر جزوِ سوز خوانی یعنی قطعہ، رباعی، سوز، سلام، بین اور مرثیہ کی ادائیگی کی اہلیت و صلاحیت رکھتا ہو۔ مجلس خواہ بند کمرہ کی ہو یا کھلے میدان کی، مائک ہو یا نہ ہو، بازو ہوں یا نہ ہوں یعنی تن تنہا اور بازوؤں کے ساتھ ہر محفل ہر مجلس ہر مقام پر سوز خوانی کر سکے تو وہ مکمل سوز خواں ہے استاد ہونے کیلئے مزید کچھ خصوصیات و صفات درکار ہوتی ہیں۔ مثلاً وہ تمام مروّجہ اور موجودہ مستند بستوں کی سوز خوانی پر نظر رکھتا ہو۔ خود بھی انکی

Presented by www.ziaraat.com

ادائیگی کی کچھ نہ کچھ صلاحیت رکھتا ہو۔ عزاداری اور موسیقی کے باہمی تعلق اور کلام و بندش کی مطابقت سے باخبر اور خود بھی طبع زاد بندشیں مرتب و موزوں کر سکے یعنی تقلید و اجتہاد اور ایجاد و اختراع کی صلاحیت اور ادائیگی کی قدرت و مہارت رکھتا ہو وہی حقیقی استاد کہلا سکتا ہے۔

سوز خوانی کا آغاز و ارتقاء اور مختلف خاندان و دبستان (بستے)

چونکہ یہ ایک غیر اطلاقی بحث ہے اور عام سوز خوان کیلئے اسکا جاننا زیادہ ضروری بھی نہیں ہے اس لئے ہم نے یہاں بھی اس سے صَرفِ نظر کیا ہے تاہم ہمارے مختلف مضامین و مقالات اور کتاب و مجلّہ (صوتی علوم و فنون اسلامی) میں یہ موضوعات زیرِ بحث آئے ہیں۔ اس منتخب مجموعہ کے قارئین کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ نظم و لحن کے امتزاج سے پیش کی جانے والی تمام اصنافِ عزا کا طریقۂ آغاز وہی سُنانی / سواری ہے جو مدینہ واپسی کے موقع پر حکم امامؑ سے بشیرؓ ابن جزلم نے پیش کی تھی یا پھر فرزدقؒ و دعبلؒ کے مرثیے، برصغیر پاک و ہند میں بارہویں صدی ہجری کے اختتام اور تیرھویں صدی کے آغاز میں سوز خوانی کے ابتدائی آثار و اذکار ملتے ہیں جن علاقوں کو اسکا منبع و مرکز قرار دیا جاتا ہے ان میں جنوبی ہند (دکن)، اودھ (لکھنؤ)،

Presented by www.ziaraat.com

آگرہ، دہلی، الور جے پور، رام پور اور پنجاب شامل ہیں تاہم دکن، اودھ یعنی لکھنؤ اور گرد و نواح کے علاوہ دہلی اور یوپی کے بعض دیگر مقامات کو بھی اسکا مخزن و مصدر قرار دیا جاتا ہے جہاں تسلسل و تواتر سے سوز خوانی کے آثار اور گھرانے (بستے) موجود رہے ہیں۔ ان بستوں کے موجد و مورث اور بانی بالعموم وہ لوگ ہیں جو موسیقی و عزاداری دونوں سے گہری وابستگی اور دلچسپی رکھتے ہیں ان میں سے بعض سادات اور اتائی (عطائی) تھے تو بعض غیر سادات اور صاحبِ میراث۔ بہر حال وہ اتائی و اتفاقی ہوں یا خاندانی اور میراثی سب کے مقاصد اور مراتب اپنی اپنی جگہ یکساں اور مسلم ہیں۔ ان میں بعض کی وجہ شہرت و شناخت موسیقی و گائیکی ہے اور بعض کی محض عزاداری و سوز خوانی۔ یہ ایک علیحدہ موضوع اور طویل فہرست ہے اور اس مجموعہ کیلئے غیر ضروری بھی۔ تاہم سوز خوانی کے آغاز وارتقاء اور مختلف ادوار کی تفصیلی بحث سے قطع نظر کرتے ہوئے چند ضروری اور بنیادی معلومات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

سوز خوانی کا آغاز و ارتقأ

رجب علی بیگ سرور ہوں یا محمد حسین آزاد (فسانۂ عجائب / فسانۂ آزاد، آبِ حیات)، ڈاکٹر سید سکندر آغا (سوز خوانی) ہوں یا محمد علی خاں (تذکرۂ ذاکرین)، ڈاکٹر افضل امام ہوں یا سید اسرار حسین خاں (ہنر مندانِ اودھ)، ضمیر اختر نقوی ہوں یا کونسلر محمد ہاشم زیدی (تاریخِ شیعہ اور لکھنؤ)،

Presented by www.ziaraat.com

سوز خوانی کے آغاز و ارتقاء کے بارے میں ان کے بیانات میں خاصا تضاد، اختلاف اور ابہام پایا جاتا ہے۔ مذکورہ حضرات کے علاوہ دیگر محققین اور تذکرہ نگاروں نے سوز خوانی کی بجائے سوز خوانوں اور مرثیہ خوانوں پر گفتگو کی ہے اور کسی قدر اپنے ذاتی خیالات و نظریات کو ترجیح دی ہے۔ محمد علی خاں ابنِ مولوی یاور خاں صاحب ذاکر و سرگروہِ مرثیہ خوانان نے علامہ رشید ترابیؒ کی تحریک و تشویق پر تذکرۂ ذاکرین کی تالیف کی جو مشیر عالم پریس حیدر آباد دکن سے ۱۳۶۱ھ میں شائع ہوا جنہوں نے عہد بہ عہد عزاداری اور بالخصوص سوز و مرثیہ خوانی پر روشنی ڈالی اور محمد قلی قطب شاہ کے عہد کو سوز خوانی کا آغاز قرار دیا یعنی تقریباً ایک ہزار سن ہجری سے سوز خوانی کا آغاز ہوا۔ ان کے بعد بارھویں صدی کے اختتام اور تیرھویں صدی کے آغاز سے سوز خوانوں کا مسلسل تذکرہ کیا گیا اور ان سوز خوانوں کو بطورِ خاص شامل کیا گیا۔

چندا ابی بی (مہ لقابائی)، خوشحال خاں، واحد خاں، حسن، سیّد ولی، سیّد غلام اصغر، کریم، حاجی محمد خاں، خادم علی، مرزا عباس، وزیر علی، سیّد عباس، میر اسد علی، میر ضامن علی، تراب خاں، جمال خاں، فیض خاں، حسین خاں، عظمت علی، حسین علی، میر محمد علی، سیّد دلدار علی، سیّد زینت علی، سیّد علی، مدار، مومن علی ابنِ مرتضیٰ حسین، غلام علی، مرزا حیدر بیگ، محمد خیر اللہ، مومن علی، تراب علی خاں، خادم حسین، مراد علی خاں، حیدر علی، شجاعت

Presented by www.ziaraat.com

علی، یعقوب علی، مرزائی، حیدر مرزا، صفدر مرزا، سیّد آلِ حسن، سیّد تعشق حسین، سیّد باقر حسین، کالے خاں، سیّد محمد عباس، گھڑو خاں، سیّد میر علی، فدا حسین، عباس حسین، سیّد عباس حسین، سیّد تصدق حسین (خورد)، سیّد تصدق حسین (کلاں)، عباس علی خاں، پتھرو خاں، چھوٹو خاں، کاظم علی، ابراھیم علی، غلام حسین، ابراھیم علی خاں، سیّد ولایت علی، دوست علی خاں، میر محمد علی، سعادت علی، حکیم میر داور علی، وزیر علی، نثار حسین، سیّد عابد حسین، سیّد مصطفیٰ حسین، جہانگیر علی، حسین علی، یاور خاں، سیّد سراج الحسن، سیّد وحید حسن، سیّد محمد حسین، سیّد عسکری حسین، سیّد غلام سجاد، سیّد منصور حسین، سیّد شفقت حسین، سیّد حمایت علی، میر مومن علی، صمصام علی، کاظم علی، حامد حسین، رضا حسین، محمد علی، افتخار حسین، عباس علی وغیرھم ان سوز خوانوں کے علاوہ فاضل تذکرہ نگار نے ان کے بازوؤں اور شاگردوں کے نام بھی تحریر کئے ہیں۔ جو مذکورہ کتاب میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں (یہ کتاب کراچی کے معروف بزرگ دکھنی سوز و مرثیہ خواں اور شاعر خادم علی پاڑو بھائی کے پاس محفوظ ہے)۔ اس کتاب میں لکھنؤ اور دیگر مقامات کی سوز خوانی اور سوز خوانوں کا تذکرہ بھی ضمناً موجود ہے اور لکھنؤ کی سوز خوانی اور سوز خوانوں میں میر فدا علی و حمزہ علی، مرزا اچھے صاحب، عابد علی لکھنوی، سیّد سجاد حسین لکھنوی، نادر لکھنوی، منجھو صاحب لکھنوی، بندہ

Presented by www.ziaraat.com

حسن لکھنوی اور دیگر سوز خوانوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ اسی کتاب میں اس بات کی بھی صراحت کی گئی ہے کہ لکھنؤ سے تعلق رکھنے والے میر خلیق اور انیس و دبیر کے عہد کے معروف ماہر فن سوز خواں میر علی صاحب نے سب سے پہلے فنِ گائیکی اور سوز خوانی کو الگ کر کے نہ صرف ان میں امتیاز بلکہ سوز خوانی کو انفرادیت اور کمال بھی بخشا۔ رجب علی بیگ سرور نے بھی انہی میر علی صاحب کو سوز خوانی کا اوّلین مستند استاد تسلیم کیا ہے۔ جب کہ ڈاکٹر افضل امام کے بقول میر علی کی تربیت لکھنؤ کے سوز خوان حیدری خان نے کی تھی۔ جب کہ سیّد اسرار حسین خاں نے ہنر مندانِ اودھ کے تذکرہ میں ناصر خاں تان سینی کو میر علی حسن اور ان کے بھائی میر بندہ حسن کا استاد قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں بعض محققین میر احمد کو میر علی کا استاد اور بعض میر احمد کو میر علی کا شاگرد قرار دیتے ہیں۔ جب کہ مولانا عبدالحلیم شرر اور ہاشم زیدی کے بقول حنفی العقیدہ خواجہ حسن مودودی اس فن کے موجد و بانی ہیں۔ ڈاکٹر سکندر آغا کے بقول خواجہ میر درد کے نواسے میر علی اور میر بندہ حسن ہی سوز خوانی کے اولین مستند اساتذہ ہیں۔ جن کے بعد میر مہدی حسن جنگ، جگت استاد سیّد سجاد حسین، نواب منجھو، نواب نادر مرزا نے فنِ سوز خوانی کو کمال بخشا۔ جبکہ امجد علی شاہ کے دربار سے وابستہ میر انشاء اللہ خاں کی تین بیٹیاں یا نواسیاں حیدری بیگم، محمدی بیگم اور ننھی بیگم بھی اس فن کی ابتدائی ماہرین میں

Presented by www.ziaraat.com

سے ہیں۔ میر علی کے بعد جن سوز خوانوں کا تذکرہ ملتا ہے ان میں میر احمد، احمد علی خاں، میر ذکی، سلطان علی خاں، میر مہدی حسین، محمد مرزا خاں، سیّد سجاد حسین، نادر صاحب، نواب اچھے صاحب، میر ذکی کے بھانجے اور شاگرد میر محمود، میر محمود کے فرزند میر علی محمد اور پھر بڑے آغا اور حال ہی میں وفات پانے والے نواب آغا جانی بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر سیّد سکندر آغا نے حضرتِ علامہ سیّد عقیل الغروی کی تحریک و تشویق پر مرتبہ تحقیقی کتاب "سوز خوانی" میں ان سوز خوانوں کا تذکرہ کیا ہے۔ سیّد آباد محمد نقوی و سیّد سبطِ جعفر زیدی اور ظہور جارچوی (پاکستان)، سیّد ابرار حسین مرحوم، سیّد اختر امام، اختر جہاں، اسحاق حسین رضوی، آفاق حسین پاروی، سیّد آلِ حسن مرحوم، اولاد حسین آہ مرحوم، سیّد امیر حیدر مرحوم، بنے صاحب سحر مرحوم، نواب بنے صاحب مرحوم، نواب ٹنے صاحب مرحوم، سیّد توقیر حسین، ثروت حسین، جیو بیگم، جیوتی سروپ پانڈے، سیّد حسن ثنیٰ، حسن جعفر مرحوم، حسن رضا، حسین رضا، حیدر بخش، حیدر یعقوب، رضا حسین مرحوم، سیّد رضی مرحوم، زرینہ بانو، زندہ رضا مرحوم، سالار مراد علی خان مرحوم، سکندر جہاں، سیّد شاہ حسن عسکری مرحوم، شگفتہ بانو، صفدر عباس سیفی، سیّد محمد اظہر زیدی، ظفر عباس مرحوم، سیّد ظہیر حسین، ظلِ حسنین جعفری، عباس باندی مرحوم، سیّدہ عشرت بانو زیدی، فتح علی خاں زیدی،

Presented by www.ziaraat.com

عرفان حسین، فیاض الحسن خاں، قاسم علی مرحوم، کرامت الزہرا مرحومہ، کلو، کنیز مرتضٰی، آنجہانی لچھو مہاراج، لئیق بانو، مغل جان مرحوم،، مشیر حسن، مرتضٰی باندی مرحومہ، میر محرم علی مرحوم، محمد وقیع، متقی حسین زیدی مرحوم، سیّد محمد مرتضٰی، منجھو مرحوم، ننن مرحوم، نجم الحسن رضوی، نواب جانی مرحوم، سیّد واصف علی زیدی مرحوم، وزیر علی مرحوم، وصی علی مرحوم، ولی حیدر مرحوم، ہادی رضا ہاشم حسین (آپ سے گزارش ہے کہ تمام مذکورہ بالا مرحومین کے لئے ایک سورۃ فاتحہ تلاوت فرمادیں)۔

بہر حال خوش آئند بات یہ ہے کہ اب بھی اودھ، آگرہ، الورجے پور، دہلی، امروہہ سادات بارہہ، بجنور، سہارنپور اور دکن کے علاوہ بہار اور یوپی کے بعض دیگر علاقوں کے افراد بھی اس شعبہ میں سرگرمِ عمل ہیں۔ پنجاب کا طرز سوز و سلام اور بوہری حضرات کا طریقہ ادائیگی ذرا مختلف ہے مگر سوز خوانی ہی کے زمرہ میں آتا ہے۔ بد قسمتی سے اس وقت بھارت میں سوز خوانی کی کوئی مستند و معتبر اور نمائندہ شخصیت یا تسلسل نہیں ہے تاہم بحمدِ اللہ پاکستان اور بالخصوص کراچی میں تقریباً ہر علاقہ، طبقہ، خطہ اور ہر برادری کے سوز خوان اور دبستان (بستے) موجود ہیں اور اب کچھ نو آموز و نووارد نوجوان سوز خواں بھی اس طرف مائل و متوجہ ہو رہے ہیں اور گلگت، بلتستان اور دیگر شمالی علاقوں کے علاوہ پنجابی، سندھی، سرائیکی، پشتو، گجراتی

Presented by www.ziaraat.com

بولنے والے حضرات میں بھی ملک اور بیرون ملک یہ ذوق شوق پروان چڑھ رہا ہے اس سلسلہ میں ادارۂ ترویجِ سوز خوانی کی خدمات و کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ تحفظ وبقا اور تجدید و ترویج سوز خوانی کے سلسلہ میں اتنے موقر و مؤثر اقدامات اس سے پہلے کبھی نہیں کیے گئے۔

بانیان و منتظمینِ مجالس / مومنین سے گزارش

بانیان و منتظمین مجالس کا اخلاقی فریضہ ہے کہ وہ

☆ ہر مجلس میں سوز خوانی / سوز خواں کا انتظام و اہتمام کریں۔

☆ سوز خواں سے پہلے وعدہ لیکر اسکا نام اعلان و اشتہار میں شامل کریں۔

☆ مجلس مقررہ وقت پر شروع کی جائے اور سامعین و سوز خواں کو صحیح وقت بتایا جائے۔ غلط وقت دینا یا پابندیٔ وقت نہ کرنا دھوکہ دہی اور بد عہدی ہے

☆ سوز خواں کیلئے آمد و رفت کا اہتمام کیا جائے اور ذاکر اوّل کی حیثیت سے اسکے مقام و احترام کا خیال رکھا جائے اور سنتِ امامؑ کے مطابق ان سے شایانِ شان سلوک کیا جائے۔ (تبرک اور نذر / نذرانہ بھی سنتِ امامؑ ہے)

☆ مومنین / سامعین کا اخلاقی فریضہ ہے کہ وہ مقررہ وقت پر مجلس میں پہنچ کر سوز خوانوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

Presented by www.ziaraat.com

صوتی فنون خصوصاً سوز خوانی سے وابستہ افراد کیلئے اہم ہدایات

خوش گلو اور خوش الحان ہونا یعنی خداداد صلاحیت "آواز" کے ساتھ ہی فنی مشق و مہارت یعنی "ریاض" ہر قسم کی صوتی ادائیگی کیلئے لازمی وبنیادی صفت و خصوصیت ہے تاہم سوز خوانی میں ایک اضافی شرط "سوزِ دل" بھی شامل ہے کہ کلام و پیغام کی پر سوز و متاثر کن ادائیگی تب ہی ممکن ہے جب آپ کلام کو دل کی گہرائی معانی و مفاہیم سے مکمل آگاہی اور جذباتی وابستگی اور بھرپور جوش عقیدت و محبت کے ساتھ ادا کریں۔

ہر زبان اور ہر قسم کی عبارت و الفاظ کو صحیح تلفظ اور مخارج گویا تجدید و قرأت کے اصولوں کے ساتھ ادا کرنے کی صلاحیت ہر قسم کے کلام کی ادائیگی کیلئے بنیادی ولازمی صفت ہے سوز خوانی چونکہ اردو زبان ہی سے متعلق ہے کہ جس میں عربی فارسی اور دوسری زبانوں کے الفاظ واثرات بھی بکثرت پائے جاتے ہیں اسلئے سوزخواں کیلئے زبان وبیان کا لحاظ زیادہ ہی ضروری ہوتا ہے۔

چونکہ سوزخوان کو کلام وبندش کے باہمی تعلق و تلازم کی روشنی میں ادائیگی کرنا ہوتی ہے اسلئے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ واقعات و

Presented by www.ziaraat.com

شخصیات اور کلام کے پس منظر و مطالب سے آگاہی ضرور رکھتا ہو کہ اسطرح اچھے سوز خواں کا مطالعۂ تاریخ و ادب و مذہب بھی اچھا ہونا چاہئے۔ اور اسے عام موسیقی راگ راگنی اور سُروں کی زیادہ واقفیت و مہارت کی تو ضرورت نہیں ہے مگر کلام اور بندش کی ضرورت تقاضوں اور تعلق سے آگاہی کیلئے سوز خوانی کیلئے موزوں سُروں کی واقفیت اضافی مگر بنیادی شرط ہے تاکہ آلائشِ طرب کو علیحدہ کر کے سُروں کو سوز کے دریا میں پاک کر کے کلام کی شایانِ شان ادائیگی کا حق اور فرض ادا ہو سکے اتنا اہتمام کسی دوسرے فن گائیکی یا صنفِ موسیقی کے لیے ضروری نہیں ہوتا۔ اسی طرح عام گائیکی وادائیگی کے برعکس سوز خوان کو چونکہ کومل اور تیور (سب سے نچلے اور اونچے) مدھم پنچم غرضیکہ ہر طرح کے سُروں کو استعمال کرنا اور کام لینا ہوتا ہے اسلئے اسے اپنی آواز یعنی گلے کی صحت و سلامتی اور کارکردگی پر نظر رکھنا چاہئے اور معمولی سی خرابی کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ واضح رہے کہ ایک مکمل سوز خوان کو بیک وقت یعنی ایک ہی نشست بلکہ بعض اوقات ایک ہی کلام اور بندش کی ادائیگی میں نچلے اور اونچے سُروں کے علاوہ سینہ ناک اور جبڑے سے کام لینا ہوتا ہے اور کوئی ساز یا ساؤنڈ سسٹم اسکا معاون و مددگار نہیں ہوتا کہ سوز خوانی نہایت سکون اور اطمینان کیساتھ حاضرین و

Presented by www.ziaraat.com

سامعینِ مجلس کے سامنے براہِ راست پیش کی جاتی ہے اور ساز یا ماتم کے شور میں کسی خرابی یا خامی کو چھپایا دبایا نہیں جاسکتا۔ اس سلسلے میں معالجین و طبّی ماہرین مختلف ادویات علاج اور پرہیز تجویز کرتے ہیں تاہم ہر شخص اپنے مخصوص مزاج اور کیفیت وطبیعت کے مطابق ان ہدایات کو اختیار کر سکتا ہے بالعموم گلے کا استعمال اور کام کرنے والے ٹھنڈی (یخ) تلخ وترش (کھٹی) اور روغنی (یعنی زیادہ چکنائی اور چربی والی) اشیاء سے پرہیز کرتے ہیں۔ کھٹی اشیا (دہی اچار چٹنی) اور ٹھنڈا پانی تو قطعاً استعمال نہیں کرتے جبکہ نزلہ زکام کھانسی اور راتوں کو مسلسل جاگتے رہنے سے بھی گلے اور آواز پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ تبدیلیٔ آب وہوا موسم کی تبدیلی گرد و غبار ائر کنڈیشنر کی ہوا اور سگریٹ (تمباکو) نوشی بھی آواز اور گلے پر اثرانداز ہوتی ہے۔

سوز خوان کو زیادہ سے زیادہ دیر سانس روکنے اور ایک ہی مسلسل آواز میں مختلف سُروں کی آس (آکار) کی مشق بھی کرنا ضروری ہے کہ اگر آپ کا اسٹیمنا کم ہوگا تو شاید آپ پورے مصرعہ اور ہمدش کو ایک سانس میں ادا نہ کر سکیں اور بعض اوقات یہ ضروری ہوتا ہے اور غلط جگہ توڑ دینے سے معانی بدل یا الٹ جاتے ہیں جیسے حضرت نجم آفندیؒ کے مشہور سلام کا مصرعہ غلط جگہ توڑ دینے سے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں اور سننے والا پریشان ہو جاتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

" اپنی طرف سے چھیڑ نہ، اپنی طرف سے جنگ"

یہ مسلکِ حسین علیہ السلام ہے!

جبکہ یہ مصرعہ یوں ادا کیا جانا چاہئے

"اپنی طرف سے چھیڑ، نہ اپنی طرف سے جنگ" اسطرح غلط جگہ توڑنے سے چھیڑ نہ کی بجائے چھیڑنا سننے میں آتا ہے یا یہ مصرعہ ملاحظہ فرمائیں "بے چین تھی صغریٰؑ جو فراقِ پدری سے" اب اگر اسٹمنانہ ہو اور آواز پر کنٹرول کمانڈ نہ رہے تو اسکی ادائیگی اور ابلاغ بڑے بڑے وقفوں اور اوقاف کے بعد یوں ہوتا ہے

بے ے چے اے ے این تھی صغرا جو فرا آتے اے ے پد۔ ری ی ای ی سے اے ے اے اے ے اے۔ ظاہر ہے کہ جتنا بڑا سانس ہوگا اسی تسلسل و تواتر و اتصال کے ساتھ صحیح طور پر ابلاغ ہو سکے گا۔ اور حرف لفظ بھی نہ ٹوٹنے پائے اور ہندش بھی غیر ضروری طور پر منقطع یا معطل و منفصل نہیں ہونا چاہے۔ سوز خواں کو چاہئے کہ وہ اپنے بازوؤں کا احترام کریں اور انکی عزتِ نفس کا خیال رکھیں خود بھی عزت کریں دوسروں سے بھی انکی عزت کروائیں اور دورانِ مجلس تنبیہ و تادیب نہ کیا کریں۔ سوز خوان کو چاہئے کہ وہ تمام اجزاء و عناصر سوز خوانی کی واقفیت و مہارت حاصل کرے

Presented by www.ziaraat.com

یعنی رباعی قطعہ سوز بین سلام مرثیہ سب کچھ تنِ تنہا بھی ادا کرنیکی صلاحیت رکھتا ہو اور بازوؤں کو بھی بطور معاون ونائب ومتبادل تیار کرے بازوؤں کا اہتمام بھی آداب ولوازماتِ سوز خوانی میں سے ہے بہتر ہے کہ ہم عمر یا نو عمر قریبی اعزہ اور ذاتی حلقۂ اثر کے افراد کو جو صلاحیت اور شوق رکھتے ہوں بازو بنایا جائے بہر حال "آس" کا نظام وانتظام بھی رباعی قطعہ اور سوز و سلام کی حد تک ضرور رکھے اسکے بغیر سوز خوانی میں رونق اور کشش پیدا نہیں ہوتی۔

سوز خواں / سلام ونوحہ خواں کو چاہئے کہ وہ یا تو شاعر کا حوالہ دے ورنہ مقطع ضرور پڑھے کہ یہ اسکا فریضہ اور شاعر وسامعین کا حق ہے۔

سوز خوان کیلئے ضروری ہے کہ بیاض وبستہ کا بھی اہتمام کرے اگرچہ اساتذہ اور روایت پسند حضرات قطعات رباعیات اور سوز کیلئے علیحدہ، سلام وبین کیلئے علیحدہ اور مراثی کیلئے علیحدہ یعنی کم از کم تین مجامیع رکھتے ہیں جنہیں سیاہ جزء دان میں ادب واحترام اور اہتمام کے ساتھ رکھا جاتا ہے تاہم کم از کم ایک ہی بڑی بیاض میں ان سارے کلام کو تین حصوں میں تقسیم کر کے اشاریہ کے ساتھ تحریر کرنا چاہئے۔ اور اس سرمایہ کی ایک سے زائد نقول یا نسخہ (بازوؤں کے پاس بھی) موجود ومحفوظ ہونا چاہئے۔ اس ضمن میں بزرگ سوز خوانوں یا بازار میں دستیاب مجامیع سے بھی انتخاب کیا جاسکتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

بہتر ہے کہ خود شاعر یا کسی ذی علم انسان سے کلام کی ادائیگی و صحتِ الفاظ یعنی درست تلفظات کی تصدیق و توثیق کرالی جائے اسطرح اگر کوئی غلطی طباعتِ کلام یا ادائیگی میں ہوئی تو خلوت و تنہائی میں ایک فرد کے سامنے درست ہو جائیگی اور اس غلطی و ناواقفیت کا علم ایک ہی شخص کو ہوگا جبکہ مجلس میں وہ غلطی ہزاروں افراد پر سوز خواں کی جہالت یا کم علمی کو آشکار کردے گی مثلاً آپ نے بیشتر معروف سوز خوانوں سے سنا ہوگا جو جناب سیدہؑ کی شہادت سے متعلق مرثیہ "جب خلق سے وقتِ سفر فاطمہؑ آیا" کے ایک مصرعہ "شبیرؑ کو میرے نظر بد سے بچانا" کو اسطرح پڑھتے رہے ہیں "شبیرؑ کو میری نظر بد سے بچانا" (معاذاللہ)۔ بلکہ اگر کسی شاعر کی بھی غلطی ہو تو اس سے اجتناب کرنا چاہئے یا کسی معتبر شاعر سے اس کی اصلاح کرالینا چاہئے۔

یہ بانی مجلس کا فریضہ ہے کہ وہ مجلس کے اعلان و اشتہار میں سوز خوان کے نام کی بھی تشہیر کرے پابندیٔ وقت کا خیال رکھے سوز خوان کی پذیرائی اور آمد و رفت کا خیال رکھے تاہم سوز خوان کو از خود اس قسم کا مطالبہ تقاضہ یا توقع نہیں کرنا چاہئے کہ اصل جزا اور حقیقی اجر و ثواب انہیں بارگاہ ایزدی و دربارِ معصومینؑ ہی سے ملنا ہے انکے خزانہ میں کمی ہے نہ اندھیر نہ ہی وہ کسی کا احسان رکھتے ہیں نہ نیکوکاروں کا اجر ضائع کرتے ہیں بلکہ دونوں جہانوں

Presented by www.ziaraat.com

میں خوب خوب نوازتے ہیں بس ذرا صبر اور توکل و قناعت کی ضرورت ہے۔

سوز خوان کو چاہئے کہ وہ مناسب لباس وضع قطع اور اچھی اطوار اختیار کرے کہ اسکا منصب اور مقام و مرتبہ اور مومنین کی اسکے بارے میں حسنِ عقیدت بھی اس سے مثالی کردار کی توقع رکھتی ہے یعنی دنیادی طور پر بھی اسے اچھا سچا مسلمان اور مثالی انسان ہونا چاہئے ویسے بھی سچا مسلمان ہی اچھا انسان اور اچھا فنکار ہو سکتا ہے۔

سوز خوان کو آدابِ نشست و برخاست کو بھی لحاظ چاہئے تخت، تکیہ یا مائک اور مومنین کے سامنے بیٹھنے کے بعد گنگنانا، بھویں یا ہاتھ چلانا غیر ضروری طور پر دائیں بائیں دیکھنا اور سوز خوانی کے درمیان غیر ضروری طور پر باتیں یا تقریر کرنا بار بار نعرہ صلوات کہنا لوگوں کو زبردستی داد و تحسین یا گریہ و بکا کی دعوت دینا زانو سینہ یا ہاتھ پاؤں کو ڈرامائی طور پر پیٹنا یہ سب آدابِ مجلس و شرافتِ نفس اور سوز خوان کی شان اور وقار کے بھی منافی ہے۔ دورانِ مجلس بازوؤں کو تادیب یا تنبیہ و تنقید کرنا بھی نامناسب طرزِ عمل ہے۔

سوز خوان کو احتیاطاً مقررہ وقت سے بھی کچھ پہلے مجلس میں پہنچ جانا چاہئے کہ وہ ذاکر اول ہوتا ہے اسکی موجودگی سامعین اور خصوصاً بانی مجلس کیلئے تقویت و طمانیت کا باعث ہوتی ہے ایصالِ ثواب کی مجلس میں اسے

Presented by www.ziaraat.com

قرآن خوانی میں حصہ لینا چاہئے اور کوئی دوسری مجلس یا اہم مصروفیت نہ ہو تو سوز خوانی کے بعد بھی مجلس میں رہنا چاہئے۔ رخصت ناگزیر ہو تو ذاکر اور بانیٔ مجلس سے اجازت و رخصت اور معذرت بھی اچھی عادت و روایت ہے۔

بعض اوقات حصولِ برکت کیلئے یا کسی وجہ سے ذاکر کی آمد میں تاخیر کے باعث بھی سوز خوانی سے پہلے حدیثِ کساء اور بعد میں سلام کی ضرورت پیش آجاتی ہے ایسے آڑے وقت میں مجلس کی تنظیم و ترتیب کو برقرار رکھنے کیلئے سوز خوان کو چاہئے کہ وہ حدیثِ کساء کی تلاوت اور سلام پڑھنے کی تیاری و آمادگی رکھتا ہو اسلئے کہ سوز خوانی کو نظریۂ ضرورت کے تحت غیر ضروری طول دینے سے اسکا حسن و توازن اور تاثر مجروح و متاثر ہوتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو جو سوز خواں مرثیہ تحت اللفظ نوحہ اور زیارت پڑھانے کی بھی اضافی صلاحیت رکھتا ہو۔

بہتر ہے کہ سوز خواں ایک وقت اور پہر یعنی سیشن میں ایک ہی وعدہ کرے اسلئے کہ بانیانِ مجالس بصد اصرار پابندیٔ وقت کی یقین دہانی اور تاکید تو کراتے ہیں مگر بوجوہ عمل درآمد میں ناکام رہتے ہیں یوں مہلت و گنجائش نہ ہونیکی وجہ سے بعض اوقات کئی یا کوئی ایک مجلس خراب یا متاثر ہوتی ہے جو بدنظمی و بدمزگی کا باعث ہوتا ہے ویسے اس سلسلہ میں بالعموم کوتاہی

Presented by www.ziaraat.com

بانیٔ مجلس کی طرف سے ہوتی ہے مگر خمیازہ سوز خوان کو بھگتنا پڑتا ہے۔

سوز خواں کو چاہئے کہ وہ حسب موقع اپنے بازوؤں کو پیش خوانی کے طور پر اپنے سامنے یا ساتھ بٹھا کر قطعہ رباعی سوز وغیرہ پڑھنے کا موقع فراہم کرے تاکہ اس کا تعارف تربیت اور حوصلہ افزائی ہو سکے۔ بعض اوقات بانیٔ مجلس یا کوئی سادہ لوح سامع کسی نامناسب کلام کی فرمائش کر دیتا ہے بہتر ہے کہ ایسے موقع پر پیشگی معذرت کر لی جائے اگر تعمیل و تکمیل ناگزیر ہی ہو تو علانیہ طور پر اسکی وضاحت کر دی جائے۔

سوز خواں کو مجلس اور مخصوصی کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے ضروری نہیں ہے کہ تمام اجزاء اور عناصر پر مشتمل مکمل سوز خوانی (نصف گھنٹہ پر مشتمل) لازمی طور کی جائے ذاکر اور صورتحال کی موزونیت و مناسبت کو بہر حال ملحوظ رکھنا چاہئے اسکے لئے قطعہ رباعی سوز یا سلام میں سے کسی رکن کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے علاوہ ازیں مرثیہ کا بھی انتخاب اسطرح ہو کہ اسمیں اختصار یا طوالت و تفصیل کی گنجائش ہو تاکہ حسبِ ضرورت سمیٹا یا پھیلایا جا سکے اور بانیٔ مجلس کو ختم کرنے کیلئے اشارہ یا پرچہ کی ضرورت نہ پڑے یا اگر اسے مرثیہ کے دوران ہدایت موصول ہو کہ "مولانا ابھی نہیں آئے ذرا طول دیدیں" تو مرثیہ (سوز خوانی) خراب کرنے یا غیر ضروری طول دیکر اسے بے کیف و بے مزہ

Presented by www.ziaraat.com

کرنے کی بجائے سوز خواں مرثیہ کو مقررہ اصل مقام پر ختم کر کے منبر پر سلام پڑھ کر اس وقفہ یا خلاء کو پُر کر دے اس ضمن میں ممدوح کا خیال رکھے یعنی مخصوصی کی مناسبت سے کلام خصوصاً مرثیہ کا انتخاب کرے ایسا نہ ہو کہ شہادت اور مجلس تو جنابِ سیدہؑ کی ہو اور کلام خصوصاً مرثیہ علیؑ اکبر کا پڑھا جا رہا ہو۔ بلکہ ایصالِ ثواب کی مجالس میں بھی ایام یا مرحوم کی مناسبت سے بیانِ مصائب اور مرثیے کا انتخاب کیا جاتا ہے مثلاً خاتون کی مجلس ہے تو خاتونِ جنت کا مرثیہ اور جوان کے ایصالِ ثواب کی مجلس ہے تو کربلا کے کسی جوان کا مرثیہ۔ جہاں تک ایصالِ ثواب سے متعلق مجالس کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں نہایت احتیاط اور خصوصی اہتمام کی ضرورت ہوتی ہے اسلئے بھی کہ ایسے اجتماعات اور مجالسِ ترحیم و تعزیت میں ذاتی تعلق کے حوالے اور مروّت و دنیاداری کے تحت غیر اقوام کے افراد اور ہم عقیدہ غیر مجلسی افراد بھی شرکت کرتے ہیں جنہیں مجالس اور اس قسم کے اجتماعات میں شرکت و سماعت اور سوز خوانی و خطابت کا کوئی تجربہ یا سابقہ نہیں ہوتا اور انکا مشاہدہ اور تجربہ سو فیصدی اسی مجلس پر مبنی ہوتا ہے جسمیں وہ اتفاقاً یا مروتاً شریک ہو گیا ہے اب اگر اسے کوئی معیاری و معقول اور متاثر کن کلام و ہندش سننے کو ملے گی تو اسکا تاثر خوشگوار ہو گا اور مزید تحریک و ترغیب اور تشویق کا باعث بنے گا

Presented by www.ziaraat.com

بصورتِ دیگر اسکے احساسات وتاثرات برعکس یعنی منفی ہوں گے۔ یوں بھی سوز خوانی میں اختلافی متنازعہ مناظرانہ یا ضعیف روایت اور غیر معیاری کلام و بندش کو رسوخ و نفوذ حاصل نہیں ہے سوز خواں کو نہ صرف حاضرین و سامعین مجلس بلکہ ان بظاہر غیر حاضر و غائب سامعین پر بھی نظر رکھنا چاہئے جو آواز کے دوش پر یا کیسٹ کے توسط سے اسکے دائرہ سماعت میں آتے ہیں۔

سوز خوان کو چاہئے کہ وہ پڑھتے وقت بیاض پر گھڑی وغیرہ رکھ لے نیز ڈائری یا نوٹ بک میں اپنی مجالس کے ساتھ یہ بھی ریکارڈ اور اندراج رکھے کہ اسنے کب کہاں کیا پڑھا؟ تاکہ جب اسی اجتماع یا مخصوصی میں دوبارہ جائے تو پرانا ہی کلام نہ دہرائے کہ جو لوگ باقاعدہ اہتمام کرتے اور ریکارڈ رکھتے سنتے ہیں انہیں بڑی مایوسی ہوتی ہے جس سے سوز خواں کی حیثیت اور وسعت متاثر ہوتی ہے۔ سوز خوان کو چاہئے کہ کلام اور بیاض کو سامنے رکھے تاکہ حافظہ اور یادداشت گویا توجہ کا مرکز و محور کلام ہی نہ ہو اور وہ ادائیگی پر یکسوئی سے توجہ دے سکے۔

بازوؤں کو چاہئے کہ وہ آس کو اس طرح مربوط و مسلسل رکھیں کہ دورانِ کلام سکتہ یا وقفہ اور تعطل نہ ہونے پائے اسی طرح قریب ترین بازو جسے جانشین اور نائب کا مرتبہ حاصل ہو وہ اسطرح سوز خوان کی ادائیگی سے

Presented by www.ziaraat.com

متصل اور قریب تر ہو کہ اگر سوز خوان کی آواز یا ادائیگی میں کوئی خلل یا نقص واقع ہو جائے تو کلام نہ ٹوٹنے پائے اور وہ کسی وقفہ سکتہ تعطل یا خرابی سے پہلے اسے سنبھال سکے۔ اسی طرح مرثیہ کی روانی اور بہاؤ میں بعض اوقات اریا آور کا اندازہ نہیں ہو پاتا اور غلط ادائیگی سے کلام اور بندش کا وزن بحر لحن اور توازن بگڑنے اور ٹوٹنے کا خدشہ رہتا ہے چنانچہ اسکی نشاندہی وادائیگی کیلئے "اوور" کو مد کے ساتھ "آور" شکل میں جبکہ "ار" کو "اور" کی شکل میں تحریر کر لینا چاہئے اسی طرح مدینہ اور مدینے کا لحاظ بھی رکھنا چاہئے "ہ" یا "ے" میں سے جو پڑھنا ہو وہی لکھنا چاہئے۔ اگرچہ ان لوازمات و خصوصیات کا لحاظ واہتمام تمام اصناف واقسام گائیکی وادائیگی میں مفید و موثر سمجھا جاتا ہے تاہم سوز خوانی کیلئے بے حد ضروری اور لازمی وبنیادی ہے۔

بعض اوقات کسی غلط فہمی یا بد انتظامی کی وجہ سے ایک سے زائد سوز خوانوں کو مدعو کر لیا جاتا ہے۔ یہ سوز خواں کے ظرف اور خلوص کا امتحان ہوتا ہے ایسی صورت میں بد مزگی کی بجائے سوز خوانی کے مقررہ وقت میں کلام کو اور وقت کو مناسب طور پر تقسیم کر لینا چاہئے۔ مثلاً پہلا سوز خوان قطعہ رباعی سوز اور سلام پڑھ دے اور دوسرا ایک سوز اور مرثیہ پڑھ دے تاکہ کوئی محروم وشاکی نہ رہے۔ ایسی صورت میں پہلے پڑھنے والے کو بعد

Presented by www.ziaraat.com

والے کا خیال رکھ کر کلام پڑھنا چاہئے اور بعد والے کو ذاکر اول کی مناسبت سے انتخابِ کلام کرنا چاہئے بالعموم مصائب کے بعد فضائل کا بہار یہ کلام نہیں پڑھا جاتا مجلس سوز خوانی میں ان باتوں کا بطور خاص خیال رکھنا چاہئے۔

ریاض کیسے کیا جائے؟

یہ ایک فنی و تکنیکی سوال ہے اور عام گائیکی کے طریقوں ہی پر سوز خوانی کیلئے بھی گلا تیار کیا جاسکتا ہے اور مشق وریاض کے تمام اصول ہی اختیار کئے جاسکتے ہیں تاہم سوز خوانی کا آغاز آس سے ہوتا ہے جو کئی قسم کی ہوتی ہے اور کلام کی بندش میں مستعمل سُروں میں سے کسی ایک غالب سُر سے آس شروع کی جاسکتی ہے۔ الف مد "آ" کی آواز کو مل یعنی دھیمے میٹھے مچلے سُروں میں یا ذرا بھاری اور گاڑھی آواز میں بھراؤ کیساتھ بھی نکالی جاسکتی ہے۔ جبکہ "ھا" سے بھی بعض کلام اور بندش کی آس شروع کجاتی ہے۔ یہ چیز محض کتابی علم سے نہیں آسکتی بلکہ مجلس اور "استاد" سے بالمشافہ عمل تعلیم وتربیت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ کہ یہ ایک عملی مظاہرہ گویا Performing Art یعنی "کر + تب = کرتب" ہے کرنے ہی سے آتی ہے۔ بہتر ہے کہ سانس کو زیادہ سے زیادہ پھیپھڑوں میں بھر کر روکنے اور پھر مختلف رفتار کے ساتھ منہ سے نکالنے (خارج کرنے) کی مشق کی جائے کم از کم ایک منٹ تک سانس

Presented by www.ziaraat.com

روکنا اور کسی وقفہ و تعطل اور اسپیڈ (رفتار اور بہاؤ) میں فرق کے بغیر آدھے منٹ تک آس دینے / لگانے کی مشق ہونا چاہئے اور جب موقع ملے مختلف قسم کی آس (آ،ھا) منہ کھول کر اور بند کر کے کومل، تیور، ہلکی، موٹی، بھاری، گاڑھی یعنی ہر طرح کی آواز میں لگانا چاہئے علاوہ ازیں مستند اساتذہ کو دیکھ کر سُن کر اور ان کی آواز میں آواز ملا کر (ان کی ریکارڈنگس سے استفادہ کر کے) بھی آواز بہتر بنائی جاسکتی ہے۔

آواز بیٹھ جانے / گلا خراب ہوجانے کی صورت میں

معقول و مناسب بات یہ ہے کہ طبّی ماہرین و معالجین سے رجوع کیا جائے اور باقاعدہ علاج یا انکے مشوروں پر عمل کیا جائے۔

آواز کی خرابی کی وجوہات مختلف ہوتی ہیں۔ گھی، چکنائی کھانے سے، بعض کو چاول، گائے بھینس کے گوشت سے، کبھی مسلسل جاگتے رہنے اور نیند پوری نہ ہونیکی وجہ سے، کبھی ناک کی ہڈی یا گوشت بڑھ جانے سے، کبھی ترش (کھٹی)، ٹھنڈی یا چکنائی والی چیزوں سے بھی آواز بیٹھ جاتی ہے۔ کبھی قبض کی وجہ سے یا داڑھ یا دانتوں کے خلا سے (ٹانسلز) غدود بڑھ جاتے ہیں (متورم ہو جاتے ہیں) یا حلق کا کوا لٹک جاتا ہے جسکا اثر گلے پر بھی پڑتا ہے۔ بعض کو بعض چیزوں سے الرجی ہوتی ہے۔ کسی کو چاول سے کسی کو گرد و غبار یا ایر کنڈیشنر کی ہوا سے، کبھی خشک ہواؤں یا آب و ہوا، مقام یا موسم کی تبدیلی

Presented by www.ziaraat.com

کی وجہ سے بھی گلا متاثر ہوتا ہے ہر شخص کی طبیعت مزاج اور گلا خراب ہونیکی وجوہات جسطرح مختلف ہوتی ہیں انکا علاج بھی مختلف ہوتا ہے تاہم عام طور پر مندرجہ ذیل چٹکلے مؤثر مجرب اور تیر بہ ہدف ثابت ہوتے ہیں۔

نیم گرم پانی میں نمک (ثابت لاہوری) ملا کر غرغرہ (غرارے) کرنا۔ مسور یا ارہر کی دال اور لاہوری / ثابت نمک ملا کر غرغرہ (غرارے) کرنا۔ نیم گرم پانی میں لسٹرین / ماؤتھ واش یا ڈسپرین کی دو گولیاں ڈال کر غرغرہ کرنا، شربتِ شہتوت (توتِ سیاہ) چاٹنا اور ک دکھنی مرچ یا بادام پیس کر شہد میں ملا کر چاٹنا، نیم گرم پانی میں تھوڑی سی ہلدی ملا کر اسکے غرغرہ (غرارے) کرنا۔ نیم کے پتے یا امرود کی کونپل (پھول) لیکر اسکے غرغرہ (غرارے) کرنا وغیرہ جبکہ سونف اور کوزہ مصری ہم وزن لیکر ان میں بڑی الائچی اور سیاہ مرچ کے چند دانے ملا کر پہلے انہیں کسی برتن / ڈھکنے پلیٹ وغیرہ میں تھوڑا سا گرم کرلیں پھر انہیں پیس لیں (کھرل کرلیں) اور شیشی میں ڈال کر رکھ لیں اور جب ضرورت سمجھیں یا گلے میں خراش، خشکی، گرانی یا کھڑکھڑاہٹ محسوس کریں تھوڑی سی چٹکی منہ میں ڈال لیں۔ کلونجی کے چند دانے چبا لینے اور ادرک کے رس میں شہد ملا کر چاٹنے سے بھی گلے میں موجود بلغم کے ریشے صاف ہو جاتے ہیں۔ گلے اور حلق کی صفائی کیلئے ایک یہ نسخہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ تقریباً ایک پاؤ دودھ میں دو چار دانے انجیر کے

Presented by www.ziaraat.com

پکالئے جائیں اور پھر اس دودھ کو پی لیا جائے۔ جبکہ اس سلسلے میں بازار میں موجود معروف اداروں کی سرسمر دوائیں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں اور ہمدرد کی سعالین بھی مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ (از افاداتِ حکیم مولانا سید باقر حسنین شہید، حکیم محمد سعید شہید، حکیم عرفان رضوی مدظلہٗ (معیاری دواخانہ) حکیم مولانا سید ریاض الحسن مدظلہٗ اور حکیم سید محمد عباس ترمذی مدظلہٗ)

محافل و مجالس کے ہدیہ اور نذرانہ کا مسئلہ؟!

ذکرِ اہلبیتؑ کا ہدیہ اور نذرانہ یقیناً ذاکرین کا حق ہے، سنتِ ائمہؑ بھی ہے کہ ذاکرین بھی اسی معاشرہ کا حصہ ہیں اور ان کی بھی سماجی معاشی ذمہ داریاں اور ضروریات و فرائض ہیں تاہم ہمارا نقطۂ نظر، یہ ہے کہ مدحِ اہلبیتؑ اور خدمتِ عزا کا ہدیہ نذرانہ وغیرہ ٹھہرانا، پیشگی طور پر طے کر لینا یا ہدیہ سے مشروط کرنا پیشہ وروں اور بعض میراثیوں کا تو وطیرہ ہو سکتا ہے محبوں اور سادات کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ اپنی معاشی ضرورت اور سماجی حیثیت کے مطابق قبول کر لینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس ضمن میں قابلِ غور بات یہ ہے کہ ائمہؑ معصومین نے نظم و لحن میں ذاکری کرنے والوں کی پذیرائی کی ہے نہ کہ تحت و نثر میں ذاکری کرنے والوں کی۔ جبکہ یہاں صورتِ حال برعکس ہے۔ صفِ اوّل کے طے کر کے پیشگی ہدیہ وصول کرنے والے نثری ذاکر تو ایک مجلس کا ہدیہ دس ہزار سے ایک لاکھ تک وصول کر لیتے ہیں جبکہ نظم و

Presented by www.ziaraat.com

لحن کے صفِ اول کے شاعر و ذاکر اور سوز خوان کو اوّل تو ہدیہ پیش ہی نہیں کیا جاتا۔ اور اگر دیا جائے بھی تو ہزار سے زیادہ نہیں ہوتا جبکہ ائمہؑ نے چند اشرفیوں یا درہم و دینار کی بجائے اہلِ خانہ کے تمام زیورات اور گھر میں موجود جواہرات (تبرکات) رومال میں باندھ کر اپنے مداح و ذاکر کو عطا کئے ہیں۔

ہمارے رضاکار سوز خواں ان چیزوں کی نہ توقع کرتے ہیں نہ قبول کرتے ہیں وہ اپنی تمام تر خدمات اللہ و معصومینؑ کی خوشنودی کیلئے پیش کرتے اور انہی سے اجر و ثواب کے طالب ہوتے ہیں پھر بھی بانیانِ مجالس کا فریضہ ہے کہ وہ اپنی سعادت کیلئے سنتِ امامؑ کی پیروی کرتے ہوئے انکی ہر ممکن پذیرائی کریں اور اگر یہ لوگ نقد رقوم یا لفافہ قبول نہیں کرتے تو تحائف یا دوسرے طریقوں پر انکی پذیرائی، اعانت اور حوصلہ افزائی کریں مثلاً ان میں بیروزگار نوجوانوں کی فراہمی روزگار کے سلسلے میں رہنمائی و معاونت وغیرہ۔

اے کاش کوئی ادارہ ایامِ عزا کے اختتام پر ہر سال مخلص و بے لوث ذاکرین و خدامِ عزا (جن میں غیر پیشہ ور ذاکرین کے علاوہ اسکاؤٹس / رضا کار وغیرہ بھی شامل ہیں) کے اعزاز میں پُر وقار تقریب کر کے تحائف، انعامات اور اعزازات سے انکی عزت افزائی اور حوصلہ افزائی کیا کرے۔

بہر حال ہم کوشش کر رہے ہیں کہ رضاکار سوز خوانوں کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ قوم کو اسی طرح کے مخلص تعلیم یافتہ رضاکار ذاکرین

Presented by www.ziaraat.com

بھی فراہم کریں۔ نیم خواندہ اور زبانی غیر ذمہ دارانہ خطابت سے کہیں بہتر یہ ہے کہ مستند علماءِ کرام کی تقاریر کے مجموعوں سے انتخاب کر کے دیکھ کر کوئی بھی باصلاحیت نوجوان ان تقاریر کو مجلس میں پڑھ کر سنا دیا کرے۔

ادارۂ ترویجِ سوز خوانی سے وابستہ سوز خوانان کے اسماء گرامی اور رابطہ کے نمبر مومنین کی سہولت کیلئے پیش کئے جا رہے ہیں۔ بشرطِ صحت و فرصت یہ رضاکار خدمتِ سوز خوانی کیلئے دستیاب ہیں۔ بانیانِ مجالس ان سے براہ راست رابطہ کر سکتے ہیں۔ (اس فہرست میں وہ سوز خوان بھی شامل ہیں کہ جو باقاعدہ تنظیمی طور پر نہ سہی مگر مزاجی و نظریاتی اور عملی طور پر ادارہ کے مقاصد سے قریب تر ہیں)۔ ان سوز خوانوں کے علاوہ بھی بعض سوز خوان رضاکارانہ طور پر اس خدمت کی بجا آوری پر مائل ہو رہے ہیں۔ جن کی تفصیلات آئندہ کسی موقع پر مشتہر کر دی جائیں گی۔ اس فہرست میں دیئے گئے رابطہ کے پتے اور ٹیلیفون نمبرز تبدیل ہو جانے کی صورت میں ادارہ کے ذمہ داروں سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ہر سوز خواں کا حق اور ہر ادارہ کا فرض ہے کہ وہ سوز خواں سے وعدہ لیتے وقت اپنی شناخت کرائے۔ بہتر ہے کہ اپنے ذاتی لیٹر ہیڈ یا ادارہ کے لیٹر ہیڈ پر باقاعدہ و باضابطہ طور پر مجلس کی دعوت دے۔ موجودہ حالات میں **سیکورٹی کے نقطۂ نگاہ سے یہ احتیاط و التزام انتہائی ضروری ہے۔**

Presented by www.ziaraat.com

قطعات

نمبر شمار	مصرعۂ اولیٰ	Page
1	کچھ تو حیدرؑ، کچھ علیؑ، کچھ مرتضیٰؑ کہنے لگے	71
2	ہماری کیا ہے کہ ہم سب تو ہیں غلامِ علیؑ	71
3	سوتے ہی کب تھے ساقیٔ کوثرؑ تمام رات	71
4	میرے لئے تکلیف وہ فرماتے ہیں	72
5	مسلمانوں پہ فرضِ حج عیاں ہے	72
6	سب کے مشکل کشا ہیں میرے علیؑ	72
7	علیؑ جناب بھی بازوئے آنجنابؐ بھی ہے	73
8	حسنؑ کی صلح میں یوں کربلا جلوہ دکھاتی ہے	73
9	عقیدت پیکرِ الفاظ میں جب جگمگاتی ہے	73
10	لیتے ہیں نام اُن کا تو پڑھتے ہیں سب دُرود	74
11	حسینؑ شاہ بھی ہے اور بادشاہ بھی ہے	74
12	جمے تھے ظلم و ستم کے مقابلے میں حسینؑ	74
13	اپنے دُکھوں میں آیا جو شبیرؑ کا خیال	75
14	حسینؑ ظلم میں جینا سکھا دیا تو نے	75
15	گزر گئے تھے کئی دن کہ گھر میں آب نہ تھا	75
16	سَر نیزہ وہ فرقِ شہِ ہُدیٰ بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ	76
17	رہ گئی دشت میں تنہا تو وطن یاد آیا	76

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مصرعۂ اولیٰ	Page
18	جہاں میں پیش بیٹی باپ کی تصویر کرتی ہے	76
19	حضرتِ عباسؑ شاہِ لافتیٰ کے شیر ہیں	77
20	جس نے شبیرؑ سے وفا کی ہے	77
21	علی اکبرؑ جو مرنے جا رہا ہے	77
22	شمر فطرت سوچ جتنے تیر برسانے لگی	78
23	نجاتِ حشر کے ضامن کا گھر ہے	78
24	آج یوں ذکرِ غمِ تشنہ دہانی چاہیے	78
25	دعائے زہراؑ کی تعبیر ہے عزاداری	79
26	توحید کا پیام عزاداریٔ حسینؑ	79
27	ملا یہ اوج شہیدوں کے آستانے کو	79
28	اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول	80
29	جاتا ہے کوئی شہؑ کا عزادار جہاں سے	80
30	اسیر عشقِ شہِؑ مشرقین میں ہوتے	80
31	جلو میں اپنے لئے کربلا کا پس منظر	81
32	غلامِ فاتحِ بدر و حنین ہیں تینوں	81
33	فرشِ مجلس پہ فاطمہؑ زہرا	81
34	ہائے اکبرؑ کا دم اکھڑتا ہے	82

Presented by www.ziaraat.com

قطعہ

کچھ تو حیدرؑ، کچھ علیؑ، کچھ مرتضیٰؑ کہنے لگے

کچھ شبِ ہجرت ، محمدؐ مصطفیٰ کہنے لگے

ڈرتے ڈرتے ہم نے تو اللہ کی قدرت کہا

توبہ توبہ یہ نصیری تو خدا کہنے لگے

کلیمِ آلِ عباؑ شاہد نقوی

ہماری کیا ہے کہ ہم سب تو ہیں غلامِ علیؑ

عدوئے نامِ علیؑ بھی ہیں زیرِ دامِ علیؑ

جو کہہ رہے ہیں کہ نامِ علیؑ نہ لے کوئی

وہ خود یہ کہتے ہوئے لے رہے ہیں نامِ علیؑ

حضرتِ نفیس فتحپوری

سوتے ہی کب تھے ساقیٔ کوثر تمام رات

کرتے تھے ذکرِ خالقِ اکبر تمام رات

بیدار بختیٔ شبِ ہجرت گواہ ہے

بس ایک بار سوئے ہیں حیدرؑ تمام رات

(بشکریہ سوز و سلام خواں ڈاکٹر سجاد و شجاع رضوی)

Presented by www.ziaraat.com

استاد قمر جلالوی مرحوم

میرے لئے تکلیف وہ فرماتے ہیں

آ آ کے مجھے خواب میں سمجھاتے ہیں

تم مرثیہ پڑھنے کو جہاں جاتے ہو

ہم مرثیہ سننے کو وہاں آتے ہیں

استاد قمر جلالویؒ

مسلمانوں پہ فرضِ حج عیاں ہے

طوافِ کعبہ اک سِرّ نہاں ہے

حَرم کے گِرد پھِر کر ڈھونڈتے ہیں

بتوں کا توڑنے والا کہاں ہے

آغا عزت الزماں عزتؔ لکھنویؒ

سب کے مشکل کشا ہیں میرے علیؑ

بات ایسی ڈھکی چھپی کیا ہے

شک اگر ہے پکار کر دیکھو

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

(بشکریہ سوز خواں اختر حسنین و باقر کاظمی)

Presented by www.ziaraat.com

قطعہ

علیؑ جناب بھی بازوئے آنجنابؐ بھی ہے
خدا کا شیر بھی ہے اور بوترابؑ بھی ہے
صفوں کو جوڑنے والا علیؑ بوقتِ نماز
اگر ہو جنگ تو پھر صف شکن خطاب بھی ہے

کلیم آل عباشاہد نقوی

حسنؑ کی صلح میں یوں کربلا جلوہ دکھاتی ہے
حدیبیہ میں جیسے فتحِ مکہ مسکراتی ہے
علیؑ کی خامشی، زہراؑ کی حسرت، صلح شبرؑ کی
یہ وہ اجزا ہیں جن سے کربلا ترتیب پاتی ہے

پروفیسر سردار نقوی

عقیدت پیکرِ الفاظ میں جب جگمگاتی ہے
مجھے لفظوں سے اپنے بہجتِ فردوس آتی ہے
جنابِ فاطمہؑ کے لالؑ ہیں جنت کے شہزادے
یہی وہ بات ہے جنت کو جو جنت بناتی ہے

(بشکریہ سوز خواں مونس رضوی، شوکت و انیس و نفیس)

Presented by www.ziaraat.com

قطعہ

لیتے ہیں نام اُن کا تو پڑھتے ہیں سب دُرود
ذہنوں میں مستجاب امامت حسنؑ کی ہے
دشمن نے اُن سے چھینی حکومت بصد فریب
لیکن دِلوں پر آج حکومت حسنؑ کی ہے

قطعہ

حسینؑ شاہ بھی ہے اور بادشاہ بھی ہے
حسینؑ دین بھی ہے اور دین پناہ بھی ہے
نہ کی یزید کی بیعت کٹادیا سَر کو
اِسی بنا پہ تو بنیادِ لاالہ بھی ہے

قطعہ

جب تھے ظلم و ستم کے مقابلے میں حسینؑ
علیؑ کی مثل تھے حق کے معاملے میں حسینؑ
بلند تھے سر محفل نبیؐ کے ہاتھوں پر
غدیرِ خُم میں علیؑ اور مباہلے میں حسینؑ

(بشکریہ خطیبِ حریّت علامہ علی کرار نقوی)

Presented by www.ziaraat.com

کلیم آل عبا شاہد نقوی

اپنے دکھوں میں آیا جو شبیرؑ کا خیال
شکوہ تڑپ کے شکر میں تبدیل ہوگیا
ہر غم میں کربلا نے سہارا دیا ہمیں
ہر غم غمِ حسینؑ میں تحلیل ہوگیا

عبدالرؤف عروجؔ

حسینؑ ظلم میں جینا سکھا دیا تو نے
لہو کو اپنے مسیحا بنادیا تو نے
مُلوکیت کے اندھیروں سے روشنی نکلی
حقیقتوں کا اُفق جگمگا دیا تو نے

میر انیسؔ

گزر گئے تھے کئی دن کہ گھر میں آب نہ تھا
مگر حسینؑ سے صابر کو اضطراب نہ تھا
حسینؑ اور طلبِ آب اے معاذ اللہ
تمام کرنا تھی حجت سوالِ آب نہ تھا

(التماسِ فاتحہ برائے سوز خواں مشتاق علی خاں)

Presented by www.ziaraat.com

قطعہ

سَرِ نیزہ وہ فرقِ شہؑ ہدیٰ بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ
گیا شام ہمرہِ اشقیاء کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
کبھی کی کسی کو نہ بد دعا حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ
تو یہ اہلِ نفاق نے کہا صَلُّوا عَلَیہِ وَ آلِہٖ

قطعہ

رہ گئی دشت میں تنہا تو وطن یاد آیا
پانی جب پایا ہر اک تشنہ دہن یاد آیا
لے کے ہر چیز مدینے سے چلی تھی زینبؑ
لاش پر بھائی کی پہنچی تو کفن یاد آیا

مولانا پروفیسر مرزا محمد اشفاق (شوقؔ لکھنوی)

جہاں میں پیش بیٹی باپ کی تصویر کرتی ہے
بھرے بازار میں کوفے کے جب تقریر کرتی ہے
اِسے بھی چھین لے بڑھ کر کوئی ظالم تو میں جانوں
رخِ زینبؑ کا پردہ چادرِ تطہیر کرتی ہے

(بشکریہ سوز خواں اظہار حسین (محمد علی) نقوی برادران)

Presented by www.ziaraat.com

زائرِ امروہوی

حضرتِ عباسؑ شاہِؑ لافتیٰ کے شیر ہیں
خندق و خیبر کے وہ یہ کربلا کے شیر ہیں
کیوں نہ ہوں ہر جنگ میں یہ مثلِ حیدرؑ فتحیاب
وہ خدا کے شیر یہ شیرِ خدا کے شیر ہیں

میر حسنؔ میر

جس نے شبیرؑ سے وفا کی ہے
اس کی مرضی بھی اب خدا کی ہے
اتنی قیمت نہ تھی فرات تری
جتنی عباسؑ نے ادا کی

قطعہ

علی اکبرؑ جو مرنے جا رہا ہے
شباب آ کر بہت پچھتا رہا ہے
بلائیں لے رہی ہیں اٹھ کے زینبؑ
مگر دل ہے کہ بیٹھا جا رہا ہے

Presented by www.ziaraat.com

حضرتِ امید فاضلی

شمر فطرت سوچ جتنے تیر برسانے لگی
ہر عزا خانہ پہ اُتنی ہی بہار آنے لگی
ہم غلامانِ علیؑ کو موت **کیا** کیا ڈر کہ جب
یاعلیؑ ہم نے کہا اور موت تھرانے لگی

حیدر علی اختر کاظمی مرحوم

نجاتِ حشر کے ضامن کا گھر ہے
یقیناً دین کے محسن کا گھر ہے
صدائیں آ رہی ہیں یاعلیؑ کی
یہ گھر گویا کسی مومن کا گھر ہے

سرفراز لبد

آج یوں ذکرِ غمِ تشنہ دہانی چاہئے
خشک ہوجانا ہر اک دریا کا پانی چاہئے
خاندانِ مصطفیٰؐ کا ذکر کرنے کیلئے
آدمی سچا کھرا اور خاندانی چاہئے

Presented by www.ziaraat.com

عقیل عباس جعفری

دعائے زہراؑ کی تعبیر ہے عزاداری

بقائے اُسوۂ شبیرؑ ہے عزاداری
کوئی یزید اِسے ختم کر نہیں سکتا
عطائے زینبِؑ دلگیر ہے عزاداری

خان محمد وصی خان

توحید کا پیام عزاداریٔ حسینؑ

ہے درس گاہِ عام عزاداریٔ حسینؑ
جو جادۂ رسولؐ پہ ہیں گامزن وہی
کرتے ہیں صبح و شام عزاداریٔ حسینؑ

فیضؔ بھرتپوری مرحوم

ملا یہ اوج شہیدوں کے آستانے کو

کہ آسماں بھی ہے مجبور سر جھکانے کو
جوابِ حضرتِ شبیرؑ لائیگا کیوں کر
نظیر حرؑ کی میسر نہیں زمانے کو

(بشکریہ عباس کربلائی / عابدیہ کاظمیہ)

Presented by www.ziaraat.com

مولانا ظفر علی خاںؒ

اے کربلا کی خاک اِس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پہ نعشِ جگر گوشۂ بتولؑ
اسلام کے لہو سے تری پیاس بجھ گئی
سیراب کرگیا تجھے خونِ رگِ رسولؐ

(بشکریہ سوز و سلام خواں سیّد سلمان و رضوان مہدی)

قطعہ

جاتا ہے کونسی شہؑ کا عزادار جہاں سے
آتے ہیں دمِ نزع علیؑ اُس کے جناں سے
مرقد سے نکیرین چلے آتے ہیں واپس
سنتے ہی صدا ہائے حُسینا کی زباں سے

قطعہ

اسیر عشقِ شہؑ مشرقین میں ہوتے
وِلا میں ڈوب کے آرام و چین میں ہوتے
یہ سب شہید اگر کربلا میں ہوتے فیضؔ
خدا گواہ ہے فوجِ حسینؑ میں ہوتے

(برائے شہدائے ٹھیڑی خیرپور / فیض بہرتیوریؒ)

Presented by www.ziaraat.com

نسیم امروہوی

جلو میں اپنے لئے کربلا کا پس منظر
امیرِ قافلۂ انقلاب زیدِ شہیدؑ
ہے جو آنکھ سے چالیس سال عابدؑ کی
اُن آنسوؤں کا ہے لبِ لباب زید شہیدؑ

(س ج / برائے شہدائے انجمن غلامانِ حرؑ / باب العلم کراچی)

غلام فاتحِ بدر و حنین ہیں تینوں
شہیدِ عشقِ شہِ مشرقین ہیں تینوں
ہیں ناصرانِ شہِ دیں غلامِ حرِ جری
شریکِ فوجِ امامِ حسینؑ ہیں تینوں

اقبال کاظمی

فرشِ مجلس پہ فاطمہؑ زہرا
لمحہ لمحہ شمار کرتی ہیں
اے عزادارو، آؤ مجلس میں
فاطمہؑ انتظار کرتی ہیں

Presented by www.ziaraat.com

قطعہ

ہائے اکبرؑ کا دم اکھڑتا ہے
نوجوانی کا باغ اُجڑتا ہے
باپ کے سامنے جواں بیٹا
خاک پر ایڑیاں رگڑتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

رباعیات

نمبر شمار	مصرعۂ اولیٰ	Page
1	جس کی عمنِ حرمِ حق میں ولادت ہو جائے	85
2	اے اہلِ عزا، عزا کے دِن آپہنچے	85
3	دنیا سے چلالے کے جو نامِ حیدرؑ	86
4	دِل، دِل سے ملایا ہے ابو طالبؑ نے	86
5	مداحیٔ پنجتنؑ کا دَم بھرتے ہیں	87
6	ایمان کی تصویر نظر آتی ہے	87
7	شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ	87
8	کیا صرف مسلمانوں کے پیارے ہیں حسینؑ؟	88
9	بے حبِ حسینؑ دین و ایماں ہیں تباہ	88
10	میدان میں جب آئے شہِ عرش پناہ	88
11	لاکھوں شہِ مشرقین کہنے والے	89
12	کارے کہ حسینؑ اختیارے کردی	89
13	خورشیدِ سرِ شام کہاں جاتا ہے	89
14	عالی نسب و نیک سیر والا جاہ	90
15	مظلوم نہ شاہِ بحر و بر، سا ہوگا	90
16	حیدرؑ کی فضیلت کا بیاں ہے اب تک	90
17	حاصل جسے آقا کی حضوری ہو جائے	91

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مصرعۂ اولیٰ	Page
18	بلبل کو گل پسند گلوں کو ہوا پسند	91
19	حکمِ حاکم ہے کسی کا نہ رہے سَر باقی	91
20	مر جائے جو فرزند تو کیا چارا ہے	92
21	میدان میں کوئی جانے والا نہ رہا	92
22	رُکتے ہوئے دریا کو روانی دیدی	92
23	دَس دِن یہ وہ ہیں کہ نوحہ گر ہے زہرا	93
24	ماں کہتی تھی کیا ملال جھیلے ہوں گے	93
25	حیرت میں ہوں کیوں جہان میں آیا پانی	93
26	پھر چاند محرم کا نظر آیا ہے	94
27	غیروں سے بھی کیا فیض کوئی پاتا ہے ؟	94
28	کیا پیاس تھی جس سے سارا لشکر تڑپا	94
29	کرتے ہیں اہلِ درد ہی چہلم حسینؑ کا	95
30	اک سمت شہیدوں میں غریبُ الوطنی ہے	95
31	دِل سے نہ ہو درد کم ، حسینؑ کا	95
32	عابد کو دوا اور نہ غذا دیتے ہیں	96
33	رشتہ غمِ سرورؑ سے لگا رکھا ہے	96
34	عابدؑ نہ کبھی رنج و محن سے نکلا	96
35	منقوش ہے دل پر مرے نامِ حیدرؑ	97

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مصرعۂ اولیٰ	Page
36	حُرؑ کو شبیرؑ نے کیا رَن کی اجازت دے دی	97
37	جب حُرؑ کا گنہ شاہِ اُمم نے بخشا	97
38	سبطِ ختم الانبیاء کو کیوں نہ روئیں اہلِ داد	98
39	اصغرؑ کے لئے شغلِ فغاں رکھتے ہیں	98

رباعی

جس کی عینِ حرم حق میں ولادت ہوجائے

کیوں نہ وہ قبلۂ اربابِ ارادت ہوجائے

اُس کی خود اپنی عبادت کی ادا کیا ہوگی

جس کے چہرے پہ نظر کرنا عبادت ہوجائے

میر انیسؒ

اے اہلِ عزا ، عزا کے دن آ پہنچے

غم کی راتیں ، بکا کے دن آ پہنچے

فریاد کہ فاطمہؑ کی بستی اُجڑی

آبادیٔ کربلا کے دن آ پہنچے

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مصرعۂ اولیٰ	Page
40	جس روز کہ ہواِذاالسَّمَاءُ انشقَّت	98
41	حیدرؑ کی عطا پہ ھَل اَتیٰ شاھد ہے	99
42	اے بادشہِ کون و مکاں اَدرِکنی	
43	یہ لوگ ہیں دنیا کو جگانے والے	

رباعی

دنیا سے چلا لے کے جو نامِ حیدرؑ

جنت کو چلا بہرِ سلامِ حیدرؑ

روکا جو رقیبوں نے تو رضواں نے کہا

آنے دو اِسے یہ ہے غلامِ حیدرؑ

حکیم عارفؔ اکبر آبادی مرحوم

دِل ، دِل سے مِلایا ہے ابو طالبؑ نے

کیا رنگ جمایا ہے ابو طالبؑ نے

اُس عقد کے بارے میں بھی کچھ لب کھولو

جو عقد پڑھایا ہے ابو طالبؑ نے

(بشکریہ سوز خواں خورشید حیدر نقوی)

Presented by www.ziaraat.com

کلیمِ آلِ عباؑ شاہد نقوی

مداحِ پنجتنؑ کا دم بھرتے ہیں

دنیا کی مصیبتوں سے کب ڈرتے ہیں
ہے چادرِ تطہیر کا سایہ ہم پر
شبیرؑ کا مرثیہ پڑھا کرتے ہیں

کلیمِ آلِ عباؑ شاہد نقوی

ایمان کی تصویر نظر آتی ہے

قرآن کی تفسیر نظر آتی ہے
اللہ! تیرے گھر کی فضا اے زہراؑ
تطہیر ہی تطہیر نظر آتی ہے

(خواجۂ خواجگاں غریب نواز سیّد معین الدین حسن حسنی حسینی سنجری چشتی اجمیریؒ)

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ

دین است حسینؑ دیں پناہ است حسینؑ
سر داد نہ داد دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسینؑ

(بشکریہ سوز خواں ڈاکٹر محتشم نقوی و ڈاکٹر عامر نقوی)

Presented by www.ziaraat.com

جوشؔ ملیح آبادیؒ

کیا صرف مسلمانوں کے پیارے ہیں حسینؑ؟

چرخِ نوعِ بشر کے تارے ہیں حسینؑ
انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

رباعی

بے حبِ حسینؑ دین و ایماں ہیں تباہ

بے الفتِ آلؑ ہے عبادت بھی گناہ
ہے آلِؑ رسولؐ کی مودّت واجب
"لا اَسئَلُکُم عَلَیہِ اَجراً" ہے گواہ

رباعی

میدان میں جب آئے شہِؑ عرش پناہ

بولا منِ سعد کیجئے بیعت، یا شاہؑ
منہ پھیر کے تب غصے سے سَرورؑ نے کہا
لا حَولَ وَلا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

(بشکریہ سوز خواں رضی باقر زیدی و صفدر حسین زیدی)

Presented by www.ziaraat.com

رباعی

لاکھوں شہِ مشرقین کہنے والے
اسلام کا نورِ عین کہنے والے
قاتل کا ملے گا نام لیوا نہ کوئی
موجود ہیں یا حسینؑ کہنے والے

خواجہ معین الدین چشتیؒ

کارے کہ حسینؑ اختیارے کردی
در گلشنِ مصطفیٰؐ بہارے کردی
از ہیچ پیمبرےؑ نیاید ایں کار
واللہ کہ اے حسینؑ تو کارے کردی

مرزا دبیرؒ

خورشید سرِ شام کہاں جاتا ہے
روشن ہے دبیر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب ہے مزارِ حیدرؑ
یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

(بشکریہ شاعر و سوز خواں سیّد اختر حسین / کوئٹہ)

Presented by www.ziaraat.com

صوفی عبدالغفار وارثی / ثروت اصغر آبادی

عالی نسب و نیک سیر والا جاہ
ہیں جنکی شجاعت کے ملائک بھی گواہ
شبیرؑ اور اک فاسقِ دیں کی بیعت !
لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

میر انیسؒ

مظلوم نہ شاہِؑ بحر و بر ، سا ہوگا
مینہ تیروں کا یوں کسی پہ برسا ہوگا!؟
پیاسے رہے کربلا میں جس طرح حسینؑ
یوں گبر بھی پانی کو نہ ترسا ہوگا

("گبر" وہ آتش پرست جس کیلئے پانی پینا حرام ہو)

رباعی

حیدرؑ کی فضیلت کا بیاں ہے اب تک
تاریخِ زمانہ نگراں ہے اب تک
جس در سے گئیں بنتِ اسدؑ کعبہ میں
دیوار میں اُس در کا نشاں ہے اب تک

Presented by www.ziaraat.com

رباعی

حاصل جسے آقا کی حضوری ہوجائے
دنیا کے غم و رنج سے دُوری ہوجائے
اے صلِ علیٰ مجلسِ پُر نورِ حسینؑ
ناری بھی یہاں آئے تو نوری ہوجائے

میر انیسؒ

بلبل کو گل پسند گلوں کو ہوا پسند
ہم بو ترابیوں کو ہے خاکِ شفا پسند
یہ اپنی اپنی وضع ہے اے ساکنانِ دوست
تم کو ارم پسند ہمیں کربلا پسند

رباعی

حکم حاکم ہے کسی کا نہ رہے سَر باقی
آج دنیا میں نہ حیدرؑ کا رہے گھر باقی
وہ رہِ حق پہ مٹے پَر نہ مِٹا دَر اُن کا
لفظ "حیدر" یہ بتاتا ہے کہ ہے دَر باقی

(بشکریہ سوز خواں سیّد انصار حسین زیدی)

Presented by www.ziaraat.com

میر انیسؔ

مرجائے جو فرزند تو کیا چارا ہے

ہاں مرگ ، علاجِ دلِ صد پارا ہے

اصغرؑ کو لٹا قبر میں کہتے تھے حسینؑ

آرام کرو اب یہی گہوارہ ہے

میر انیسؔ

میدان میں کوئی جانے والا نہ رہا

اور کوئی گلا کٹانے والا نہ رہا

جو مارا گیا اُس کو اُٹھا لائے حسینؑ

شبیرؑ کا کوئی لانے والا نہ رہا

زاہدؔ فتح پوری

رکتے ہوئے دریا کو روانی دیدی

اسلام کو اکبرؑ کی جوانی دیدی

تھا دینِ نبیؐ نزع میں تو نے شبیرؑ

جاں دیکے حیاتِ جاودانی دیدی

(بشکریہ سوز خواں سیّد معشوق علی رضوی)

Presented by www.ziaraat.com

رباعی

دس دن یہ وہ ہیں کہ نوحہ گر ہے زہراؑ
تھامے ہوئے ہاتھوں سے جگر ہے زہراؑ
کیا بیٹھے ہو سَر پہ خاک اُڑاؤ لوگو
کل شام سے کھولے ہوئے سَر ہے زہراؑ

رباعی

ماں کہتی تھی کیا مَلال جھیلے ہوں گے
بہنیں نہیں ہیں ساتھ کس کے کھیلے ہوں گے
یہ رات اندھیری اور ڈراؤنا جنگل
اصغرؑ میرے قبر میں اکیلے ہوں گے

رباعی

حیرت میں ہوں کیوں جہان میں آیا پانی
دریا میں ہے کس لئے سمایا پانی
اب لاکھ برس ابر برسے تو کیا
شبیرؑ نے مرتے دَم نہ پایا پانی

(بشکریہ مولانا خورشید عابدو ثروت مسعود برادران)

Presented by www.ziaraat.com

رباعی

پھر چاند محرم کا نظر آیا ہے
پھر جوش پہ ابرِ چشمِ تر آیا ہے
کیا خوب نصیب ہیں عزاداروں کے
فرزندِ رسولؐ اُن کے گھر آیا ہے

راغبؔ مرادآبادی

غیروں سے بھی کیا فیض کوئی پاتا ہے؟
اپنا ہی تو اپنوں پہ ترس کھاتا ہے
دَرپیش ہو جب بھی کوئی مشکل راغبؔ
بے ساختہ لب پہ یا علیؑ آتا ہے

رباعی

کیا پیاس تھی جس سے سارا لشکر تڑپا
کیا زخمِ سناں تھا جس سے اکبرؑ تڑپا
مچھلی بھی نہ تڑپے کبھی یوں خشکی میں
جس طرح سے تیر کھا کے اصغرؑ تڑپا

(بشکریہ شاعر و سوز خواں سردار عباس محشرؔ و مختار حسین)

Presented by www.ziaraat.com

مولانا ظہور الحسن درسؔ

کرتے ہیں اہلِ درد ہی **چہلم حسینؑ** کا
ہے قدسیوں میں آج ترنّم حسینؑ کا
کہتے ہیں مجھ سے لوگ کہ کیوں مولوی ظہورؔ
کرتے نہیں ہو ذکر یہاں تم حسینؑ کا

==========

اک سمت شہیدوں میں غریب الوطنی ہے
اک سمت لعینوں میں شقاوت کی ٹھنی ہے
سب جانتے ہیں ظہورؔ رتبہ ان کا
سادات ہیں اور فوجِ حسینؑ و حسنی ہے

==========

دِل سے نہ ہو درد کم ، حسینؑ کا
بڑھتا رہے روز غم ، حسینؑ کا
شاداب رہیں یہ اہلِ مجلس سارے
پڑھتے رہیں ظہورؔ بھی چہلم حسینؑ کا

(بشکریہ حضرتِ مولانا اصغرؔ درس و حکیم اکبرؔ درس)

Presented by www.ziaraat.com

میر انیسؒ

عابد کو دوا اور نہ غذا دیتے ہیں
سوتا ہے تو زنجیر ہلا دیتے ہیں
سادات کو قید اِس مہینے میں کیا
قیدی کو محرم میں چھُڑا دیتے ہیں

رباعی

رشتہ غم سرورؑ سے لگا رکھا ہے
بجز بختنِؑ پاک کے، کیا رکھا ہے
ہم مَر گئے ہوتے غمِ سَرورؑ کی قسم
اِس مرثیہ خوانی نے جِلا رکھا ہے

رباعی

عابدؑ نہ کبھی رنج و محن سے نکلا
نکلا بھی تو بس شکر دہن سے نکلا
بیمار نے پہنی جونہی کالی پوشاک
سب نے جانا کہ ہے یہ چاند گہن سے نکلا

(بشکریہ الحاج فائق حسین رضوی برادران و محمد عباس)

Presented by www.ziaraat.com

باقرؔ شاہ جہاں پوری

منقوش ہے دل پر مرے نامِ حیدرؑ
اللہ کے گھر میں ہے قیامِ حیدرؑ
باقرؔ مجھے کیوں عرصۂ محشر کا ہو خوف
میں روزِ ازل سے ہوں غلامِ حیدرؑ

رباعی

حُرؑ کو شبیرؑ نے کیا رن کی اجازت دے دی
نار کو نور کیا اور شہادت دے دی
کیا سخاوت ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کی واللہ
جام کوثر کا دیا رہنے کو جنت دے دی

رباعی

جب حُرؑ کا گنہ شاہِؑ اُمم نے بخشا
قطرے کو شرف بحرِ کرم نے بخشا
گردوں سے ندا آئی کہ اے سبطِ نبیؐ
بخشا جسے تو نے اسے ہم نے بخشا

(بشکریہ شاعر و سوز خواں الیاس دھولپوری و شفیق عابدی)

Presented by www.ziaraat.com

کھیقص

سبطِ ختم الانبیاء کو کیوں نہ روئیں اہلِ داد
جن کے مرنے کا رہے گا غُل الیٰ یومِ التّناد
ایسے شاہد کی شہادت کا تو حق بھی ہے گواہ
آیا ہے قرآن میں بھی کاف ، ھا ، یا ، عین ، صاد

رباعی

اصغرؑ کے لئے شغلِ فُغاں رکھتے ہیں
مرقد میں اُنہیں شاہِؑ زماں رکھتے ہیں
چلّاتی ہیں بانوؑ کہ ہے سُونا جنگل
حضرتؑ مرے بچے کو کہاں رکھتے ہیں

رباعی

جس روز کہ ہو اِذاالسَّمَاءُ انشَقَّت
ظاہر ہوں مَعَانیٔ نُجُومُ انکَدَرَت
بابا سے کہیں گی فاطمہؑ ، یاحضرتؑ
اولاد مری بِاَیِّ ذَنبٍ قُتِلَت

(بشکریہ سوز خواں زاہد حسین و مظفر حسین زیدی)

Presented by www.ziaraat.com

رباعی

حیدرؑ کی عطا پہ مَل اَتی شاہد ہے
اور تیغ زنی پہ لافتی شاہد ہے
کعبے میں ولادت کے پیمبرؐ ہیں گواہ
مسجد کی شہادت پہ خدا شاہد ہے

میر انیسؔ

اے بادشہِؑ کون و مکاں اَدرِکنی
اے عقدہ کُشائے دو جہاں ادرکنی
اب تنگ ہے دشمنوں کے ہاتھوں سے انیسؔ
یا حضرتِ صاحبُ الزماں ادرکنی

(بشکریہ سوز خواں ناصر عباس نقوی و مجاہد علی زیدی)

استاد اختر انصاری اکبر آبادی

یہ لوگ ہیں دنیا کو جگانے والے
یہ دشتِ بلا ہے اور زمانے والے
اے وسعتِ کونین سمٹ کر آجا
آئے ہیں محمدؐ کے گھرانے والے

(بشکریہ سوز خواں حُسین احمد رضوی مدظلہٗ مقیم گھارو)

Presented by www.ziaraat.com

سوز

نمبر شمار	مصرعۂ اولیٰ	Page
1	ہر دور کے نقیب ہیں قرآن و اہلِ بیتؑ	104
2	بندہ ہزار سال عبادت اگر کرے	104
3	مریم سے بتولؑ کو رتبہ سوا ملا	105
4	چشمِ نبیؐ کے خواب کو کہتے ہیں سیدہ	105
5	کیا پیشِ خدا صاحبِ توقیر ہے زہراؑ	106
6	اے روزہ دار آہ و بکا کے یہ روز ہیں	106
7	شریکِ صبرِ شہِ مشرقین ہیں زینبؑ	107
8	جرأت میں علیؑ صبر میں شبیرؑ ہیں زینبؑ	107
9	جب وطن سے کوچ کی مسلمؑ کے تیاری ہوئی	108
10	کسی نے کوفے کے رستے میں دی یہ شہؑ کو خبر	108
11	خیمے دریا پہ کیے جب کہ شہِؑ والا نے	109
12	تسبیحِ فاطمہؑ جو ادا کی امامؑ نے	109
13	ہوا جو شاہؑ کے لشکر میں قحطِ پانی کا	110
14	جب نہ اعداء سے کسی طرح صفائی ٹھہری	110
15	جب رات عبادت میں بسر کی شہِؑ دیں نے	111
16	جب آئی صبح قتلِ امامِ فلک وقار	111
17	جب تھوڑی رات قتل کی میداں میں رہ گئی	112

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مصرعۂ اولیٰ	Page
18	عاشور کی جو رات تھی محشر صفات تھی	112
19	جب بانو نے رَن کی علی اکبرؑ کو رِضا دی	113
20	برچھی کی اَنی جب لگی اکبرؑ کے جگر میں	113
21	حسینؑ جب کہ چلے بعدِ دوپہر رن کو	114
22	اقربا کٹ گئے جب شاہؑ کے باری باری	114
23	عصر کا وقت ہے مونس ہیں نہ یاور باقی	115
24	کام آئے رفقا شاہؑ کے جب میداں میں	115
25	اے عزیزو کیا بیاں ہو ماجرائے اہلبیتؑ	116
26	کارواں سالارِ من جب کاروانِ کربلا	116
27	قریبِ کوفہ جو رانڈوں کا قافلہ آیا	117
28	ریتی پہ برچھی کھائے پڑا تھا جو نورِ عین	117
29	عباسؑ نے فرمایا کہ گھبراؤ نہ جانی	118
30	جب نوجواں کی لاش نہ پائی حسینؑ نے	118
31	شہِ مظلوم سے عباسؑ نے جس دَم عَلم پایا	119
32	نکلے خیمے سے جو ہتھیار لگائے عباسؑ	119
33	شور ہے شام کے لشکر میں کہ عباسؑ آئے	120
34	جب مشک بھر کر نہر سے عباسِؑ غازی گھر چلے	120
35	شبرؑ کا ماہ رُو تھا جلالت میں لاجواب	121

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مصرعہ اولیٰ	Page
36	آشنا بحرِ صداقت کا حسینؑ ابنِ علیؑ	121
37	جب چمن خاک میں اکبرؑ کی جوانی کا ملا	122
38	یارب صغیر سن میں کوئی بے پدر نہ ہو	122
39	عباسؑ کو حسینؑ جو دریا پہ رو چکے	123
40	رُلا رہی ہے دِلوں کو لٹی ہوئی سرکار	123
41	بے چین تھی صغراؑ جو فراقِ پدری سے	124
42	دولہا بنا جو بانوئے سرورؑ کا بے زباں	124
43	اصغرؑ کی لاش جب کہ اٹھائی حسینؑ نے	125
44	جب ظہر تک حسینؑ بہتر کو رو چکے	125
45	تھا حکم یہ یزید کا پانی بشر پئیں	126
46	کہتی تھی بانو اصغرؑ جانی کب تم گھر میں آؤ گے	126
47	جب رَن میں زخمی ہو گئے سلطانِ بحر و بر	127
48	کربلا سے جب حسینیؑ قافلہ لوٹا ہُوا	128
49	شبیرؑ کو خالق نے سکینہؑ جو عطا کی	129
50	جب یزید اپنے گناہوں سے پشیمان ہُوا	129
51	جب ذوالفقار ماتمِ اصغرؑ میں رو چکی	130
52	سرہانے لاشۂ حرؑ کے یہ طعن شمر نے کی	130
53	ایک اک کر کے بچھڑتے تھے جب انصارِ حسینؑ	131

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مصرعہ اولیٰ	Page
54	نکلے حرم کے اونٹ جو مقتل کی راہ سے	132
55	یہ کون سی مستورہ ہے کیا مانگ رہی ہے	132
56	علیؑ کی بیٹیاں زنداں میں جب اسیر ہوئیں	133
57	شمر سفاک نے، یہ حضرتِ زینبؑ سے کہا	133
58	سجادؑ کو بلوایا دوبارہ جو شقی نے	134
59	عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا کلام	134
60	سکینہؑ قید ہو کر شام کے زنداں میں جب آئی	135

Presented by www.ziaraat.com

ہر دَور کے نقیب ہیں قرآن و اہلِ بیتؑ
انسان کا نصیب ہیں قرآن و اہلِ بیتؑ
اللہ کے قریب ہیں قرآن و اہلِ بیتؑ
محبوبؐ کے حبیب ہیں قرآن و اہلِ بیتؑ

حق اہلِ بیتؑ کا ہے خدا کی کتاب پر
لاکھوں دُرود آلِ رسالت مآبؐ پر

(بشکریہ سوز خواں و شاعر تہذیب، نیر و سکندر زیدی برادران)

بندہ ہزار سال عبادت اگر کرے
اور زر بقدرِ کوہِ اُحد راہِ حق میں دے
حج بھی پیادہ پا جو ہزار اُس نے ہوں کئے
اور بے گناہ قتل ہو وہ ظلم و جَور سے

حُبِّ علیؑ کی مے نہیں گر دل کے جام میں
جنت کی بُو نہ پہنچے گی ہرگز مَقام میں

(بشکریہ سوز خواں اسد نقوی برادران و سیّد تنویر حیدر)

Presented by www.ziaraat.com

مریمؑ سے بھی بتولؑ کو رتبہ سوا ملا
بابا اُسے رسولؐ سا خیر الوریٰ ملا
بیٹا ہر اک شہیدِ رہِ کبریا ملا
شوہر ملا تو خلق کا عُقدہ کُشا ملا

ہر ایک اپنے مرتبے میں انتخاب ہے
زہراؑ ہے بے مثال علیؑ لاجواب ہے

(بشکریہ سلام و نوحہ خواں افتخار علی پیارے خاں)

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

چشمِ نبیؐ کے خواب کو کہتے ہیں سیّدہ
عِصمت کے آفتاب کو کہتے ہیں سیّدہ
قرآن کے جواب کو کہتے ہیں سیّدہ
منہ بولتی کتاب کو کہتے ہیں سیّدہ

یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
لفظوں میں ڈھل کے آیۂ تطہیر بن گئی

Presented by www.ziaraat.com

کیا پیشِ خدا صاحبِ توقیر ہے زہراؑ
اُمِّ الحسنؑ و مادرِ شبیرؑ ہے زہراؑ
خاتونِ جناں مالکِ تطہیر ہے زہراؑ
سَر تا بہ قدم نور کی تصویر ہے زہراؑ
شوہر کو جو پوچھو تو شہنشاہِؑ عرب ہے
بیٹی ہے نبیؐ کی یہ حَسَب ہے وہ نَسَب ہے

(بشکریہ سوز خواں عزیز حیدر جلالوی و نادر حسین جارچوی)

اے روزہ دارو آہ و بکا کے یہ روز ہیں
سادات پر نُزولِ بلا کے یہ روز ہیں
سَر تاجِ اوصیا کی عزا کے یہ روز ہیں
تم سے وِداعِ شیرِ خدا کے یہ روز ہیں
زخمی ہوا امامؑ تمہارا نماز میں
ظالم نے روزہ دار کو مارا نماز میں

Presented by www.ziaraat.com

شریکِ صبرِ شہؑ مشرقین ہیں زینبؑ
کہ عین ، فاطمہؑ کی نورِ عین ہیں زینبؑ
دلِ محمدؐ و حیدرؑ کا چین ہیں زینبؑ
خدا کی راہ میں بالکل حسینؑ ہیں زینبؑ
حسینؑ مردِ رہِ انقلاب ہیں گویا
یہ عورتوں میں عمل کی کتاب ہیں گویا

(بشکریہ سوز و سلام خواں محمد عباس جارچوی)

جرأت میں علیؑ صبر میں شبیرؑ ہیں زینبؑ
شمشیرِ فصاحت دمِ تقریر ہیں زینبؑ
بنتِ شہِ وَالشمس کی تنویر ہیں زینبؑ
گھر لٹنے پہ بھی صاحبِ توقیر ہیں زینبؑ
شبیرؑ کے مقصد کی نگہبان یہی ہیں
افسانۂ اسلام کا عنوان یہی ہیں

Presented by www.ziaraat.com

جب وطن سے کوچ کی مسلمؑ کے تیاری ہوئی
خانۂ آلِؑ عبا میں گریہ و زاری ہوئی
دونوں بیٹوں کی جو رخصت ماں سے یکباری ہوئی
حرف زن شوہر سے اپنے یوں وہ دُکھیاری ہوئی

ایک تو داغِ فراق اپنا دیئے جاتے ہو تم
دوسرے میرے کلیجوں کو لئے جاتے ہو تم

(بشکریہ سوز خواں سیّد اعجاز حسین شیداؔ)

کسی نے کوفے کے رستے میں دی یہ شہؑ کو خبر
کہ قتل ہوگئے مسلمؑ اور اُن کے دونوں پسر
نہ جائیں آپ بھی اُس سمت کو تو ہے بہتر
تب اُس سے کہنے لگے رو کے شاہِؑ جنّ و بشر

اجل رسیدہ منم می رَوَم بہ کرب و بلا
گذشت نوبتِ مسلمؑ رسید نوبتِ ما

(بشکریہ سوز خواں و سلام خواں ذکی عابدی و منور عابدی)

Presented by www.ziaraat.com

خیمے دریا پہ کئے جب کہ شہؑ والا نے
گھیرا شبیرؑ کو تب فوجِ ستم آرا نے
لبِ دریا پہ اُترنے نہ دیا اعدا نے
فوجِ اعدا سے یہ شبیرؑ لگے فرمانے
یہ بھی دو چار دن اب ہم پہ گزر جائیں گے
گر رِضا حق کی ہے تو پیاسے ہی مر جائیں گے

(بشکریہ نوحہ و سوز خواں ناظمؒ حسین و مشہود رضا / لاہور)

تسبیحِ فاطمہؑ جو ادا کی امامؑ نے
جاسوس نے خبر یہ کہی آکے سامنے
کی سیر گھاٹ گھاٹ کی اِس دَم غلام نے
آبِ رواں بھی بند کیا فوجِ شام نے
فوجِ خدا کو نہر سے دوری نصیب ہے
شہؑ بولے کیا مضائقہ کوثر قریب ہے

Presented by www.ziaraat.com

ہُوا جو شاہؑ کے لشکر میں قحط پانی کا
عجیب حال ہوا فاطمہؑ کے جانی کا
کبھی خیال تھا اکبرؑ کی نوجوانی کا
کبھی ملال تھا اصغرؑ کی بے زبانی کا
کبھی بہن کے لئے بے قرار ہوتے تھے
کبھی سکینہؑ کا منہ دیکھ دیکھ روتے تھے

(بشکریہ سوز خواں محسن حسین امروہوی و کرار حسین زیدی)

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

جب نہ اعداء سے کسی طرح صفائی ٹھہری
صبح عاشورِ محرم کو لڑائی ٹھہری
پوچھا زینبؑ نے کہ کیا اے مرے بھائی ٹھہری
شہؑ نے فرمایا بہن تم سے جدائی ٹھہری
آج پیاروں سے ملاقات غنیمت جانو
اے بہن آج کی یہ رات غنیمت جانو

Presented by www.ziaraat.com

جب رات عبادت میں بسر کی شہؑ دیں نے
سجدے میں مہم عشق کی سَر کی شہؑ دیں نے
دیکھا جو سفیدی کو سحر کی شہؑ دیں نے
مڑ کر رُخِ اکبرؑ پہ نظر کی شہؑ دیں نے
فرمایا سحر قتل کی ظاہر ہوئی بیٹا
اب اُٹھ کے اذاں دو کہ شب آخر ہوئی بیٹا

(بشکریہ شاعر و سوز خواں سیّد شیدؔ حسن زیدی)

جب آئی صبح قتلِ امامِ فلک وقار
زینبؑ اُٹھا کے ہاتھ یہ کہتی تھیں بار بار
پردیسیوں پہ رحم کر اے میرے کردگار
کیونکر جیوں گی بھائی سے چُھٹ کر میں سوگوار
سارا جہاں سیاہ ہے چشمِ پُر آب میں
سَر ننگے میں نے دیکھا ہے اَماں کو خواب میں

(بشکریہ سوز و سلام خواں نازش مرزا)

Presented by www.ziaraat.com

جب تھوڑی رات قتل کی میداں میں رہ گئی
اور الفراق آکے صبا رن میں کہہ گئی
ہمشیرِ شاہِؑ دیں کی فلک پر نگہ گئی
منہدی لہو کی دیدۂ پُرنم سے بہہ گئی
جوں جوں گھڑی جُدائی کی نزدیک ہوتی تھی
منہ ڈھانپ ڈھانپ زینبؑ ناشاد روتی تھی

(بشکریہ سوز خواں وصی حیدر ، ساجد و محمود علی برادران)

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

ڈاکٹر پروفیسر عاصیؔ کرنالی

عاشور کی جو رات تھی محشر صفات تھی
بے کس مسافروں پہ قیامت کی رات تھی
فوجِ شقی لگائے ہوئے اپنی گھات تھی
مسدود تین روز سے راہِ فُرات تھی
کہتی تھی یہ سکینہؑ ، ترس ہم پہ کھایئے
مرتے ہیں ہم ، چچا ہمیں پانی پلایئے

Presented by www.ziaraat.com

جب بانوؑ نے رَن کی علی اکبرؑ کو رِضا دی
اُس غازی کو مرنے کی نہایت ہوئی شادی
خیمے سے نکل باپ کو جینے کی دعا دی
اور پاؤں پہ گردن ، شہِؑ بے کس کے جھکا دی
شہؑ بولے کہ ہم سمجھے ، جو ہے دھیان تمہارا
پیارے مِرے اللہ نگہبان تمہارا

(بشکریہ سوز خواں کرار حسین تقویؒ و عباس صاحب)

برچھی کی اَنی جب لگی اکبرؑ کے جگر میں
اور مَر گیا دَم توڑ کے آغوشِ پدر میں
شہؑ نے کہا کس طور تجھے لے چلوں گھر میں
بازو میں نہ طاقت ہے نہ قوت ہے جگر میں
لے جانا تِری لاش کا دشوار ہے بیٹا
سَر اپنا بھی تن پر یہ مجھے بار ہے بیٹا

(بشکریہ سوز خواں سیّد دُرِ حسن جعفری و حیدر علی زیدی)

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ جب کہ چلے بعدِ دوپہر رن کو
نہ تھا کوئی کہ جو تھامے رکابِ توسَن کو
حسینؑ چپکے کھڑے تھے جُھکائے گردن کو
سکینہؑ جھاڑ رہی تھیں قبا کے دامن کو
نہ آسرا تھا کوئی شاہِؑ کربلائی کو
فقط بہن نے کیا تھا سوار بھائی کو

(بشکریہ سوز خواں سید غلام عباس تقوی محمد نقی امروہوی)

www.ziaraat.com
Qabeel-e-Sakina

اقربا کٹ گئے جب شاہؑ کے باری باری
اور عدم چلنے کی اُس شاہؑ نے کی تیاری
خیمہ کا پردہ اٹھا زینُ العباؑ اک باری
دیکھ مقتل کی طرف کرنے لگے یوں زاری
خلد کے کوچ میں ہم کو نہیں بُلواتے ہو
قافلے والو ہمیں چھوڑے چلے جاتے ہو

Presented by www.ziaraat.com

سیّد علی مقدسؔ رضویؒ

عصر کا وقت ہے مونس ہیں نہ یاور باقی
نہ تو قاسمؑ ہیں نہ عباسؑ نہ اکبرؑ باقی
حد ہے یہ اب نہیں چھ ماہ کا اصغرؑ باقی
حیف ہے رہ گئے تنہا مرے سَرور ؑ باقی

سجدے میں اور ستم یہ تہِ افلاک ہُوا
مومنو خاتمۂ پنجتنِ ؑ پاک ہُوا

(بشکریہ سوز خواں سیّد حسن رضا سنجوؔ فرزند ڈاکٹر علی اوسطؔ رضوی)

کام آئے رفقا شاہؑ کے جب میداں میں
اور اکیلا رہا وہ ماہِ عرب میداں میں
آکے مجرا کیا عباسؑ نے تب میداں میں
رو کے کی عرض کہ ہم جاتے ہیں اب میداں میں

شہؑ نے فرمایا کہ تنہا تو نہ چھوڑے جاؤ
بھائی عباسؑ کمر میری نہ توڑے جاؤ

Presented by www.ziaraat.com

اے عزیزو کیا بیاں ہو ماجرائے اہلبیتؑ
جب رہا وارث نہ کوئی سَر پہ ہائے اہلبیتؑ
اور لگا لُٹنے وہاں عصمت سَرائے اہلبیتؑ
کیا کہوں اُس وقت کی میں ہائے ہائے اہلبیتؑ

پیٹ کر رو رو کے کہتے تھے یہی باشور و شین
ہم کو مت لوٹو لعینو ، ہم ہیں ناموسِ حسینؑ

(بشکریہ سوز خواں سبطِ نبی نقوی و ضمانت نقوی)

کارواں سالار بن جب کاروانِ کربلا
خاک سَر پہ ڈالتا اُس دشتِ ویراں سے چلا
راہ میں اُن بے کسوں سے جب کوئی تھا پوچھتا
کس کے تم ناموس ہو اور کس کے ہو صاحب عزا

کالے کپڑے وہ دِکھا کر کہتے تھے با اشک و آہ
اِس حسینی قافلے کا مرگیا ہے بادشاہ

Presented by www.ziaraat.com

قریبِ کوفہ جو رانڈوں کا قافلہ آیا
کھلے سروں کے تماشے کو سب جہاں آیا
امامِ ہر دو سرا مثلِ ساربان آیا
زبانِ حال سے کرتا یہی بیاں آیا
نہ ہے طعام میں وہ ذائقہ نہ پانی میں
مزا ملا ہے جو رانڈوں کی ساربانی میں

(بشکریہ سوز و سلام خواں رضا علی کاظمی / اسلام آباد)

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

نسیم امروہویؒ

ریتی پہ برچھی کھائے پڑا تھا جو نورِ عین
بیٹھے تھے دل کو پکڑے ہوئے شاہِؑ مشرقین
ناگاہ اک کنیز پکاری بہ شور و شین
دَم توڑتا ہے پیاس سے بے شِیر یا حسینؑ
لِلّٰہ جلد خیمے میں تشریف لائیے
بانوؑ کا لال روٹھ گیا ہے منائیے

Presented by www.ziaraat.com

عباسؑ نے فرمایا کہ گھبراؤ نہ جانی
بی بی کے پلانے کے لئے لاتے ہیں پانی
رُکنے کے نہیں لاکھ ہوں گر ظلم کے بانی
کیا دل سے بُھلا دیں گے تِری تشنہ دہانی
بے مشک بھرے نہر سے آئیں تو قسم لو
دریا سے ہم آگے کہیں جائیں تو قسم لو

(بشکریہ سوز خواں سیّد حشمت علی زیدی)

جب نوجواں کی لاش نہ پائی حسینؑ نے
ٹھوکر ہر ایک گام پہ کھائی حسینؑ نے
گِر کر زمیں پہ خاک اُڑائی حسینؑ نے
دل تھام کر یہ بات سُنائی حسینؑ نے
آنکھوں سے سُوجھتا نہیں مجھ دل مَلول کو
اے ظالمو، دکھا دو شبیہِ رسولؐ کو

(بشکریہ سوز خواں نیر میاں زیدی و حسن مجتبیٰ)

Presented by www.ziaraat.com

شہؑ مظلوم سے عباسؑ نے جس دم علم پایا
سریرِ قدر میں وہ ہوگیا جعفرؑ کا ہم پایا
فلک بھی اپنے پیشِ منزلت غازی نے خم پایا
مسافر نے نشانِ منزلِ ملکِ عدم پایا
کہا باغِ اِرم کی بو ابھی سے مجھ کو آتی ہے
اِسی سائے تلے خلدِ بریں کو راہ جاتی ہے

(بشکریہ سوز خواں زوّار حسین و محمود نانجیانی)

نکلے خیمے سے جو ہتھیار لگائے عباسؑ
چڑھ کے رَہوار پہ میدان میں آئے عباسؑ
غُل ہوا مشک و عَلم ساتھ ہیں لائے عباسؑ
ہاں مگر بوند بھی پانی کی نہ پائے عباسؑ
غم ہے پیاسوں کا سجے جنگ کے ہتھیار بھی ہیں
لڑنے بھی آئے ہیں پانی کے طلبگار بھی ہیں

Presented by www.ziaraat.com

میر خلیق

شور ہے شام کے لشکر میں کہ عباسؑ آئے
اور تواتر خبر آئی کہ بہت پاس آئے
پھر غمِ شاہِؑ شہیداں سے بصد یاس آئے
بولی تقدیر کہ یہ جنگ اِنہیں راس آئے
بڑھ کے گھوڑے کا شجاعت نے قدم چوم لیا
فتح نے گوشۂ دامانِ عَلَم چوم لیا

(بشکریہ سوز خواں یاور حسین رضوی و میر سخا علی)

جب مشک بھر کر نہر سے عباسِؑ غازی گھر چلے
اِک جامِ کوثر بھر لیا اور خلد سے حیدرؑ چلے
ہمراہ پیغمبرؐ چلے ، حمزہؑ چلے ، جعفرؑ چلے
میداں کا رستہ روکنے کفار کے لشکر چلے
آئی گھٹا سی فوجِ کیں کالے عَلَم کھولے ہوئے
عباسؑ جھپٹے شیر سے تیغِ دو دَم تولے ہوئے

(بشکریہ سوز خواں حکیم سیّد حیدر عباسؒ و شمس الحسن)

Presented by www.ziaraat.com

شبرؑ کا ماہ رُو تھا جلالت میں لاجواب
ابرو تھے ذوالفقار تو چہرہ تھا آفتاب
بھیگی ہوئیں مَسیں خبرِ آمدِ شباب
تیرہ برس کے سِن میں تھے جیسے ابوترابؑ

بہرِ جہاد صورتِ حیدرؑ تنے ہوئے
جنت کے اشتیاق میں دولہا بنے ہوئے

جوشؔ ملیح آبادیؒ

آشنا بحرِ صَداقت کا حسینؑ ابنِ علیؑ
مُدرَسہ درسِ شہادت کا حسینؑ ابنِ علیؑ
معجزہ فکری نجابت کا حسینؑ ابنِ علیؑ
حوصلہ تیری نُبوّت کا حسینؑ ابنِ علیؑ

جس نے بجھنے دی نہ شمعِ آدمیّت ، وہ حسینؑ
سانس جس کے دَم سے لیتی ہے مشیت ، وہ حسینؑ

(بشکریہ قاری و سوز خواں رضا مولائی و محمد علی مولائی)

Presented by www.ziaraat.com

جب چمن خاک میں اکبرؑ کی جوانی کا ملا
پانی پانی کہا اور قطرہ نہ پانی کا ملا
داغ سیدانیوں کو احمدِؐ ثانی کا ملا
شاہؑ کو کچھ نہ پتہ بانوؑ کے جانی کا ملا
رو رو فرماتے تھے طاقت ہے نہ بینائی ہے
بیٹا مارا گیا اور عالمِ تنہائی ہے

(بشکریہ سوز خواں ظفر حسنین زیدی و سبطِ محمد رضوی)

یارب صغیر سِن میں کوئی بے پَدر نہ ہو
بابا کسی کا قتل حضورِ نظر نہ ہو
پردیس میں یتیم کوئی دَر بَدر نہ ہو
بلوے میں کوئی پردہ نشیں ننگے سَر نہ ہو
قیدی ہوئی پَدر سے چھٹی بھائی مر گئے
یہ سارے دکھ سکینہؑ کے اوپر گزر گئے

(بشکریہ سوز خواں اقلیم اختر زیدی و عوض علی)

Presented by www.ziaraat.com

عباسؑ کو حسینؑ جو دریا پہ رو چکے
بھائی سے اپنے ہاتھ لبِ نہر دھو چکے
یاں تک کہ قتل ، اکبرؑ و اصغرؑ بھی ہو چکے
گودی میں جو پلے تھے وہ مٹی میں سو چکے
گرتے تھے شہؑ ہر ایک تنِ پاش پاش پر
قاسمؑ کی لاش پر کبھی اکبرؑ کی لاش پر

(بشکریہ سوز خواں حسن کاظمی و برادران)

رُلا رہی ہے دِلوں کو لُٹی ہوئی سرکار
نہ پیدلوں کے پَرے ہیں نہ مرکبوں کی قطار
اُجڑ گیا وہ چمن اور خزاں ہوئی وہ بہار
نہ کوئی حاجب و درباں نہ کوئی خدمت گار
مقام ہُو ، کا ہے جس جا نگاہ مُڑتی ہے
حضور کے درِ دولت پہ خاک اُڑتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

(آنجہانی بابو رام پرشاد بشیرؔ)

بے چین تھی صغراؑ جو فراقِ پدری سے
نِت اُٹھ یہی کہتی تھی نسیمِ سحری سے
اے بادِ صبا مرتی ہوں دردِ جگری سے
مل جائیں تو کہیو مِرے بابا سفری سے
نرگس کی طرح چشم سُوئے در نگراں ہے
جلد آؤ کہ ہستی کا چمن صَرفِ خزاں ہے

نسیمؔ امروہوی

دولہا بنا جو بانوئے سَرورؑ کا بے زباں
زینبؑ بلائیں لینے لگیں ہو کے نیم جاں
منہ چُوم کر جو سب نے دعا دی بصد فغاں
اصغرؑ کا ہاتھ ماتھے پہ رکھ کر پکاری ماں
لو لی بیو، اب اپنے کلیجوں کو تھام لو
رخصت طلب ہے اصغرؑ ناداں سلام لو

(بشکریہ سوز خواں ظفر عباس و انتظام حسین)

Presented by www.ziaraat.com

اصغرؑ کی لاش جب کہ اٹھائی حسینؑ نے
دیکھی بغور اپنی کلائی حسینؑ نے
پھر لاش آسماں کو دِکھائی حسینؑ نے
تقریر یہ زمیں کو سُنائی حسینؑ نے

لے اے زمین میری امانت سنبھال لے
میں سونپتا ہوں اب تجھے بانوؑ کا لال ، لے

(بشکریہ شاعر ونوحہ خواں مظفر حیدر زیدی بلگرامی)

جب ظہر تک حسینؑ بہتّر کو رو چکے
اک دوپہر میں چھوٹے سے لشکر کو رو چکے
قاسمؑ کو رو چکے علی اکبرؑ کو رو چکے
تُربت بنا کے ننھی سی اصغرؑ کو رو چکے

سیدانیوں نے رو کے کہا شور و شین سے
لو اب زمانہ ہوتا ہے خالی حسینؑ سے

(بشکریہ سوز خواں سیّد حسن عباس زیدی / اچھن)

Presented by www.ziaraat.com

تھا حکم یہ یزید کا پانی بشر پئیں
گھوڑے پئیں ، سوار پئیں اور شتر پئیں
جو تشنہ لب جہاں کے ہیں وہ بے خطر پئیں
یاں تک کہ سب چرند و پرند آن کر پئیں
کافر بھی گر پئیں تو نہ تُو منع کیجیو
پر فاطمہؑ کے لالؑ کو پانی نہ دیجیو

(بشکریہ سوز خوان واحد حسین زیدی)

کہتی تھی بانوؑ اصغرؑ جانی کب تم گھر میں آؤ گے
دریا پر سے پی کر پانی کب تم گھر میں آؤ گے
اے مرے جانی یوسفِؑ ثانی کب تم گھر میں آؤ گے
اپنی دکھانے شکل نمانی کب تم گھر میں آؤ گے
سوگ میں تیرے بیٹا میں نے پہنی کفنی کالی ہے
بھورے بالوں والے آجا، جھولا تیرا خالی ہے

(بشکریہ مولانا فخر الحسنین و نذر الحسنین محمدی)

Presented by www.ziaraat.com

جب رَن میں زخمی ہوگئے سلطانِ بحر و بر
شفقت سے ہاتھ گھوڑے کی گردن میں ڈال کر
کہنے لگے حسینؑ کہ آتا نہیں نظر
لے چل مجھے تو اکبرؑ مہ رُو کی لاش پر
اے اسپِ باوفا مِرے دل کو قرار دے
اِس کا صلہ تجھے شہِؑ دُلدل سوار دے

گھوڑا قدم قدم سُوئے مقتل ہُوا رواں
پہنچے نہ شہؑ کے زخموں کو تا صدمۂ تکاں
اک نوجواں کی لاش پہ ٹھہرا وہ بے زباں
بُو سونگھ کر حسینؑ پکارے یہی ہے، ہاں
بیٹھا جو ذوالجناح تو آپؑ اُترے زِین سے
دو ہاتھ کانپتے ہوئے اُٹھے زمین سے

(بشکریہ شاعر و سوز خواں مظاہرؔ نقوی امروہویؒ)

Presented by www.ziaraat.com

کربلا سے جب حسینیؑ قافلہ لُوٹا ہُوا
بالباسِ ماتمی روتا مدینے کو چلا
دیکھ کر گورِ غریباں اہلبیتِؑ مصطفیٰؐ
فاتحہ پڑھ کر لگے رونے بصد آہ و بکا
بولیں زینبؑ از زمینِ کربلا با شور و شین
سونپ کر تجھ کو چلی ہوں اپنا میں بھائی حسینؑ

اے زمیں تجھ میں علی اصغرؑ مِرا پنہاں ہوا
اے زمیں تجھ میں علی اکبرؑ مِرا پنہاں ہوا
بیاہ کی شب قاسمِ مضطر مرا پنہاں ہوا
عونؑ بھی پنہاں ہوا ، جعفرؑ مِرا پنہاں ہوا
اتنے غم ، میں لے چلی ہوں قتل کے بازار سے
پُر ہُوا دامن ترا کیا کیا دُرِ شہوار سے

(التماسِ سورۃ فاتحہ برائے سوز خواں مشتاق علی خاں)

Presented by www.ziaraat.com

شبیرؑ کو خالق نے سکینہؑ جو عطا کی
زینبؑ کی سی صورت تھی سب اُس ماہ لقا کی
جس دَم دیا گودی میں اُسے لاکے چچا کی
عباسؑ نے ہاتھوں کو اُٹھا کر یہ دعا کی
رکھے تجھے اے لاڈلی اللہ سلامت
دنیا میں رہے سَر پہ ترے شاہؑ سلامت

(بشکریہ سوز خواں ضیاء الحسن و ذاکر حسین برادران)

مرزا دبیرؒ

جب یزید اپنے گناہوں سے پشیمان ہُوا
ہنس کے پہلے صفتِ زخم وہ گریان ہوا
صبح کاذب کی طرح چاک گریبان ہوا
کل کی شہزادیوں کے چھُٹنے کا سامان ہوا
اک طرف سامنے دریا میں حدّاد آئے
اک طرف بیڑیاں پہنے ہوئے سجادؑ آئے

(بشکریہ سوز خوان اسد علی زیدی)

Presented by www.ziaraat.com

جب ذوالفقار ماتمِ اصغرؑ میں رو چکی
ننھی سی قبر کھود کے خونبار ہو چکی
بچے کے ساتھ بانوؑ کی قسمت کو رو چکی
کُرتا لہو بھرا ہُوا اشکوں سے دھو چکی

پانی نہ تھا جو شاہؑ چھڑکتے مزار پر
آنسو ٹپک پڑے لحدِ شیر خوار پر

(بشکریہ شاعر و سوز خواں سردار حسین زیدی / کھیرتل، الور)

سرہانے لاشۂ حُرؑ کے یہ طعن شمر نے کی
سزا محبتِ ابنِ علیؑ کی خوب ملی
تباہ گھر بھی کیا ، مفت تو نے جان بھی دی
صدا یہ لاش نے دی دور ہو تو ، یاں سے شقی

علیؑ امامِ من است و منم غلامِ علیؑ
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علیؑ

(بشکریہ سوز خواں صابر حسین زیدی / کاروانِ نجف ملیر کراچی)

Presented by www.ziaraat.com

محسنؔ نقوی شہید

ایک اک کرکے بچھڑتے تھے جب انصارِ حسینؑ

آسرا کوئی ضعیفی کا ، کوئی روح کا چین
یہ جواں لاش ، وہ کمسن ، تو اُدھر راحتِ عین
ہچکیاں وہ کسی بچی کی ، کسی ماں کے وہ بَین
زندگی درد سے بس دیدۂ تر جیسی تھی
عصرِ عاشور قیامت کی سحر جیسی تھی

سوگئے جب سبھی اصحاب ، سَرِ دشتِ بلا
اکبرؑ و قاسمؑ و عباسؑ ہوئے شہؑ پہ فدا
کھوگئے عونؑ و محمدؑ ، علی اصغرؑ بھی چلا
آئے مقتل میں حسینؑ ابنِ علیؑ بہرِ وَغا
شکر کرتے ، پئے سجدہ کبھی جُھک جاتے تھے
سُوئے خیمہ کبھی بڑھتے ، کبھی رُک جاتے تھے

(بشکریہ حسین احمد رضوی سرپرست ناصر العزا / سوزخواں سید شمس الحسن)

Presented by www.ziaraat.com

نکلے حرم کے اونٹ جو مقتل کی راہ سے
بولی سکینہؑ ملتے چلیں لاشِ شاہؑ سے
خوشبو لہو کی آنے لگی قتل گاہ سے
رخصت ضرور چاہئے زہراؑ کے ماہ سے
جی بھر کے آج خانۂ زنداں میں روئیں گے
اب کاہے کو حسینؑ کے سینے پہ سوئیں گے

(بشکریہ سوز خواں سیّد آلِ رسول)

یہ کون سی مستورہ ہے کیا مانگ رہی ہے
اسلام کی خدمت کا صلہ مانگ رہی ہے
ہر صاحبِ غیرت سے رِدا مانگ رہی ہے
پردیس میں مرنے کی دُعا مانگ رہی ہے
افسردہ ہیں افلاک سیہ پوش زمیں ہے
جبریلؑ ذرا دیکھ، یہ زینبؑ تو نہیں ہے

(بشکریہ سوز خواں محمود اختر زیدی / خیرپور)

Presented by www.ziaraat.com

علیؑ کی بیٹیاں زنداں میں جب اسیر ہوئیں
امامؑ زادیاں حاکم کی دستگیر ہوئیں
مصیبتیں حرمِ شاہؑ پر کثیر ہوئیں
غمِ حسینؑ میں سیدانیاں فقیر ہوئیں
کئی دنوں سے میسر نہ آب و دانہ تھا
اندھیری رات تھی ٹوٹا سا قید خانہ تھا

(بشکریہ شاعر و سوز خوان استاد سیّد علی شانؔ اکبر آبادی)

شمرِ سفاک نے، یہ حضرتِ زینبؑ سے کہا
عُذر کرتا ہوں کہ اب بخش دو، تم میری خطا
کہا زینبؑ نے کہ، ملعون او بانیٔ جفا
تو نے کاٹا مِرے آگے مِرے بھائی کا گلا
بعدِ مُردن زجفائے تو اگر یاد کنم
از زمیں دست بروں آرم و فریاد کنم

(بشکریہ سوز خواں سیّد ارشاد حسینؒ، ارشد حسین و برادران)

Presented by www.ziaraat.com

سجادؑ کو بُلوایا دوبارہ جو شقی نے
یہ سنتے ہی بیبیوں کے دھڑکنے لگے سینے
فرمایا بھتیجے سے یہ تب بنتِ علیؑ نے
میں کیا کہوں جو رنج اٹھائے مرے جی نے
کیا جانیے اب کیا ستم ایجاد کرے گا
بُلوا کے ہمیں کون سی بیداد کرے گا

(بشکریہ شاعر و سوز خواں سیّد اشتیاق حسین دہلوی)

عابدؑ سے یہ وطن میں کسی نے کیا کلام
گزرے قلق زیادہ کہاں تم پہ یا امامؑ
مولاؑ نے تین بار کہا ، شام شام شام
سر ننگے میرا کنبہ تھا اور گرد خاص و عام
بیبیوں کے نام لے کے عدو شاد ہوتے تھے
باباؑ کا سر بھی روتا تھا اور ہم بھی روتے تھے

(بشکریہ سوز خواں محمد الیاس حسین)

Presented by www.ziaraat.com

سکینہؑ قید ہو کر شام کے زنداں میں جب آئی
وہ بچی اُس اندھیرے گھر کی تاریکی سے گھبرائی
مقدر نے عجب آفت کی پہلی رات دِکھلائی
زمیں تو فرش تھی ، سایہ فگن تھا چرخِ مینائی
پھوپھی کے ساتھ رہتی تھی نہ ماں کے پاس سوتی تھی
برہنہ سَر ، کھڑی زنداں کے دروازے پہ روتی تھی

اُدھر سے جو گزرتا تھا اُسے کہتی تھی سنتا جا
میں بے کس قید میں ہوں ایک یہ پیغام ہے میرا
اگر بابا ملیں تجھ کو ، تو یہ کہیو قسم کھا کھا
سکینہؑ پر مصیبت ہے ، خبر لو اے شہِؑ والا
اگر تجھ سے کہیں خیمے میں سوتا چھوڑ آیا ہوں
تو کہیو تو ، درِ زنداں پہ روتا چھوڑ آیا ہوں

(بشکریہ سوز خواں استاد قمر علی خاں مرحوم)

Presented by www.ziaraat.com

سلام

نمبر شمار	مصرعۂ اولیٰ	Page
1	حسینؑ یوں ہوئے اے مجرئی وطن سے جُدا	141
2	مجرئی جبکہ عیاں ماہِ عزا ہوتا ہے	142
3	ذکرِ شہؑ کر کے محبّوں کو رُلایا میں نے	143
4	کون قائل تھا سلامی کہ جِناں اور بھی ہے	144
5	سلام اُس پر کہ جو لختِ دلِ شیرِ خدا بھی ہے	145
6	مجرئی پیدا ہوا تھا سَم حسنؑ کے واسطے	146
7	زرد چہرہ ہے نحیف و زار ہوں	147
8	بغور سُن لے زمانہ، حسینؑ ایسے تھے	148
9	مجلسوں سے کچھ ملک شیشوں میں بھر کر لے گئے	149
10	حسینؑ ابن علیؑ کا غم دلِ مضطر رہتا ہے	150
11	آیۂ تطہیر کے مقصد کا محور فاطمہؑ	151
12	سلامی جاں گزا ہے رنج و غم خاصانِ دَاور کا	152
13	ہے سلام اُس پہ جو کہتی تھی سدا، ہائے حسینؑ	154
14	گردن جھکی زمین پہ جس دَم امامؑ کی	155
15	وارثِ سیدُ الانام حسینؑ	156
16	دِل میں جس مسلم کے حبِ ساقیٔ کوثر نہیں	157
17	اِس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا حجابِ فاطمہؑ	158

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مصرعہ اولیٰ	Page
18	کیا مصیبت ہو بیاں بے سر و سامانوں کی	159
19	کس زباں سے ہو بیاں یہ عز و شانِ اہلبیتؑ	160
20	یہ زیب دیتا تھا کہنا حسینؑ ہی کیلئے	162
21	اِک دور سلامی دنیا کا صدیوں میں ایسا آتا ہے	163
22	جب کوئی تیرِ ستم سینے پہ کھاتے ہیں حسینؑ	164
23	ہے یہی وقت اِن کا دامن تھام لے	165
24	وہی تو فتح و ظفر کے نشاں اُٹھاتے ہیں	166
25	حق کی منزل کربلا ہے حق کا جادہ کربلا	167
26	باعثِ رشک نہ کیوں حرؑ کا مقدر نکلے	168
27	جو شب کو دن بنا دیں لعل و گوہر ایسے ہوتے ہیں	169
28	خیالِ کربلا ہے اور میں ہوں	170
29	جو مراتب ہیں محمدؐ کے خدا کے سامنے	171
30	اے مرکزِ ایماں زندہ باد اے صبر کے پرچم زندہ باد	172
31	کربلا کی منزلت ثابت ہے ہر عنوان سے	173
32	بیٹھا ہے مشکلات کے رستے میں ہار کے	174
33	منتظم کعبے کا آپہنچا صفائی کے لئے	175
34	نظر پڑی جو محمدؐ کی آلؑ کی صورت	176
35	سلسلہ نامِ خدا، جذبۂ ایمانی کا	177

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مصرعہ اولیٰ	Page
36	ہر ایک چیز زمانے کی آنی جانی ہے	178
37	مجرئی مشتاق ہیں قدسی کلام ایسا تو ہو	179
38	ہو سلام اُس پہ جو قیدی بھی ہے بیمار بھی ہے	180
39	ملتفت ہے میری جانب رحمتِ داور کی آنکھ	181
40	تحرؑ کی ایسی نہ کسی اور کو تقدیر ملی	182
41	اجل کو ایسی ملی زندگی حسینؑ کے بعد	183
42	خانۂ کعبہ سا کوئی گھر نظر آتا نہیں	184
43	جو شہؑ کے طرفدار یہاں بھی ہیں وہاں بھی	185
44	حفظِ ناموسِ الٰہی، کارِ شمشیرِ حسینؑ	187
45	ذکر ہم کرتے رہیں گے حشر تک شبیرؑ کا	188
46	کبھی فرطِ ادب میں اشک افشانی نہیں جاتی	189
47	شاہوں کا تذکرہ ہے نہ لشکر کی بات ہے	190
48	کہو نہ حاجتِ ذکرِ شہِؑ ہدیٰ کیا ہے	191
49	سلامی کربلا میں کیا قیامت کی گھڑی ہو گی	192
50	مجرئی جس نے مرے مولاؑ کو پہچانا نہیں	193
51	مری آنکھوں سے یوں اشکِ غمِ سرورؑ نکلتے ہیں	194
52	یہ سلسلہ ہے اٹل دینِ مصطفیٰؐ کیلئے	195
53	اے عزاداران سبطِ مصطفیٰؐ جیتے رہو	196

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مصرعہ اولیٰ	Page
54	جہاں بھی ظلمتِ باطل نے سر اُبھارا ہے	197
55	کس کی ہمت تھی کہ اِس راہ گزر سے گزرے	198
56	چھوڑتا نہیں ہم کو کربلا کا غم تنہا	199
57	خاک جو مرحب و عنتر کو چٹا دیتے ہیں	200
58	دنیا جو دیکھی دِین سے خالی حسینؑ نے	201
59	تیغِ حیدرؑ کی ہے یہ چال الف سے ی تک	202
60	ٹھکرا کے تخت چل دیئے اِس بانکپن کے ساتھ	203
61	کیا ہے بتائیں آپ کو کیا کیا ہمارے پاس	204
62	آجاؤ امامت کی حسینؑ بارہ دری تک	205
63	زینبؑ کمالِ صانعِ قدرت کا نام ہے	206
64	کچھ بھی بجز آلِ پیمبرؐ نہیں دیکھا جاتا	208
65	کھنچتی ہوئی زمیں پہ جو زیرِ پا چلی	209
66	شاہِ دیں کا نام لیجے خندہ پیشانی کے ساتھ	210
67	کربلا والوں کے جیسے امتحاں ہوتے نہیں	211
68	گھلی ہے تشنہ لبی کی کتاب پانی میں	212
69	مجرئی کہتے تھے شہؑ کچھ نہیں پروا مجھ کو	213
70	مجرئی کہتے ہیں شبیرؑ کا شیدا مجھ کو	214
71	چلی ہے رسمِ صداقت حسینؑ کے گھر سے	215

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مصرعہ اولیٰ	Page
72	کہاں وہ فکر دنیا کوئی دامن گیر رکھتے ہیں	216
73	حسینؑ کرب وبلا کو بسا کے سوئے ہیں	217
74	یہ ماتم کی صدا زندہ رکھے گی	218
75	کربلا کی شیر دِل خاتون زینبؑ السلام	219
76	ہر سمت ہے زمانے میں شہرہ، علی اکبرؑ کا	220
77	اہلِ کوفہ نے دغا مسلمؑ سے بے تقصیر کی	221

Presented by www.ziaraat.com

وطن سے جُدا / میر انیسؒ

حسینؑ یوں ہوئے اے مجرئی وطن سے جُدا
کہ جیسے بلبلِ ناشاد ہو چمن سے جُدا

سپاہِ شام سے نکلا جو حرؑ تو بولے ملک
وہ آفتابِ درخشاں ہُوا گہن سے جُدا

وطن میں پھر کے سفر سے نہ جیتے جی آئے
عجب گھڑی تھی کہ اکبرؑ ہوئے بہن سے جُدا

نکالا گردنِ اصغرؑ سے تیر جب شہؑ نے
گلے سے بہنے لگا خوں جُدا دہن سے سے جُدا

سکینہؑ مر گئی قیدِ ستم میں گھُٹ گھُٹ کر
مگر نہ چاند سی گردن ہوئی رَسن سے جُدا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مفتی جعفر حسینؒ

روحی فداکَ نامِ تو یعسوب و حیدرؑ است
ذکرت عبادتی بہ حدیثِ پیمبرؐ است

(بشکریہ سوز خواں سیّد موسیٰؒ رضا و میر مہدی)

Presented by www.ziaraat.com

میر انیسؒ

مجرئی جبکہ عیاں ماہِ عزا ہوتا ہے
چرخ پہ ماتمِ شاہِؑ شہدا ہوتا ہے

رونے والوں کا بھی کیا رتبہ ہے سبحان اللہ
جنکے اشکوں کا خریدار خدا ہوتا ہے

دیکھ کر شہؑ کو دمِ نزع جو روئے عباسؑ
پیار سے شاہؑ لگے کہنے یہ کیا ہوتا ہے

کیوں خجِل ہوتے ہیں پانی نہ ملا تو نہ ملا
وہ کیا تم نے جو کچھ حق وفا ہوتا ہے

پھیر دیں آنکھیں جو اصغرؑ نے پکاری باتو
دوڑو اے بی بیو دیکھو تو یہ کیا ہوتا ہے

شاہؑ رو دیتے تھے کہتی تھی سکینہؑ جس دم
پیاس سے سینہ میں دم اب تو خطا ہوتا ہے

کہتی تھی خلقِ خدا دیکھ کے عابدؑ کو اسیر
کہیں بیمار بھی رسی میں بندھا ہوتا ہے

تا بہ چہلم یہ صدا آتی تھی میداں میں انیسؔ
دیکھیں کب قید سے سجادؑ رہا ہوتا ہے

(بشکریہ علامہ نواب حیدر عابدی)

Presented by www.ziaraat.com

ذکرِ شہؑ کرکے / میر انیسؒ

ذکرِ شہؑ کرکے محبّوں کو رُلایا میں نے
اپنا گھر مجرئی جنّت میں بنایا میں نے

شہؑ نے فرمایا کروں گا نہ گِلا اُمت کا
پانی دو روز نہ پایا، تو نہ پایا میں نے

شاہؑ کہتے تھے کہ پیاسا مِرا مہماں ہُوا قتل
حُرؑ کے مرنے کا عجب رنج اُٹھایا میں نے

آئی آواز علیؑ کی نہ گڑھو اے بیٹا
آبِ کوثر ترے مہماں کو پلایا میں نے

شہؑ نے فرمایا مِرے بھائی کے بازو کاٹے
اِس پہ بھی ہاتھ نہ اُمت پہ اُٹھایا میں نے

مارا اکبرؑ کو تو کہتا تھا یہی ابنِ نُمیر
آج تصویرِ محمدؐ کو مٹایا میں نے

شہؑ نے قاصد سے کہا بیٹی کو کیا خط لکھتا
آکے یاں ایک گھڑی چین نہ پایا میں نے

کہیو صغراؑ سے کہ مشکل ہے وطن میں آنا
اب تو بی بی اِسی جنگل کو بسایا میں نے

Presented by www.ziaraat.com

مرزا دبیر

کون قائل تھا سلامی کہ جناں اور بھی ہے
کربلا دیکھ کے ہم سمجھے کہ ہاں اور بھی ہے

صدقے اُس دِل کے جو ہو حبِ علیؑ سے آباد
اُس سے بہتر کوئی دنیا میں مکاں اور بھی ہے

نامِ شبیرؑ پہ بے ساختہ گریاں ہونا
بعد کلمے کے یہ ایماں کا نشاں اور بھی ہے

برچھیاں مار کے اکبرؑ کو پکارے اعدا
شہؑ سے پوچھو کوئی فرزند جواں اور بھی ہے

لا کے ششماہے کو ہاتھوں پہ پکارے مولا
نذرِ حق کے لئے یہ غنچہ دہاں اور بھی ہے

بال کھولے ہوئے لاشے پہ جو آئیں زہراؑ
کھل گیا حرؑ پہ دمِ نزع کہ ماں اور بھی ہے

ہتھکڑی بیڑیاں پہنا کے عدو کہتے تھے
دیکھ بیمار، ابھی طوقِ گراں اور بھی ہے

نیلے رخساروں پہ کانوں سے لہو ہے جاری
گردنِ بالی سکینہؑ پہ نشاں اور بھی ہے

Presented by www.ziaraat.com

حسرت کاظمی نگینوی

سلام اُس پر کہ جو لختِ دلِ شیرِ خدا بھی ہے
نواسہ مصطفیٰؐ کا ، فاطمہؑ کا لاڈلا بھی ہے

سلام اُس پر کہ تکمیلِ نبوت کا جو حاصل ہے
جو خود راہی نہیں ، جادہ نہیں ہے عین منزل ہے

سلام اُس پر کہ جس کا حشر تک پیغام زندہ ہے
لہو دینے سے جس کے غیرتِ اسلام زندہ ہے

سلام اُس پر کہ جس کا فیضِ گوہر بار باقی ہے
وفا زندہ ، محبت سُرخ رُو ، ایثار باقی ہے

خدا فہمی کی کیفیت دلوں پر جس نے طاری کی
سلام اُس پر کہ جو انسانیت کی قدرِ عالی ہے

سلام اُس پر کہ جو انسانیت کی قدرِ اعلیٰ ہے
مشیت نے امامت کے جسے سانچے میں ڈھالا ہے

(بشکریہ سلیم رضا و کلیم رضا اور پروفیسر سیمیں کاظمی)

التماسِ سورۃ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب

آغا سید ضمیر الحسن نجفی و مولانا اظہر حسن زیدی

Presented by www.ziaraat.com

مجرئی پیدا ہُوا تھا / مرزا دبیرؒ

مجرئی پیدا ہوا تھا سمؑ حسنؑ کے واسطے
اور بنا خنجر شہِ تشنہ دہنؑ کے واسطے

اے فلک زینبؑ کو تو نے کیوں پھرایا دَر بہ دَر
ماتمِ شبیرؑ کیا کم تھا بہنؑ کے واسطے

بولے عابدؑ اکبرؑ و اصغرؑ تو ہوں شہؑ پر نثار
اور ہم جیتے رہیں رنج و مِحَن کے واسطے

اے فلک انصاف سے تجویز تیری دُور ہے
گردنِ سجادؑ ہو طوق و رَسن کے واسطے

شمر سے کہتی تھی زینبؑ چھین مت میری رِدا
یہ رِدا رہنے دے بھائی کے کفن کے واسطے

(بشکریہ سوز خواں وقار حسین و مونس حسین زیدی)

وفا کی جان بنا اہلِ دل کی نظروں میں
وہ تشنہ لب ، لبِ دریا جو پیاس رکھتا ہے

(باقرؔ زیدی / لذتِ گفتار / امریکہ)

Presented by www.ziaraat.com

زرد چہرہ ہے / میر انیسؒ

زرد چہرہ ہے نحیف و زار ہوں
ماتمِ سجادؑ میں بیمار ہوں

کہتی تھی زینبؑ دُوہائی یا علیؑ
سَر برہنہ میں سَرِ بازار ہوں

کہتے تھے عابدؑ اُٹھے کیوں کر قدم
اے ستم گارو، نحیف و زار ہوں

دَم بہ دَم کھینچو نہ میرے ہاتھ کو
پاؤں بڑھ سکتے نہیں ناچار ہوں

میں پیادہ تم ہو گھوڑوں پر سوار
کس طرح دوڑوں بہت بیمار ہوں

(بشکریہ سوز خواں فیاض حیدر و انیس زیدی)

کرم، صبر و رِضا کی سلطنت کا نام ہے شبیرؑ
وفا کی آخری سرحد کو ہم عباسؑ کہتے ہیں

(پرویز محبؔ فاضلی)

(بشکریہ سوز خواں غلام حیدر عابدی نوگانوی و مصطفی حسین

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ ایسے تھے / شہیدؔ لکھنوی

بغور سُن لے زمانہ ، حسینؑ ایسے تھے
بقا ، فنا کو بنایا ، حسینؑ ایسے تھے

چُھری کے نیچے وہ خالق سے پیار کی باتیں
اجل کو ہوگیا سکتہ ، حسینؑ ایسے تھے

مخالفت پہ زمانہ تھا اُس طرف لیکن
وہی کیا جو کہا تھا ، حسینؑ ایسے تھے

سپاہِ شام شجاعت کا لوہا مان گئی
دَبے نہ لاکھوں سے تنہا ، حسینؑ ایسے تھے

کمر کو باندھ کے پیری میں جلتی ریتی سے
اُٹھایا بیٹے کا لاشہ ، حسینؑ ایسے تھے

جواں کی لاش اُٹھائی ، بنائی قبرِ صغیر
کہیں بھی عزم نہ بدلا ، حسینؑ ایسے تھے

ہزار شکر کے سجدے شہیدؔ کرتا ہے
بنایا قطرے کو دریا ، حسینؑ ایسے تھے

(بشکریہ مصور و سوز خواں مختار حیدر زیدی)

Presented by www.ziaraat.com

مجلسوں سے کچھ ملک / صفی لکھنوی

مجلسوں سے کچھ ملک شیشوں میں بھر کر لے گئے
لے گئے آنسو خدا جانے کہ گوہر لے گئے

ہم اِسی در کے گدا ہیں ہم اِسی در کے فقیر
بھیک جس در سے فرشتے آکے اکثر لے گئے

دیر سے پہنچے درِ شاہِؑ نجف پر ہم فقیر
ایک عہدہ تھا غلامی وہ بھی قنبرؑ لے گئے

جو نہ لے جانا تھا وہ بھی سب ستمگر لے گئے
شہؑ کا ملبوسِ کہن زینبؑ کی چادر لے گئے

دوپہر میں ایک تن پر زخم کھائے سینکڑوں
ایک دل پر داغ ، شاہِؑ دیں بہتر لے گئے

بغض کیا تھا اشقیاء کو فاطمہؑ کے لال سے
کچھ نہیں تو جھولیوں میں بھر کے پتھر لے گئے

سنگ دل تھے کیا اُنہیں دردِ یتیمی کا قلق
کان سے بالی سکینہؑ کے جو گوہر لے گئے

صفحۂ قرطاس پر چلتے لرزتا ہے قلم
عابدِؑ بیمار کو تا شام کیوں کر لے گئے

Presented by www.ziaraat.com

مولانا محمد مصطفی جوہرؔ اعلی اللہ مقامہ

حسینؑ ابن علیؑ کا غم دلِ مضطر رہتا ہے
بہر عنوان جیسے گھر کا مالک گھر میں رہتا ہے

غمِ شبیرؑ اور حُبِّ علیؑ ہے زندگی اپنی
یہ جذبہ دل میں رہتا ہے، یہ سودا سر میں رہتا ہے

سُنے گا پوچھنے والے طہارت دیدۂ تر کی
یہ آنسو سیدہؑ کے گوشۂ چادر میں رہتا ہے

کسی صورت علیؑ کے دَر پہ رہنے کی جگہ ملتی
یہ خورشیدِ ضیاء گُستر اِسی چکر میں رہتا ہے

نکلتا ہی نہیں بغضِ علیؑ دشمن کے سینے سے
یہ مرحب دوسرا ہے جو اِسی خیبر میں رہتا ہے

فراری سے نہ یہ پوچھو کہ آخر بھاگتا کیوں ہے!
یہ پوچھو بھاگنا طے ہے تو کیوں لشکر میں رہتا ہے

کبھی پہلو میں ڈھونڈا اور روتی ہیں ربابؑ اُٹھ کر
یہ عالم رات بھر یادِ علی اصغرؑ میں رہتا ہے

بیانِ معرفت میں صدق سے ہٹتا نہیں جوہر
دماغ اُس کا خیالِ رِفعتِ منبر میں رہتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

جنابِ فاطمہؑ (مولانا محمد مصطفی جوہرؒ)

آیۂ تطہیر کے مقصد کا محور فاطمہؑ
یعنی شرحِ عظمتِ نورِ پیمبرؐ فاطمہؑ

اِن سے پھیلا دینِ حق اِن سے بڑھی نسلِ رسولؐ
ایک کوثر ہیں علیؑ اور ایک کوثر فاطمہؑ

کشتیٔ دینِ خدا کی ناخدا ثابت ہوئیں
شبرؑ و شبیرؑ جیسے دیں کا لنگر فاطمہؑ

نام ہے تسبیحِ زہراؑ، کام تسبیحِ خدا
ذِکر تیرا ذکرِ حق اللہُ اکبر فاطمہؑ

تیری خدمت میں ہوا فضہ کو قرآں بر زباں
اے لسان اللہ اے ایمان پرور فاطمہؑ

آیۂ تطہیر لکھنے کیلئے تقدیر نے
تیری سیرت کو بنایا اس کا مسطر فاطمہؑ

تو کرے اپنے جنازے کیلئے شب کو پسند
اور تری دختر ہو بلوے میں کھلے سر فاطمہؑ

زہر شبرؑ کو دیا، ٹکڑے جگر کے ہوگئے
پھر گیا شبیرؑ کی گردن پہ خنجر فاطمہؑ

(بشکریہ شاعر و سلام خواں سعید حیدر زیدی سعیدؔ)

Presented by www.ziaraat.com

شمیمؔ امروہوی

سلامی جاں گُزا ہے رنج و غم خاصانِ دَاور کا
قلق سبطینؑ کا ، زہراؑ کا ، حیدرؑ کا ، پیمبرؐ کا

سدا شہرہ رہے گا جُود و خُلق و زورِ حیدرؑ کا
قطار و شِیر و انگشتر کا ، دَر کا ، روح کے پَر کا

علیؑ کی تیغ کے دَم سے ہُوا ہر معرکہ فیصل
احد کا ، بدر کا ، صفین کا ، خندق کا ، خیبر کا

یہ پانچوں سورے اے دل ، پنجتنؑ کی شان میں آئے
قمر کا ، شمس کا ، رحمان کا ، مریمؑ کا ، کوثر کا

فدائے شاہؑ ہو کر حُرؑ نے ، کس کس کا شرف پایا
اویسؓ و زیدؓ کا عمارؓ کا سلماںؓ کا بوذرؓ کا

نشاں مٹ کر وفاداری میں کیسا نام نکلا ہے
زہیرؓ و مسلمؓ و وہبؓ و حبیبؓ و حُرِ صفدرؓ کا

غلامِ پنجتنؑ کو ڈر نہیں ان پانچ چیزوں کا
اجل کا ، جاں کَنی کا ، قبر کا ، برزخ کا ، محشر کا

مِلا ہے رونے والوں کو ثواب اک آہ کا کیا کیا
صلوٰۃ و صوم کا خمس و زکواۃ و حجِ اکبر کا

Presented by www.ziaraat.com

سوائے تشنگی شبیرؑ کو اک ایک صدمہ تھا
بھتیجوں بھانجوں کا ، بھائی کا ، اکبرؑ کا ، اصغرؑ کا
برابر زخم پر ہے زخم ، شہؑ کے جسمِ اطہر پر
تبر کا ، تیر کا ، تلوار کا ، نیزے کا ، خنجر کا
غضب ہے اِتنے صدمے ایک جانِ خواہرِ شہؑ پر
ردا کا ، قید کا ، بچوں کا ، اکبرؑ کا ، برادر کا
سکینہؑ لے گئی یہ پانچ داغ اِس باغِ عالَم سے
طمانچوں کا ، رَسن کا ، باپ کا ، عمّو کا ، گوہر کا
تڑپ کے کہتی تھی باتو ، کروں کس کس کا میں ماتم
جواں کا ، طفل کا ، داماد کا ، دختر کا ، شوہر کا
تہِ خنجر امامِ پاک کو کس کس کا دھیان آیا
بہن کا ، بیٹی کا ، بیمار کا ، امت کا ، محضر کا

(بشکریہ سیّد اصغر عباس زیدی فرخ بھائی

اور سوز خواں عزت زیدی و حشمت زیدی برادران)

Presented by www.ziaraat.com

ہائے حسینؑ / راجہ محمود آباد (محبوبؔ)

ہے سلام اُس پہ جو کہتی تھی سدا ، ہائے حسینؑ
ظالموں نے تجھے پانی نہ دیا ، ہائے حسینؑ

علی اکبرؑ نے ترے سامنے برچھی کھائی
قتل اصغرؑ ترے ہاتھوں پہ ہُوا ، ہائے حسینؑ

دُکھ پہ دُکھ سہہ کے جسے فاطمہؑ نے پالا تھا
اُس پہ بے دِینوں نے یہ ظلم کیا ، ہائے حسینؑ

نہ رہا کوئی جنازے کا اُٹھانے والا
تنِ زخمی ترا تیروں پہ رہا ، ہائے حسینؑ

گھوڑے دوڑائے لعینوں نے ترے لاشے پر
جیسے تو سبطِ پیمبرؐ ہی نہ تھا ، ہائے حسینؑ

جَل گئے خیمے چِھنی چادریں سامان لُٹا
بعد تیرے ہوئی ہم پر یہ جفا ، ہائے حسینؑ

جس جگہ خیمۂ زینبؑ تھا وہاں سے اب تک
رات کو آتی ہے کانوں میں صدا ، ہائے حسینؑ

(بشکریہ سوزخواں چوہدری سیّد ساجد حسین زیدی)

Presented by www.ziaraat.com

علامہ عبدالکریم درسؔ

گردن جھکی زمین پہ جس دَم امام کی
تُربت بِلی نبیؐ علیہ السلام کی

مہمانِ کربلا کے تنِ پاش پاش پر
دوڑائے گھوڑے ، ٹوٹ پڑی فوج شام کی

پیاسا پڑا ہے ساقیٔ کوثر بُریدہ سَر
امید جس سے سب کو ہے کوثر کے جام کی

یاں اہلِ بیتؑ روتے رہے خوں کی ندیاں
واں نوبتیں بجاتی رہی فوج ، شام کی

حق پر نہ کی حسینؑ نے بیعت یزید کی
عادت تھی اُس لعین کو ضَربِ مُدام کی

کھیتی جلی بتولؑ کی ، سادات کٹ گئے
حُرمت تھی جن کی ذات سے بیتُ الحرام کی

کنبہ لُٹا رسول علیہ السلام کا
اُجڑی بہار روضۂ دارُ السلام کی

اُس سَر زمیں پہ درسؔ کو تھوڑی سی جا مِلے
تُربت ہے جس زمین پہ خیرُ الانامؐ کی

Presented by www.ziaraat.com

بابا ذہینؔ شاہ تاجی

وارثِ سیدُ الانام حسینؑ
تم پہ اللہ کا سلام حسینؑ

سب جوانانِ خلد کے سَرور
ہیں امامِ حسنؑ ، امام حسینؑ

کوثر و سلسبیل کے مختار
تشنہ لب اور تشنہ کام حسینؑ

جس کو پیغامِ آخری کہیئے
ہیں وہ اللہ کا پیام ، حسینؑ

راکبِ دوشِ صاحبِ معراجؐ
اللہ اللہ ترا مقام حسینؑ

قدرتِ انتقام تھی پھر بھی
نہ لیا تو نے انتقام حسینؑ

روح کی تازگی ہے تیری یاد
دل کی تسکین تیرا نام حسینؑ

تیرا بندہ ذہینؔ تاجی ہے
تاجور ہیں ترے غلام ، حسینؑ

Presented by www.ziaraat.com

نسیمؔ امروہوی

دِل میں جس مسلم کے حبِ ساقیٔ کوثر نہیں
پھول ہے خوشبو نہیں آئینہ ہے جوہر نہیں

مان لوں، کیوں کر نبیؐ کو اور انسانوں کی مثل
جسم ہے سایہ نہیں شکلِ بشر ہے خَر نہیں

چھوڑ کر عترتؑ کو لے بھی لیں اگر قرآں تو کیا
بحر ہے کشتی نہیں گرداب ہے لنگر نہیں

تابِ نظارہ ہو کیا اژدر سے ڈر جائے نہ کیوں
علم ہے کامل نہیں موسیٰؑ ہے وہ حیدرؑ نہیں

بے کس و تنہا کھڑے ہیں دشت میں سبطِ رسولؐ
چاند ہے تارے نہیں سردار ہے لشکر نہیں

دخترانِ فاطمہؑ کیوں کر چھپائیں اپنے سَر
شرم ہے مقنع نہیں بازار ہے چادر نہیں

بزم میں مداحِ حیدرؑ گر نہیں ہے اے نسیمؔ
طور ہے جلوہ نہیں دن ہے شہِ خاور نہیں

(بشکریہ قاریٔ حدیثِ کساء و سلام و نوحہ خواں زوار عمران)

Presented by www.ziaraat.com

نسیم امروہوی

اِس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا حجابِ فاطمہؑ
آیۂ تطہیر ہے ادنیٰ نقابِ فاطمہؑ

ضامنِ نسلِ پیمبرؐ ہیں یہی بحرینِ پاک
مالکِ کوثر علیؑ ، کوثر خطابِ فاطمہؑ

قدسیوں سے عرش پر سُن سُن کے زہراؑ کی عطا
ھَل اَتیٰ بھی ڈھونڈتا آیا ہے بابِ فاطمہؑ

صبر ، خاموشی ، تحمل ، ضبط اور شکرِ خدا
اِن خصائل میں ہیں بس زینبؑ جوابِ فاطمہؑ

تازیانہ بھی لرز جاتا ہے جب کرتا ہے یاد
حضرتِ زینبؑ کی پیری اور شبابِ فاطمہؑ

خوف کیا بھاری ہے گر عصیاں کا پلّہ اے نسیم
میرے پلّے پر ہیں محشر میں جنابِ فاطمہؑ

(بشکریہ شاعر و سوز خواں سبطِ حسن زیدی سوزؔ میرٹھی)

Presented by www.ziaraat.com

استاد صادق علی خان صادقؔ

کیا مصیبت ہو بیاں بے سَرو سامانوں کی
ہم نشیں جن سے رہی خاک بیابانوں کی

دیکھی جاتیں نہیں عباسؑ نے زینبؑ سے کہا
ہائے کمہلائی ہوئی صورتیں نادانوں کی

پوچھتی رہتی تھیں دن رات سکینہؑ سب سے
چوکیاں بیٹھی ہیں کیوں در پہ نگہبانوں کی

صادقؔ افسوس تو یہ ہے کہ نبیؐ کا بیٹا
ذِبح ہو جائے حکومت میں مسلمانوں کی

(بشکریہ نوحہ خواں ذوالفقار جعفری و افسر جعفری برادران)

Presented by www.ziaraat.com

مولانا حسنؔ رضا خان بریلویؒ

کس زباں سے ہو بیاں یہ عزو شانِ اہلبیتؑ
مدح گوئے مصطفیٰؐ ہے مدح خوانِ اہلبیتؑ

مصطفیٰؐ عزت بڑھانے کیلئے تعظیم دیں
ہے بلند اقبال تیرا دودمانِ اہلبیتؑ

اِن کے گھر میں بے اجازت جبرئیلؑ آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلبیتؑ

اے شبابِ فصلِ گل یہ چل گئی کیسی ہوا
کٹ رہا ہے لہلہاتا بوستانِ اہلبیتؑ

کس شقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے
لُٹ رہا ہے دِن دہاڑے کاروانِ اہلبیتؑ

فاطمہؑ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے
حشر کا ہنگامہ برپا ہے میانِ اہلبیتؑ

باغِ جنت چھوڑ کر آئے ہیں محبوبِؐ خدا
اے زہے قسمت تمہاری کشتگانِ اہلبیتؑ

گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ ما ، تم پر فدا اے خاندانِ اہلبیتؑ

Presented by www.ziaraat.com

سَر ، شہیدانِ محبت کے ہیں نیزوں پر بلند
اور اونچی کی خدا نے قدر و شانِ اہلبیتؑ
اہلِ بیتِ پاک سے گستاخیاں بے باکیاں !
لَعنَتُ اللّٰہِ عَلَیکُم دشمنانِ اہلبیتؑ

(بشکریہ مولانا قاری حسن محمود)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر پروفیسر فرحت مظفرؒ جعفری

عالَم اِنہیؑ کا ہے یہیؑ عالم پناہ ہیں
تخلیقِ کائنات کے واحد گواہ ہیں

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ ہی کیلئے / تجملؔ لکھنوی

یہ زیب دیتا تھا کہنا حسینؑ ہی کیلئے
کرم کی بھیک نہ مانگوں گا زندگی کیلئے

حسینؑ خانۂ زہراؑ میں آپ کیا آئے
چراغ مل گیا کعبہ کو روشنی کیلئے

خدا نے ڈوبتے سورج کو کردیا واپس
نظامِ دہر بدلنا پڑا علیؑ کیلئے

حسینؑ کرتے ہیں سیراب حُرؑ کے لشکر کو
کلیجہ چاہئے دشمن کی دوستی کیلئے

غمِ حسینؑ میں اشکوں کے بہہ گئے دریا
زمانہ اتنا نہ رویا کبھی کسی کے لئے

جوان بیٹے کی میت اُٹھا رہے ہیں حسینؑ
خدا یہ وقت نہ لائے کبھی کسی کے لئے

میں ساتھ لے کے تجملؔ لحد میں جاؤں گا
غمِ حسینؑ نہیں صرف جیتے جی کیلئے

(بشکریہ سوز خواں جواد حسین زیدی و تراب جعفری)

Presented by www.ziaraat.com

اِک دور سلامی / سیمابؔ اکبر آبادیؒ

اِک دور سلامی دنیا کا صدیوں میں ایسا آتا ہے
جب کوئی پیمبرؐ اُٹھتا ہے یا کوئی شہادت پاتا ہے

جب نوحہ کعبے والوں کا رو رو کر کوئی سناتا ہے
سینے میں روح لرزتی ہے جینے سے جی گھبراتا ہے

اے نہرِ فرات اے نہرِ فرات افسوس کر اپنی قسمت پر
کوثر کا ساقی آج ترے ساحل سے پیاسا جاتا ہے

اے قہرِ خدا اِس دُنیا پر گرتی نہیں کیوں بجلی تیری
گھر سے دُور اک پورا کنبہ جنگل میں لُوٹا جاتا ہے

انسان ترے پتھر دل میں کیوں درد نہیں انسانوں کا
دُکھ دیتا ہے مظلوموں کو معصوموں کو ترساتا ہے

سجادؑ اسیرِ جَور ہوئے افسوس کسی نے یہ نہ کہا
یہ پاؤں ستونِ کعبہ ہیں زنجیر کسے پہناتا ہے

سیمابؔ نظر آتی ہے مجھے ہر چیز اُداس اور آزُردہ
فطرت غمگیں ہو جاتی ہے جب ماہِ محرم آتا ہے

(بشکریہ سوز خواں ڈاکٹر الحاج سعید الحسن و شباب حیدر)

Presented by www.ziaraat.com

مسکراتے ہیں حسینؑ

پیرِ طریقت صوفی عنبرؔ علی شاہ وارثیؒ

جب کوئی تیرِ ستم سینے پہ کھاتے ہیں حسینؑ
دیکھ کر پیرِ فلک کو مسکراتے ہیں حسینؑ

مستقل کرنے کو موروثی خزانہ علم کا
حضرتِ عابدؑ کو سینے سے لگاتے ہیں حسینؑ

صبر کی تلقین فرماتے ہیں اہلبیتؑ کو
نعشۂ حضرت علی اصغرؑ جو لاتے ہیں حسینؑ

نخلِ توحید و رسالت کربلا کے دشت میں
اللہ اللہ خون سے اپنے لگاتے ہیں حسینؑ

ہے وہی رحمت مزاجی اپنے ناناؐ کی طرح
ظلم کرتے ہیں لعین اور بھول جاتے ہیں حسینؑ

قبر سے اُٹھا تو آئی یہ ندا روزِ نشور
چل تجھے عنبرؔ سرِ محشر بلاتے ہیں حسینؑ

(بشکریہ: صحافی و شاعر یامینؔ وارثی و صوفی دلبرؔ شاہ وارثی)

Presented by www.ziaraat.com

علامہ رشید ترابی

ہے یہی وقت اِن کا دامن تھام لے
گرنے والے ، اب علیؑ کا نام لے

مرحبوں کے سر پہ ہے تیغِ علیؑ
اپنا بدلہ ، صبح لے یا شام لے

ہے ابوذرؓ سے وِلا تو اپنے سر
حق پرستی کا بھی اک الزام لے

بے مروّت آدمی معذور ہے
جس طرح جو معنیٰ اسلام لے

دفن اصغرؑ ہوگئے شہؑ نے کہا
میرے بچے اب یہاں آرام لے

عصرِ عاشور آئی آوازِ رسولؐ
فاطمہؑ بازو سے زینبؑ تھام لے

قید خانے میں کوئی بچی ہے دفن
اک امانت اور ملکِ شام لے

اے ترابی مفت ہے آبِ حیات
موت کے ہاتھوں سے کوئی جام لے

Presented by www.ziaraat.com

تابشؔ دہلوی

وہی تو فتح و ظفر کے نشاں اُٹھاتے ہیں
جہادِ حق میں جو آزارِ جاں اُٹھاتے ہیں

نشانِ راہ جو روشن ہیں چھُپ نہیں سکتے
غبار اگرچہ بہت کارواں اٹھاتے ہیں

یہی شناخت ہے اُنکی کہ مردِ حق شیوہ
عذابِ جاں پئے اِظہارِ جاں اٹھاتے ہیں

مکاں میں گونجتا ہے نعرۂ حسینؑ حسینؑ
اب اِس صدا کو سَرِ لامکاں اٹھاتے ہیں

ہیں کربلا کی زمیں ہی سے آسماں روشن
اِسی کی خاک سے یہ کہکشاں اٹھاتے ہیں

امام و مقتدی ایسے کہ سجدہ ریزی میں
زمیں پہ رکھ کے جبیں آسماں اٹھاتے ہیں

کڑے ہیں کوس اسیروں پہ شاہ کے ، تابشؔ
کبھی قدم تو کبھی بیڑیاں اٹھاتے ہیں

(بشکریہ ثمر عباس جعفری /بانی، چیئرمین فوکس)

Presented by www.ziaraat.com

تابشؔ دہلوی

حق کی منزل کربلا ہے حق کا جادہ کربلا
یوں تو ہے اک خطۂ صحرا نہادہ کربلا

اک تسلسل ہے حق و باطل کا شبیرؑ و یزید
ہے حُنین و بدر و خیبر کا اعادہ کربلا

سوچئے تو ایک مشہد دیکھئے تو ایک دشت
کتنی رنگیں کربلا ہے کتنی سادہ کربلا

سارے جذبے مسلک بس ایک ہی وحدت میں ہیں
اپنی منزل ' راستہ ' مقصد ' ارادہ کربلا

آج بھی انسانیت کی حق نمائی کیلئے
گام گام ابنِ علیؑ ہیں ، جادہ جادہ کربلا

معرکے اِسکے حق و باطل کے سارے معرکے
کتنی لامحدود ہے کتنی کشادہ کربلا

زندگی میں کاش تابشؔ وہ بھی دن آئے کہ ہم
سَر کے بَل جائیں مدینہ پا پیادہ کربلا

(بشکریہ شاعر و مرثیہ خواں سیّد جاوید حسن)

Presented by www.ziaraat.com

حرؑ کا مقدر / ڈاکٹر پروفیسر نعیمؔ تقویؔ

باعثِ رشک نہ کیوں حرؑ کا مقدر نکلے
جو گدا ہو کے بھی قسمت کا سکندر نکلے

رات کیا ختم ہوئی حرؑ کی تو قسمت چمکی
صبح آزادیٔ انساں کا یہ مظہر نکلے

جس نے دیکھا، کیا معصوم پہ قرآں کا گماں
جبکہ شبیرؑ لئے ہاتھوں پہ اصغرؑ نکلے

مسکرا کر سرِ میداں علی اصغرؑ نے کہا
ہم بھی، بھیا علی اکبرؑ کے برابر نکلے

پہلے قرباں تو کئے عونؑ و محمدؑ، لیکن
دیکھئے حضرتِ زینبؑ، علی اکبرؑ نکلے

سبطِ سرکارِؐ دو عالم کے ہو خادم تقویؔ
تم بفضلِ شہِؑ لولاک سخنور نکلے

(بشکریہ شاعر و سوز خواں سیّد عابد حسین نقوی ہاتف الوری)

Presented by www.ziaraat.com

محسنؔ اعظم گڑھی

جو شب کو دن بنادیں لعل و گوہر ایسے ہوتے ہیں
حسینی آسماں کے ماہ و اختر ایسے ہوتے ہیں

جو چاہیں کربلا کو دَم میں گلزارِ اِرم کردیں
گلستانِ محمدؐ کے گُلِ تر ایسے ہوتے ہیں

جو دیکھا جنگ میں عونؑ و محمدؑ کو اجل بولی
سرِ مقتل کہیں بچوں کے تیور ایسے ہوتے ہیں

علمدارِؑ حسینی کو جو دیکھا نہر پر پیاسا
وفائیں ناز سے بولیں برادر ایسے ہوتے ہیں

علی اکبرؑ کو رن میں دیکھ کر اعدا پکار اُٹھے
خدا کی شان ہمشکلِ پیمبرؐ ایسے ہوتے ہیں

طلب کرتا ہے کیا سائل عطا ہوتا ہے کیا محسنؔ
کہو حاتم سے دیکھے بندہ پرور ایسے ہوتے ہیں

(بشکریہ مرثیہ خواں سیّد ضمیر حیدر نقوی۔ میرپور خاص)

Presented by www.ziaraat.com

محسنؔ اعظم گڑھی

خیالِ کربلا ہے اور میں ہوں
اِرم کا راستہ ہے اور میں ہوں

درِ شبیرؑ ہے اور میری قسمت
مقامِ التجا ہے اور میں ہوں

حسینؑ ابنِ علیؑ محوِ کرم ہیں
غلامی کا صلہ ہے اور میں ہوں

بھلا اب بھی نہ ہو اِس دَر سے نسبت
غمِ آلِ عباؑ ہے اور میں ہوں

عداوت کی سزا پاتے ہیں دشمن
محبت کی جزا ہے اور میں ہوں

مِرا کاسہ ہے اور بابِ علیؑ ہے
فقیرانہ صدا ہے اور میں ہوں

اُدھر بیمار پابندِ سلاسل
اِدھر آہ و بکا ہے اور میں ہوں

(بشکریہ شاعرِ اہلبیتؑ حضرتِ رفیق رضوی و مولانا شفیق رضوی)

Presented by www.ziaraat.com

خدا کے سامنے

جو مراتب ہیں محمدؐ کے خدا کے سامنے
سب وہ رتبے ہیں علیؑ کے مصطفیٰؐ کے سامنے

کیسی ایذا نزع کی ، ہم مرتے مرتے خوش رہے
اپنا دم نکلا کیا مشکل کشا کے سامنے

آتے ہی حیدرؑ کے یوں چپ ہوگئے کیوں اے ملک
اب نہیں کچھ بولتے شیرِ خدا کے سامنے

اپنا بندہ دیکھ ، ہم دونوں میں کہتا ہے کسے
اے نصیری آچلیں ، تیرے خدا کے سامنے

بھیج دے دوزخ میں یا جنت میں ، جو کچھ حشر ہو
بندۂ حیدرؑ ہوں ، کہدوں گا خدا کے سامنے

شمر سے کہتی تھیں زینبؑ چھین مت چادر مری
کیا کہے گا حشر میں ، تو مصطفیٰؐ کے سامنے

مَل کے چہرے پر لہو اصغرؑ کا کہتے تھے حسینؑ
میں اِسی صورت سے جاؤں گا خدا کے سامنے

(بشکریہ سوزخواں سیّد قمر عباس / اختر وصی علیؑ)

Presented by www.ziaraat.com

کرشن بہاری نورؔ لکھنوی

اے مرکزِ ایماں زندہ باد اے صبر کے پرچم زندہ باد
ہر اشک ٹپک کر کہتا ہے شبیرؑ کا ماتم زندہ باد

انساں کا بھلا کیا ذکر کوئی، کرتے ہیں فرشتے بھی سجدے
اے فخرِ ملائک زندہ باد اے نازشِ آدم زندہ باد

ہر قوم میں ماتم ہوتا ہے، شبیرؑ کا غم یاد آتا ہے
دل کھنچتے ہیں سب کے تیری طرف اے ماہِ محرم زندہ باد

ہندو ہو کہ مسلم یا مومن، جلووں سے نظر ہٹتی ہی نہیں
اے شمعِ حقیقت زندہ باد اے نورِ دو عالم زندہ باد

شبیرؑ، ہو بھارت یا کشمیر، ایراں کی زمیں یا پاکستان
ہر ملک پہ قبضہ تیرا ہے اے فاتحِ اعظم زندہ باد

کلمہ تو ہے نانا کا لیکن بجتا ہے نواسے کا ڈنکا
اے مقصدِ خالق زندہ باد اے رازِ دو عالم زندہ باد

بھائی کی طرح سے تم بھی تو ایماں کا سہارا ہو زینبؑ
عصمت کی ردا کے سائے میں اے دوسری مریمؑ زندہ باد

شبیر تری الفت کے لیئے اسلام کی کوئی شرط نہیں
جھکتی ہے جبینِ نورؔ اکثر اے قبلۂ عالم زندہ باد

Presented by www.ziaraat.com

حُبِّ اہلبیتؑ / نجم آفندی

کربلا کی منزلت ثابت ہے ہر عنوان سے
وید سے توریت سے انجیل سے قرآن سے

حبِ اہلبیتؑ ہے حق کو بہر صورت پسند
بے خودی کی شان سے ہو یا خودی کی شان سے

مدحِ حیدرؑ ، ماتمِ شبیرؑ ، احساسِ ولا
جینے والے تجھ کو مرنا ہے بڑے سامان سے

ماں نے پھر یہ بھی نہ سوچا دیکھ کر اکبرؑ کی جنگ
ہم نے اٹھارہ برس پالا ہے کس ارمان سے

دستِ ماتم دار خود ہی کھول لے گا بابِ خلد
ہم عزاداروں کا معروضہ نہیں رضوان سے

کربلا والوں نے دنیا کو دیئے کیا کیا سبق
قید خانہ کی فضا تک ، جنگ کے میدان سے

حرؑ جنہیں مقتل میں لایا تھا اُنہی پر جان دی
زیست کس عنوان سے تھی موت کس عنوان سے

(بشکریہ سوز و سلام و نوحہ خواں سیّد ابرار حسین و زوّار و مختار)

Presented by www.ziaraat.com

بیٹھا ہے مشکلات کے / استاد قمر جلالوی

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے میں ہار کے
او بدنصیب، دیکھ علیؑ کو پکار کے

مرحب کا قتل بھی کوئی خیبر میں قتل تھا
پھینکا تھا ذوالفقار کا صدقہ اُتار کے

خیبر کے در نے کھل کے اشارہ یہ کر دیا
مظہر یہی ہیں قوتِ پروردگار کے

روباہ جنگِ عون و محمدؑ پہ کہتے تھے
یہ شیر جانے چھوٹ گئے کس کچھار کے

لیلیٰؑ کے دل کو دیکھ رہے ہیں شہِ زمن
اکبرؑ کو رن میں بھیجا ہے گیسو سنوار کے

اصغرؑ جگر کو تھام کے روتی ہے فوجِ شام
تم تیر کھا کے آئے ہو یا تیر مار کے

اکبرؑ تمہارا باغِ جوانی اُجڑ گیا
لیلیٰؑ نے چار دن بھی نہ دیکھے بہار کے

تاریکیاں وہ شامِ غریباں کی اے قمر
تارے بھی سو گئے فلکِ کج مدار کے

Presented by www.ziaraat.com

منتظم کعبے کا آ پہنچا صفائی کے لئے
اے بُتو ، اب اور گھر ڈھونڈو خدائی کے لئے

چیرتے ہیں کلۂ اژدر کو جھولے میں علیؑ
آج پہلی مشق ہے خیبر کشائی کے لئے

دو کیا مرحب کو حیدرؑ نے تو بولی ذوالفقار
ہاتھ ایسا چاہئے تیغ آزمائی کے لئے

کہتے تھے عباسؑ ، میں سقّہ ہوں فوجِ شاہؑ کا
خون کے دریا بہا دوں گا ترائی کے لئے

اے عروسِ تیغِ قاسمؑ رَن میں گھونگٹ تو اُٹھا
سَر لئے لاکھوں کھڑے ہیں رُونمائی کے لئے

چونک اُٹھتی تھی سکینہؑ نام سُن کر شاہؑ کا
جب کبھی روتی تھی زینبؑ اپنے بھائی کے لئے

ابنِ ملجم نے لگائی جب علیؑ کے سَر پہ تیغ
عرش سے اُترے ملائک بھی دُہائی کے لئے

کردیا کیوں ابنِ ملجم ، ایسے مولاؑ کو شہید
تھا جو اِک مشکل کشا ساری خدائی کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

مولانا ریاضؔ الدین سہروردی

نظر پڑی جو محمدؐ کی آلؑ کی صورت
تو گویا دیکھ لی بدرِ کمال کی صورت

حسنؑ حسینؑ کی صورت میں دیکھ لے کوئی
رسولِؐ پاک کے حُسن و جمال کی صورت

فرشتے آتے تھے ہر روز آسمانوں سے
زمیں پہ دیکھنے زہراؑ کے لال کی صورت

جلال اُس کا ہے مانندِ مہرِ عالم تاب
جمال اُس کا ہے بدرِ کمال کی صورت

وجودِ سَرورِؐ عالم کا عکس ہیں حسنینؑ
نظر نواز ہے یہ اِتصال کی صورت

ملے حسینؑ جسے ، مصطفےٰؐ ملے اُس کو
وصالِ حق ہے نبیؐ کے وصال کی صورت

حسینؑ کو تو ہر اک گام پر عروج ملا
مگر یزید نے دیکھی زوال کی صورت

ریاضؔ عشقِ حسینی ہے میرا سرمایہ
بڑی حسین ہے میرے مآل کی صورت

Presented by www.ziaraat.com

پروفیسر مولانا ظفرؔ جونپوریؒ

سلسلہ نامِ خدا ، جذبۂ ایمانی کا
سنگِ بنیاد ہے شبیرؑ کی قربانی کا

دین کے واسطے اللہ رے ، ایثارِ حسینؑ
کبھی شکوہ نہ کیا غم کی فراوانی کا

یا علیؑ جس کی زباں پر ہو بھلا اُس کے لئے
خوف کیا ظلم کا ، دہشت کا ، پریشانی کا

کربلا، ہو کے رہا وہ تری عظمت پہ نثار
جائزہ جس نے لیا فطرتِ انسانی کا

کلمہ گو تھے سبھی دشتِ بلا میں لیکن
ایک قطرہ بھی نہ پیاسوں کو ملا پانی کا

آہ ، سنتا نہیں شبیرؑ کی آواز کوئی
کیا زمانے میں یہی طور پر ہے مہمانی کا

در بہ در، خاک بسر، اہلِ حرم ہیں صد حیف
کچھ ٹھکانا نہیں اِس بے سروسامانی کا

ہے ظفرؔ ، شانِ رسولِؐ دوسرا ، شانِ حسینؑ
حق ادا ہو گا یہاں سلسلہ جُنبانی کا

Presented by www.ziaraat.com

کربلا کی کہانی / سلمانؔ رضوی

ہر ایک چیز زمانے کی آنی جانی ہے
مگر حسینؑ کا پیغام جاودانی ہے

نحیف شخص چٹانوں کے مان توڑ گیا
یہ کربلا کی کہانی عجب کہانی ہے

عَلَم کے سایے میں بیٹھے تو یوں ہوا محسوس
جنابِ نوحؑ کی کشتی بھی بادبانی ہے

حسینؑ کا وہ مبلّغ جو گود میں آیا
عجیب شعلہ بیاں اُس کی بے زبانی ہے

پیاسے اپنا لہو بھی پِلا گئے اُس کو
فرات ، فرطِ ندامت سے پانی پانی ہے

سِناں نے سینۂ اکبرؑ میں ٹوٹ کر سوچا
یہ نوجوان بھرے گھر کی نوجوانی ہے

گلے میں طوق ہے پیروں میں بیڑیاں لیکن
خدائی قافلے والوں کی ساربانی ہے

ملائکہ نے بھی سلمانؔ کو سلام کیا
جنابِ فاطمہؑ زہرا کی مہربانی ہے

Presented by www.ziaraat.com

کلام ایسا تو ہو / عثمانؔ علی خاںؒ (نظامِ دکن)

مجرئی مشتاق ہیں قُدسی کلام ایسا تو ہو
بزم میں شورِ دُرود اُٹھے سلام ایسا تو ہو

ہے علیؑ اللہ کا ہم نام ، نام ایسا تو ہو
خانہ زادِ حق ہُوا ذِی الاحترام ایسا تو ہو

یا علیؑ جب منہ سے نکلا مشکلیں آساں ہوئیں
اسمِ اعظم کا اثر رکھتا ہو نام ایسا تو ہو

جنؔ و اِنس و وحش وطیر و قدسی و غِلمان و حور
سب کے سب بیعت کریں جس کی امامؑ ایسا تو ہو

شاہِؑ مرداں ، فاتحِ خیبر ، امیرُ المومنینؑ
جانشینِ حضرتِؐ خیرُ الانام ایسا تو ہو

اصغرؑ و اکبرؑ کا جلوہ دیکھ کر کہتا تھا چرخ
ماہِ نو ایسا تو ہو ماہِ تمام ایسا تو ہو

کہہ دو عثماںؔ سے لکھ ایسا شاہِؑ دیں کی مدح میں
غل ہو ہر سُو آفریں ، حُسنِ کلام ایسا تو ہو

(بشکریہ سوز خوان و نوحہ خوان سانولے آغا و باقر نذر نقوی)

Presented by www.ziaraat.com

سلام

ہو سلام اُس پہ جو قیدی بھی ہے بیمار بھی ہے
پاؤں میں آبلے ہیں آبلوں میں خار بھی ہے

پوچھا اک شخص نے شبیرؑ تمہارا تھا کون
بولے آقا بھی ہے بابا بھی ہے سردار بھی ہے

جب انہیں شمر نظر آیا تو رو رو کے کہا
یہ میرے بابا کا قاتل بھی ہے خونخوار بھی ہے

اپنے بابا کے چلن پر میں چلا جاتا ہوں
ورنہ مجھ میں اثر حیدرؑ کرار بھی ہے

کہتے تھے طوقِ گراں آیا مرے حصّے میں
ورنہ اِس فوج میں خنجر بھی ہے تلوار بھی ہے

پہنچے جب کوفے کے نزدیک تو زینبؑ نے کہا
سَر عریاں بھی ہے جلوہ بھی ہے بازار بھی ہے

(بشکریہ سوز خواں و نوحہ خواں محترمہ برجیس نقوی)

Presented by www.ziaraat.com

مولانا سخنؔ فتحپوری

ملتفت ہے میری جانب رحمتِ داور کی آنکھ
ہے کرم گستر یقیناً ساقیٔ کوثر کی آنکھ

چشمِ حیدرؑ سے نبیؐ نے مَس کیا ایسا لعاب
زندگی بھر خیر سے اچھی رہی حیدرؑ کی آنکھ

مضطرب ہوتی ہے تربت میں علی اصغرؑ کی روح
ڈھونڈتی ہے قید میں اصغرؑ کو جب مادر کی آنکھ

سَر برہنہ ماں بہن، سجادؑ کیسے سَر اُٹھائیں
شرم سے اٹھتی نہیں ہے عابدِؑ مضطر کی آنکھ

حرملہ کی بزدلی، شہؑ کو بتانے کے لئے
ڈھل گیا منکا، کھلی پھر بھی رہی اصغرؑ کی آنکھ

شاہِؑ دیں پر شمرِ بدخو کس طرح کھاتا ترس
دل تھا آہن کا، جگر فولاد کا، پتھر کی آنکھ

اے سخنؔ، تصویرِ مظلومی کہاں تک دیکھتے
شہؑ نے وقتِ دفن آخر بند کی اصغرؑ کی آنکھ

(بشکریہ شاعرِ اہلبیتؑ سیّد ذیشان حیدر ذیشانؔ)

Presented by www.ziaraat.com

مجاہد لکھنوی

حرؑ کی ایسی نہ کسی اور کو تقدیر ملی
جس کو دوزخ کے عوض خلد کی جاگیر ملی

پنجتنؑ کر گئے ثابت جو عمل سے اپنے
اُس سے بہتر کوئی قرآں کی نہ تفسیر ملی

تیر کیوں مار دیا بچے کو ظالم تُو نے
حرملہ کونسی بے شیر کی تقصیر ملی

کوئی اک بار مدینے میں نہ پہچان سکا
قید سے چھوٹ کے جب زینبِؑ دلگیر ملی

سب ملے چھوٹ کے زنداں سے سکینہؑ کے سوا
ہاں مگر فاطمہؑ صغریٰ سے نہ ہمشیر ملی

(بشکریہ ذاکرہ ونوحہ خواں و سوز خواں محترمہ نیر فاطمہ)

نصیریوں کو کوئی کس طرح سے سمجھائے؟!
بہک گئے ہیں عقیدہ بُرا نہیں رکھتے

(مولانا پروفیسر مرزا محمد اشفاق / شوقؔ لکھنوی)

Presented by www.ziaraat.com

مجاہد لکھنوی

اجل کو ایسی ملی زندگی حسینؑ کے بعد
کہ جو فنا تھی بقا بن گئی حسینؑ کے بعد

وہی ہے سلسلۂ رہبری حسینؑ کے بعد
نبیؐ کے بعد علیؑ تھے، علیؑ، حسینؑ کے بعد

بنی ہے خاکِ شفا تیری خاک، کرب و بلا
یہ برتری تجھے حاصل ہوئی حسینؑ کے بعد

تھی ایک سَر کی طلب اور کئے بہتر پیش
جہاں میں ہوگا نہ ایسا سخی حسینؑ کے بعد

سکینہؑ ہجرِ پدر میں گزر گئی جاں سے
نہ جی حسینؑ کی وہ لاڈلی حسینؑ کے بعد

مجاہد اس میں نہ تھا کچھ بھی عاشقی کے سوا
بنی ہے نصرتِ حق شاعری حسینؑ کے بعد

(بشکریہ سوز خواں رضا علی جعفری)

Presented by www.ziaraat.com

مجاہد لکھنوی

خانۂ کعبہ سا کوئی گھر نظر آتا نہیں
اور مکیں کوئی بجز حیدرؑ نظر آتا نہیں

اے نبیؐ دینے کو دے دیجے جسے چاہے عَلَم
اِن میں کوئی فاتحِ خیبرؑ نظر آتا نہیں

اے بُتو ، جھک جاؤ سجدے کو اِسی میں خیر ہے
کون ہے دوشِ پیمبرؐ پر ، نظر آتا نہیں

ہے جواں بیٹے کا غم بے نور آنکھیں ہوگئیں
شاہِؑ دیں کو لاشۂ اکبرؑ نظر آتا نہیں

گود خالی دیکھ کر مادر کی ننھا اصغرؑ نے کہا
کیا ہُوا اماں مِرا اصغرؑ نظر آتا نہیں

(بشکریہ سوز خواں عمران ، ابوطالب و ذیشان)

Presented by www.ziaraat.com

باقرؔ شاہجہاں پوری

جو شہؑ کے طرفدار یہاں بھی ہیں وہاں بھی
وہ طالبِ دیدار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

دنیا ہی نہیں وقفِ عزاداریٔ سرورؑ
شبیرؑ کے غمخوار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

جو در پئے ایذا ہیں حسینؑ ابنِ علیؑ کے
وہ لوگ گنہ گار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

عباسؑ نے اعدا سے کہا تول کے تلوار
ہم حق کے پرستار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

کہتے ہیں ہمیں صف شکن و صفدر و جرار
ہم نائبِ کرار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

ہشیار کہ در دست وہی تیغ ہے جس کا
مانے ہوئے سب وار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

شہؑ نے کہا پیاسے نہیں ہم اے عمرِ سعد
مستِ مئے انوار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

چاہیں تو بہے زیرِ قدم چشمۂ کوثر
ہم پانی کے مختار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

Presented by www.ziaraat.com

دنیا ہی پہ موقوف نہیں اصل میں حسنین
باقر کے طرفدار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

(اضافی اشعارِ مصائب ☆☆☆ سیّد سبطِ جعفر زیدی)

سجادؑ ہیں ہمراہ تو صغریٰؑ ہے وطن میں
سَرورؑ ترے بیمار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

شہؑ ہوں سرِ نیزہ کہ تہہِ خنجرِ قاتل
وہ سیّد و سردار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

اللہ و نبیؐ کے ہیں عدو کوفی و شامی
وہ برسرِ آزار یہاں بھی ہیں وہاں بھی

(بشکریہ سوز خواں مسرور حسین رضوی)

Presented by www.ziaraat.com

پروفیسر منظر ایوبی

حفظِ ناموسِ الٰہی ، کارِ شمشیرِ حسینؑ
سطوتِ دینِ محمدؐ ، حُسنِ تدبیرِ حسینؑ

اِس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی فضیلت کی دلیل
خود رسولِ ہاشمی کرتے ہیں توقیرِ حسینؑ

شَر کی سَرکش طاقتوں کا سَر نہ اُٹھنے پائے گا
حشر تک ہے پائے باطل اور زنجیرِ حسینؑ

سرورِ کونین کے اتنے چہیتے کیوں ہوئے
بس یہی دشمن کی نظروں میں ہے تقصیرِ حسینؑ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

شاعر و سوز خواں ولی جارچوی

ذکر ہم کرتے رہیں گے حشر تک شبیرؑ کا
معتبر ہے یہ طریقہ قلب کی تطہیر کا

درد سے نا آشنا کیا جانے کیا ہے کربلا
درد والا ہی کرے گا تذکرہ شبیرؑ کا

حوصلہ بھی کانپ اٹھا دیکھ کر عزمِ حسینؑ
خون چلّو میں لیا جب اصغرؑ بے شیر کا

اپنے خطبوں سے ہلا کر رکھ دیا قصرِ یزید
حوصلہ اللہ اکبر زینبؑ دلگیر کا

حق ادا کرب و بلا میں کردیا عباسؑ نے
قوتِ حیدرؑ کا اور اُمُ البنینؑ کے شیر کا

یاد آتے ہیں ہمیں بیمار کے طوق و رَسن
اِس لئے کرتے ہیں ہم ماتم بپا زنجیر کا

حُرؑ کا سر زانوئے شہؑ پر سَر پہ رومالِ بتولؑ
آدمی دیکھا نہیں ایسا دھنی تقدیر کا

فاطمہ صغراؑ کھڑی دروازہ پر شام و سحر
راستہ تکتی تھی پھوپھی اکبرؑ دلگیر کا

(بشکریہ سوز خواں سَید ولی حیدر)

Presented by www.ziaraat.com

منور عباس شہابؔ (ایڈووکیٹ)

کبھی فرطِ ادب میں اشک افشانی نہیں جاتی
ہیں لب خاموش لیکن مرثیہ خوانی نہیں جاتی

حرم کی بے ردائی نے لیا ہے انتقام ایسا
یزیدیت کی پردوں میں بھی عریانی نہیں جاتی

نہ بھرتے رنگ اِس میں گر لہو سے کربلا والے
تو آج اسلام کی صورت بھی پہچانی نہیں جاتی

حکومت اہلِ دنیا کی فقط حاکم کے دَم تک ہے
دلوں پر جو حکومت ہو وہ سلطانی نہیں جاتی

کوئی حق کا مجاہد سَر بکف آتا ہے میداں میں
کھلے سَر شام کے بلوے میں سیدانی نہیں جاتی

ہزاروں بندشیں ہوتی ہیں ماتم پہ شہیدوں کے
شہابؔ اس پر بھی اپنی مرثیہ خوانی نہیں جاتی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پروفیسر مرزا قمر عباس وفاؔ کانپوری

فقط شہید کا حق ہے حیات بعدِ ممات
مگر وہ لوگ جو سبطِ نبیؐ کے ذاکر ہیں

Presented by www.ziaraat.com

سیّد سبطِ حسن انجم

شاہوں کا تذکرہ ہے نہ لشکر کی بات ہے
جو کربلا میں لُٹ گیا اُس گھر کی بات ہے

ذکرِ غمِ حسینؑ ہمیں کیوں نہ ہو عزیز
خوشنودیٔ خداؑ و پیمبرؐ کی بات ہے

مجلس اک احتجاج ہے ہر ظلم کے خلاف
پیغامِ عدل ، ماتمِ سرورؑ کی بات ہے

ہوگی نہ کربلا کی کبھی ختم داستاں
کہنے کو یوں تو صرف بہتر کی بات ہے

کس کس کو روئیں اہلِ حرم ہائے کیا کریں
ہے عُمر بھر کا داغ بھرے گھر کی بات ہے

یہ امتحانِ صبر بہت سخت ہے حسینؑ
محضر میں بے ردائیٔ خواہر کی بات ہے

قاصد کو کیا جواب دیں اِس بات کا حسینؑ
صغریٰؑ کے خط میں شادیٔ اکبرؑ کی بات ہے

سوزِ غمِ حسینؑ ملا جس کو مل گیا
انجم یہ اپنے اپنے مقدر کی بات ہے

(بشکریہ شاعر و مرثیہ خواں سیّد جاوید حسن)

Presented by www.ziaraat.com

سیّد وحیدؔ الحسن ہاشمی

کہو نہ حاجتِ ذکرِ شہِؑ ہدیٰ کیا ہے
حسینؑ ہی نے تو ثابت کیا خدا کیا ہے

غمِ حسینؑ دلوں کا نفاق دھوتا ہے
بس اب نہ پوچھو کہ رونے کا فائدہ کیا ہے

رضائے حق کی ہر اک راہ میں ہے نقشِ حسینؑ
میں کربلا سے نہ جاؤں تو راستہ کیا ہے

اگر حسینؑ کی سیرت پہ ہو سکا نہ عمل
تو پھر یہ مجلس و ماتم کا فائدہ کیا ہے

پلٹ نہ آتے جو دریا سے تشنہ لب عباسؑ
تو کون جانتا اِس دہر میں وفا کیا ہے

بقائے دیں کی ضمانت ہے فاطمہؑ کا پسر
نہیں حسینؑ تو اسلام میں دھرا کیا ہے

ردائے اہلِ حرم چھین کر نہ خوش ہو لعیں
وہ جان دینے کو تیار ہیں ردا کیا ہے

یہ کربلا کے شہیدوں نے حل کیا ورنہ
کسے خبر تھی فنا کیا ہے اور بقا کیا ہے

(بشکریہ مولانا ڈاکٹر سیّد باقر حسین زیدی)

Presented by www.ziaraat.com

پرنم الہ آبادی

سلامی کربلا میں کیا قیامت کی گھڑی ہوگی
چھری شبیرؑ کی گردن پہ جس دَم چل رہی ہوگی

کلیجہ تھام کر پیرِ فلک بھی رہ گیا ہوگا
کلیجے پر علی اکبرؑ کے برچھی جب لگی ہوگی

مجھے جانے دو پانی بھر کے یہ عباسؑ کہتے تھے
کئی دن کی پیاسی ہے سکینہؑ رو رہی ہوگی

حسینؑ ابنِ علیؑ نے کی ہے جو تیغوں کے سائے میں
بشر تو کیا فرشتوں سے نہ ایسی بندگی ہوگی

نبیؐ سے پیشتر محشر میں اُمت بخشوانے کو
حسینؑ ابنِ علیؑ آئیں گے دُنیا دیکھتی ہوگی

بڑے غمخوار ہیں وہ غم نہ کر بخشش کا اے پُرنمؔ
کرم سے پنجتنؑ کے حشر میں بخشش تری ہوگی

(بشکریہ امجد فرید صابری فرزند حاجی غلام فرید صابریؒ)

Presented by www.ziaraat.com

مولانا سیّد ذیشان حیدر جوادی کراروی کلیمؔ الہ آبادی

مجرئی جس نے مرے مولاؑ کو پہچانا نہیں
ایسا لگتا ہے اُسے فردوس میں جانا نہیں

دیکھو فطرسؔ آ گیا گہوارۂ شبیرؑ تک
کون کہتا ہے فرشتوں نے بھی پہچانا نہیں

بن گئے سائل گدائی کے شرف کو دیکھ کر
ورنہ اہلِ آسماں کو روٹیاں کھانا نہیں

قبضۂ فرزندِ زہراؑ میں ہے زلفِ مصطفیٰؐ
بات ہے سُلجھی ہوئی اب اِس کو اُلجھانا نہیں

دے دیا ہے فوجِ حرؑ کو سارا پانی شاہؑ نے
ظالمو اب شاہؑ کے بچوں کو ترسانا نہیں

کہتے تھے عونؑ و محمدؑ سے یہ ماں کے حوصلے
جنگ کرنا بدر ترائی کی طرف جانا نہیں

کربلا میں صبرِ سرورؑ دیکھنے آؤ خلیلؑ
آپ کو لاشِ پسر میدان سے لانا نہیں

یوں تڑپ کر کہتی تھی قبرِ سکینہؑ سے ربابؑ
سب وطن جاتے ہیں بیٹی کیا تمہیں جانا نہیں

Presented by www.ziaraat.com

یاورؔ اعظمی

مری آنکھوں سے یوں اشکِ غمِ سرورؑ نکلتے ہیں
صدف کے دہنِ تر سے جس طرح گوہر نکلتے ہیں

برائے بخششِ امت سناں کھانے کو مقتل میں
محمدؐ مصطفےٰ بن کر علی اکبرؑ نکلتے ہیں

کلیجہ کانپتا ہے حرملہ کا دل دھڑکتا ہے
کمانِ ظلم رن میں توڑنے اصغرؑ نکلتے ہیں

لئے مشک و علم عباسؑ جاتے ہیں سوئے دریا
یہ غل ہے جنگ پر اب فاتحِ خیبر نکلتے ہیں

کہا لیلیٰؑ نے یارب خیر کرنا میرے اکبرؑ کی
ستمگر اپنے ہاتھوں میں لئے خنجر نکلتے ہیں

شہِؑ دیں کھودنے بیٹھے ہیں رن میں تربتِ اصغرؑ
زمیں سے اپنے سر کو پھوڑتے پتھر نکلتے ہیں

چلے جب جنگ کو عونؑ و محمدؑ بولیں یہ زینبؑ
وغا کو رن میں میرے حمزہؑ و جعفرؑ نکلتے ہیں

محبت کربلا والوں کی یاورؔ رنگ لائے گی
جو اُن کی چاہ میں ڈوبے لبِ کوثر نکلتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

مصطفیٰؐ کیلئے / پروفیسر منظور حسین شورؔ

یہ سلسلہ ہے اٹل دینِ مصطفیٰؐ کیلئے
علیؑ نبیؐ کیلئے ہیں نبیؐ خدا کیلئے

میانِ باطل و حق زحمتِ تمیز بھی کر
یہ رہگزار ترستی ہے نقشِ پا کیلئے

وہ جس کا وقت کی تاریخ میں ہے نام، حسینؑ
وہ استعارۂ وحدت ہے کبریا کیلئے

علیؑ کا ذکر عبادت ہے بے رکوع و سجود
کہ سمت و جہت ضروری نہیں ہوا کیلئے

سقیفہ بند ہو ایماں کہ شام کا بازار
جواز کوئی تو ہو خونِ کربلا کیلئے

تھیں برقع پوش سبھی دخترانِ کوفہ و شام
نہ تھی ردا تو فقط بنتِ فاطمہؑ کیلئے

(بشکریہ سلام خواں سیّد حیدر رضا فرزندِ پروفیسر شورؔ علیگ)

Presented by www.ziaraat.com

جیتے رہو / شاہد نقوی

اے عزادارانِ سبطِ مصطفیٰؐ جیتے رہو
ہے تمہارے سَر پہ زہراؑ کی دعا جیتے رہو

دوڑتی دیکھی جو رگ رگ میں مئے حبِ علیؑ
مسکرا کر موت نے مجھ سے کہا جیتے رہو

زندگی چھینی اجل سے تم نے، پیری سے شباب
اے حبیبؑ ابنِ مظاہرؓ مرحبا جیتے رہو

اے شہیدو تم نے دینِ حق کو اپنا خوں دیا
تا ابد اب تم ہو اور قربِ خدا، جیتے رہو

اے عزادارو غمِ دنیا سے فرصت مل گئی
ہیں تمہارے اشک ہر غم کی دوا جیتے رہو

تم نے اصغرؑ مسکرا کر موت کی آغوش میں
مقصدِ سَرورؑ کو روشن کردیا جیتے رہو

اِس طرف پامالیوں کی زد پہ ہے قاسمؑ کا جسم
اور اُدھر خیمے میں ماں کی یہ دعا جیتے رہو

بے بسی سے تک رہے ہیں لاشِ اکبرؑ کو حسینؑ
بھائی کو لکھی ہے صغراؑ نے دُعا جیتے رہو

Presented by www.ziaraat.com

شاہد نقوی

جہاں بھی ظلمتِ باطل نے سر اُبھارا ہے
علیؑ کے چاند زمیں نے تجھے پکارا ہے

شکستہ عزم نہ سمجھو حسنؑ کی خاموشی
بہت بڑے کسی طوفان کا اشارہ ہے

ہمارے شبرؑ و شبیرؑ کو نہ بھول اسلام
ہمارے خوں نے تری نبض کو ابھارا ہے

غمِ حسینؑ کو آواز دو شکستہ دِلو
یہ غم نصیبوں کا سب سے بڑا سہارا ہے

کہو نہ بچ کے نکلنے کو ساتھیوں سے حسینؑ
تمہارے بعد کِسے زندگی گوارا ہے

اُٹھا کے مشک چلو سوئے شام اے عباسؑ
تمہیں سکینہؑ نے زندان سے پکارا ہے

اُٹھو لحد سے بہت رات ہوگئی اصغرؑ
وہ دیکھو خیمے سے ماں نے تمہیں پکارا ہے

ستم کے تیر سے مشکیزہ چھیدنے والے
یہ تیر تو نے سکینہؑ کے دل پہ مارا ہے

Presented by www.ziaraat.com

شاہد نقوی

کس کی ہمت تھی کہ اِس راہ گزر سے گزرے
مسکراتے ہوئے شبیرؑ جدھر سے گزرے

موت قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہی ہے اب تک
کربلا والے خدا جانے کدھر سے گزرے

چھڑ گیا تھا کہیں شبیرؑ کا قصہ شاید
ابھی روتے ہوئے کچھ لوگ اِدھر سے گزرے

ڈال دیجے رخِ اصغرؑ پہ عبا اے شبیرؑ
زخمِ گردن نہ کہیں ماں کی نظر سے گزرے

وہی کر سکتا ہے اندازۂ کربِ اکبرؑ
پیاس میں نوکِ سناں جس کے جگر سے گزرے

تھی یہ صغراؑ کی صدا خط مرا لیتا جائے
کربلا جاتے ہوئے جو بھی اِدھر سے گزرے

Presented by www.ziaraat.com

شاہد نقوی

چھوڑتا نہیں ہم کو کربلا کا غم تنہا
ورنہ چل نہیں سکتے ہم تو دو قدم تنہا

شاہؑ کے عزادارو ، تم کو خوفِ محشر کیا
ضامنِ شفاعت ہے ایک اشکِ غم تنہا

پھر کوئی غمِ دنیا اُس کو چھو نہیں سکتا
بخش دے جسے مالک ، کربلا کا غم تنہا

لُٹ چکے حرم شہؑ کے ، رات آگئی سَر پَر
اب تو چھوڑ دیں اِن کو بانیٔ ستم تنہا

وہ چلے حرم شہؑ کے ، ننگے سَر سُوئے کوفہ
آگے آگے اونٹوں کے اک اسیرِ غم تنہا

باندھ دے کوئی اِس میں ایک مشک چھوٹی سی
سُونا سُونا لگتا ہے پنجۂ علَم تنہا

(بشکریہ سلام خواں اشرف عباس و امتیاز رضا زیدی)

Presented by www.ziaraat.com

مولانا پروفیسر مرزا محمد اشفاق شوقؔ لکھنوی

خاک جو مرحب و عنتر کو چٹا دیتے ہیں
شیر کا جام بھی قاتل کو پلا دیتے ہیں

ہم ثنا کرتے ہیں جن کی، ہیں کریم ابنِ کریم
حق پہ آنچ آتے ہی گھر اپنا لٹا دیتے ہیں

عزت و شہرت و اقبال و وقار و دولت
کیا کہوں اپنے غلاموں کو وہؑ کیا دیتے ہیں

جس کو ہوتا نہیں کچھ آیۂ تطہیر کا پاس
ہم اُسے مجلسِ سرورؑ سے اُٹھا دیتے ہیں

کوثر و جنت و طوبیٰ کی جسے ہوتی ہے فکر
درِ حیدرؑ کا پتہ اُس کو بتا دیتے ہیں

ظلم کے آگے جھکاتے نہیں سر اہلِ یقیں
رہِ الفت میں گلا اپنا کٹا دیتے ہیں

قبر میں سوئیں گے آرام سے وہ اہلِ عزا
واحسیناؑ کی جو راتوں کو صدا دیتے ہیں

اہلِ محشر کی جھپک جاتی ہیں آنکھیں اے شوقؔ
حشر میں اشکِ عزا ایسی ضیاء دیتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

مثالی حسینؑ نے / سرفراز ابدؔ

دنیا جو دیکھی دِین سے خالی حسینؑ نے
بنیاد لا الٰہ کی ڈالی حسینؑ نے

جنت کی آرزو میں کہاں جا رہے ہیں لوگ!؟
جنت تو کربلا میں منگالی حسینؑ نے

تختِ شہی کا تختہ اُسی وقت ہو گیا
جب مسندِ رسولؐ سنبھالی حسینؑ نے

اللہ کے نبیؐ کو میسر نہ ہو سکے
انصارؓ ایسے پائے مثالی حسینؑ نے

بیعت کے بھی سوال کا واضح دیا جواب
ہرگز کسی کی بات نہ ٹالی حسینؑ نے

باغِ ارم کی حرؑ کو تو جاگیر بخش دی
کہتا ہے کون رکھ لیا مالی حسینؑ نے

فطرسؔ سے پوچھ لیجئے راہبؔ بھی ہے گواہ
چھوڑا نہ اک نشاں بھی سوالی حسینؑ نے

مقتل سے کیا اُٹھایا شبیہِ رسولؐ کو
لگتا ہے کائنات اُٹھالی حسینؑ نے

Presented by www.ziaraat.com

الف سے ی تک / سرفراز ابدؔ

تیغِ حیدرؑ کی ہے یہ چال الف سے ی تک
کر گئی کفر کو پامال الف سے ی تک

بات رونے کی نہیں ہے ابھی روتے کیوں ہو
شبِ ہجرت کا سنو حال الف سے ی تک

مدحِ مولائے دو عالم کا ازل سے میں بھی
قاعدہ پڑھتا ہوں ہر سال الف سے ی تک

"نقطۂ با" سے یہ ثابت ہوا کُل قرآں میں
میرے مولاؑ کا ہے احوال الف سے ی تک

دیکھ کر حضرتِ عباسؑ کو سب کہتے تھے
یہ تو حیدرؑ کی ہے تمثال الف سے ی تک

صاف اصغرؑ کے تبسم میں نظر آتا ہے
شاہِؑ دیں آپ کا اجلال الف سے ی تک

آہ و زاری ہو کہ آنسو کہ نشاں ماتم کے
یہ شفاعت کا ہے سب مال الف سے ی تک

ابوطالبؑ سے علیؑ تک کی مسافت میں ابدؔ
سب ہے اسلام کا احوال الف سے ی تک

Presented by www.ziaraat.com

علامہ عرفانؔ حیدر عابدیؒ

ٹھکرا کے تخت چل دیئے اِس بانکپن کے ساتھ
شاہی لپٹتی رہ گئی پائے حسنؑ کے ساتھ

لوگو امیرِ شام کجا اور حسنؑ کجا
بت کا مقابلہ نہ کرو بت شکن کے ساتھ

اسلام کی حیات کا عنوان بن گئے
چپکے ہوئے تھے دل کے جو ٹکڑے لگن کے ساتھ

امت نے خوب اجرِ رسالتؐ ادا کیا
باندھے گئے تھے بارہ گلے اِک رَسن کے ساتھ

یہ فاطمہؑ کے راج دُلاروں سے پوچھئے
اسلام زندہ رہتا ہے کس کس جتن کے ساتھ

سجادؑ بولے کیسے سکینہؑ کو غسل دوں
چپکا ہُوا ہے خوں بھرا کرتا بدن کے ساتھ

عرفاںؔ وہ در بدر کا بھکاری نہیں بنا
منسوب ہوگیا جو درِ پنجتنؑ کے ساتھ

(بشکریہ سوز خواں یاور عباس زیدی برادران و نقی حسین

Presented by www.ziaraat.com

ہمارے پاس / محشرؔ لکھنوی

کیا ہے بتائیں آپ کو کیا کیا ہمارے پاس
ہے حُبِّ پنجتنؑ کا خزانہ ہمارے پاس

عباسِؑ نامور سا ہے آقا ہمارے پاس
بیمارِؑ کربلا سا مسیحا ہمارے پاس

ہم لوگ فاطمہؑ کی دعاؤں کا ہیں اثر
ہے کس قدر بلند یہ رُتبہ ہمارے پاس

آلِ نبیؐ کا ذکر عبادت سے کم نہیں
فرشِ عزا ہے مثلِ مصلےٰ ہمارے پاس

صورت سے یہ زمانہ ہمیں دے گا کیا فریب
ہے سیرتِ حسینؑ کا نقشہ ہمارے پاس

ساحل سے آرہی ہے علمدار کی صدا
آجاؤ لے کے کوزہ سکینہؑ ہمارے پاس

محشرؔ ہمیں جہاں کی بلاؤں کا ڈر نہیں
نادِ علیؑ کا رہتا ہے پہرہ ہمارے پاس

(بشکریہ نوحہ خواں سیّد محمد نقی / الذوالفقار)

Presented by www.ziaraat.com

اشرفؔ جارچوی

آجاؤ امامت کی حسیں بارہ دری تک
پہنچو گے اِسی در سے خدا اور نبیؐ تک

دنیا تو خدا کہنے لگی مولا علیؑ کو
تم مولا کے مفہوم میں اُلجھے ہو ابھی تک

اللہ سلامت رکھے ہم اہلِ عزا کو
اے ہادیٔ دوراںؑ، تری آمد کی گھڑی تک

جب اشک مِری آنکھ سے نکلے ترے غم میں
رومالِ بتولؑ آگیا اشکوں کی لڑی تک

طوفان ہو آندھی ہو اجل ہو کہ منافق
ہمت نہیں آجائے مِرے گھر کی گلی تک

ہر دور میں اِس گھر کے سخنور رہے اشرفؔ
جبریلِؑ خوش اطوار سے فرزندِ ولیؔ تک

Presented by www.ziaraat.com

سلام

زینبؑ کمالِ صانعِ قدرت کا نام ہے
زینبؑ جمالِ رُوئے مشیّت کا نام ہے
زینبؑ جلالِ صاحبِ غیرت کا نام ہے
زینبؑ مآلِ کارِ صداقت کا نام ہے
زینبؑ ہے نام عزمِ رسالت مآبؐ کا
زینبؑ ہے نام دبدبۂ بوترابؑ کا
زینبؑ شعورِ دین پناہی کا نام ہے
زینبؑ شعاعِ نورِ الٰہی کا نام ہے
زینبؑ یزیدیت کی تباہی کا نام ہے
زینبؑ حسینیت کی بقا ہی کا نام ہے
زینبؑ ہے نام عظمتِ آلِؑ رسولؐ کا
زینبؑ ہے جزو، دین کے اصلِ اصول کا
زینبؑ دلِ حبیبِؐ الٰہی کا چین ہے
زینبؑ نظیرِ فاتحِؑ بدر و حنین ہے
زینبؑ جنابِ فاطمہؑ کی نورِ عین ہے
زینبؑ شریکِ کارِ امامِ حسینؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

زینبؑ حسینیت کی مکمل کتاب ہے

زینبؑ یزیدیت کا مدلل جواب ہے

زینبؑ ہے گُلستانِ سیادت کی پاسباں

زینبؑ ہے مصطفیٰؐ کی شریعت کی پاسباں

زینبؑ ہے کاروانِ ہدایت کی پاسباں

زینبؑ ہے ہر نبیؑ کی نُبوت کی پاسباں

زینبؑ کی والدہؑ ہے رسالتؐ کے ساتھ ساتھ

زینبؑ رہے گی زندہ امامت کے ساتھ ساتھ

(بشکریہ مصنف و محقق ایوب نقوی مصطفیٰ آبادی)

☆☆☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

کوثرؔ نقوی

کچھ بھی بجز آلِ پیمبرؐ نہیں دیکھا جاتا
اُنکے سائل سے کوئی دَر نہیں دیکھا جاتا

کیسے ہم دیکھ سکیں نقشِ کفِ پائے حسینؑ
ہم سے تو مہرِ منور نہیں دیکھا جاتا

عصرِ عاشور بھی شبیرؑ کا نعرہ ہے وہی
دیں ہو مشکل میں تو لشکر نہیں دیکھا جاتا

خَلق سے کہتا ہے مقتل میں یہ اندازِ حسینؑ
شوقِ سجدہ ہو تو خنجر نہیں دیکھا جاتا

بَرسَرِ نیزہ یوں آنکھوں سے ہیں آنسو جاری
شہؑ سے زینبؑ کو کھلے سر نہیں دیکھا جاتا

جب سے تربت میں سُلا آئے ہیں اصغرؑ کو حسینؑ
ماں سے گہوارۂ اصغرؑ نہیں دیکھا جاتا

ثمرؔ ہوشنگ آبادیؒ

پیمبروںؑ کی زیارت نصیب ہوگی تمہیں
درِ حسینؑ پہ بیٹھو نظر جمائے ہوئے

(بشکریہ شاعرِ اہلبیتؑ قیصرؔ جعفری)

Presented by www.ziaraat.com

سلام / بشکریہ الحاج شبیر شاہ و انور نظام الدین

کھنچتی ہوئی زمیں پہ جو زنجیرِ پا چلی
لکھتی ہوئی مظالمِ جور و جفا چلی

مُڑ مُڑ کے انبیاؑ کی نظر دیکھنے لگی
زینبؑ مقامِ صبر میں وہ راستہ چلی

فریاد کر رہی تھی رَسن پیشِ کبریا
جب قید ہو کے ذرّیتِ مصطفیٰؐ چلی

جب حرملا نے تیر، کماں سے رہا کیا
ناوک کے ساتھ جانبِ اصغرؑ قضا چلی

دونوں کو پردہ پوشیٔ امت کا دھیان تھا
بھائی تھا بے کفن تو بہن بے ردا چلی

رودادِ کربلا کوئی زینبؑ سے پوچھ لے
کس کس کو ساتھ لائی تھی اور لے کے کیا چلی

اک دوپہر میں لٹ گیا کنبہ بتولؑ کا
اے کربلا کے دشت یہ کیسی ہوا چلی

جلتے ہوئے خیام وہ بیچارگی کی شام
عباسؑ تم کہاں ہو بہن بے ردا چلی

Presented by www.ziaraat.com

قمرؔ سہارنپوری

شاہؑ دیں کا نام لیجے خندہ پیشانی کے ساتھ
کربلا کا ذکر کیجے اشک افشانی کے ساتھ

واقعاتِ کربلا کچھ اور اُبھریں گے ابھی
خونِ ناحق چُھپ نہیں سکتا ہے آسانی کے ساتھ

گردشِ دوراں کی زنجیریں ابھی کٹ جائینگی
یاعلیؑ کہہ کر تو دیکھو، جوشِ ایمانی کے ساتھ

ہم غلامانِ علیؑ کو خوفِ محشر کس لئے
یا علیؑ کہہ کر گزر جائیں گے آسانی کے ساتھ

بھول سکتا ہی نہیں اسلام احسانِ حسینؑ
مٹ نہیں سکتا غمِ شبیرؑ آسانی کے ساتھ

مرحبا صبرِ حسینؑ ابنِ علیؑ صد مرحبا
دِل کے ٹکڑے کردیئے قربان آسانی کے ساتھ

ہر عمل شبیرؑ کا تفسیرِ قرآں بن گیا
ہر عمل مربوط تھا آیاتِ قرآنی کے ساتھ

مدحِ اہلبیتؑ کرنے کو تو کرتا ہے قمرؔ
علم و فن کے اعترافِ تنگ دامانی کے ساتھ

Presented by www.ziaraat.com

اختر فتح پوری (گلدستۂ انوار)

کربلا والوں کے جیسے امتحاں ہوتے نہیں
اِس قدر ظلم و ستم اے آسماں ہوتے نہیں

یاد آتا ہے ہمیں کرب و بلا کا سانحہ
بے سبب ہم رات دن وقفِ فغاں ہوتے نہیں

جان دے دی شہؑ نے لیکن بیعتِ فاسق نہ کی
دین کے شبیرؑ جیسے پاسباں ہوتے نہیں

کربلا جنت نشاں شبیرؑ کے دم سے ہوئی
ریت کے میداں وگرنہ گلستاں ہوتے نہیں

بخش دے حرؑ کی خطائیں تحفۂ جنت بھی دے
حضرتِ شبیرؑ جیسے میزباں ہوتے نہیں

بھر لیا مشکیزہ منہ کو پھیر کر عباسؑ نے
پیاس میں ایسے وفا کے پاسباں ہوتے نہیں

شمر سے کہتا کوئی عابدؑ کو مت بیڑی پہنا
بستۂ زنجیر ایسے ناتواں ہوتے نہیں

یوں ضعیفی میں جواں ہوکر لڑے مثلِ حبیبؑ
ایسے تو عہدِ جوانی میں جواں ہوتے نہیں

Presented by www.ziaraat.com

ریحانؔ اعظمی

کھلی ہے تشنہ لبی کی کتاب پانی میں
وفا دِکھا گئی خیبر کا باب پانی میں

جمالِ حضرتِ عباسؑ، تیغ و مشک و عَلَم
چمک رہے ہیں کئی آفتاب پانی میں

سوار پیاسا رہا، راہوار پیاسا رہا
اگرچہ ڈوب چکی تھی رکاب پانی میں

پِلا پِلا کے شہیدوں کے نام پر پانی
نکالی خوب یہ راہِ ثواب پانی میں

اِدھر سبیل لگائی اُدھر مہکنے لگے
غمِ حسینؑ کے تازہ گلاب پانی میں

اگر حسینؑ نہ ہوتے تو مِل گیا ہوتا
تمام کارِ رسالت مآبؐ پانی میں

ٹپکنے لگتا ہے دل خون ہو کے آنکھوں سے
نجانے دیکھتی کیا ہیں ربابؑ پانی میں

عجب شہادتِ شبیرؑ کا ہے پس منظر
سوال دشت میں دیکھا جواب پانی میں

Presented by www.ziaraat.com

لبِ سکینہؑ سے جو پیاس بَن کے اُبھرا تھا
سمٹ کے آگیا وہ اضطراب پانی میں
لگا کے بندشِ آبِ رواں شہِؑ دیں پر
عدو کی ہوگئی مٹی خراب پانی میں
بجز شجاعتِ عباسِؑ نامور ریحان
لکھا ہے کس نے وفا کا نصاب پانی میں

سلام / بشکریہ سوز خواں زوّار حسین

مجرئی کہتے تھے شہؑ کچھ نہیں پروا مجھ کو
نہیں دیتے تو نہ دیں پانی یہ اعدا مجھ کو
کہتا تھا حُرِؑ دلاور کہ خوشا میرا نصیب
مل گیا حضرتِ شبیرؑ سا آقا مجھ کو
صغراؑ ، اکبرؑ سے یہ کہتی تھی کہ وعدہ کرلو
لینے کب آؤ گے واری گئی بھیا مجھ کو
شب کو جب کان میں آئی کسی بچے کی صدا
بولی بانوؑ مرے اصغرؑ نے پکارا مجھ کو

Presented by www.ziaraat.com

مجرئی کہتے ہیں / ریحانؔ اعظمی

مجرئی کہتے ہیں شبیرؑ کا شیدا مجھ کو
حشر کی دھوپ کا پھر کیا رہا خطرہ مجھ کو

کہتی تھی عونؑ و محمدؑ سے یہ بنتِ زہراؑ
پی لیا پانی تو دِکھلانا نہ چہرہ مجھ کو

بولے عباسؑ کہ شرمندہ ہوں بچوں سے بہت
جانبِ خیمہ نہ لے جایئے آقا مجھ کو

لاشِ اکبرؑ پہ یہ فرماتے تھے رو کر شبیرؑ
زخم دِکھلاتے ہو دِکھلانا تھا سہرا مجھ کو

بانوؑ کہتی تھیں مِری سانس رُکی جاتی ہے
مار ڈالے گا یہ ٹھہرا ہُوا جھولا مجھ کو

قید خانے میں سکینہؑ کا بیاں تھا بابا
آیئے ڈستا ہے زنداں کا اندھیرا مجھ کو

آکے روضے پہ محمدؐ کے پکاریں زینبؑ
دَر بدر آپ کی اُمت نے پھرایا مجھ کو

(بشکریہ سوز خواں وقار حسین و نقی برادران)

Presented by www.ziaraat.com

سید عقیلؔ عباس جعفری

چلی ہے رسمِ صداقت حسینؑ کے گھر سے
جہاں نے پائی یہ دولت حسینؑ کے گھر سے

قیامِ حق کیلئے جان تک لٹا دینا
پڑی ہے یہ بھی روایت حسینؑ کے گھر سے

جو تجھ کو ناز ہے اسلام پر تو سُن واعظ
تجھے ملی ہے یہ نعمت حسینؑ کے گھر سے

جنابِ حُرؑ ہی نہیں ہم نے کتنے لوگوں کی
بدلتی دیکھی ہے قسمت حسینؑ کے گھر سے

یزید کیا ترے اجداد نے بتایا نہ تھا
عبث ہے خواہشِ بیعت حسینؑ کے گھر سے

میں حُرؑ کی طرح گھرا ہوں یزیدیوں میں عقیلؔ
پہ میں بھی رکھتا ہوں نسبت حسینؑ کے گھر سے

(بشکریہ سوز خوانِ اہلبیتؑ محترمہ حاجیانی انیس فاطمہ زیدی)

Presented by www.ziaraat.com

سید عقیلؔ عباس جعفری

کہاں وہ فکر دنیا کوئی دامن گیر رکھتے ہیں
کہ اپنے ہاتھ میں جو دامنِ شبیرؑ رکھتے ہیں

شبِ عاشور یہ بجھتے چراغوں سے ہُوا روشن
اندھیرے میں بھی کچھ چہرے عجب تنویر رکھتے ہیں

نظر آتی نہیں لیکن رگ و پے میں اُترتی ہے
عجب تلوار ہے جو اصغرؑ بے شیر رکھتے ہیں

اُنہیں بے مقنع و چادر کرے گا کیا بھلا کوئی
جو سَر پر سائبانِ چادرِ تطہیر رکھتے ہیں

زمینِ حضرتِ مونسؔ میں رکھا ہے قدم لیکن
نہ منصب سے غرض نہ خواہشِ جاگیر رکھتے ہیں

(بشکریہ سوز خواں آدابِ زہراؑ (مونا) بیگم سیّد عاقل حسین)

کربلا و شام و کوفہ جارہے ہیں آج بھی
روزِ عاشورہ جنہیں شبیرؑ نے آواز دی

(شاعرِ اہلبیتؑ سیّد سردار حسین زیدی مرحوم)

Presented by www.ziaraat.com

ظفر عباس ظفرؔ

حسینؑ کرب و بلا کو بسا کے سوئے ہیں
مدینہ چھوڑ کے جنگل میں آ کے سوئے ہیں

اُسی کے واسطے مانگی تھی مہلتِ یک شب
حسینؑ حرؑ کا مقدر جگا کے سوئے ہیں

جو ساتھ لے کے گئے داغِ ماتمِ شبیرؑ
چراغ اپنی لحد میں جلا کے سوئے ہیں

سکینہؑ پاس نہ جھولا نہ گود مادر کی
کہاں پہ اصغرِؑ نادان جا کے سوئے ہیں

زبانِ خشک سے مانگا تھا پیاس میں پانی
ملا ہے تیر مگر مسکرا کے سوئے ہیں

اُٹھا نہ زوجۂ حرؑ اِن یتیم بچوں کو
طمانچے شمر کے معصوم کھا کے سوئے ہیں

لحد بھی تر نہ ہوئی ہائے بے کسیٔ حسینؑ
پسر کی لاش پہ آنسو بہا کے سوئے ہیں

(بشکریہ سوز خواں سیّد عزادار حسین کاظمی)

Presented by www.ziaraat.com

سہیلؔ شاہ

یہ ماتم کی صدا زندہ رکھے گی
ہمیں کرب و بلا زندہ رکھے گی

عَلَم کے سائے میں آجا کہ تجھ کو
پھریرے کی ہَوا زندہ رکھے گی

علیؑ کے عشق میں مرجائے جو بھی
اُسے اُس کی قضا زندہ رکھے گی

عزا شبیرؑ کی مرنے نہ دے گی
دعائے سیّدہؑ زندہ رکھے گی

میں دنیا سے چلا جاؤں گا لیکن
مجھے شہؑ کی عزا زندہ رکھے گی

ہمیشہ قید خانے کی فضا کو
سکینہؑ کی بکا زندہ رکھے گی

سہیلؔ اپنے کفن میں ساتھ لے جا
تجھے خاکِ شفا زندہ رکھے گی

(بشکریہ سلام خواں انیس حیدر نقوی)

Presented by www.ziaraat.com

کربلا کی شیر دل خاتونؑ / مولانا عرشیؔ اعظم گڑھی

کربلا کی شیر دِل خاتون زینبؑ السلام

السلام اے ثانی زہراؑ ئے خوشخو نیک نام

در بدر کی ٹھوکریں اور وہ مصائب الاماں!

اور گئیں تم کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام

شام کے بازار میں پہنچا جو لُٹ کر قافلہ

کیا قیامت تھی تماشہ دیکھتے تھے خاص و عام

چھِن گئی سر سے رِدا بازو بندھے اور اُف نہ کی

صبر و ضبطِ زینبؑ دلگیر کا ہے کیا مقام

اے شریکِ کارِ حق اے حامیٔ دینِ نبیؐ

اے محمدؐ کی نواسی تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام

کس طرح تیرے مصائب کا بیاں عرشیؔ سے ہو

جب جگر پھٹتا ہو اِن اذکار سے اے نیک نام

(بشکریہ سلام خواں سیّد باقر حسین اعظمی)

Presented by www.ziaraat.com

شہرہ علی اکبرؑ کا / شاعر و سوز خواں کاشفؔ زیدی

ہر سمت جہاں میں ہے شہرہ ، علی اکبرؑ کا
رُتبہ ہے خلائق میں اعلیٰ ، علی اکبرؑ کا

شبیرؑ جُھلاتے تھے عباسؑ کے جھولے کو
عباسؑ جھلاتے ہیں ، جھولا علی اکبرؑ کا

ہمشکلِ پیمبرؐ کے ، نیزہ نہ لگا ظالم
ہے پھول سے بھی خوش تر ، سینہ علی اکبرؑ کا

سَرورؑ نے سِناں کھینچی جب سینۂ اکبرؑ سے
تو ساتھ کلیجہ بھی آیا علی اکبرؑ کا

فریاد تھی سَرورؑ کی ، امداد کرو بابا
اُٹھتا نہیں بیٹے سے لاشہ علی اکبرؑ کا

پوچھا گیا جب شہؑ سے کیوں خم ہے کمر مولا
فرمایا اُٹھایا تھا لاشہ علی اکبرؑ کا

کونین کی شہزادی دیتی ہے دُعا کاشفؔ
زینبؑ کو جو دیتا ہے پُرسہ علی اکبرؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

سلام

اہلِ کوفہ نے دغا مسلمؑ سے بے تقصیر کی
خود لکھا بیعت کریں گے حضرتِ شبیرؑ کی

کس قدر یہ ظلم تھا دینِ پیمبرؐ کے خلاف
ایک بیکس پر چڑھائی لشکرِ بے پیر کی

زخم کھاتے جاتے تھے اور کرتے جاتے تھے دعا
خیر ہو اے مالکِ کون و مکاں شبیرؑ کی

بعدِ قتلِ حضرتِ مسلمؑ ہر اک بے دین نے
جتنی ممکن تھی ہتک آمیز وہ تدبیر کی

در پہ لٹکایا سرِ مسلمؑ تماشے کیلئے
لاش کھینچی ہر گلی کوچے میں بے تقصیر کی

(بشکریہ سوز خوان عارف حسین و اطہر جعفری)

Presented by www.ziaraat.com

مرثیے

☆ اگر اختصار مقصود ہو تو ایسے بند چھوڑے جاسکتے ہیں کہ جن پر x کا نشان بنا ہوا ہے۔

☆ اگر مختصر مرثیہ پڑھنا ہو تو وہاں پر ختم کردیں جہاں مطلع / مصرعۂ اولیٰ کے بعد .....﴿﴿﴿﴿﴿ کا نشان بنا ہوا ہے۔ تاہم اگر مرثیے کو طول دینا ہو تو اس نشان کو نظر انداز کرکے مرثیے کو آخر / اختتام تک پڑھا جائے۔ گویا اس نشان کا مطلب یہ ہے کہ حسبِ ضرورت اس مقام پر مرثیہ ختم کردیں یا آگے بڑھ جائیں۔

☆ "اور" جہاں کھینچ کر پڑھنا ہے وہاں مد کی علامت ~ اور جہاں و کے بغیر یعنی مختصر پڑھنا ہے وہاں ساکن "٨" کی علامت موجود ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

ترتیب	مصرعۂ اولیٰ	موضوع	Page
1	گھر سے جب بہرِ سفر سیّد عالم نکلے	روانگی از مدینہ	231
2	جاتی ہے بہار آج مدینے کے چمن سے	ایضاً	235
3	جب چلے یثرب سے سبطِ مصطفیٰؐ سوئے عراق	ایضاً	240
4	جب ہوا یوسفِ زہراؑ کا سفر یثرب سے	ایضاً	244
5	پہلی منزل جو مدینے سے ہوئی سرور کو	ایضاً	248
6	اس درجہ بے قرار تھے سلطانِ بحر و بر	ایضاً	252
7	مضطر تھے شبِ ہشتمِ ذی الحجہ کو شبیرؑ	روانگی از مکہ	255
8	وطن سے چھٹکے کوئی خستہ جاں شہید نہ ہو	شہادت حضرت مسلمؑ	259
9	انساں کیلئے موت ہے غم بے وطنی کا	ایضاً	263
10	کوفے میں داخلہ ہے سفیرِ امام کا	ایضاً	267
11	شہؑ نے جب چاند محرم کا سفر میں دیکھا	رویتِ ہلال محرم	270
12	اے اہلِ عزا پھر الم و غم کے دن آئے	آمدِ ایامِ عزا	273
13	حضرت کو ہوا ماہِ محرم جو سفر میں	احوالِ جنابِ صغراؑ	276
14	جس گھڑی نہر پہ خیمے شہِ والا کے ہوئے	ورودِ کربلا	279
15	ہفتمِ ماہِ محرم کی ہوئی جبکہ سحر	محصوری سے رخصت تک	281
16	جس دم سنی امامِ اُمم نے صدائے حرؑ	شہادتِ حضرتِ حرؑ	284
17	باقی جو رفیقِ شہِ دیں رہ گئے دو چار	شہادتِ حضرتِ حبیبؑ	287
18	ہفتم سے تا دہم جو ہوا قافلے کا حال	احوالِ اعزہ، احبا و علی اصغرؑ	290

Presented by www.ziaraat.com

نمبر	مصرعۂ اولیٰ	موضوع	Page
19	مسلمؑ کے لال جبکہ شہیدِ جفا ہوئے	رخصتِ عونؑ و محمدؑ	294
20	رنمیں زینبؑ کی جو آغوش کے پالے آئے	شہادتِ عونؑ و محمدؑ	299
21	جب زخم کھا کے بنتِ علیؑ کے پسر گرے	ایضاً	303
22	زینبؑ جو ننگے پاؤں کھڑی تھی قریبِ در	ایضاً	306
23	رخصت ہُوا حسینؑ سے جب نوجواں پسر	شہادتِ حضرت علی اکبرؑ	309
24	اکبرؑ کی لاش جبکہ نہ پائی حسینؑ نے	ایضاً	312
25	پہنچے پسر کی لاش پہ جب شاہِ بحر و بر	لاشِ اکبرؑ در خیمہ	314
26	چھٹا جو شاہ سے پیری میں نوجواں فرزند	شہادت حضرت علی اکبرؑ	316
27	جب دلبرِ زہراؑ کی شہادت کا دن آیا	ایضاً	320
28	لاش اکبرؑ کی جو مقتل سے اُٹھا لائے حسینؑ	ایضاً	325
29	پھری جو مومنورن سے سواری اکبرؑ کی	لاشِ اکبرؑ درِ خیمہ	328
30	جب لاشۂ پسر کو اُٹھایا حسینؑ نے	ایضاً	331
31	پہنچا جو رن میں شبر ذی جاہ کا پسر	شہادتِ حضرتِ قاسمؑ	334
32	گھوڑے سے جبکہ قاسمِ گلگوں قبا گرا	ایضاً	337
33	قریبِ لاشۂ قاسمؑ جو پہنچے سرورِ دیں	ایضاً	340
34	مشک بھر کر سوئے خیمہ جو علمدار چلے	شہادتِ حضرتِ عباسؑ	343
35	جب ہوئے بازوئے عباسؑ قلم دریا پر	ایضاً	347
36	تیغ کا وار جو عباسؑ کے شانے پہ لگا	ایضاً	349
37	جب زانوئے حسینؑ پہ عباسؑ مر گئے	ایضاً	352

Presented by www.ziaraat.com

نمبر	مصرعہ اولیٰ	موضوع	Page
38	شبیرؑ جبکہ رن سے چلے سوئے خیمہ گاہ	پرسۂ شہادتِ حضرت عباسؑ	355
39	لکھا ہے جب کوئی حامی نہ شاہ دیں کا رہا	رخصت و شہادتِ علی اصغرؑ	357
40	مومنو بے کس و بے یار ہے مظلوم حسینؑ	قاسمؑ و عباسؑ و اکبرؑ کا پرسہ	361
41	ریتی پہ برچھی کھائے پڑا تھا جو نورِ عین	رخصت و شہادتِ علی اصغرؑ	364
42	گہوارے سے حسینؑ جو اصغرؑ کو لے چلے	ایضاً	368
43	پہنچے جو قتل گاہ میں شاہِ فلک جناب	ایضاً	371
44	بانوؑ پچھلے پہر اصغرؑ کیلئے روتی ہے	ایضاً	374
45	امامِ پاک کو جب اشقیاء نے گھیر لیا	احوالِ شبِ عاشور	377
46	کتب میں ہے شبِ عاشور کا یہ حال لکھا	ایضاً	380
47	لکھا ہے جب شبِ عاشور گزری ایک پہر	ایضاً	384
48	کوفے کو چلا قاصد صغرؑ اجو وطن سے	آمدِ قاصدِ صغرؑ در کربلا	388
49	امتحاں گاہ میں پہنچے جو شہِ جن و بشر	ایضاً	391
50	عباسؑ کو حسینؑ جو دریا پہ رو چکے	شہادتِ امام حسینؑ	393
51	جب رن میں سبطِ احمدِ مختار گھر گیا	بوقتِ عصر اک مسافر کا آنا	397
52	جب قتل رن میں ہو چکا لشکر حسینؑ کا	عصرِ عاشور	402
53	جب آخری سلام کو خیمے میں آئے شاہ	رخصتِ امام حسینؑ	405
54	جب ماریہ کے دشت میں وارد ہوا زعفرؓ	ورودِ زعفرؓ جن در کربلا	408
55	جب کربلا میں شاہ کا لشکر ہوا شہید	ایضاً	412
56	جب ہوئی ظہر تلک قتل سپاہِ شبیرؑ	امام کا خدا سے مکالمۂ شکر	416

Presented by www.ziaraat.com

نمبر	مصرعہ اولیٰ	موضوع	Page
57	جب خاتمہ خیر ہوا فوجِ شاہ کا	رخصتِ آخر	419
58	جس دم نگینِ خاتم پیغمبراں گرا	شہادتِ امام حسینؑ	424
59	پیاسا ہے کئی دن سے یداللہ کا جانی	امام کا ذوالجناح سے کلام	428
60	لوٹا گیا جو آلِ محمد کا کارواں	بعدِ قتلِ شاہ	431
61	غارتِ خیمۂ سرور کو جب آئے اعدا	تاراجیٔ خیام	436
62	جب رخصتِ حسینؑ کا ہنگام آگیا	فریادِ زینبؑ عصرِ عاشور	441
63	جو کربلا میں ہوئی شاہ پر جفا سنیے	قبضِ روحِ امامِ حسینؑ	445
64	جب رن میں قتل فوجِ شہِ کربلا ہوئی	تاراجیٔ خیام و فریادِ زینبؑ	449
65	جب رن میں بعدِ شامِ غریباں سحر ہوئی	ایضاً	454
66	جب گل چراغِ ترتِ خیر الورا ہوا	تاراجیٔ خیام و شامِ غریباں	457
67	نمودِ شامِ غریباں ہجومِ آفت ہے	شامِ غریباں آمدِ مولا علیؑ	462
68	شامی جو شمعِ دینِ الٰہی بجھا چکے	تاراجیٔ خیام و اسیریٔ اہلِ حرم	465
69	آج مقتل میں عجب بیس و ساماں ہیں حرم	شامِ غریباں	468
70	لکھتے ہیں راویانِ جگر سوز یہ کلام	ایضاً	473
71	کربلا میں شہ والا کے حرم لٹتے ہیں	تاراجیٔ خیام	478
72	جبکہ پابندِ سلاسل ہوئے بولے سجادؑ	اسیری و روانگی از کربلا	481
73	جب کربلا میں عترتِ اطہار لٹ گئی	ایضاً	483
74	جب لٹ کے کربلا سے اسیرِ ستم چلے	ایضاً	486

Presented by www.ziaraat.com

نمبر	مصرعہ اولیٰ	موضوع	Page
75	یوں رقم کرتا ہے اک راوی مغموم و فگار	احوالِ بازارِ کوفہ	489
76	دیارِ کوفہ میں جب آلِ مصطفیٰ آئی	مکالمۂ امام حسینؑ و زینبؑ	492
77	جب حرم قلعۂ شیریںؒ کے برابر آئے	اشتیاق و فریادِ شیریںؒ	497
78	جب کہ شیریںؒ نے سنا سیّد والا آئے	احوالِ شیریںؒ	501
79	آمد آمد حرم شاہ کی دربار میں ہے	دربارِ شام	507
80	جبکہ دربار میں ناموسِ پیمبر آئے	سرِ امام در آغوشِ سکینہؑ	512
81	غل ہے دربار میں ناموسِ پیمبر آئے	آمدِ ہند دربار میں	515
82	آمد ہے اہلبیتِ پیمبر کی شام میں	بازار و دربارِ شام و سکینہؑ	520
83	یا علیؑ آیئے زنداں میں حرم روتے ہیں	احوالِ قید خانۂ شام	524
84	سر اپنا پیٹ کے فضہؑ سے ہندؑ نے پوچھا	قید خانہ میں آمدِ ہندؑ	526
85	قید خانے سے جو نزدیک تھا حاکم کا محل	ایضاً	529
86	عابدؑ کو جب یزید سے بابا کا سر ملا	احوالِ دربارِ شام	532
87	پہنچی جو قید خانے میں ہندِؑ نکو سیر	مکالمۂ سیّدِ سجادؑ و ہندؑ	534
88	قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہندؑ آتی ہے	ایضاً	538
89	قید خانے میں سکینہؑ کو جو لائی تقدیر	احوالِ جنابِ سکینہؑ	542
90	سر حسینؑ جو زندانِ شام میں آیا	شہادتِ جنابِ سکینہؑ	546
91	سکینہؑ شام کے زنداں میں تھی الم سے نڈھال	ایضاً	549
92	زنداں میں جبکہ دخترِ شبیرؑ مر گئی	ایضاً	552

Presented by www.ziaraat.com

نمبر	مصرعہ اولیٰ	موضوع	Page
93	سر جو شبیرؑ کا زندان میں لائے خدام	احوال و شہادتِ جنابِ سکینہؑ	555
94	جب قید سے اسیر رہا ہو گئے تمام	رہائی اہلبیتؑ	559
95	حسینؑ بے کس و بے پر کا آج چہلم ہے	چہلم شہدائے کربلا	562
96	چہلم جو کربلا میں بہتر کا ہو چکا	چہلم شہدائے کربلا	564
97	شام سے جب اہلبیتؑ باسرِ عریاں چلے	رہائی و چہلم شہدائے کربلا	567
98	پہنچے اسیر شام سے چھٹ کر جو کربلا	قبور شہداء پر المجرم کے بین	570
99	جب چھٹکے قیدِ شام سے سجادؑ گھر چلے	یادِ اقرباء	573
100	چھٹ کر جب آیا شام سے کنبہ رسول کا	واپسیٔ مدینہ	576
101	جب آفتوں کے گرفتار قید سے چھوٹے	رہائی اہلبیتؑ	581
102	وطن میں جب حرمِ شاہِ نامدار آئے	واپسیٔ مدینہ	584
103	یثرب سے کربلا کے مسافر قریب ہیں	ایضاً	586
104	لکھا ہے چھوٹکے یثرب میں جب حرم آئے	ایضاً	589
105	مالکِ سلطلتِ کوفہ جو مختار ہوئے	رودادِ مظالم	592
106	حسینؑ سبطِ رسولِ زمن سلام علیک	الوداع و سلامِ رخصت	596
107	واحسرتا کہ شاہ کا ماتم ہوا تمام	ایضاً	600
108	ہاں دوستو کمی نہ ہو اب شور و شین میں	ایضاً	603
☆☆	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	☆☆☆☆☆☆☆☆	
109	ماں کا جو سایہ فاطمہؑ کے سر سے اُٹھ گیا	رحلتِ حضرتِ خدیجہؑ	606

Presented by www.ziaraat.com

نمبر	مصرعہ اولیٰ	موضوع	Page
110	آیا بہت قریب نبیؐ کا دمِ وصال	رحلتِ رسولؐ خدا	609
111	بیمار جب کہ احمدِ مختار ہو گئے	رحلتِ رسولِؐ خدا	611
112	اے اقربا رؤو کہ یہ فصلِ عزا ہے	ایضاً	615
113	تھا یاد میں نبیؐ کی جو زہراؑ کا غیر حال	بعدِ رسولؐ خدا تا رحلتِ سیدہؑ	618
114	بلبا کو روتے روتے جو زہراؑ گزر گئی	شہادتِ جنابِ سیدہؑ	622
115	جب خلق سے وقت سفرِ فاطمہؑ آیا	ایضاً	626
116	راوی بیان کرتا ہے زہراؑ کا ماجرا	ایضاً	629
117	دنیا سے جب گزر گئیں زہراؑ جگر فگار	ایضاً	631
118	دنیا سے آج رحلتِ بنتِ رسولؐ ہے	ایضاً	633
119	زخمی ہوئے جو حیدرِؑ صفدر نماز میں	ضربت بر فرقِ مولا علیؑ	636
120	اکیسویں کی رات قیامت کی رات تھی	شہادتِ امیر المومنینؑ	640
121	اے روزہ دارو آہ و بکا کے یہ روز ہیں	شہادتِ امیر المومنینؑ	644
122	کیا سبطِ مصطفیٰ کی شہادت کی رات تھی	شہادتِ امام حسنؑ	647
123	شربتِ تلخ سے شبرؑ نے وہ کلفت پائی	ایضاً	650
124	جس دم حسنؑ کا زہر سے ٹکڑے جگر ہوا	ایضاً	654
125	زہرِ دغا سے غیر جو حالِ حسنؑ ہوا	ایضاً	657
126	کفن پنہا کے جو شبرؑ کو لے چلے شبیرؑ	ایضاً	662
127	ہاں دوستو یہ وقت ہے اندوہ و محن کا	ایضاً	664

Presented by www.ziaraat.com

نمبر	مصرعہ اولیٰ	موضوع	Page
128	دشمن معاویہ ہوا شاہِ حسنؑ کا جب	شہادتِ امام حسنؑ	667
129	پڑا ہے غش میں حسینؑ غریب کا جانی	شہادتِ سیدِ سجادؑ	672
130	جب عابدِؑ بیکس کو پیامِ اجل آیا	ایضاً	675
131	بال بکھرا دیں غلامانِ رسولِؐ دو جہاں	شہادتِ امام محمد باقرؑ	678
132	حشر برپا ہے مدینے میں قیامت ہے قریب	ایضاً	682
133	قولِ صادق ہے سنیں دلسے غلامانِ حسینؑ	شہادتِ امامِ جعفرِ صادقؑ	685
134	قتلِ کاظمؑ کا دیا حکم جو عباسی نے	شہادتِ امام موسیٰ کاظمؑ	689
135	وارثِ صابر و شاکر تھے جو راضی بہ رضا	شہادت امام علی رضاؑ	694
136	تھا وہی عالم غربت میں رضا کا عالم	ایضاً	697
137	قید میں مولا تقیؑ شام و سحر رہتے تھے	شہادتِ امام محمد تقیؑ	699
138	قید ہو کر جو چلے شہر مدینہ سے تقیؑ	ایضاً	702
139	کونسا ظلم تھا جو مولا نقیؑ نے نہ سہا	شہادتِ امام علی نقیؑ	707
140	معتمد کا تھا زمانہ کہ ہوا ظلم یہ آہ	شہادتِ امام حسن عسکریؑ	713
141	جب زہر سے شہید ہوئے گیارھویں امامؑ	ایضاً	710
142	چھٹ کر پدر سے بیکس و تنہا تھے عسکریؑ	ایضاً	716
143	اے صاحبؑ الزماں یہ زمانہ الم کا ہے	امامِ زمانہ اور کربلا	719
144	سجادؑ جب دوبارہ اسیرِ جفا ہوئے	شہادتِ جنابِ زینبؑ	722
145	جب کربلا سے لٹکے وطن کو حرم پھرے	رحلتِ جنابِ ربابؑ	727
146	مختار قیدِ کوفہ سے جب ہو گئے رہا	ایضاً	730

Presented by www.ziaraat.com

گھر سے جب بہرِ سفر سیدِؑ عالم نکلے

گھر سے جب بہرِ سفر سیدِؑ عالم نکلے
سَر جُھکائے ہوئے بادیدۂ پُرنم نکلے
خویش و فرزند پَرے باندھ کے باہم نکلے
روکے فرمایا کہ اِس شہر سے اب ہم نکلے
رات سے گریۂ زہراؑ کی صدا آتی ہے
دیکھیں قسمت ہمیں کس دشت میں لیجاتی ہے

رُخ کیا شہؑ نے سُوئے قبرِ شہنشاہِؑ اَنام
بہرِ تسلیم جُھکے متّصلِ بابِ سلام
اِذن پا کر جو گئے قبر کے نزدیک امام
عرض کی آیا ہے آج آخری رخصت کو غلام
یہ مکاں ہم سے اب اے شاہِؑ زمن چُھٹتا ہے
آج حضرتؑ کے نواسے سے وطن چُھٹتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

چَین سے سب ہیں گھروں میں مجھے ملتا نہیں چَین
سخت آفت میں ہے اب آپ کا یہ نورُالعین
ٹکڑے دل ہوتا ہے جب رو کے حرم کرتے ہیں بَین
ننھے بچوں کو بھلا لے کے کدھر جائے حسینؑ

شہر میں چین نہ جنگل میں اماں ملتی ہے
دیکھئے قبر مسافر کو کہاں ملتی ہے

یہ وہ دن ہیں کہ پرندے بھی نہیں چھوڑتے گھر
مجھ کو درپیش ہے اِن روزوں میں آفت کا سفر
ساتھ بچوں کا ہے اے بادشہِ جنّ و بشر
ہے کہیں قتل کا ساماں کہیں لُٹ جانے کا ڈر

تنگ جینے سے ہوں پاس اپنے بُلالو نانا
اپنی تربت میں نواسے کو چھُپالو نانا

Presented by www.ziaraat.com

یہ بیاں کر کے جو تعویز سے لپٹے سرورؑ
یوں ہِلی قبر کہ تھرائی ضریحِ انور
آئی تربت سے یہ آوازِ حبیبِ داور
تیری غربت کے میں صدقے مرے مظلوم پسر
کوئی سمجھا نہ مری گود کا پالا تجھ کو
ہائے اعدا نے مدینے سے نکالا تجھ کو

گھر سے جب بہرِ سفر سید عالم نکلے

کئی دن سے تری مادر کو نہیں قبر میں چین
آئی تھی شب کو مرے پاس یہ کرتی ہوئی بین
گھر مرا لُٹتا ہے فریاد رسولِ الثقلینؐ
صبح کو اپنا وطن چھوڑ کے جاتا ہے حسینؑ
کہنے آئی ہوں کہ منہ قبر سے موڑوں گی میں
اپنے بچے کو اکیلا تو نہ چھوڑوں گی میں

Presented by www.ziaraat.com

شہؑ پکارے کہ خدا حافظ و ناصر آمّاں

آپ سے ہوتا ہے رخصت یہ مسافر اماں

مدتِ زیست کوئی دَم میں ہے آخر اماں

اب نہیں آس کہ آنا ہو یہاں پھر اماں

سمجھے تھے ہم لحدیں ایک ہی جا ہوویں گی

کیا قیامت ہے کہ قبریں بھی جدا ہوویں گی

یہ بیاں کر کے چلے واں سے شہِؑ کون ومکاں

بے کسی چہرے پہ چھائی تھی تو آنسو تھے رواں

لوگ سَر پیٹ کے اُس دَم ہوئے یوں گریہ کُناں

پیچھے تابوت کے جس طرح سے ہو شورِ فُغاں

غل تھا اے سیدِ ذی جاہ ، خدا کو سونپا

اے مدینے کے شہنشاہ ، خدا کو سونپا

گھر سے جب بہرِ سفر سیدِ عالم نکلے

Presented by www.ziaraat.com

جاتی ہے بہار آج مدینے کے چمن سے

جاتی ہے بہار آج مدینے کے چمن سے
ہے بُغض لعینوں کو شہنشاہِ زَمن سے
تنگ آئے ہیں شبیرؑ اب اعدا کے چلن سے
کرتے ہیں بیاباں کی طرف کوچ وطن سے

فرماتے ہیں یہ منزلِ آخر کا سفر ہے
مدفون مسافر ہوں کہاں ، کس کو خبر ہے

اب میں رہِ معبود میں گھر چھوڑ رہا ہوں
آرام گہہِ خیرِ بشر چھوڑ رہا ہوں
صغراؑ کو بھی بادیدۂ تَر چھوڑ رہا ہوں
ہر چند ہے بیمار مگر چھوڑ رہا ہوں

احباب کی فرقت کا قلق ساتھ ہے میرے
لیکن یہ مسرت ہے کہ حق ساتھ ہے میرے

Presented by www.ziaraat.com

فرمایا یہ رُخ کرکے سُوئے قبرِ پیمبرؐ
نانا مجھے روضے سے چُھڑاتے ہیں ستم گر
رہ رہ کے یہی سوچتا ہوں بادِلِ مضطر
ایسا نہ ہو کٹ جائے مدینے میں مِرا سَر
خوں میرا مدینے میں جو بہہ جائے گا نانا
اِس شہر کی توقیر میں فرق آئے گا نانا

پھِر سُوئے بقیعہ رُخِ پُر نُور پھِرایا
اشک آنکھوں سے بہنے لگے دل غم سے بھر آیا
مجرے کے لئے سَر بہ ادب اپنا جُھکایا
رو رو کے یہ خاتونِ قیامت کو سُنایا
اماں تِرا گھر ہوتا ہے برباد خبر لے
سَر پیٹتی ہے زینبؑ ناشاد خبر لے

Presented by www.ziaraat.com

اَمّاں جسے تُو نے تھا بڑے ناز سے پالا
اعدا نے اُسے آج مصیبت میں ہے ڈالا
ہوتا ہے جُدا تجھ سے ترا مَنّتوں والا
اب کون کرے گا ترے مدفن پہ اُجالا
جنگل میں جو گھر جاؤں خبر لینے کو آنا
خنجر کے تلے گود میں سَر لینے کو آنا

تھرا کے پھر آواز یہ دی روحِ حسنؑ کو
بھائی نہ بُھلا دینا محبت کے چلن کو
جنگل سے چلا جاؤں جو میں نہرِ لبن کو
اعدا سے بچا لینا ذرا آکے بہن کو
اماں نے بہت چُومے ہیں ہمشیر کے بازو
باندھے نہ کوئی زینبؑ دِل گیر کے بازو

Presented by www.ziaraat.com

سُن کر یہ سخن کانپ گئی زینبؑ مضطر
فرمایا یہ کیا کہہ رہے ہیں سبطِ پیمبرؐ
جرأت ہے کسی کی جو تشدد کرے مجھ پر
عباسؑ سا جرار ہے زینبؑ کا برادر
شہؑ بولے بہن اکبرؑ و عباسؑ نہ ہوں گے
اُس وقت ترے شیر ترے پاس نہ ہوں گے

عباسؑ گزر جائیں گے ہاتھ اپنے کٹا کر
ٹکڑے تنِ قاسمؑ کے پڑے ہوں گے زمیں پر
چھِد جائے گا برچھی کی اَنی سے دلِ اکبرؑ
اک تیر سے ہو جائیں گے بے جاں علی اصغرؑ
خوں عونؑ و محمدؑ کا بھی بہہ جائے گا بَن میں
بس ایک بھتیجا ترا رہ جائے گا بَن میں

Presented by www.ziaraat.com

غش ہوگا بھتیجا بھی ترا تپ سے زمیں پر

ہوگا نہ کوئی دوست نہ ہمدرد نہ یاور

دوڑائیں گے گھوڑے مرے لاشے پہ ستم گر

جل جائیں گے خیمے، تری لٹ جائے گی چادر

سر ننگے جو آئے گی مری لاش پہ زینبؑ

رونے بھی نہ پائے گی مری لاش پہ زینبؑ

جاتی ہے بہار آج مدینے کے چمن سے / ظہورؔ جارچوی

مولانا سیّد ذیشان حیدر جوادی کراروی کلیمؔ الہ آبادی

طعنۂ ابتر کو سُن کر احمدِ مختار نے

جو خلوصِ دل سے مانگی وہ دُعا ہیں فاطمہؑ

نشانِ سجدہ کے ساتھ یارو نشانِ ماتم بھی ہے ضروری

وہ مال محشر میں ہوگا جعلی کہ جس پر اُنکا نشاں نہیں ہے

Presented by www.ziaraat.com

جب چلے یثرب سے سبطِ مصطفیؐ سوئے عراق

جب چلے یثرب سے سبطِ مصطفیؐ سوئے عراق
تھی در و دیوار سے پیدا صدائے اِلفراق
جدّ کے روضے پر گئے رُخصت کو باصد اشتیاق
عرض کی نانا بُلاتے ہیں مجھے اہلِ نفاق

ہو گیا دریافت یہ خط کے قرینے سے مجھے
کرتے ہیں ظالم جُدا اِس دَم مدینے سے مجھے

دیکھنا یہ موسمِ گرما یہ بچّے نازنیں
دھوپ کی شدت یہ ریگستاں ہے اور جلتی زمیں
اب وطن میں اپنے زندہ واپس آنے کے نہیں
آپ کا روضہ کہیں ہوگا مِرا مرقد کہیں

تفرقہ اُمّت نے ڈالا سر بصحرا ہم چلے
فاطمہؑ صغرا رہی مرقد کے سائے کے تلے

Presented by www.ziaraat.com

اپنی اپنی جا چھپے بیٹھے ہیں سارے وَحش و طَیر
میں چلا ہوں اِس تپش میں دیکھئے اُمّت کا بَیر
یہ سفر اور ساتھ کچّا، لوگ دُشمن، ملک غیر
مجھ پہ جو گزرے سو گزرے پَر رہے بچّوں کی خیر
دیکھئے حق میں مِرے کیا مرضیٔ غفار ہے
فاطمہؑ صغرا جُدا گھر میں یہاں بیمار ہے

ہے سفر گرمی کا اور بچے مِرے ہمراہ ہیں
گُل سے نازک تَر کہیں یہ رشکِ مہر و ماہ ہیں
منزلوں دریا نہیں ہیں اور نہ کوسوں چاہ ہیں
در پئے تذلیل و ایذا دشمنِ بدخواہ ہیں
ہم ہیں اور غربت ہے اور خالق کی ذاتِ پاک ہے
وادیٔ وحشت ہے اور صحرائے آفت ناک ہے

Presented by www.ziaraat.com

مرقدِ پُر نُور سے اتنے میں آئی یہ صدا
کیا کروں شبیرؑ دل سینے میں ٹکڑے ہو گیا
گوشۂ مرقد میں بسمل سا تڑپتا ہوں پڑا
کیا کروں کچھ بس نہیں ہے جو رِضائے کبریا

اِس سفر میں تجھ کو چھوڑوں گا نہ اے دل خواہ میں
پیٹتا روتا چلوں گا کربلا ہمراہ میں

جب چلے یثرِب سے سبطِ مصطفیٰؐ سوئے عراق

اے مِرے لختِ جگر ایسی جگہ ہے کربلا
رنج اُٹھاتے آئے ہیں جس جا پہ خاصانِ خدا
حضرتِ آدمؑ نے ٹھوکر کھائی خوں پا سے بہا
آ گیا تھا واں تلاطم میں سفینہ نوحؑ کا

موردِ آفات وہ جا اے مِرے دل خواہ ہے
اور خصوصاً وہ جگہ تیری تو وعدہ گاہ ہے

Presented by www.ziaraat.com

سُن کے یہ باتیں ہوئی ہر ایک کی حالت تباہ
تھی صدائے وا حسینا نالہ و فریاد و آہ
اُس طرف ہِلتا تھا گنبد اِس طرف روتے تھے شاہؑ
دَم بہ دَم مرقد پہ تھی اک یاس و حسرت کی نگاہ

ہائے جب رخصت ہوئے قبرِ رسولؐ اللہ سے
دُور تک دیکھا کئے مڑ مڑ کے حضرت راہ سے

رُخصتِ خیرُ البشر سے دِل ہُوا شہؑ کا فگار
آئے ماں کی قبر پَر رُخصت کو روتے زار زار
قبرِ مادر پَر جُھکا ملنے کو جب وہ بے قرار
فاطمہؑ زہرا کی تربت کانپ اُٹھی ایک بار

سارے انصارؓ و قریش اُس وقت جی کھونے لگے
مرد و زن جتنے کھڑے تھے سب کے سب رونے لگے

جب چلے یثرِب سے سبطِ مصطفیٰؐ سُوئے عراق / عزاؔ

Presented by www.ziaraat.com

جب ہُوا یوسفِ زہراؑ کا سفر یثرب سے

جب ہُوا یوسفِ زہراؑ کا سفر یثرِب سے
چاند حیدرؑ کا چلا وقتِ سحر یثرِب سے
ساتھ راہی ہوئے سب خویش و پسر یثرب سے
نکلے مغموم شہِؑ جنّ و بشر یثرب سے

لحدِ ختمِ رُسلؐ ، تربتِ زہراؑ چھوٹی
گھر بزرگوں کا چھُٹا ، فاطمہ صغراؑ چھوٹی

صغراؑ کہتی تھی نہ غم کیجئے بیماری کا
پاؤں پر گِرتی ہوں میں مجھ کو نہ چھوڑو لِلّٰہ
ہاتھ میں جوڑتی ہوں اے مِرے اچھّے بابا
رحم کیجے مِری حالت پہ یہ لونڈی ہو فدا

اچھی میں ہو لوں تو ہوں یاں سے روانہ بابا
یا میں دنیا سے گزر جاؤں تو جانا بابا

Presented by www.ziaraat.com

کہہ کے یہ شاہؑ سے منہ پھیر کے وہ رونے لگی
بات سے بس نہ چلا اشکوں سے منہ دھونے لگی
یاس جانے سے ہوئی، جانِ حزیں کھونے لگی
حرمِ شاہؑ میں فریاد و بکا ہونے لگی
اُن کو آرام نہ تھا بے کس و تنہا کیلئے
منہ کو آتے تھے جگر بہنوں کے صغراؑ کیلئے

بولے پیشانی پہ منہ رکھ کے امامؑ دو جہاں
کیا خفا ہو گئیں بابا سے تم اے راحتِ جاں
جا کے کوفے میں اگر موت نے دی ہم کو اماں
وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تم کو بُلالیں گے وہاں
دیر میں پہنچے سواری تو نہ گھبرانا تم
ساتھ نانی کے مِری جان چلی آنا تم

Presented by www.ziaraat.com

باتیں کرتے تھے یہ صغراؑ سے شہِ کون و مکاں
آئے جو اتنے میں ہمشکلِ رسولِؐ دو جہاں
دیکھ کر بھائی کو بولی وہ بصد آہ وفغاں
آؤ بھیا علی اکبرؑ میں تمہارے قرباں

اپنا کچھ بس نہیں بابا تو ہمیں چھوڑ چلے
تم بھی کیا خواہرِ ناشاد سے منہ موڑ چلے

ہم تو مہماں کوئی دن کے ہیں نہ جاؤ بھائی
اب یقیں ہے کہ ہمیں آکے نہ پاؤ بھائی
لو مجھے زلف سمن بُو کی سُنگھاؤ بھائی
لُوں بلائیں میں ذرا پاس تو آؤ بھائی

المِ ہجر میں دنیا سے سفر کرتے ہیں
کوئی حسرت تو نہ رہ جائے کہ ہم مرتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

خاک پر گر کے تڑپنے لگی وہ خستہ جگر
روئے بیمار کو سینے سے لگا کر سرورؑ
دل جو بھر آیا سکینہؑ کا پکاری رو کر
اپنا کچھ بس نہیں اللہ نگہباں خواہر
چھُٹ کے ہم تم سے بصد رنج والم جاتے ہیں
لو بہن آ کے گلے مِل لو کہ ہم جاتے ہیں

جب ہوا یوسفِ زہراؑ کا سفر یثرب سے

(بشکریہ سوز خواں پروفیسر سیّد علی ذاکر و تنظیم نقوی)

صباؔ اکبر آبادیؒ

یہاں سے ہوتی ہے تبلیغ دین و ایماں کی
ادارہ دین کا ہے مجلسِ عزا کیا ہے!

(بشکریہ تاجدار عادل)

Presented by www.ziaraat.com

پہلی منزل جو مدینے سے ہوئی سرورؑ کو

پہلی منزل جو مدینے سے ہوئی سرورؑ کو
یاد سب کرنے لگے فاطمہؑ مضطر کو
دردِ فرقت نے جو بے تاب کیا گھر بھر کو
کہا کبریٰؑ نے یہ بُلوا کے علی اکبرؑ کو

شاہؑ سے پوچھ کے پھر شہر میں جاؤ بھیا
دل تڑپتا ہے بہن کو مِری لاؤ بھیا

پاس اُس کے نہیں واں کوئی بھی نانی کے سِوا
کون اُٹھائے گا اُسے کون پِلائے گا دوا
غش سے فرصت اُسے پہلے ہی نہ ہوتی تھی ذرا
آنکھ بھی اب تو نہیں کھولتی ہوگی صغراؑ

نانی اِک دَم کو جُدا اُس سے نہ ہوتی ہوں گی
بیٹھی گردن کو جُھکائے ہوئے روتی ہوں گی

Presented by www.ziaraat.com

سُن کے یہ شاہؑ سے جا کر علی اکبرؑ نے کہا
خیمے میں فرقتِ صغراؑ سے ہے اِک حشر بپا
گو، کسی بی بی کو فرصت نہیں رونے سے ذرا
حالِ کبریٰؑ متغیّر ہے مگر سب سے سِوا
حکم گر پاؤں ، تو بیمار کو دیکھ آؤں میں
مصلحت ہو تو اُسے ساتھ یہاں لاؤں میں

رو کے اکبرؑ سے یہ کہنے لگی بنتِ حیدرؑ
کہیو صغراؑ سے یہ تم میری طرف سے اکبرؑ
پھوپھی قربان ہو مت کھوئیو جاں رو رو کر
ہاں دُعا کیجیو اللہ سے یہ شام و سحر
کچھ نہ پردیسیوں پہ راہ میں آفت آئے
سفرِ کوفہ سے شبیرؑ سلامت آئے

Presented by www.ziaraat.com

سُن چکے سب کے جو اکبرؑ یہ پیامِ جانکاہ
چڑھ کے شب دیزِ فلک سیر پہ لی شہر کی راہ
بنی ہاشم کے محلے میں جو پہنچا وہ ماہ
جاکے صغراؑ کو کسی نے یہ خبر دی ناگاہ
لو مبارک ہو کہ ہمشکلِ پیمبرؐ آیا
اب نہ روؤ تمہیں لینے علی اکبرؑ آیا

پونچھ کر آنکھوں سے آنسو لگی کہنے صغراؑ
میں نہ کہتی تھی کہ بُلوائیں گے مجھ کو بابا
آگے ڈیوڑھی کے جو گھوڑے سے اُترتے دیکھا
ہاتھ پھیلا کے کہا آؤ میں صدقے بھیا
اپنے بابا کی محبت کے میں قربان گئی
تم مجھے لینے کو آئے ہو میں پہچان گئی

Presented by www.ziaraat.com

یہ جو اکبرؑ نے سُنا بھر کے دمِ سَرد کہا
ابھی بابا نے بُلایا نہیں تم کو صغراؑ
ہے فقط مجھ کو تسلی کو تمہاری بھیجا
اِس پہ ٹھہرا ہے بُلانا کہ تمہیں ہوئے شفا
تم کو تپ ہے یہ سفر اور ہی سامان کا ہے
ساتھ لے جانے میں نقصان تِری جان کا ہے

دیر تک بھائی بہن روئے گلے مِل مِل کر
عرض کی روک بھی سکتی نہیں تم کو خواہر
منتظر ہوئے گا منزل پہ تمہارا لشکر
سُن کے یہ اُس سے ہوئے آہ روانہ اکبرؑ
جس طرح ہوگئی اکبرؑ سے وہ دل گیر جُدا
ہو کسی بھائی سے اِس طرح نہ ہمشیر جُدا

پہلی منزل جو مدینے سے ہوئی سَرورؑ کو

(بشکریہ سوز خواں سیّد ظہیر حسن رضوی جارچوی)

Presented by www.ziaraat.com

اِس درجہ بے قرار تھے سلطانِ بحر و بر

اِس درجہ بے قرار تھے سلطانِؑ بحر و بر
نکلے تھے جب زمانۂ حج میں پئے سفر
مُڑ مُڑ کے دیکھتے تھے، سُوئے کعبہ تھی نظر
تھا رنج قلبِ شاہؑ پہ چھُٹنے کا اِس قدر
کہتے تھے وعدہ گہہ کا بڑا اشتیاق ہے
لیکن فراقِ حج بھی مِرے دل کو شاق ہے

مجبور ہو کے جاتا ہوں اے ربِ ذُوالمِنَن
ورنہ میں چھوڑتا نہ مزارِ شہِؑ زَمن
ماں کی لحد نہ چھوڑتا، نے مرقدِ حسنؑ
مَر کر یہیں پہ دفن جو ہوتا یہ بے وطن
ہوتا نصیب قرب، رسولِ زمنؐ کا بھی
مادر کی بھی لحد کا، مزارِ حسنؑ کا بھی

Presented by www.ziaraat.com

راضی مگر ہوں میں تری مرضی پہ اے خدا
جو جو پڑیں گے مجھ پہ مصائب اٹھاؤں گا
تیری ہی ذات پر مجھے تکیہ رہا سدا
اب تجھ سے چاہتا ہوں یہ قوت بھی کر عطا
کٹ جائے یہ بھی مرحلہ صبر و رِضا کے ساتھ
میری زباں پہ شکر رہے ہر بَلا کے ساتھ

اِیذا ہو راہ میں کہیں یا سختیٔ سفر
ہر وقت میں تجھی پہ رہے بس مِری نظر
مطلق ہِراس ہو نہ مجھے لاکھ ہوں خطر
ہو جائے یہ بھی تیری ہی نصرت سے جنگ سَر
حسرت یہ ہے کہ سجدے میں گردن اگر کٹے
امت کی مغفرت کی دعا میں یہ سَر کٹے

Presented by www.ziaraat.com

گردن صغیر کی ہدفِ تیر ہو تو کیا
نذرِ اجل جو اکبرؑ دلگیر ہو تو کیا
عباسؑ سا جری تہہِ شمشیر ہو تو کیا
نیزے کی نوک پر سرِ شبیرؑ ہو تو کیا

پیاسے شہید نہر پہ مہماں تمام ہوں
اُمت کی مغفرت کے یہ ساماں تمام ہوں

افسوس کی جگہ ہے جو ایسا ہو بادشاہ
رہنے نہ پائے گھر میں وہ اُمت کا خیر خواہ
ہر جا ہوں قتل کے لئے آمادہ روسیاہ
پائے اماں نہ خانۂ معبود میں بھی آہ

ایسے ستم ہوں جس پہ وہ مجبور کیا کرے
کیونکر نہ حج کو چھوڑ کے کرب و بلا چلے

اِس درجہ بے قرار تھے سلطانِؑ بحر و بر
(بشکریہ سوز خواں اکبر حسین زیدی ودلبرؔ زیدی)

Presented by www.ziaraat.com

مضطر تھے شبِ ہشتمِ ذوالحجہ کو شبیرؑ

مضطر تھے شبِ ہشتمِ ذی الحجہ کو شبیرؑ
تھا قصد مصمم کہ سوئے کوفہ ہوں رہ گیر
کرتے تھے کبھی یاس سے رو رو کے یہ تقریر
اب یاں سے کہاں دیکھئے لے جاتی ہے تقدیر
پھر کر جو وطن جائیں تو جانا نہ ملے گا
اب ہم کو بجز قبر ٹھکانا نہ ملے گا

تھے سبطِ نبیؐ کوچ کی تدبیر میں اُس رات
کی آ کے جو ابنِ حنفیہؓ نے ملاقات
بھائی سے بغل گیر ہوئے شاہِؑ خوش اوقات
کی عرض محمدؓ نے کہ اے قبلۂ حاجات
کوفے کی طرف جانے میں اندیشۂ جاں ہے
مکے میں مکیں ہوں کہ بزرگوں کا مکاں ہے

Presented by www.ziaraat.com

حضرت نے کہا ہوتا ہوں ناچار روانا
بھاتا ہے کسے اپنا وطن چھوڑ کے جانا
میں بیکس و مظلوم ہوں دشمن ہے زمانا
اب تو ہے مدینے میں نہ مکے میں ٹھکانا
حاسد ہے کوئی ، در پئے آزار ہے کوئی
حامد ہے نہ کوئی ، نہ مددگار ہے کوئی

منہ پیٹ لیا سُن کے محمدؐ نے یہ تقریر
رو رو کے کہا گر ہے یہی خواہشِ تقدیر
ناموس کو چھوڑو یہیں اے حضرتِ شبیرؑ
حُرمت سے حرم میں رہیں وہ صاحبِ تطہیر
پردیس میں کیا جانیے کیا جَور و جفا ہو
ڈر ہے کہیں زینبؑ نہ گرفتارِ بَلا ہو

Presented by www.ziaraat.com

زینبؑ کی اسیری کا سخن سنتے ہی یک بار
تھرا گیا دِل ، رونے لگے سیّدِ ابرارؑ
سنتی تھی یہ تقریر جو سب زینبِؑ ناچار
محمل سے محمدؐ کو پکاری بہ دلِ زار
کی تم نے سفارش مِری کیا آہ برادر
بھائی سے چھُڑاتے ہو مجھے واہ برادر

یہ کہہ کے جو روئی اسدُاللہ کی پیاری
ابنِ حَنَفِیّہؒ کے بھی آنسو ہوئے جاری
حضرت نے کہا بھائی سے باگریہ ٔ و زاری
بہنیں مِری قیدی ہوں یہ ہے مرضیٔ باری
کٹ کر سرِ شبیرؑ تو نیزے پہ عَلَم ہو
پیچھے کھلے سَر قافلہ ٔ اہلِ حرم ہو

Presented by www.ziaraat.com

یہ سب تو مرے ساتھ ہیں آفت کے سفر میں
پر فاطمہ صغراؑ کو میں چھوڑ آیا ہوں گھر میں
ہے اُس کی جُدائی سے عجب درد جگر میں
ڈر ہے کہیں مرجائے نہ وہ ہجرِ پدر میں
روئے تو مرے سر کی قسم دیجیو بھائی
بیمار کو سینے سے لگا لیجیو بھائی

صغراؑ کا سُنا نام تو بانوؑ یہ پکاری
کہہ دیجیو مادر تمہیں بھولی نہیں پیاری
بہنوں کو بھی ہے آٹھ پہر یاد تمہاری
اصغرؑ مری گودی میں کیا کرتا ہے زاری
راتوں کو ترے غم میں نہیں سوتی ہے کبراؑ
جب ذکر ترا ہوتا ہے تب روتی ہے کبراؑ

مضطر تھے شبِ ہشتمِ ذی الحجہ کو شبرؑ

Presented by www.ziaraat.com

وطن سے چھٹ کے کوئی خستہ جاں شہید نہ ہو

وطن سے چھٹ کے کوئی خستہ جاں شہید نہ ہو
کوئی مسافرِ بے خانماں شہید نہ ہو
کسی کے گھر پہ کوئی میہماں شہید نہ ہو
شہید ہو تو وہ تشنہ دہاں شہید نہ ہو

سفر میں موت کا آنا بڑی مصیبت ہے
جو لاش دفن نہ ہو اور بھی قیامت ہے

ہُوا یہ ظلم زمانے میں دو غریبوں پر
وہ ایک بے کس و مضطر ہے فاطمہؑ کا پسر
اور ایک مسلمؑ بے پَر غریب و خستہ جگر
کوئی نہ اُن کا معیں تھا نہ آپ کا یاور

قلق یہ تھا کہ شہؑ مشرقین بھی بچھڑے
پَرائے دیس میں دو نورِ عین بھی بچھڑے

Presented by www.ziaraat.com

مقیمِ خانۂ ہانیؓ تھے مسلمؑ پُر غم
اُنہیں بھی قتل کیا ظالموں نے ہائے ستم
یہ انقلاب یہ رنگِ دو رنگیٔ عالم
اَماں کی فکر میں دَر دَر پھرے سفیرِ حرم
بڑھی جو پیاس بہت تھرتھرا کے بیٹھ گئے
قریبِ شب دَرِ طوعہؓ پہ آ کے بیٹھ گئے

مکاں سے نکلی جو طوعہؓ تو بولی گھبرا کر
کہ آپ کون ہیں بیٹھے ہیں کس لیے دَر پَر
دبی زباں سے کہا اک غریب ہوں ، خواہر
پِلا دے آپ مجھے بہرِ ساقیٔ کوثر
یہ سُن کے نذرِ امامِؑ انام لے آئی
محل میں جا کے وہ پانی کا جام لے آئی

Presented by www.ziaraat.com

وہ آب پی کے بھی اُٹھے نہ جب تو اُس نے کہا
کہ پانی پی چکے اب گھر کو جاؤ بہرِ خدا
اسیر کرنے کو مسلمؑ کے پھرتے ہیں اعدا
عیال، فکر میں ہوں گے کہ رہ گئے کس جا
غضب ہے پھر جو غریبوں کے دل کو کل نہ پڑے
تلاش میں کوئی بی بی کہیں نکل نہ پڑے

۸

یہ سُن کے آہ بھری اور کہا بدیدۂ تر
نہ بیٹھتے ترے دَر پر کہیں جو ہوتا گھر
کہاں عیال، جنہیں فکر ہوگی اے خواہر
یہاں بہن ہے نہ بھائی نہ زوجہ و دختر
نہ جانے وہ بھی یونہی غم میں ہیں کہ چین سے ہیں
حسینؑ ہم سے جُدا، ہم جُدا حسینؑ سے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

یہ نام سُن کے پکاری وہ عاشقِ زہراؑ
حسینؑ آپ کے کیا ہیں کہا مرے مولا
وہ بولی نام و نسب کچھ بتایئے لِلّٰہ
کہا کہ مردِ غریبُ الوطن کا نام ہی کیا
وطن وہی ہے جہاں اہلِ بیتؑ رہتے ہیں
مجھے حسینؑ کا ادنیٰ غلام کہتے ہیں

یہ سُن کے اُس نے تڑپ کر کہا بشدتِ غم
یہ خاکسار بھی ہے اک کنیزِ شاہِؑ اُمم
چُھپاؤ مجھ سے نہ لِلّٰہ ، حالِ درد و اَلم
بتادو نام ، تمہیں جانِ فاطمہؑ کی قسم
کہا حرم سے جو چُھوٹا وہ بے نصیب ہوں میں
وکیلِ سبطِ نبیؐ ، مسلمؑ غریب ہوں میں
وطن سے چُھٹ کے کوئی خستہ جاں شہید نہ ہو/نسیمؔ

Presented by www.ziaraat.com

انساں کیلئے موت ہے غم بے وطنی کا

انساں کیلئے موت ہے غم بے وطنی کا
جانکاہ ہے اندوہ و اَلم بے وطنی کا
صدمہ نہیں کچھ موت سے کم بے وطنی کا
آفت ہے قیامت ہے ستم بے وطنی کا

کانٹوں کے اَلم سیدِ سجادؑ سے پوچھو
ایذائے سفر مسلمِؑ ناشاد سے پوچھو

کی سخت دَغا کوفیوں نے گھر میں بُلا کے
سب پھِر گئے جن لوگوں کے دعوے تھے وفا کے
لاکھوں ہیں عدو جائیں کدھر جان بچا کے
آفت میں گرفتار ہوئے کوفے میں آکے

یاور نہیں ہمدم نہیں غم خوار نہیں ہے
نرغے میں ہیں اور کوئی مددگار نہیں ہے

Presented by www.ziaraat.com

منہ کر کے سُوئے چرخ کہا، شکر خدایا
راحت ہے یہ بندے نے جو کچھ ظلم اُٹھایا
غم یہ ہے کہ ہے دور یدُاللہ کا جایا
شبیرؑ کے ہاتھوں سے کفن ہم نے نہ پایا
دنیا سے سُوئے خلد کوئی دَم میں سفر ہے
یاں ہم پہ جو کچھ بَن گئی کیا اُن کو خبر ہے

یہ کہتے تھے مسلمؑ کہ لعینوں نے قضارا
اک سنگِ ستم اُس لبِ مجروح پہ مارا
رِیش اور گریباں میں لہو بھر گیا سارا
جب حال یہ پہنچا تو کہاں جنگ کا یارا
اعدا سے کہا دل میں ذرا رحم کو جا دو
غش آتا ہے پانی مجھے تھوڑا سا پلا دو

Presented by www.ziaraat.com

کب سنتے تھے یکس کا سخن ظلم کے بانی ×
تھے قتل کی تدبیر میں وہ دشمنِ جانی
لے آئی ضعیفہ وہیں اک جام میں پانی
قسمت نے مگر بجھنے نہ دی تشنہ دہانی
سُوکھی ہوئی تھی گُل سی زباں خشک گلو تھا
اُس پانی کو منہ سے جو لگایا تو لہو تھا

پھینکا اُسے جب خاک پہ بادیدۂ گریاں ×
اک جام ضعیفہ نے دِیا پھر اُنہیں اُس آں
پینے بھی نہ پایا تھا کوئی گھونٹ وہ ذیشاں
پانی میں جُدا ہوکے گِرے گوہرِ دَنداں
فرمایا کہ ثابت ہُوا پیاسے ہی مریں گے
اب ساقیٔ کوثر ہمیں سیراب کریں گے

Presented by www.ziaraat.com

دشمن تو کئی سو تھے یہ بے یار و مددگار
برچھی کبھی پڑتی تھی کبھی پڑتی تھی تلوار
اندوہ پہ اندوہ تھے آزار پہ آزار
کس یاس سے اک ایک کا منہ تکتے تھے ہر بار

بازو کو سمگار جو باندھے تھے رَسن سے
فوارۂ خوں چھُٹتا تھا ہر زخمِ بدن سے

القصہ لبِ بام جو لائے اُنہیں سفاک
تَر آنسوؤں سے ہوگیا مسلمؑ کا رخِ پاک
فریاد سُوئے کعبہ یہ کی با دلِ غم ناک
روحی بفداک اے پسرِ سیدؑ لولاک

کرتا ہے سفر خَلق سے غم خوار تمہارا
موقوف ہے اب حشر پہ دیدار تمہارا

انساں کیلئے موت ہے غم بے وطنی کا

Presented by www.ziaraat.com

کوفے میں داخلہ ہے سفیرِ امام کا

کوفے میں داخلہ ہے سفیرِ امامؑ کا
تعظیم سے خمیدہ ہے سَر خاص و عام کا
گھر گھر میں غُلغلہ ہے دُرود و سلام کا
جو شخص ہے ، مجسّمہ ہے احترام کا
بیعت کا قصد ہے جو امامِؑ عرب کے ساتھ
مسلمؑ کے ہاتھ چومتے ہیں سب ادب کے ساتھ

تنہا کی جنگ دشمنوں کے دل ہِلا گئی
پندرہ سَو سُورماؤں ، جوانوں کو کھا گئی
ابنِ زیاد کو جو مدد کی صدا گئی
چہرے پہ رُوسیاہ کے زردی سی چھا گئی
بولا چلاؤ تیغ نہ ہاشمؑ کے شیر پَر
مکر و دغا کے وار کرو اِس دلیر پَر

Presented by www.ziaraat.com

آمادہ مکر پر ہوئے مکّار و نابکار
کوٹھوں سے پھینکنے لگے پتھر ستم شعار
کرتے تھے دُور دُور سے تیغ و تبر کے وار
انگارے مارتے تھے کہیں چُھپ کر اہلِ نار
کھا کھا کے زخم نادِ علیؑ پڑھتے جاتے تھے
مسلمؑ جہاد کرتے ہوئے بڑھتے جاتے تھے

گِرتے ہی اُن پہ کرنے لگے بد شعار وار
افسوس ایک جسمِ حزیں پر ہزار وار
مظلوم پر جو ہو رہے تھے بار بار وار
غش آ گیا، سہے نہ گئے بے شمار وار
دشمن تھے گِرد چاہنے والے نہ تھے قریب
ہو کر قریب گود کے پالے نہ تھے قریب

Presented by www.ziaraat.com

پاتے ہی حکمِ حاکمِ بد کار و بد عمل
بالائے بام لے گئے حضرت کو چند بَل
چھت سے زمیں پہ پھینک دیا آہ، سَر کے بَل
پہنچے اِدھر زمیں پہ اُدھر آگئی اَجل

سَر نذر کر کے ابنِ زیادِ شریر کو
ملعون کھینچے پھرتے تھے لاشِ سفیر کو

کوفے میں داخلہ ہے سفیرِ امام کا/ظہورؔ جارچوی

دردؔ اسعدی

لکھی ہے دردؔ سرِ عرش داستانِ حسینؑ
پہنچ گیا ہے کہاں سے کہاں جہانِ حسینؑ!

حنیفؔ اسعدی

کہیں سے رسم چلی! ابتدا کسی نے بھی کی!
حسینؑ صبر و تحمل کی انتہا ٹھہرے

التماسِ فاتحہ برائے سیّد ظفر عباس ابنِ مظہر حسین تقوی

Presented by www.ziaraat.com

شہؑ نے جب چاند مُحَرَّم کا سفر میں دیکھا

شہؑ نے جب چاند مُحرم کا سفر میں دیکھا
محضرِ قتل رقم ایک سطر میں دیکھا
بَل جبینِ فلکِ ظلم سِیَر میں دیکھا
موت کو لُوٹ مچاتے ہوئے دیکھا
سرخیٔ خونِ شفق قلب کر برمانے لگی
شامِ عاشور کی تصویر نظر آنے لگی

اسپ کو روک کے پڑھنے لگے رویت کی دعا
زندگی بھر سے نرالی تھی یہ حضرتؑ کی دعا
وسعتِ رِزق کا مفہوم نہ صحّت کی دعا
حق سے کی عرض میں کرتا ہوں شہادت کی دعا
صبر وہ بخش کہ تا روزِ جزا دھوم رہے
حشر تک نام مِرا سیّدِ مظلوم رہے

Presented by www.ziaraat.com

کچھ مرے واسطے ایسا ہو مبارک یہ ماہ
صدقے اسلام پہ ہو جاؤں ملے عزت و جاہ
فدیۂ راہِ رضا دے لقب اے بارِ الٰہ
خوں میں تن غرق ہو خشکی میں سفینہ ہو تباہ
قید ہوں اہلِ حرم گھر کی صفائی ہو جائے
سب ستم ہوں مگر امت کی بھلائی ہو جائے

قتل ہو جب مرا لشکر نہ جلال آئے مجھے
سب عزیزوں کے کٹیں سر نہ جلال آئے مجھے
خوں میں ڈوبے علی اکبرؑ نہ جلال آئے مجھے
تڑپے ہاتھوں پہ جو اصغرؑ نہ جلال آئے مجھے
پھول مرجھائے مرا شکر بجا لاؤں میں
آپ ننھی سی لحد کھود کے دفناؤں میں

Presented by www.ziaraat.com

نکلے ارماں جو زباں پیاس سے باہر نکلے
سامنے آنکھوں کے جانِ علی اکبرؑ نکلے
پر گِلہ منہ سے اے خالقِ اکبر نکلے
تھام لوں دل جو بہن گھر سے تڑپ کر نکلے

جو ستائیں نہ ڈراؤں نہ سزا دُوں اُن کو
داغ پر داغ وہ دیں اور میں دعا دوں اُن کو

شہؑ نے فرمایا کہ محضر میں یہ اقرار بھی ہے
درجِ فردِ شہدا قاسمؑ ناچار بھی ہے
فوج کا ذکر بھی ہے نامِ علمدار بھی ہے
مرنے والوں میں علی اکبرؑ جرار بھی ہے

امتحاں کا کوئی گوشہ نہ فلک چھوڑے گا
میرا اصغرؑ بھی مِری گود میں دم توڑے گا

شہؑ نے جب چاند محرم کا سفر میں دیکھا / نسیمؔ امروہوی

Presented by www.ziaraat.com

اے اہلِ عزا پھر الم و غم کے دن آئے

اے اہلِ عزا پھر اَلم و غم کے دن آئے
پھر تعزیہَ و شیون و ماتم کے دن آئے
پھر بیکسیٔ شاہِؑ دو عالم کے دن آئے
پھر آئی قیامت ، کہ محرم کے دن آئے

پھر جنّ و بشر محو ہوئے آہ و بکا میں
پھر فاطمہؑ بیتاب ہیں پیاروں کی عزا میں

اِس غم سے گھر آباد ہوئے اہلِ عزا کے
ہر سَمت یہ جلوے ہیں شہِؑ ہر دوسَرا کے
قربان عطائے پسرِ شیرِ خدا کے
روضے سے چلے آتے ہیں گھر پر غُرَبا کے

اشکوں سے نہ کیوں تَر ہو گریبان ہمارا
زہراؑ کا جگر بند ہے مہمان ہمارا

Presented by www.ziaraat.com

ہوگا نہ ہُوا یوں کسی دلگیر کا ماتم
اکبرؑ کا کبھی غم ، کبھی بے شِیر کا ماتم
قاسمؑ کا الم ، بازوئے شبیرؑ کا ماتم
گہ قمع کا ماتم ، کبھی زنجیر کا ماتم
مصروفِ عزا قلب بھی ہے روح بھی تن بھی
روتے ہیں اُسے رو نہ سکی جس کو بہن بھی

مُجرا ہو اُسے جس کو لعینوں نے ستایا
وہ جس نے دَمِ ذبح بھی پانی نہیں پایا
وہ جس کی جبیں پَر نہ مصائب میں بَل آیا
وہ جس نے جواں لال کے لاشے کو اُٹھایا
وہ شِیرِ بتولؑ عذرا سے جو پَلا تھا
سجدے میں تہِ تیغِ جفا جس کا گلا تھا

Presented by www.ziaraat.com

وہ جس کی بہن دیکھ کے ڈیوڑھی سے یہ منظر
خیمے سے نکل آئی تھی اک بار تڑپ کر
چلّاتی تھی سر پیٹ کے وہ بے کس و مضطر
جلد آؤ کہاں ہو مرے قاسمؑ ، مرے اکبرؑ
عباسؑ ، مری ماں کی کمائی کو بچالو
اے عونؑ و محمدؑ مرے بھائی کو بچالو

اے اہلِ عزا پھر الم و غم کے دن آئے / نسیمؔ امروہوی

بشکریہ سلام خواں سیّد اسد جہاں

رضویؔ جارچوی

خُلد کے رستوں کا اُن کو کیا پتہ
کربلا جانا نہیں ، آنا نہیں

جعفر حسین جعفرؔ

وہ در ہے سخی ابنِ سخی میرے علیؑ کا
جس در کے بھکاری ہیں شہنشاہ و غنی تک

Presented by www.ziaraat.com

حضرت کو ہُوا ماہِ مُحَرَّم جو سفر میں

حضرت کو ہُوا ماہِ محرم جو سفر میں
اک داغ پڑا اور بھی صغراؑ کے جگر میں
نانی سے کہا مرتی ہوں دُوریٔ پدر میں
عاشور کی بھی عید نہ ہوگی مِرے گھر میں
کیا جانتی تھی ایسے بچھڑ جائیں گے بابا
وہ دن بھی کبھی ہوگا کہ پھر آئیں گے بابا

کیوں نانی رجب تھا کہ سدھارے تھے سفر کو
پورے چھے مہینے ہوئے دُوریٔ پدر کو
حج کرکے پھرے اہلِ وطن خیر سے گھر کو
پھر قبلہ و کعبہ گئے کعبے سے کدھر کو
زہراؑ کا قمر سُوئے مدینہ نہیں آیا
اِس چاند کی رویت کا مہینہ نہیں آیا

Presented by www.ziaraat.com

پیدا ہُوئے اصغرؑ تو پیامِ اَجل آیا
افسوس کہ جھولے میں بہن نے نہ جُھلایا
بھیا کو نہ جی بھر کے گلے سے بھی لگایا
بچھڑے تو کبھی خواب میں بھی منہ نہ دِکھایا
داخل شہِ دیں اب بھی نہ گھر میں ہوئے نانی
اصغرؑ چھے مہینے کے سفر میں ہوئے نانی

گرمی سے کنویں خشک ہُوئے جاتے ہیں نانی
پوچھے کوئی پردیسیوں سے تشنہ دَہانی
وہ بولی میں ڈرتی ہوں یہ کہتے ہوئے نانی
جھیلوں کا نہ سُوکھا ہو کہیں راہ میں پانی
فاقے کو جو پوچھو تو یہ اِرثِ شہِ دیں ہے
بابا کو مِرے پیاس کی برداشت نہیں ہے

Presented by www.ziaraat.com

بابا پہ کٹے خیر سے یارب یہ مہینہ
اِس خدشہ سے ہر وقت پھٹا جاتا ہے سینہ
بابا سے مِرے کوفیوں کے دل میں ہے کینہ
حضرتؑ سے لڑائی کا کہیں ہو نہ قرینہ
کوفے کی طرف سے جو ہَوا آتی ہے نانی
سب کنبے کے رونے کی صدا آتی ہے نانی

حضرت کو ہُوا ماہِ محرم جو سفر میں

Presented by www.ziaraat.com

جس گھڑی نہر پہ خیمے شہؑ والا کے ہوئے

جس گھڑی نہر پہ خیمے شہؑ والا کے ہوئے
اور ستمگار مُزاحم لبِ دریا کے ہوئے
شاہؑ برہم یہ جفاکاروں سے فرما کے ہوئے
دشمنِ جاں مِرے گھر سے مجھے بُلوا کے ہوئے
تم پیو پانی ، محمدؐ کا نواسہ مرجائے
تم ہی منصف ہو، جو مہماں ہو وہ پیاسا مرجائے

میں نہ آتا تھا ، مدینے سے بُلایا تم نے
روضۂ احمدِؐ مُرسَل کو چُھڑایا تم نے
کوہ و صحرا بھی یہ دریا بھی دِکھایا تم نے
حیف ہے تارکِ دنیا کو سَتایا تم نے
رُخ اِدھر کو جو کیا میں نے تو منہ موڑتے ہو
اک دَغا پیشہ کے وعدے پہ مجھے چھوڑتے ہو

Presented by www.ziaraat.com

شاہؑ سے تب بہ دُرشتی یہ لعینوں نے کہا
مہلت اک شب کی بھلا دینے میں نقصان تھا کیا
پر ہمیں حکم ہے دریا سے اُٹھا دینے کا
جو کہ فرمائے گا حاکم اُسے لائیں گے بجا
جلد سامان کرو خیموں کے اُٹھوانے کا
آپ کا عُذر کوئی پیش نہیں جانے کا

آبدیدہ ہو لعینوں سے یہ بولے شبیرؑ
آچکے اب تو دِکھائے ہمیں جو کچھ تقدیر
کھائیں گے شوق سے تیغ و تبر و خنجر و تیر
پر خدا اِس کا ہے شاہد کہ میں ہُوں بے تقصیر
نہر سے گرمی کے موسم میں اُٹھاتے ہو مجھے
کیا ملے گا تمہیں نا حق جو ستاتے ہو مجھے

جس گھڑی نہر پہ خیمہ شہؑ والا کر ہونگے /

Presented by www.ziaraat.com

ہفتمِ ماہِ محرم کی ہوئی جبکہ سحر

ہفتمِ ماہِ محرم کی ہوئی جبکہ سحَر
اور نمازِ سحَری سے ہوئے فارغ سَرورؑ
دی خبردار نے جمعیتِ اعدا کی خبر
شہِؑ یکس نے کہا اپنی، خدا پر ہے نظر
آنے دو آتے ہیں جو تیغ و سپر باندھے ہوئے
بیٹھے ہیں مرنے پہ یاں ہم بھی کمر باندھے ہوئے

شبِ ہشتم سے نہم تک رہے سنتے یہی حال
ہر طرف سے چلے آتے ہیں اُدھر اہلِ ضلال
یاں تڑپتے تھے پڑے شاہؑ کے پیاسے اطفال
اہلِ عصمت کو تھا غم یکسیٔ شہؑ کا کمال
کہتے تھے سب ہیں عدو دوست نہ آیا کوئی
سبطِ احمدؐ کی مدد کرنے نہ پایا کوئی

Presented by www.ziaraat.com

صبح قتلِ شہِؑ مظلوم نمایاں ہوئی جب
اُٹھ کے سجادؑ سے کی، شاہؑ نے پوشاک طلب
منہ پہ رومال لئے روتی تھی بیٹھی زینبؑ
دوڑی کہتی ہوئی بھیا نہ کہیں کی رہی اب
گر قدم آپ نے خیمے سے نکالا بھائی
پھر رہا کون مِرا پوچھنے والا بھائی

شاہؑ رونے لگے زینبؑ کو جو دیکھا بے تاب
شہر بانوؑ نے کیا شاہؑ سے رو کر یہ خطاب
حق میں لونڈی کے ہے کیا حکم، شہِؑ عرش جناب
آپ فرمائیں تو پکڑے چلوں گھوڑے کی رکاب
یوں گوارا ہے مجھے فاقہ پہ فاقہ صاحب
آپکے دَم سے میں رکھتی ہوں علاقہ صاحب

Presented by www.ziaraat.com

رو کے فرمانے لگا حیدرؑ کرار کا لال
رَن میں جب ہوئے گی کھیتی مرے جد کی پامال
بانوؑ تجھ کو ہے عبث اپنی تباہی کا خیال
جو مری بہنوں کا احوال وہی تیرا حال

بیوہ ہونا ہے تجھے اور مجھے بے سَر ہونا
بنتِ زہراؑ کی اطاعت سے نہ باہر ہونا

جس گھڑی نہر پہ خیمے شہ والا کے ہوئے
(ہفتمِ ماہِ محرم کی ہوئی جبکہ سحر)

پروفیسر اقبالؔ عظیمؔ

ہے اگر اقبالؔ تم کو دعویٰ عشقِ رسولؐ
مخلصانہ مدحتِ سبطِؐ پیمبرؐ چاہئے

(بشکریہ پروفیسر سیّد مسعود الحسن / جعفر طیار سوسائٹی)

Presented by www.ziaraat.com

جس دم سُنی امامِ اُمم نے صدائے حُرؑ

جس دم سنی امامِ اُمم نے صدائے حُرؑ
سینے پہ ہاتھ مار کے چلّائے ہائے حُرؑ
رو کر کہا رفیقوں سے دیکھی وفائے حُرؑ
فرشِ عزا حرم نے بچھائی برائے حُرؑ

کھینچی جو شہؑ نے آہ، دلِ بے قرار سے
نکلیں تڑپ کے فاطمہؑ زہرا مزار سے

دوڑے اِدھر سے رَن کی طرف سیّدِ اُمم
آئے نجف سے حیدرِؑ صفدر چشمِ نم
آواز دی نبیؐ نے کہ حُرؑ کو لئے ہیں ہم
جس وقت پہنچے شاہؑ تو وہ توڑتا تھا دَم

سَر کاٹنے کی فکر میں جو تھے وہ ہٹ گئے
مہماں سے اپنے دوڑ کے حضرتؑ لپٹ گئے

Presented by www.ziaraat.com

زانو پہ رکھ لیا سرِ حرؑ اور یہ کہا
بھائی حسینؑ آیا ہے آ ہوش میں ذرا
آنکھیں قدم پہ مل کے یہ بولا وہ باوفا
مولا ہزار جان سے میں آپ پر فدا
جن کے لئے زمیں پہ ملک سر جھکاتے ہیں
وہ لوگ خُلد سے مرے لینے کو آتے ہیں

زانو پہ سر ہے آپ کے یا شاہِؑ بحر و بر
محبوبِؐ کبریا ہیں اِدھر شیرِؑ حق اُدھر
ہیں کون یہ معظمہ ، پہلو میں نوحہ گر
شہؑ نے کہا کہ روتی ہیں اماںؑ برہنہ سر
تو حشر تک امامِ دو عالم کے ساتھ ہے
ماتم ترا حسینؑ کے ماتم کے ساتھ ہے

Presented by www.ziaraat.com

یہ سُن کے غیر ہو گیا اُس دَم جری کا حال
زانوئے شاہِؑ دیں پہ کیا حُرؑ نے انتقال
خیمے کے دَر پہ لاش کو لایا علیؑ کا لال
سب بی بیوں نے کھول دیئے اپنے سَر کے بال
زینبؑ یوں روئی شہؑ کے فدائی کے واسطے
جیسے بہن تڑپتی ہے بھائی کے واسطے

جس دَم سُنی امامِ اُمم نے صدائے حُرؑ / میر انیسؒ

(بشکریہ سوز خواں مطاہر حسین و راحیل مہدی)

Presented by www.ziaraat.com

باقی جو رفیقِ شہِؑ دیں رہ گئے دوچار

باقی جو رفیقِ شہِؑ دیں رہ گئے دوچار
حسرت سے اُنہیں دیکھتے تھے سیّدؑ ابرار
کی بڑھ کے حبیبؑ ابنِ مظاہرؑ نے یہ گفتار
یہ پیرِ غلام اب ہے اجازت کا طلب گار
بندے کو بھی مرنے کی رِضا دیجئے آقا
فردوس کے رَستے پہ لگا دیجئے آقا

شبیرؑ نے سینے سے لگایا کئی باری
رُخصت جو کیا آنکھوں سے آنسو ہوئے جاری
گھبرا کے درِ خیمہ سے زینبؑ یہ پکاری
لوگو کہو میداں میں چلی کِس کی سواری
اب کون بچائے گا شہِؑ جنّ و بشر کو
سب چھوڑے چلے جاتے ہیں زہراؑ کے پسر کو

Presented by www.ziaraat.com

یہ سنتے ہی کہرام ہُوا اہلِ حرم میں
پہونچا وہ جری شیر سا میدانِ ستم میں
کامل تھا زبس عشقِ شہنشاہِ اُمم میں
بے تاب تھا مولا کی جُدائی کے اَلم میں
سینہ تھا جری کا تَبر و تیر کی جانب
پھِر پھِر کے نظر کرتا تھا شبیرؑ کی جانب

پیری میں جو دِکھلائی جوانوں کی شجاعت
تھرانے لگے عضوِ بدن گھٹ گئی طاقت
دَم چڑھ گیا گرمی سے ہوئی پیاس کی شدت
دل سے کہا اب عالَمِ فانی سے ہے رُخصت
نے لشکر اعدا کو نہ شمشیر کو دیکھا
کس یاس سے مڑ کر رُخِ شبیرؑ کو دیکھا

Presented by www.ziaraat.com

سینہ چھدا تیروں سے ہُوا فرق دو پارا
رَگ رَگ جو کٹی پھر نہ رہا ضبط کا یارا
شیرازۂ اجزائے بدن کھل گیا سارا
گرتے ہوئے گھوڑے سے یہ حضرتؑ کو پکارا
یاں آپ کا آنا مری بخشش کی سند ہے
اے شیرِ الٰہی کے پسر، وقتِ مدد ہے

ناگاہ صفیں چیر کے آئے شہِؑ ذیشاں
دیکھا کہ وہ مظلوم کوئی دَم کا ہے مہماں
لاشے سے لپٹ کر یہ پکارے بصد افغاں
اے دوست مرے تیری محبت کے میں قرباں
دِکھلادو مجھے زخم کہاں کھائے ہیں بھائی
سینے سے لپٹ جاؤ کہ ہم آئے ہیں بھائی

باقی جو رفیقِ شہِؑ دیں رہ گئے دوچار/میر انیسؒ

Presented by www.ziaraat.com

ہفتم سے تا دہم جو ہُوا قافلے کا حال

ہفتم سے تا دہم جو ہُوا قافلے کا حال
تحریر کر سکے یہ قلم کو نہیں مجال
رَد ہوگیا جو طاعتِ باطل کا تھا سوال
انبوہِ اشقیاء میں گھرا تھا نبیؐ کا لال
لیکن سکونِ قلب میں کوئی خلل نہ تھا
لب خشک تھے جبینِ امامت پہ بَل نہ تھا

زینبؑ کے لاڈلوں نے بھی جوہر دِکھا دِیئے
دو نیمچوں نے لاشوں کے پُشتے لگا دیئے
جو سُورما بَنے تھے وہ رَن سے بھگا دیئے
دنیا کو جانثاری کے رستے بتا دیئے
کیا جمتے پاؤں سَیلِ مظالم کی موج میں
آخر شہید ہو گئے دشمن کی فوج میں

Presented by www.ziaraat.com

زینُ العباد فرشِ علالت پہ بے قرار
کوئی علاج اور نہ دواؤں کا اختیار
سُوکھے لبوں پہ بس یہی آتا تھا بار بار
اے کاش اِس جہاد میں ہو جاتے ہم نثار
دو گام اُٹھ کے چلنے کے قابل نہیں ہیں ہم
دَورِ ستم بدلنے کے قابل نہیں ہم

گہوارۂ ربابؑ میں اصغرؑ تھے نالہ کَش
تھا زرد ماہتاب کی صورت وہ ماہ وَش
بچے کو چھے مہینے کے آتے تھے غش پہ غش
فریاد کر رہی تھی سکینہؑ کہ اَلعطش
سب کچھ امامؑ دیکھ رہے تھے سکون سے
تَر تھی عبائے پاک شہیدوں کے خون سے

ہفتم سے تا دہم جو ہُوا قافلے کا حال

Presented by www.ziaraat.com

آیا خیال اہلِ عرب کا ہے یہ شعار
بچوں کو دشمنوں میں نہیں کرتے ہیں شمار
شاید پسیجیں دیکھ کے اصغرؑ کا حالِ زار
بچے کو لیکے گود میں نکلے وہ ذی وقار

آواز دی کہ شام کی فوجو ، ذرا سنو
اپنے نبیؐ کی آلؑ کا تم ماجرا سنو

میں کون ہوں نبیؐ کا نواسہ علیؑ کا لال
بیعت کروں میں ظلم و ستم کی ہے یہ محال
دشمن سمجھ کے مجھ سے ہو آمادۂ قتال
لیکن ہے چھ مہینے کا بچہ بہت نڈھال

اک آخری سوال ہے اِس کا جواب دو
مجھ کو نہیں تو اِس کو ہی اِک جُرعہ آب دو

Presented by www.ziaraat.com

آیا سوالِ آب کا ، اک تیر سے جواب
پیدا ہوا زمیں کی وفاؤں میں اضطراب
بے شیر کا لہو ہُوا عنوانِ انقلاب
ظالم کو اپنے ظلم پہ آنے لگا حجاب
حلقوم میں صغیر کے پیکاں چُبھا ہوا
مقسوم دینِ پاک پہ مہرِ لقا ہوا

دیکھا خود اپنی آنکھ سے انصار کا لہو
ریتی میں جذب پایا علمدار کا لہو
قاسمؑ کا خون ، اکبرؑ خود دار کا لہو
زینبؑ کے لال ، جعفرؑ طیار کا لہو
ششماہے کا بھی گود میں خونِ گلو بہا
اتنا سکون بڑھ گیا جتنا لہو بہا

ہفتم سے تا دہم جو ہوا قافلے کا حال

Presented by www.ziaraat.com

مسلمؑ کے لال جبکہ شہیدِ جفا ہوئے

مسلمؑ کے لال جبکہ شہیدِ جفا ہوئے
دشتِ فنا سے راہیٔ ملکِ بقا ہوئے
غربت میں وہ یتیم جو نذرِ قضا ہوئے
زینبؑ بھی روئیں، شاہؑ بھی محوِ بکا ہوئے
دو تیرِ غم دلوں پہ یکایک جو چل گئے
بہرِ رضا، علیؑ کے نواسے مچل گئے

بیتاب ہو کے آئے وہ غازی جو ماں کے پاس
زینبؑ زبانِ حال سے بولیں بہ درد و یاس
کیوں بدحواس آئے ہو چہرے ہیں کیوں اداس
کیا دیکھ کر لڑائی کو طاری ہوا ہراس
رَن سے پھرا ہے کون تمہارے گھرانے میں
نانا کی دھاک بیٹھی ہے سارے زمانے میں

Presented by www.ziaraat.com

کیا کیا گزر گئے شہِؑ دیں پر غم و محن
بچھڑے مسافرت میں رفیقانِ بے وطن
نذرِ خزاں ہُوا مِرے ماں جائے کا چمن
مسلمؑ کے لال مارے گئے ، لُٹ گئی بہن
کس کس شہید کے لئے آنسو بہاؤ گے
اب کس کی لاش دیکھ کے مَرنے کو جاؤ گے

یہ ذکر تھا کہ شاہؑ ، خود آئے بہن کے پاس
بیٹھیں وہ سَر جُھکا کے شہِؑ بے وطن کے پاس
بچّے بھی روئے بیٹھ کے شاہِؑ زمن کے پاس
نزدیک تھا کہ آئیں کلیجے دَہَن کے پاس
اَشکوں سے یوں دلیروں نے دامن بھگوئے تھے
سبطینؑ جس طرح غمِ زہراؑ میں روئے تھے

Presented by www.ziaraat.com

کہتے تھے شاہِ تشنہ دہن ، کیا کرے حسینؑ ×

اے بنتِ شاہِ قلعہ شکن ، کیا کرے حسینؑ

لُٹتا ہے حسرتوں کا چمن ، کیا کرے حسینؑ

لِلّٰہ کچھ بتاؤ بہن ، کیا کرے حسینؑ

پوچھو تو کیوں یہ روتے ہیں کیوں "ہائے ہائے" ہے؟

روئے اِنہیں حسینؑ ، تمہاری یہ رائے ہے!

مجھ سے پھِری ہے ساری خدائی ، میں کیا کروں ×

کیونکر لُٹاؤں تیری کمائی ، میں کیا کروں

بولیں نصیب میں ہے جُدائی ، میں کیا کروں

اَمّاں سے قول ہاری ہوں بھائی ، میں کیا کروں

لِلّٰہ رد نہ کیجئے ہدیہ ، فقیر کا

دیتی ہوں واسطہ میں جنابِ امیرؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

شہؑ نے کہا نہ روؤ بہن شور و شین سے
میرا تو چین بس ہے تمہارے ہی چین سے
دنیا بھری ہے فاطمہؑ کے نورِ عین سے
اِن کو بھی تم چھڑاتی ہو بیکس حسینؑ سے
چھُٹ جائیں گے یہ لال تو سب جان کھوئیں گے
یہ ہے خوشی تمہاری تو اِن کو بھی روئیں گے

بیٹی نے فاطمہؑ کی کیا شکرِ کردگار
تسلیم کرکے شہؑ کو اُٹھے دونوں گُلعِذار
زینبؑ نے بڑھ کے زُلفیں سنوارِیں بصد وقار
باندھے عمامے صاف کیا چہروں کا غُبار
جانبازوں نے کمر جو کسی جھوم جھوم کے
مادر بلائیں لینے لگی منہ کو چُوم کے

Presented by www.ziaraat.com

بولیں کہ جاؤ حشر بپا کر کے آئیو
ستھراؤ کر کے خوں میں صفیں بھر کے آئیو
منہ پھیر کے نہ سامنے مادر کے آئیو
شمرِ شقی کو مار کے یا مر کے آئیو

پہرا ہو چاہے لاکھ سپاہِ کثیر کا
خنجر تو بڑھ کے چھین ہی لینا شریر کا

مر کے جو آؤ گے تو صدا دُوں گی میں تمہیں
کوثر امامؑ دیں سے دِلا دوں گی میں تمہیں
رو رو کے بیتوں پہ دعا دوں گی میں تمہیں
بہرِ کفن خود اپنی رِدا دوں گی میں تمہیں

اے دلبرانِ جعفرؑ طیار الوداع
بچّے پکارے مادرِ غمخوار الوداع

مسلمؑ کے لال جبکہ شہیدِ جفا ہوئے / نسیمؔ امروہوی

Presented by www.ziaraat.com

رن میں زینبؑ کی جو آغوش کے پالے آئے

رَن میں زینبؑ کی جو آغوش کے پالے آئے
دونوں کس شان سے ہتھیار سنبھالے آئے
گھوڑے چمکاتے ہِلاتے ہوئے بھالے آئے
قتل کرنے کو سواروں کے رِسالے آئے
جا پڑے شیر چمکتی ہوئی تلواروں میں
گھِر گئے دونوں جری لاکھ سمگاروں میں

کہاں دو طفلِ صغیر اور کہاں لاکھ عدو
لڑے اِس درجہ کہ شل ہوگئے دونوں بازو
برچھیاں ماریں لعینوں نے جو پاکر قابو
ڈگمگانے لگے رہواروں پہ وہ تشنہ گلو
مثلِ گُل ڈوب گئے خون میں جامے اُن کے
منہ پہ سہرے ہوئے کٹ کٹ کے عمامے اُن کے

Presented by www.ziaraat.com

ضعف سے ہر نے پہ جھک جھک کے جو سنبھلے کئی بار
غل مچانے لگے میدان میں تب ظلم شعار
لو مبارک ہو کہ مارے گئے یہ سینہ فگار
گرتے ہیں گھوڑوں سے حضرت کی بہن کے دلدار
ٹکڑے ٹکڑے ہیں بدن زخم بہت کھائے ہیں
پاؤں دونوں کے رکابوں سے نکل آئے ہیں

دی یہ حضرت نے صدا تھام کے ہاتھوں سے جگر
چار آنکھیں مری تم سے نہیں ہوتیں خواہر
اہلِ کیں رن میں یہ غل کرتے ہیں خوش ہو ہو کر
ٹکڑے تیغوں سے ہوئے زینبؑ بیکس کے پسر
نہیں معلوم وہ نرغے میں کہاں ہیں خواہر
بھانجے آنکھوں سے ماموں کی نہاں ہیں خواہر

Presented by www.ziaraat.com

ابھی زینبؑ سے یہ کہتے تھے شہِ کرب و بلا
اور کھڑی ہاتھوں سے سَر پیٹتی تھی وہ دُکھیا
اتنے میں بھانجوں کی آئی یہ حضرتؑ کو صدا
لو غلاموں کی خبر اے خلَفِ شیرِ خدا
تن سے ہم دونوں کے سَر کٹنے کی تیاری ہے
اے مددگارِ جہاں ، وقتِ مددگاری ہے

یہ صدا سنتے ہی دوڑے گئے رن میں شہِؑ دیں
نہ فلک سُوجھتا تھا اور نہ آنکھوں سے زمیں
مِیان سے تیغ جو لی ہٹ گئے آگے سے لعیں
خوں میں غلطاں نظر آئے اُنہیں وہ ماہ جبیں
خاک پر گِر کے بصد درد پکارے شبیرؑ
ہائے اے بھانجو قربان تمہارے شبیرؑ

Presented by www.ziaraat.com

کبھی گھبرا کے محمدؑ کے قریں جاتے تھے
عونؑ کے پاس کبھی روتے ہوئے آتے تھے
خوں بھری زلفیں کبھی چہرے سے سَرکاتے تھے
زخمی بازو کو ہِلا کر کبھی چونکاتے تھے
کبھی چلّاتے تھے کیوں غش میں ہو تسلیم کرو
اُٹھو اے بھانجو ہم آئے ہیں تعظیم کرو

سُن کے ماموں کی صدا ہوش میں دونوں آئے
دیکھ کر شاہؑ کا منہ قدموں پہ سر نیوڑھائے
بھر کے اشک آنکھوں میں یہ بات زباں پر لائے
شکر صد شکر کہ حق نے یہ قدم دِکھلائے
کوئی حسرت نہ رہی اے شہِ مَرداں ہم کو
ماں سے ملنے کا فقط رہ گیا ارماں ہم کو
رن میں زینبؑ کی جو آغوش کے پالے آئے

Presented by www.ziaraat.com

جب زخم کھا کے بنتِ علیؑ کے پسر گرے

جب زخم کھا کے بنتِ علیؑ کے پسر گرے
جلتی زمیں پہ تشنہ جگر خوں میں تر گرے
غل پڑ گیا کہ خاک پہ رشکِ قمر گرے
سُن کر حسینؑ قلب و جگر تھام کر گرے

عباسؑ دل پہ داغِ الم کھا کے رہ گئے
جعفرؑ کے پھول دشت میں مُرجھا کے رہ گئے

باجے بجے سپاہِ عدو میں جو ایک بار
ڈیوڑھی پہ آ کے کہہ گئے اکبرؑ بحالِ زار
اے بی بیو، مری پھوپی اماں سے ہوشیار
گُرزوں سے فرقِ عونؑ و محمدؑ ہوئے فگار

آئے تھے ہم بھی صرف خبر کے سنانے کو
جاتے ہیں شہؑ غریبوں کے لاشے اُٹھانے کو

Presented by www.ziaraat.com

خیمے میں یاں تڑپتی رہیں زینبؑ حزیں
لاشوں پہ بھانجوں کے وہاں پہنچے شاہِؑ دیں
دیکھا کہ غش ہیں خاک پہ دونوں وہ مہ جبیں
بہتا ہے خون ، بات کی طاقت ذرا نہیں
ڈھالیں گری ہیں چھٹ کے دلیروں کے ہاتھ سے
قبضے مگر چھٹے نہیں شیروں کے ہاتھ سے

شانے ہِلا ہِلا کے پکارے شہِؑ ہُدا
ماموں نثار ہوش میں آؤ تو اک ذرا
کچھ حالِ دل سناتے ہوئے جاؤ میں فدا
یہ سُن کے دونوں شیروں نے کیں آنکھیں نیم وا
دیکھا رُخِ امامؑ تو گھبرا کے رہ گئے
یاد آگئی وہ بات کہ تھرّا کے رہ گئے

Presented by www.ziaraat.com

مولا نے پیار سے کہا ہیں ہیں ، یہ کیا کیا
لرزاں ہیں جسم کس کا تمہیں ڈر ہے میں فدا
شہؑ کے قدم پکڑ کے پکارے وہ مہ لقا
دھڑکا ہمیں یہ ہے کہیں اَمّاں نہ ہوں خفا

زحمت ہوئی امامِ فلک بارگاہ کو
سمجھیں نہ وہ کہ ہم نے بُلایا ہے شاہؑ کو

جب زخم کھا کے بنتِ علیؑ کے پسر گرے / نسیمؔ

☆☆☆☆☆

اعجازؔ رحمانی

اے چارہ گرو خاکِ نجف ڈھونڈھ کے لاؤ
تم سے مِرے زخموں کا مُداوا نہیں ہوگا

نصیرؔ ترابی

یمِ فرات رواں ہے میانِ دیدۂ و دل
نہ دامنوں کو خبر ہے نہ آستینوں کو

Presented by www.ziaraat.com

زینبؑ جو ننگے پاؤں کھڑی تھی قریبِ در

زینبؑ جو ننگے پاؤں کھڑی تھی قریبِ در
عباسؑ جا کے دیتے تھے یہ دَم بہ دَم خبر
روئیں نہ اب حضور ، مُہم ہو چکی ہے سَر
لاکھوں سے لڑ رہے ہیں غضب ، آپ کے پسر
زور آج پھر دِکھا دیا خیبر کُشائی کا
اب تو اُنہیں کے ہاتھ ہے میداں لڑائی کا

یہ ذکر تھا کہ بھائی کو حضرت نے دی صدا
عباسؑ آؤ گھر گئے زینبؑ کے دل رُبا
دوڑے صدا یہ سنتے ہی عباسِؑ باوفا
اَثنائے راہ میں علی اکبرؑ نے یہ کہا
زندہ رکھا فلک نے ، پہ آنسو بہانے کو
چلئے حضور جاتے ہیں لاشے اُٹھانے کو

Presented by www.ziaraat.com

پیاری بہن کے بیٹوں کا دیکھا جو شہؑ نے حال
تَن چاک چاک ہے، گُلِ صد بَرگ کی مثال
اُلجھے ہیں پیچ کھائے ہوئے گیسوؤں کے بال
اودے ہیں ہونٹ چاند سے چہرے لہو سے لال
ماتھے ہیں شق سَروں سے عمامے بھی دُور ہیں
سب چھوٹی چھوٹی پسلیاں تیغوں سے چُور ہیں

چِلّائے گردنوں کے تلے ہاتھ دے کے شاہؑ
منہ سے مِلاؤ منہ کہ مِرا حال ہے تباہ
آنکھوں میں دَم تھا بولتے کیوں کر وہ رشکِ ماہ
روتے تھے نبض دیکھ کے عباسِؑ عرش جاہ
دنیا سے کُوچ کرتے تھے بچّے پلے ہوئے
ہاتھوں میں تھے حسینؑ کے منکے ڈھلے ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

کچھ کچھ ابھی تھا دَم کہ اُنہیں لے چلے امامؑ
اک لاش کو تو آپ لئے تھے شہِؑ انام
اور ایک لاش ، حضرتِ عباسِؑ نیک نام
خیمہ تھا سامنے کہ بِضاعت ہوئی تمام

جیتے نہ پہنچے ہائے غضب خیمہ گاہ میں
دونوں صغیر مرگئے اَثنائے راہ میں

چِلّائے رو کے حضرتِ عباسِؑ نامور
چھوٹا تمام ہوگیا یا شاہِ بحر و بَر
حضرت پکارے ہاتھ کلیجہ پہ مار کر
ہے ہے بڑا بھی مرگیا ویراں ہُوا یہ گھر

ماں منتظر ہے چاک گریباں کئے ہوئے
کس منہ سے جاؤں خیمے میں لاشے لئے ہوئے

زینبؑ جو ننگے پاؤں کھڑی تھی قریب دَر

Presented by www.ziaraat.com

رخصت ہُوا حسینؑ سے جب نوجواں پسر

رخصت ہُوا حسینؑ سے جب نوجواں پسر
کچھ دور ساتھ ساتھ چلے شاہِؑ بحر و بر
تاریک تھا زمانہ کچھ آتا نہ تھا نظر
پٹّی بندھی تھی شفقتِ فطری کی ، آنکھ پر
ہر رکن کی تھی فکر شہِؑ مشرقین کو
روحِ خلیلؑ دیکھ رہی تھی حسینؑ کو

لڑتا رہا جوان پسر دیکھتے رہے
تنہا پہ سینکڑوں کی نظر دیکھتے رہے
بارانِ تیغ و تیر و تبر دیکھتے رہے
دل تھر تھرا رہا تھا مگر دیکھتے رہے
اکبرؑ پہ وار پڑتے تھے جب فوجِ شام کے
رہ جاتے تھے حسینؑ کلیجے کو تھام کے

Presented by www.ziaraat.com

حسرت سے رَن میں جنگِ پسر دیکھتے تھے شاہؑ
زینبؑ کھڑی تھیں خیمے کے دَر پر بہ اشک و آہ
دل پر تھے ہاتھ چہرۂ شبیرؑ پر نگاہ
پڑھتی تھیں رُوئے شاہؑ میں احوالِ رزم گاہ
جب دیکھتی تھیں بھائی کو خوش، مسکراتی تھیں
پڑتی تھی جب جبیں پہ شکن، کانپ جاتی تھیں

ہاتھوں سے دل کو تھام کے رَن کی طرف چلیں
جاتے تھے لڑکھڑاتے اُدھر خود بھی شاہِؑ دیں
دَم توڑتا تھا رَن میں جہاں اکبرؑ حزیں
زینبؑ وہاں حسینؑ سے پہلے پہنچ گئیں
آئے نظر جو زخم تنِ پاش پاش پر
تیورا کے گِر پڑیں علی اکبرؑ کی لاش پر

Presented by www.ziaraat.com

خیمے میں لاش آئی تو محشر ہُوا بپا
لیلیٰؑ بس اتنا کہہ سکیں آقا یہ کیا ہوا
عابدؑ تھے غش میں چونک پڑے ہوش آگیا
دیکھی جو لاش ہوگئے پھر غش میں مبتلا

مُڑ کر نظر مریض پہ ڈالی حسینؑ نے
کچھ سوچ کر نگاہ چرالی حسینؑ نے

شاید دیارِ شام کا منظر نظر میں تھا
زخمی گلے کے طوق کا لنگر نظر میں تھا
مظلوم قیدیوں کا مقدر نظر میں تھا
بے آسرا بہن کا کھلا سَر نظر میں تھا

بازو پہ رسّیوں کی گِرہ گڑتی جاتی تھی
کوڑوں کی سائیں سائیں کی آواز آتی تھی

رخصت ہُوا حسینؑ سے جب نوجوان پسر/ شاہد نقوی

Presented by www.ziaraat.com

اکبرؑ کی لاش جبکہ نہ پائی حسینؑ نے

اکبرؑ کی لاش جبکہ نہ پائی حسینؑ نے
ٹھوکر ہر ایک گام پہ کھائی حسینؑ نے
گر کر زمیں پہ خاک اُڑائی حسینؑ نے
دل تھام کر یہ بات سُنائی حسینؑ نے
آنکھوں سے سُوجھتا نہیں مجھ دِل ملول کو
اے ظالمو، دِکھادو شبیہِ رسولؐ کو

کیونکر دِکھاؤں تم کو جو دِل کا ہے میرے حال
مہماں کے رنج و غم کا تمہیں چاہئے خیال
بازو پکڑ کے لے چلو جس جا ہے میرا لال
غربت پہ میری رحم کرو بہرِ ذُوالجلال
مضطر ہوں شکل اِس کی دِکھادو حسینؑ کو
فرزندِ نوجواں سے مِلادو حسینؑ کو

Presented by www.ziaraat.com

اے فوجِ ظلم باتو کے دلبر کو کیا کیا
بیکس کو تشنہ کام کو بے پَر کو کیا کیا
اے ظالمو ، شبیہِ پیمبرؐ کو کیا کیا
ملتا نہیں پتہ ، علی اکبرؑ کو کیا کیا
رَستہ تو دو بتا کہ بھٹکتا ہوں راہ میں
کس نے گِرادیا میرے یوسفؑ کو چاہ میں

ملتا نہیں ہے لاشۂ فرزند اے کریم
ہے جانِ ناتواں پہ عجب صدمۂ عظیم
غلطاں ہے کس زمیں پہ مِرا گوہرِ یتیم
بیکس پہ رحم کر کہ تری ذات ہے رحیم
پھِر دیکھ لوں اِن آنکھوں سے اُس نورِ عین کو
بچھڑے ہوئے پسر سے ملادے حسینؑ کو

اکبرؑ کی لاش جبکہ نہ پائی حسینؑ نے

Presented by www.ziaraat.com

پہنچے پسر کی لاش پہ جب شاہؑ بحر و بر

پہنچے پسر کی لاش پہ جب شاہِؑ بحر و بر
اکبرؑ پکارے اچھّا ، خدا حافظ اے پدر
ہچکی جو آئی تھام لیا ہاتھ سے جگر
انگڑائی لے کے رکھ دیا شہؑ کے قدم پہ سَر
آباد گھر لٹا شہِؑ والا کے سامنے
بیٹے کا دَم نکل گیا بابا کے سامنے

زینبؑ نے دی صدا مِرا پیارا ہے کس طرف
اے آسماں وہ عرش کا تارا ہے کس طرف
اے ابرِ شام ، چاند ہمارا ہے کس طرف
اے ارضِ کربلا وہ سِدھارا ہے کس طرف
ہے ہے سِناں سے جان گئی میہمان کی
میّت ہے کس طرف مِرے کڑیل جوان کی

Presented by www.ziaraat.com

اے خوش جمال گیسوؤں والے ، کہاں ہے تو
ہے ہے مری غریبی کے پالے ، کہاں ہے تو
واری کہاں لگے تجھے بھالے ، کہاں ہے تو
کیوں کر پھوپھی جگر کو سنبھالے ، کہاں ہے تو

اٹھارواں برس ہے کہ موت آگئی تجھے
اے نورِ عین کس کی نظر کھاگئی تجھے

خیمے میں یاں تڑپتی تھی وہ سوختہ جگر
سب بی بیاں بھی محوِ بکا تھیں برہنہ سر
نکلیں جو بے حواس اِدھر سے وہ نوحہ گر
آئے اُدھر سے لاش لئے شاہِؑ بحر و بر

دیکھا لہو رواں جو تنِ پاش پاش سے
سیدانیاں لپٹ گئیں اکبرؑ کی لاش سے

پہنچے پسر کی لاش پہ جب شاہِ بحر و بر/ میر انیسؒ

Presented by www.ziaraat.com

چُھٹا جو شاہؑ سے پیری میں نوجواں فرزند

چُھٹا جو شاہؑ سے پیری میں نوجواں فرزند
حَسین و خوش قد و خوش رُو و خوش بیاں فرزند

سعید و عابد و ذی جاہ و رتبہ داں فرزند
پدر کے تَن کی تَواں سارے گھر کی جاں فرزند

بہار جس کی نہ دیکھی خزاں وہ باغ ہُوا
قیامت آگئی گھر شہؑ کا بے چراغ ہُوا

بدن سے جان چلی جسم تھرتھرانے لگا
پسینہ آگیا جی شہؑ کا سَنسنانے لگا

پسر جہاں سے چلا تَن سے زور جانے لگا
چلے جو رَن کو تو ہر گام پَر غش آنے لگا

کبھی اُٹھے تو کبھی کر کے آہ بیٹھ گئے
جگر میں درد یہ اُٹھا کہ شاہؑ بیٹھ گئے

Presented by www.ziaraat.com

تھما جو درد پکارے کہ ہائے ہائے پسر
ہزار حیف جئیں ہم ، جہاں سے جائے پسر
یہ کیا کہ ہم تلک آتی نہیں صدائے پسر
پدر کی زیست کہاں جب نظر نہ آئے پسر
پسر کے داغ نے خنجر گلے پہ پھیرا ہے
چراغ جس میں نہ ہووے وہ گھر اندھیرا ہے

خبر نہیں کہ تڑپتے ہو تم کہاں بیٹا
ہماری آنکھوں میں اندھیر ہے جہاں بیٹا
جُدا نہ ہو کبھی ماں باپ سے جواں بیٹا
پدر پہ ٹوٹ پڑا غم کا آسماں بیٹا
یہ داغ عالمِ پیری میں دے گئے ہم کو
گِلہ یہ ہے کہ نہ ہمراہ لے گئے ہم کو

Presented by www.ziaraat.com

یہ بَین کرتے ہوئے رَن میں پہنچے جب شہِ دیں
تلاش کی پہ نہ بیٹے کی لاش پائی کہیں
ستم گروں کو پکارے کہ تاب مجھ کو نہیں
بتاؤ جلد کہاں ہے ہمارا ماہ جبیں
پدر کی گود کے پالے کو کیا کیا تم نے
ہمارے گیسوؤں والے کو کیا کیا تم نے

یہ سُن کے شاہؑ سے بولے وہ ظلم کے بانی
کہے بتائیں کہاں ہے وہ یوسفِ ثانی
دَمِ اخیر بھی اُس کو نہیں دیا پانی
ملے گی لاش نہ اب اے رسولؐ کے جانی
چِھدا ہے جس کا جگر وہ پسر تمہارا ہے
ابھی تو نیزے سے اُس نوجواں کو مارا ہے

Presented by www.ziaraat.com

کہا امام نے سر پیٹ کر بحالِ تباہ
نہ گزرا خیر سے اٹھارواں برس واللہ
سدھارا برچھی کا پھل کھا کے اکبرؑ ذی جاہ
تڑپ کے لاش پہ بیٹے کی ہم نہ مرگئے آہ
دمِ اخیر وصیت بھی کچھ نہ کی باتو
ہماری گود میں اکبرؑ نے جان دی باتو

یہ سُن کے بانوئےؑ بیکس پچھاڑیں کھانے لگی
سکینہؑ لاش پہ بھائی کے بلبلانے لگی
سر اپنا کھول کے زینبؑ بھی خاک اُڑانے لگی
صدائے شیون و ماتم فلک پہ جانے لگی
پڑے تھے خاک پہ کھائے سناں علی اکبرؑ
حرم میں شور تھا ہے ہے جواں علی اکبرؑ

چُھٹا جو شاہؑ سے پیری میں نوجواں فرزند

Presented by www.ziaraat.com

جب دلبرِ زہراؑ کی شہادت کا دن آیا

جب دلبرِ زہراؑ کی شہادت کا دن آیا
پردیس میں مہماں کو لعینوں نے ستایا
انصار سے بھائی سے بھتیجے سے چھڑایا
مظلوم نے صبرِ اسدُ اللہ دِکھایا
سقّے کو ترائی میں سسکتے ہوئے دیکھا
ماتم میں سکینہؑ کو بلکتے ہوئے دیکھا

اکبرؑ بھی چلے رَن کو دلِ شاہِ ہُدا بھی
شبیرؑ بھی دیکھا کیے ، وہ ماہ لقا بھی
میدان میں نعرے بھی کئے اورؑ وَغا بھی
ہر زخم پہ کی بخششِ اُمت کی دعا بھی
ناگاہ اُٹھا شور یہ افلاک کے اوپر
لو گِر گئی تصویرِ نبیؐ خاک کے اوپر

Presented by www.ziaraat.com

سینے پہ سناں کھا کے گرا بانوؑ کا پیارا
خیمے کی طرف دیکھ کے بابا کو پکارا
یا شاہِؑ ہُدا آخری مُجرا ہو ہمارا
اب عازمِ فردوس ہے مشتاقِ نظارا
گو نیزے کا پھل رشتۂ جاں کاٹ چکا ہے
لیکن پئے دیدار دَم آنکھوں میں رُکا ہے

اے سیدِؑ ابرار ، خدا حافظ و ناصر
رُخصت ہے یہ ناچار ، خدا حافظ و ناصر
کنبے کے عزادار ، خدا حافظ و ناصر
ڈیوڑھی سے خبردار ، خدا حافظ و ناصر
ڈر ہے نہ مرے غم میں تڑپ کر نکل آئیں
اَمّاں نہ کہیں خیمے سے باہر نکل آئیں

Presented by www.ziaraat.com

جاتے تھے کبھی داہنی جانب شہؑ صفدر
گھبرا کے کبھی بائیں طرف مُڑتے تھے سَرورؑ
تھرا کے سنبھلتے تھے کبھی کھاتے تھے ٹھوکر
گِرتے تھے کبھی راہ میں دامن سے اُلجھ کر
رخ زرد تھا اور گیسوؤں میں خاک بھری تھی
عمّامہ لٹکتا تھا قبا ڈھلکی ہوئی تھی

مقتل میں ہر اک لاش پہ جُھک جاتے تھے سَرورؑ
بُو سونگھ کے کہتے تھے یہ میرا نہیں دلبر
ناگاہ مِلے خاک پہ غش میں علی اکبرؑ
دل تھام کے شہؑ بولے یہ شانے کو ہِلا کر
دلبندِ رسولؐ الثقلین آیا ہے بیٹا
تعظیم کو اُٹھو کہ حسینؑ آیا ہے بیٹا

Presented by www.ziaraat.com

بابا کی صدا سُن کے ذرا ہوش جو آیا
تسلیم کو خود اُٹھ نہ سکے ہاتھ اُٹھایا
یارائے سخن دردِ جگر سے جو نہ پایا
حسرت کی نگاہوں سے یہ ارمان سُنایا
ہنگامِ وصیت ہے اَجل سَر پہ کھڑی ہے
بولا نہیں جاتا کہ سِناں دل میں گڑی ہے

شہؑ بولے اشارے کو میں سمجھا مِرے دلدار
نیزہ ترے سینے سے نکالے گا یہ ناچار
کیا کام لیا باپ سے آ اے مِرے جرار
منہ پھیر کے پھر خاک پہ بیٹھے شہِ ابرار
اک آہ جو فرزند جواں کھینچ کے تڑپا
صابر بھی کلیجے سے سِناں کھینچ کے تڑپا

جب دلبر زہراؑ کی شہادت کا دن آیا

Presented by www.ziaraat.com

میت سے اُٹھے شاہِ ؑ ہُدا سَر کو جُھکائے
سمجھا کے بہن کو حرمِ پاک میں لائے
پھر لاش اُٹھانے کے لئے دشت میں آئے
دشمن کو بھی اللہ یہ منظر نہ دِکھائے
دلبند کلیجے پہ سِناں کھائے پڑا تھا
بالیں پہ جگر تھامے ہوئے باپ کھڑا تھا

ریتی پہ وہ میت تھی کہ احمدؐ کی نشانی
کہتے تھے لبِ خشک کہ پایا نہیں پانی
ماتم کوئی کرتا تھا نہ واں مرثیہ خوانی
ارمان بھرے لاشے پہ روتی تھی جوانی
دیکھے یہ سماں کوئی تو کس طرح کل آئے
شبیرؑ کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل آئے

جب دلبرِ زہراؑ کی شہادت کا دن آیا / نسیمؔ امروہوی

Presented by www.ziaraat.com

لاش اکبرؑ کی جو مقتل سے اُٹھا لائے حسینؑ

لاش اکبرؑ کی جو مقتل سے اُٹھا لائے حسینؑ
نوجواں کو صفِ اوّل سے اُٹھا لائے حسینؑ
چاند کو شام کے بادل سے اُٹھا لائے حسینؑ
جاں بلب شیر کو جنگل سے اُٹھا لائے حسینؑ

دی صدا لاشِ پسر آن کے لے جا بانوؑ
چھِد گیا برچھی سے اکبرؑ کا کلیجہ بانوؑ

دیکھ لے آخری دیدار پسر مرتا ہے
سامنے آنکھوں کے یہ نورِ نظر مرتا ہے
اب کوئی دَم میں ترا رشکِ قمر مرتا ہے
منہ سے باہر ہے زباں تشنہ جگر مرتا ہے

دَم ہے سینے میں رُکا زخموں سے خوں جاری ہے
ہائے بانوؑ ترا گھر لٹنے کی تیاری ہے

Presented by www.ziaraat.com

پہنچی خیمے میں جو حضرتؑ کی یہ پُر درد صدا
مضطرب ہوگئی ناموسِ رسولِؐ دوسرا
کہا چلّا کے سکینہؑ نے کہ ہے ہے بھیا
فضہؓ دوڑی سوئے در پھینک کے سر پر سے ردا
پیٹتی زینبِؑ مضطر نکل آئی باہر
بانوؑ گھبرا کے کھلے سر نکل آئی باہر

شاہؑ کے کاندھے پہ دیکھا علی اکبرؑ کو نڈھال
ہاتھ پھیلا کے یہ چلّائی کہ ہے ہے مرے لال
کیا غضب ہوگیا اے بادشہِ نیک خصال
راس آیا نہ مرے بچّے کو اٹھارواں سال
ٹکڑے تیغوں سے بدن ہوگیا سارا ہے ہے
کون تھا جس نے مرے شیر کو مارا ہے ہے

Presented by www.ziaraat.com

رو کے بانوؑ سے یہ فرمانے لگے سَرورِؑ دیں

سَر نہ پیٹو ابھی زندہ ہے مِرا ماہ جبیں

سانس آتی ہے پہ ہر دَم ہے دَمِ باز پسیں

کوچ اُنکا بھی ہے اور ہم بھی ہیں مرنے کے قریں

سب چھٹے اب نہ رہا کوئی ہمارا بانوؑ

اِس جواں بیٹے کے غم نے ہمیں مارا بانوؑ

لاش اکبرؑ کی جو مقتل سے اُٹھا لائے حسینؑ

(بشکریہ سوز خواں سیّد ضیغم ہادی و خانوادۂ ہادی ناصری)

سیّد محمد رضا یاسؔ

ہے پیاسا اور لبِ دریا کھڑا ہے

وفا داری کی گویا انتہا ہے

نہ ہو محسوس پانی کی نمی تک

جری نے ایسے مشکیزہ بھرا ہے

(بشکریہ سوز خواں ظہور حیدر رضوی / آستانۂ رضاؑ)

Presented by www.ziaraat.com

پھری جو مومنو رَن سے سواری اکبرؑ کی

پھری جو مومنو رَن سے سواری اکبرؑ کی
پکاری والدہ ، ہم صورتِ پیمبرؐ کی
اِسی خیال میں ڈیوڑھی سے میں نہ تھی سَر کی
کہ پھر بھی دیکھ لوں تصویر اپنے دلبر کی
نہ دونگی اب کبھی رخصت نبیؐ کے ثانی کو
لگا رکھوں گی کلیجے سے اپنے جانی کو

کہاں ہے لال مِرا لاؤ پاس مجھ ماں کے
لگالوں سینے سے پوتے کو بی بی زہراؑ کے
یہ کہہ رہی تھی کہ سبطِ رسولؐ نے آکے
لِٹائی لاش بچھونے پہ سَر کو نیہوڑا کے
پکاری زینبؑ دل خستہ پیٹ کر سَر کو
سپاہِ شام نے جانے دیا نہ اکبرؑ کو

Presented by www.ziaraat.com

یہ شکل چاند سی سب خوں میں بھر گئی، ہے ہے
وہ شان اور وہ شوکت کدھر گئی، ہے ہے
جگر سے اِس کے سِناں یوں گزر گئی، ہے ہے
پھوپھی بھتیجے کے بدلے نہ مَر گئی، ہے ہے
یہ مَرنے والا مِری آنکھ کا اُجالا تھا
چھٹی کے روز اِسے لیکے میں نے پالا تھا

یہ کہہ کے پیٹ کے سَر کو پچھاڑ جو کھائی
پکاری باتو کہ اکبرؑ تمہاری لاش آئی
جواب دو مجھے قربان ہووے یہ دائی
میں دیکھوں برچھی کلیجے پہ کس جگہ کھائی
گئے تھے اچھے اور آئے لہولہان ہوئے
اِسی لڑائی کی خاطر تھے تم جوان ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

میں اِس ارادے کے ہمت کے ہوگئی واری
نہ سمجھی تھی کہ ہے خلدِ بریں کی تیاری
یہ کہہ کے لاش سے بیٹے کی وہ فلک ماری
لگی زمیں پہ تڑپنے بہ نالہٴ و زاری
تڑپتے دیکھ کے اُن کو امام رونے لگے
شہید بیٹے کا لے لیکے نام رونے لگے

پھری جو مومنوں سے سواری اکبرؑ کی

☆☆☆☆☆

حضرتِ شاداںؔ دہلوی

بیٹھی ہوئی دیوار اُٹھانی ہوگی
گرتی ہوئی دستار اُٹھانی ہوگی
حق بھیک نہیں جو التجا سے مل جائے
اِس کے لئے تلوار اُٹھانی ہوگی

(بشکریہ سوز خواں چوہدری ساجد حسین زیدی وثاقب)

Presented by www.ziaraat.com

جب لاشۂ پسر کو اُٹھایا حسینؑ نے

جب لاشۂ پسر کو اُٹھایا حسینؑ نے
سینے سے لختِ دل کو لگایا حسینؑ نے
آنکھوں سے بحرِ اشک بہایا حسینؑ نے
رو رو کے یہ بہن کو سُنایا حسینؑ نے
تیرِ اَلم جگر پہ ضعیفی میں کھائے ہیں
میّت جوان بیٹے کی ہم لے کے آئے ہیں

یہ سُن کے اہلِ بیتؑ میں محشر ہُوا عیاں
دوڑیں حواس باختہ خیمے سے بی بیاں
مسند پہ لاش شہؑ نے لِٹائی بصد فُغاں
میّت پہ گِر کے بانوؑ یہ کرنے لگیں بیاں
کس نے مِٹا دِیا مِرے نام و نشان کو
کس کی نظر لگی مِرے کڑیل جوان کو

Presented by www.ziaraat.com

آواز ایک سمت سے آئی بحالِ زار
جلد آیئے امامِ اُمم شیرِ کردگار
سنتے ہی اِس صدا کے ہوئے شاہؑ بے قرار
خیمے کے دَر پہ آئے جو مولائے نامدار
دیکھا کہ ایک شخص کھڑا بے حواس ہے
ناقے پہ وہ سوار ہے لیکن اُداس ہے

شہؑ نے کہا تو کون ہے اے غم کے مبتلا
یہ سُن کے اُترا ناقے سے وہ مردِ باوفا
کی عرض میں ہوں خادمِ اولادِ مرتضیٰؑ
شاہِ حلَب نے بھیجا ہے آگاہ ہے خدا
دیتا ہے جان ، شکلِ پیمبرؐ کے واسطے
کچھ تحفے اُس نے بھیجے ہیں اکبرؑ کے واسطے

Presented by www.ziaraat.com

رو کر کہا حسینؑ نے اکبرؑ تو مر گیا
تحفے کا لینے والا جہاں سے گزر گیا
ہم سے بچھڑ کے آج وہ دادا کے گھر گیا
پیری میں وہ جواں ہمیں برباد کر گیا
سُنتا ہے تو جو خیمے میں غُل شور و شین کا
ماتم یہ ہو رہا ہے اُسی نورِ عین کا

دولت ہماری لُٹ گئی اٹھارہ سال کی
میّت پڑی ہے خیمے میں بانوؑ کے لال کی
خوں میں بھری ہے شکل مرے مہ جمال کی
شادی بھی ہو نہ پائی تھی اُس خوش خصال کی
شاہِ حلب سے جا کے تو اظہار کیجیو
اِن تحفوں پر تُو فاتحہ اکبرؑ کا دیجیو

جب لاشۂ پسر کو اُٹھایا حسینؑ نے

Presented by www.ziaraat.com

پہنچا جو رن میں شبرِؑ ذی جاہ کا پسر

پہنچا جو رَن میں شبرؑ ذی جاہ کا پسر
جُحت تمام کرکے وَغا کی بہ کرّ و فر
اَرزَق کو دی وہ زَک کہ جھکے نامیوں کے سَر
ماں سُن کے بولی شکر خداوندِ بحر و بَر
کنبے میں بات رہ گئی وہ کام ہوگیا
بِن باپ کے پسر کا بڑا نام ہوگیا

باتیں یہ ہورہی تھیں حرم میں کہ ایک بار
قاسمؑ پہ مِل کے ٹوٹ پڑی فوجِ نابکار
سمٹے اِدھر اُدھر سے ہزاروں زُبوں شِعار
چاروں طرف سے پڑنے لگے تشنہ لب پہ وار
حربے لئے تھے قُرب میں جو بد شُعور تھے
پتھر وہ مارتے تھے جو مجمع سے دُور تھے

Presented by www.ziaraat.com

گرتے ہی خاک پر جو ہوا غش وہ مہ لقا
فوجِ عدو میں فتح کے باجوں کا غُل ہوا
ماں نے صدا سنی تو یہ دل تھام کر کہا
میری کمائی نیگ لگی شکر کبریا
بچّے پہ میرے مہر ہوئی ذُوالجلال کی
لو بی بیو برات چڑھی میرے لال کی

پہنچے جو لاشِ ابنِ حسنؑ پر بحالِ زار
دیکھا کہ سر کو کاٹنے والے ہیں بدشعار
غصے سے کانپنے لگے عباسِؑ نامدار
للکار کر بڑھے صفتِ شیرِ کردگار
بھاگے عدو جو ڈر کے تو نقشہ بدل گیا
ہل چل میں اُس یتیم کا لاشہ کچل گیا

Presented by www.ziaraat.com

روتے ہوئے قریب جو آئے شہِ ہُدا
دیکھے تمام عضوِ بُریدہ جُدا جُدا
ہاتھوں سے دل پکڑ کے کہا وا محمدؐا
اُمت کا یہ سلوک تو دیکھو پئے خدا
ابنِ حسنؑ کی جان پہ صدمے گزر گئے
لو نانا جان قاسمؑ ناشاد مر گئے
پہنچا جو رَن میں شبرؑ ذی جاہ کا پسر/نسیمؔ امروہوی

(بشکریہ سوز خواں انیس زیدی ابوطالبی)

افتخارؔ عارف

وہی پیاس ہے وہی دشت ہے وہی گھرانا ہے
مشکیزہ سے تیر کا رشتہ بہت پرانا ہے

Presented by www.ziaraat.com

گھوڑے سے جبکہ قاسمِ گلگوں قبا گرا

گھوڑے سے جب کہ قاسمِ گلگوں قبا گرا
غُل پڑ گیا نبیرۂ مشکل کشا گرا

صفدر جری بہادر و شیرِ وَغا گرا
خوں میں نہا کے لختِ دلِ مجتبیٰ گرا

گرتے ہی فوجِ ظلم کا مجمع بہم ہوا
زخمی پر آہ نرغۂ فوجِ ستم ہوا

مارا کسی نے پشت پہ نیزے کو تان کے
کھٹکی سِنانِ ظلم کلیجہ میں آن کے
کوئی تبر لگا گیا مظلوم جان کے
تیغہ کسی کا چل گیا سر پر جوان کے

پہلو بھی دونوں ہاتھ بھی یکسر فگار تھے
دولھا کا ایک جسم تھا حربے ہزار تھے

Presented by www.ziaraat.com

حضرت کو دی صدا کہ چچا جان آیئے
خادم ہُوا حضور پہ قربان آیئے
دنیا میں کوئی دَم کا ہُوں مہمان آیئے
سَر کاٹنے کا ہوتا ہے سامان آیئے
جَلاد پہنچے تیغِ دو پیکر لئے ہوئے
قاتل کھڑے ہیں ہاتھ میں خنجر لئے ہوئے

دَم توڑنے لگا جو یہ کہہ کر وہ دل فگار
طبلِ ظفر بجا صفِ اعدا میں ایک بار
دوڑے اِدھر سے تیغ بکف شاہِؑ نامدار
گھوڑوں سے روندنے لگے لاشے کو واں سوار
سب ٹکڑے ٹکڑے سینۂ پُر نور ہو گیا
ٹاپوں سے مرکبوں کی بدن چُور ہو گیا

Presented by www.ziaraat.com

پہنچے حسینؑ لاش پہ جس دَم بچشمِ نم
اَٹکا ہُوا تھا آنکھوں میں ابنِ حسنؑ کا دَم
سَر اپنا پیٹ کر یہ پکارے شہِؑ اُمَم
قاسمؑ اُٹھو کہ آئے ہیں مِلنے کو تم سے ہم
موڑو نہ آنکھ فاطمہؑ کے نورِ عین سے
باتیں تو کچھ کرو دَمِ آخر حسینؑ سے

کیا بولتے کہ موت نے تھا بے خبر کیا
سیدھی نہ آنکھ کی نہ منہ اپنا اُدھر کیا
ہچکی کے درد نے تہہ و بالا جگر کیا
بس مسکرا کے باغِ جہاں سے سفر کیا
حضرت چلے اُٹھا کے تَنِ پاش پاش کو
کاندھا دیا چچا نے بھتیجے کی لاش کو

گھوڑے سے جبکہ قاسمؑ گلگوں قبا گرا

Presented by www.ziaraat.com

قریبِ لاشۂ قاسمؑ جو پہنچے سرورِ دیں

قریبِ لاشۂ قاسمؑ جو پہنچے سرورِؑ دیں
تو ایسے حال میں آیا نظر وہ جسمِ حسیں
کہ تھوڑی دیر تو آ ہی سکا نہ دل کو یقیں
کہیں تھا کچلا ہوا جسم، دست و پا تھے کہیں
اک آہ بھر کے شہِؑ دیں زمیں پہ بیٹھ گئے
جہاں کھڑے تھے لرز کر وہیں پہ بیٹھ گئے

لبوں پہ صبر کی بندش تھی دل میں حشر بپا
اُٹھائے بڑھ کے زمیں سے کٹے ہوئے اعضا
نہ جانے کیسے تنِ منتشر کو جمع کیا
عبا پہ رکھ کے اُٹھایا جنازہ قاسمؑ کا
لرزتے ہاتھوں پہ جیسے پہاڑ اُٹھائے ہوئے
چلے حسینؑ سوئے خیمہ سر جھکائے ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

مگر یہ سوچتے جاتے تھے دل میں سبطِ نبیؐ
میں جب چلا تھا تو خیمے کے در پہ تھیں بھابھی
حرم میں پہنچوں گا جب لے کے لاش، قاسمؑ کی
بجائے لاش وہ دیکھیں گی خوں بھری گٹھڑی

پسر کو دیکھ کے یوں پائمال کیا ہوگا
ہے غیر حال مرا، ماں کا حال کیا ہوگا

حرم میں پہنچے تو دیکھا کہ حشر ہے برپا
بلک رہی ہے سکینہؑ خموش ہے کبریٰؑ
تڑپ کے ماں نے سوئے لاشۂ پسر دیکھا
جگر کو تھام کے بولیں یہ کیا ہوا بھیّا

میں یہ تو جانتی تھی سر کٹائیں گے قاسمؑ
یہ کیا خبر تھی کہ یوں واپس آئیں گے قاسمؑ

Presented by www.ziaraat.com

کہا امام نے بھابھی نہ کیجے اِس کا ملال
ہُوا شہیدوں میں ممتاز آپ کا یہ لال
نہیں ہے قسمتِ قاسمؑ ہی جسم کا یہ حال
ہماری لاش بھی ہوگی اِسی طرح پامال
وہی ہماری بھی ہوگی جو اِن کی حالت ہے
حسینؑ ہو کہ حسنؑ سب کی ایک قسمت ہے

خدا کا شکر کرو لاشِ قاسمؑ آ تو گئی
ہماری لاش تو لائے گا بھی نہ رَن سے کوئی
پھر اِس پہ ہوگا یہ طُرفہ ستم بھی اے بھابھی
کہ نوچ لے گی لباسِ بدن بھی فوجِ شقی
جھلستی ہوگی ہَوا ، دھوپ بھی کڑی ہوگی
ہماری لاش یوں ہی دشت میں پڑی ہوگی

قریب لاشۂ قاسمؑ جو پہنچے سرورؑ دیں / شاہد نقوی

Presented by www.ziaraat.com

مشک بھر کر سوئے خیمہ جو علمدار چلے

مشک بھر کر سوئے خیمہ جو علمدار چلے
روکنے کیلئے رستہ ، ستم اطوار چلے
یہ بہ سُرعت جو اُڑاتے ہوئے رَہوار چلے
تیر برساتے ہوئے لاکھ ستمگار چلے
اب لڑیں یا عَلَم و مشک سنبھالیں عباسؑ
باگ لیں گھوڑے کی یا تیر نکالیں عباسؑ

ہائے لاکھوں وہ شقی اور وہ تنہا جرار
اے دل افگار کے سقّے تری جرأت کے نثار
اِس طرح مشک کو دانتوں میں دبایا اک بار
جس طرح شیرِ غضبناک کے منہ میں ہو شکار
وار پڑتے ہیں تو یہ سَر کو جُھکا لیتے ہیں
مَشک کو سینۂ زخمی سے چُھپا لیتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

دل میں کہتے ہیں کہ یا حیدرؑ صفدر آؤ
بچی مَر جائیگی مشکیزے کو تیروں سے بچاؤ
کبھی فرماتے ہیں اے شامیو یہ قہر نہ ڈھاؤ
سَر مِرا کاٹ لو پَر مَشک کو ناوک نہ لگاؤ
قتل کے بعد بھی عباسؑ کو ایذا دینا
پر سکینہؑ کی امانت اُسے پہونچا دینا

تھے اِسی طرح سُوئے خیمۂ شبیرؑ رواں
یک بیک چشمِ مبارک میں گڑا اک پیکاں
تیر کھاکر ابھی سنبھلا بھی نہ تھا شیرِ ژیاں
ناگہاں مشک چھِدی سَر پہ لگا گُرزِ گراں
خون بہتا رہا جب تک تو نہ زِنہار گرے
بہہ گیا آب تو ریتی پہ علمدار گرے

مشک بھر کر سُوئے خیمہ جو علمدار چلے

Presented by www.ziaraat.com

منہ سے بے ساختہ نکلی یہ غم انگیز صدا
السلام اے جگر و جانِ بتولؑ عذرا
السلام اے پسرِ بادشہِؑ عقدہ کشا
السلام اے ثمرِ باغِ رسولِؐ دوسرا

چھوڑ کے سیدِ والا کے قدم جاتے ہیں
اب سکینہؑ سے خبردار کہ ہم جاتے ہیں

یہ صدا سنتے ہی مولا نے جگر کو تھاما
ضعفِ پیری نے شہِؑ جنّ و بشر کو تھاما
غش جو آیا علی اکبرؑ نے پدر کو تھاما
درد نے اُٹھ کے مسافر کی کمر کو تھاما

رو کے فرمایا اخی تم بھی مجھے چھوڑ چلے
ہائے پردیس میں بیکس کی توڑ چلے

Presented by www.ziaraat.com

اے میرے قوت بازو میرے بابا کے نشاں
ابھی زندہ ہو کہ جنت میں گئے بھائی جاں
سُن کے یہ ہوش جو آیا تو کہا میں قرباں
عبدِ ناچیز کی تسلیم ، امامِ دو جہاں
نہر پر آنے کی تکلیف جو فرمائی ہے
آپ کے ساتھ سکینہؑ تو نہیں آئی ہے

بولے شبیرؑ وہ ڈیوڑھی پہ کھڑی روتی ہے
آپ کی یاد میں بیتاب ہے جاں کھوتی ہے
دَم بہ دَم پیاس کی ایذا جو سِوا ہوتی ہے
نہر کو تکتی ہے اور اشکوں سے منہ دھوتی ہے
بولے عباسؑ کہ خادم پہ ترس کھایئے گا
اب مری لاش کو خیمے میں نہ لے جایئے گا

مشک بھر کر سُوئے خیمہ جو علمدار چلے / نسیمؔ

Presented by www.ziaraat.com

جب ہوئے بازوئے عباسؑ قلم دریا پر

جب ہوئے بازوئے عباسؑ قلم دریا پر
گِر کے ٹھنڈا ہُوا حضرت کا عَلَم دریا پر

غرقِ خوں ہوگیا وہ بحرِ کرم دریا پر
غُل تھا زخمی ہُوا سقائے حرم دریا پر

مشک کو دانتوں میں پکڑے ہوئے یوں لاتا ہے
دَہَنِ شیر میں جس طرح شکار آتا ہے

غش کی آمد ہے جگر سوزِ عطش سے ہے کباب
ہیں جو بے دست ٹھہرتی نہیں پاؤں میں رَکاب
پیاسے بچوں کے لئے سینے میں دل ہے بے تاب
غم یہی ہے کہ کہیں مَشک سے ضائع نہ ہو آب

تیر پیہم جو کمانوں سے چلے آتے ہیں
یا علیؑ کہتے ہیں اور مَشک پہ جُھک جاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

کر کے منہ سوئے نجف کہتے تھے با دیدۂ تر
یا علیؑ لیجئے مجھ بے کس و مضطر کی خبر
اے شہِ ؑ عقدہ کشا بادشہِ ؑ جنّ و بشر
چاہتا ہوں میں کہ اِس مشک کو پہنچے نہ ضرر
آپ کے بیٹے کا شیدا ہوں مدد لازم ہے
آپ کی پوتی کا سقّہ ہوں مدد لازم ہے

اَسپ سے کہتے تھے عباسؑ یہ با چشمِ پُر آب
یاں سے لے چل مجھے اے اسپِ وفادار شِتاب
پیاسے ہوویں گے جو سیراب تو ہووے گا ثواب
کہیں ایسا نہ ساری مِری محنت ہو خراب
ہائے کیا جانیے کیا بچوں کی حالت ہوگی
مرگئی پیاسی سکینہؑ تو قیامت ہوگی

جب ہُوئے بازوئے عباسؑ قلم دریا پر / میر مونسؔ

(بشکریہ سوز خواں سیّد سلمان حسن و فیض علی)

Presented by www.ziaraat.com

تیغ کا وار جو عباسؑ کے شانے پہ لگا

تیغ کا وار جو عباسؑ کے شانے پہ لگا
کٹ کے بازوئے علمدار زمیں پر آیا
دوسرے ہاتھ میں مشکیزے کو آخر تھاما
اور گھوڑے کی بھی رفتار کو کچھ تیز کیا
یاد آنے لگی بچوں کی اُنہیں پیاس بہت
آبدیدہ ہوئے اِس صدمے سے عباسؑ بہت

دفعتاً دوسرے بازو پہ بھی اک وار لگا
اور وہ ہاتھ بھی شانے سے قلم ہو کے گِرا
مشک کو دانتوں سے عباسِؑ جری نے تھاما
فاصلہ خیمۂ اطہر کا نہ کم ہوتا تھا
کہہ رہے تھے یہ فرس سے کہ خدارا جلدی
مجھ کو تو خدمتِ شبیرؑ میں پہنچا جلدی

Presented by www.ziaraat.com

ناگہاں مشک پہ آ کر لگا اک تیرِ جفا
آخرش بہہ گیا پانی وہ زمیں پہ سارا
بہتے پانی کو دِلاور نے بہ حسرت دیکھا
اور اِس صدمے سے عباسؑ کا دل ٹوٹ گیا

ٹوٹی امید جو پیاسوں کی بصد یاس گِرے
ضرب اک سَر پہ لگی گھوڑے سے عباسؑ گِرے

گِرتے ہی خاک پہ غازی نے کہا اَدرِکنی
المدد لختِ دلِ عقدہ کشا اَدرِکنی
المدد اے پسرِ شیرِ خدا اَدرِکنی
ہو کرم مجھ پہ اب اے شاہِؑ ہُدا اَدرِکنی

خالقِ کل کا یہ احسان ہُوا ہے آقا
یہ غلام آپ پہ قربان ہُوا ہے آقا

Presented by www.ziaraat.com

سُن کے عباسؑ کی آواز چلے شاہِؑ ہُدا
راہ میں دستِ بُریدہ جو ملے اُن کو لیا
کبھی سینے سے لگایا کبھی اُن کو چوما
آئے عباسؑ کے نزدیک امامِ دوسَرا
خاک اور خون میں غلطاں نظر آئے عباسؑ
پھِر بھی مطلق نہ پریشاں نظر آئے عباسؑ

شاہِؑ دیں بیٹھ گئے جلتی ہوئی ریتی پَر
اپنے زانو پہ رکھا پیار سے عباسؑ کا سَر
آنکھ سے کھینچ کے اک تیر کو بولے سَرورؑ
بھائی کو چھوڑ کے تم باندھتے ہو رَختِ سفر
آج پردیس میں تقدیر ہمیں لوٹ گئی
زور بازو کا گھٹا اور کمر ٹوٹ گئی
تیغ کا وار جو عباسؑ کے شانے پہ لگا

Presented by www.ziaraat.com

جب زانوئے حسینؑ پہ عباسؑ مر گئے

جب زانوئے حسینؑ پہ عباسؑ مر گئے
صدمے غضب کے سبطِ نبیؐ پر گزر گئے
خنجر الم کے دل سے جگر تک اُتر گئے
چلّاتے تھے کہ شیر ہمارے کدھر گئے
وا حسرتا کہ بیکس و بے یار ہو گئے
سَر کیسے پیٹیں ہاتھ تو بے کار ہو گئے

اکبرؑ نے رو کے عرض یہ کی اے شہِ زماں
رونے سے اب ملیں گے نہ حضرت کے بھائی جاں
لے چلئے گھر میں لاشِ علمدارِ نوجواں
ایسا نہ ہو نکل پڑیں خیمے سے بی بیاں
دَریا پہ ننگے سَر کہیں بنتِ علیؑ نہ آئے
بچّوں کو ساتھ لے کے سکینہؑ چلی نہ آئے

www.ziaraat.com
sabeel-e-sakina

Presented by www.ziaraat.com

چادر اُوڑھا کے واں سے امامِؑ اُمم چلے
فرمایا لو کریم نگہبان ہم چلے
اکبرؑ تو آگے لے کے وہ پُر خوں علم چلے
سَر ننگے پیچھے سیّدِ عالی ہمَم چلے
جنگل میں شورِ نالہ و فریاد و آہ تھا
حضرت کے پیچھے اَسپِ علمدارِؑ شاہ تھا

سمجھے یہ سب کہ بازوئے عباسؑ کٹ گئے
سیدانیوں کے تَن سے لہو اور گھٹ گئے
بچوں کے ننھے ننھے جگر غم سے پھٹ گئے
رَنگ اُڑ گئے اَلم سے کلیجے اُلٹ گئے
ہر دل پہ بَرقِ رنج و غم و یاس گِر پڑی
خیمے کے دَر پہ زوجۂ عباسؑ گِر پڑی

جب زانوئے حسینؑ پہ عباسؑ مر گئے

Presented by www.ziaraat.com

زینبؑ سے رو کے کہنے لگے سَرورِ زمن
لے کر نشاں کو جائے کہاں اب یہ بے وطن
اب تو نہ فوج ہے نہ علمدارِ صف شکن
گھر لُٹ گیا عَلَم کو بڑھاؤ اب اے بہن

لو یہ نشانیٔ شہِؑ دُلدل سوار لو
پٹکا عَلَم کا کھول لو پنجہ اُتار لو

چھوٹا یہ شہؑ سے کہتا تھا آنسو بہا بہا
بابا ہمارے گھر میں کب آئیں گے اے چچا
آیا عَلَم پھِر اُن کے نہ آنے کہ وجہ کیا
چھوٹے سے رو کے تب یہ بڑے بھائی نے کہا

اَمّاں کی مانگ اُجڑ گئی صدمے گزر گئے
بھیا تمہیں خبر نہیں بابا تو مر گئے

جب زانوئے حسینؑ پہ عباسؑ مر گئے

Presented by www.ziaraat.com

شبیرؑ جبکہ رَن سے چلے سُوئے خیمہ گاہ

شبیرؑ جبکہ رَن سے چلے سُوئے خیمہ گاہ
مشک و عَلَم کو جُھک کے اُٹھایا بہ اشک و آہ
دل تھام کر کٹے ہوئے بازو پہ کی نگاہ
سَر تا قدم حسینؑ ہیں اک مستقل کراہ

لے کر تبرکاتِ علمدارِ کربلا
سُوئے خیام جاتا ہے سالارِ کربلا

گِرتے سنبھلتے آ ہی گیا خیمۂ حرم
وہ رُک گئے حسینؑ کے بڑھتے ہوئے قدم
زینبؑ کھڑی ہے خیمے کے دَر پر بچشمِ نم
شبیرؑ کہہ رہے ہیں بہن لَوٹ آئے ہم

زینبؑ ہمارا بھائی خفا ہم سے ہو گیا
شیرِ خدا کا شیر تَرائی میں سو گیا

Presented by www.ziaraat.com

سَر پیٹ کے یہ کہتی تھی زینبؑ جگر فگار
عباسؑ میرے شیر کہاں ہو بہن نثار
تم ہو حفاظتِ حرمِ شہؑ کے ذمہ دار
بھیا میں کتنی دیر سے کرتی ہوں انتظار

بچےؑ یہ کہہ رہے ہیں اُنہیں جامِ آب دُوں
بھیا تمہی بتاؤ اُنہیں کیا جواب دُوں

یہ رات کے اندھیرے یہ صحرا اب آ بھی جاؤ
جنگل میں ہم غریب ہیں تنہا اب آ بھی جاؤ
بھیا بلک رہی ہے سکینہؑ اب آ بھی جاؤ
کیا آج رات دو گے نہ پہرہ اب آ بھی جاؤ

کہتے تھے ہر بلا سے مجھے تم بچاؤ گے
کیا قید ہو کے جاؤں گی اُس وقت آؤ گے

شبیرؑ جبکہ رَن سے چلے سُوئے خیمہ گاہ / شاھدؔ نقوی

Presented by www.ziaraat.com

لکھا ہے جب کوئی حامی نہ شاہؑ دیں کا رہا

لکھا ہے جب کوئی حامی نہ شاہؑ دیں کا رہا
اور آپ ظلم کی فوجوں میں رہ گئے تنہا
ہجومِ یاس نے چاروں طرف سے گھیر لیا
تو ناگہاں درِ خیمہ سے آئی رن میں صدا

خبر لو جلد شہؑ کربلا دُہائی ہے
تمہارے بچے کو جھولے میں نیند آئی ہے

یہ سُن کے خیمے کی جانب گئے امامؑ ہُدا
قریب جھولے کے پہنچے تو رُو کے فرمایا
معاف کیجیو بیکس پدر کو اے بیٹا
کہ ایک پانی کا قطرہ تمہیں پِلا نہ سکا

خدا گواہ بہت تم سے شرمسار ہوں میں
یقیں کرو علی اصغرؑ کہ بے قرار ہوں میں

Presented by www.ziaraat.com

یہ کہہ کے روئے بہت اور پسر کو پیار کیا
اُٹھایا جھولے سے حضرت نے اپنا ماہ لقا
ٹپک پڑے تھے جو چہرے پہ اشکِ شاہِؑ ہُدا
وہ سمجھا پانی ہے بچے نے منہ کو کھول دیا
تری جو اشکوں کی پائی تو مسکرانے لگا
زبانِ خشک کو ہونٹوں پہ وہ پھرانے لگا

کہا حسینؑ نے پانی تمہیں پلا لائیں
چلو گے نانا کی اُمت کے پاس لے جائیں
ستم گروں کو یہ حالت تمہاری دِکھلائیں
صغیر جان کے شاید عدو ترس کھائیں
دہن کو کھول کے سُوکھی زباں دِکھا دینا
کہ تین روز سے پیاسا ہوں یہ جتا دینا

Presented by www.ziaraat.com

غرض وِداع کیا اور شہؑ انام چلے
ستمگروں کی طرف شاہؑ تشنہ کام چلے
پسر کو ہاتھوں پہ رکھّے ہوئے امام چلے
قدم قدم پہ اُدھر موت کے پیام چلے
تمام پیاسوں میں پیارا جو شہؑ کو تھا یہ پسر
حسینؑ ڈھال سے سایہ کئے تھے اصغرؑ پر

پَرے سے فوج کے ناگاہ حرملا نکلا
کمان دوش سے، چلّے سے تِیر لے کے چلا
گُلوئے لختِ دلِ شاہِؑ کربلا تاکا
کماں میں تیر کو جوڑا شقیؔ نے اور یہ کہا
حسینؑ! اب وہ پِلاتا ہوں آبِ سرد اِن کو
کہ تا بہ حشر لگے گی نہ پیاس کمسن کو

Presented by www.ziaraat.com

یہ کہہ کے تیر کو جوڑا اِدھر یہ حال ہوا
کہ حلق چھِد گیا، معصوم خوں میں لال ہوا
دہن سے خون اُگلنے لگا نڈھال ہوا
اک آہ ہلکی سی کی اور انتقال ہوا

پدر نے یاس سے ننھی سی جان کو دیکھا
کبھی زمیں کو کبھی آسمان کو دیکھا

لکھا ہے جب کوئی حامی نہ شاہِ دیں کا رہا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سیّد ہاشم رضا

جس جس کو چن لیا وہ بنا فخرِ اولیاؑ
کیا وصف ہو حسینؑ کے اِس انتخاب کا

ذکیؔ بریلویؒ

پُرسہ شہِ والا کا زہراؑ کو دیا جائے
سب چاک گریباں ہوں ماتم بھی کیا جائے

Presented by www.ziaraat.com

مومنو بے کس و بے یار ہے مظلوم حسینؑ

مومنو بیکس و بے یار ہے مظلوم حسینؑ
سخت آفت میں گرفتار ہے مظلوم حسینؑ
دل شکستہ جگر افگار ہے مظلوم حسینؑ
کیا سَر ایسمہ ؑ و لاچار ہے مظلوم حسینؑ

تیر کاری ہیں لگے زخموں پہ شمشیروں کے
نیزوں کے زخموں میں پیوست ہیں پھل تیروں کے

کیا رحیمی ہے کہ غصہ نہیں آتا ہے ذرا
کیا کریمی ہے کہ سَر کرتے ہیں اُمت پہ فدا
کیا تحمل ہے کہ ہر زخم پہ ہے شکر خدا
کیا شجاعت ہے کہ لاکھوں میں کھڑے ہیں تنہا

تیر بھی نیزے بھی سینے پہ لئے جاتے ہیں
پَر دعا ناناؐ کی اُمت کو دیئے جاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

یوں تو یاں ایک سے اک ظلم ہُوا شہؑ پہ سِوا
تین صدموں میں مگر ضبط کا یارا نہ رہا
اک جواں اِس کا بھتیجا تھا حسنؑ کا بیٹا
شب کو وہ دولہا بنا صبح شہیدوں میں ملا
اُس کے مرنے کی خبر بیووں نے جب پائی تھی
ماں دلہن کو لئے سَر ننگے نکل آئی تھی

دوسرا غم ہے یہ اک بھائی تھا اِس کا صفدر
جب سے وہ مر گیا سیدھی نہیں ہوتی ہے کُمر
اب بھی روتا ہے اُسے ہائے برادر کہہ کر
بے کفن لاش وہ اُس کی ہے پڑی دریا پَر
ابھی وہ لاش عجب درد سے تھرّائی تھی
لڑکی اک ہائے چچا کہہ کے جو چلّائی تھی

Presented by www.ziaraat.com

تیسرا حادثہ میں کیا کہوں پھٹتا ہے جگر
اِس کا اک بیٹا تھا اٹھارہ بَرس کا اکبرؑ
بَرچھیوں سے ابھی مارا گیا وہ رشکِ قمر
حیف ہے دفن ہوئی رات کو جس کی مادر
غمِ اکبرؑ میں اسے کیا کہوں کیوں کر دیکھا
"چشمِ افلاک نے" زینبؑ کو کھلے سَر دیکھا

مومنو بے کس و بے یار ہے مظلوم حسینؑ / میر انیسؒ

(بشکریہ سوز خواں سیّد ہادی حسین نقوی مرحوم)

شہرتؔ بلگرامی

قید خانہ میں سکینہؑ احتجاجاً مرگئی
اب رَسن کھل جائے گی زینبؑ رہا ہوجائے گی

Presented by www.ziaraat.com

ریتی پہ برچھی کھائے پڑا تھا جو نورِ عین

ریتی پہ برچھی کھائے پڑا تھا جو نورِ عین
بیٹھے تھے دل کو پکڑے ہوئے شاہِؑ مشرقین
ناگاہ اک کنیز پکاری بہ شور و شین
دَم توڑتا ہے پیاس سے بے شِیر یا حسینؑ

لِلّٰہ جلد خیمے میں تشریف لائیے
بانوؑ کا لال رُوٹھ گیا ہے منائیے

غُل پڑ گیا کہ اصغرِؑ بے شِیر الوداع
اے نورِ عینِ حضرتِ شبیرؑ الوداع
ماں اَلفراق کہتی تھی ہمشیر الوداع
قسمت پکاری اے ہدفِ تِیر الوداع

آلِؑ نبیؐ کو ہجر کے صدمے بڑے ہوئے
بچے بھی شور سُن کے قریب آ کھڑے ہوئے

www.ziaraat.com
sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

عباسؑ کے پسر نے پکارا دُہائی ہے
مَرنے چلا حسینؑ کا پیارا دہائی ہے
جاتا ہے شہؑ کا راج دُلارا دہائی ہے
آقا بچھڑ رہا ہے ہمارا دہائی ہے
کہتا ہے دل کہ ساتھ چلو تیر کھائیو
بابا یہ کہہ گئے تھے کہ جھولا جھلائیو

ماں بولی ایسی فال نہیں لب پہ لاتے ہیں
واری نہ یوں کہو مجھے وَسواس آتے ہیں
آقا تمہارے پیاس بجھانے کو جاتے ہیں
بچوں پہ تو جہاں میں سبھی رحم کھاتے ہیں
کیوں کر کہوں کہ اِن پہ شقی ہاتھ اُٹھائیں گے
معصوم جان کر بھی نہ پانی پلائیں گے

Presented by www.ziaraat.com

اصغرؑ کو لے کے دشت میں آئے شہِ ہُدیٰ
بچّے کا منہ دکھا کے یہ فوجوں کو دی ندا
یہ بے زبان رحم کے قابل نہیں ہے کیا
دو دن سے اِس کلی کو بھی پانی نہیں ملا
بچّہ نڈھال ہے اِسے تھوڑا سا آب دو
صورت سوال ہے اِسے تھوڑا سا آب دو

ظالم نے حرملہ سے اشاروں میں کچھ کہا
ہنستا ہوا وہ شوم کمیں گاہ کو چلا
بچّے کو لے کے پیچھے ہٹے شاہِ کربلاؑ
ناگہ زمین کانپ گئی آسماں ہِلا
واں تیرِ غم لگا کے وہ سفاک ہٹ گیا
یاں ہاتھوں پہ تڑپ کے یہ بچہ اُلٹ گیا

Presented by www.ziaraat.com

بازو چھِدا حسینؑ کا بے شیر کا گلا
اک آہ بھر کے رہ گئے مظلومِ کربلا
بیٹے کی سمت دیکھ کے بولے کہ میں فدا
لو میری جان پیاس بجھی حلق تر ہوا
چونکو تو تیر کھینچ لیں ہم منہ کو پھیر کے
اے لال اُف نہ کیجیو پوتے ہو شیر کے
ریتی پہ برچھی کھائے پڑا تھا جو نورِ عین / نسیمؔ امروہوی

Presented by www.ziaraat.com

گہوارے سے حسینؑ جو اصغرؑ کو لے چلے

گہوارے سے حسینؑ جو اصغرؑ کو لے چلے
ہاتھوں پہ رکھ کے فدیۂ داور کو لے چلے
بادل میں شام کے مہِ انور کو لے چلے
چلّائی ماں کہاں مِرے دلبر کو لے چلے

فارغ ابھی نہیں ہوئی اکبرؑ کے داغ سے
کچھ روشنی ہے گھر میں مِرے اِس چراغ سے

بانوؑ کے اِس بیان سے گھبرائے شاہِؑ دیں
آخر قریب فوج کے لے آئے شاہِؑ دیں
بچّے کو رکھ کے ہاتھوں پہ چلّائے شاہِؑ دیں
یارو سمجھ لو جو تمہیں سمجھائے شاہِؑ دیں

کچھ تو خیال چاہیے ننھی سی جان کا
بتلاؤ کیا قصور ہے اِس بے زبان کا

Presented by www.ziaraat.com

یہ سُن کے حرملا نے اُٹھایا کمان کو
تاکا خطاشِعار نے ننھی سی جان کو
مارا خُدنگ شاہؑ کے ابرو کمان کو
ہے ہے مٹایا باتوؑ کے نام و نشان کو
چلّائی موت ہائے نہ تجھ کو امان دی
بچّے نے سہم سہم کے ہاتھوں پہ جان دی

شہؑ نے سِوائے شکر، زباں سے نہ کچھ کہا
چاند اپنا زیرِ خاک چُھپایا بصد بکا
تُربت سے اُٹھ کے آپ نے خیمے کا رُخ کیا
لیکن قدم نہ آگے کو اُٹھتے تھے مطلقا
کہتے تھے کیا کہوں گا جو بچے کو مانگے گی
باتوؑ ضرور ہنسلیوں والے کو مانگے گی

Presented by www.ziaraat.com

پہنچے غرض کہ تا درِ خیمہ بحالِ زار
آئی جو باتوؑ دیکھ کے شرمائے بار بار
گردن جُھکا کے کہنے لگے شاہِؑ نامدار
لو شہر بانوؑ بَن گیا اصغرؑ کا بھی مزار

ناسور پڑ گیا ہے دلِ درد ناک میں
بانوؑ تِری کمائی ملی آج خاک میں

گہوارے سے حسینؑ جو اصغرؑ کو لے چلے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اعجازؔ رحمانی

لے آیا مقدر ہمیں دربارِ علیؑ تک
کچھ لوگ ہیں ایسے جو ہیں رستے میں ابھی تک
جب تک کہ اُٹھاتا نہیں پردہ کوئی رُخ سے
ٹھہری ہوئی واللہ قیامت ہے جبھی تک

(بشکریہ سیّد کاشف مہدی / گلدستۂ مودت)

Presented by www.ziaraat.com

پہنچے جو قتل گاہ میں شاہِ فلک جناب

پہنچے جو قتل گاہ میں شاہِ فلک جناب
للکار کر یہ اہلِ جفا سے کیا خطاب
پانی کا ملتجی نہیں اب ابنِ بو تُرابؑ
استغفراللہ آلِ نبیؐ اور سوالِ آب

دیتا ہے جو سبھوں کو اُسی سے سوال ہے
منظور بے زباں کا بس اظہارِ حال ہے

دو اک قدم کی جو نہ ہو تکلیف ناگوار
آنکھوں سے اپنی دیکھ لو احوالِ شِیر خوار
آگے بڑھے جو اُن میں تھے دانا وہ ہوشیار
چادر اُلٹ دی شاہؑ نے چہرے سے ایک بار

تیور کبھی بجھے ہوئے گہہ ضَو نظر پڑی
بجھتے ہوئے چراغ کی سی لَو نظر پڑی

Presented by www.ziaraat.com

بولے حسینؑ دیکھ چکے ، وہ پکارے ہاں
فرمایا پھر حمیتِ اسلام ہے کہاں
ہم کس کے میہمان ہیں ، یہ کس کے میہماں
طالب نہیں صراحی و ساغر کے بے زباں
مشہور اِن کے گھر کی قناعت ہے خلق میں
دو چار قطرے پانی کے ٹپکا دو حلق میں

اُترے بھی یا نہ اُترے یہ پانی گلے سے اب
تالو سے مل گئی ہے زباں اور لب سے لب
پوری یہ بات کہہ نہ چکے تھے شہِؑ عرب
ننھے گلے پہ تیر لگا آکے ہے غضب
فوارہ خوں کا زخم سے گردن کے بہہ گیا
جتنا پیا تھا دودھ لہو بن کے بہہ گیا

Presented by www.ziaraat.com

رگڑے یہ پاؤں ننھے کہ گھنگرو نکل پڑے
منہ سے انگوٹھے آنکھ سے آنسو نکل پڑے
ہو ہو کے ڈھیلے جوشنِ بازو نکل پڑے
حیدرؑ جِناں سے کھول کے گیسو نکل پڑے

شہؑ بولے قدر بڑھ گئی مجھ دل ملول کی
نذرِ حسینؑ آپ خدا نے قبول کی

پہنچے جو قتل گاہ میں شاہؑ فلک جناب

راجہ محمود آباد (محمد امیر احمد خاں محبوبؔ)

سعیٔ اصلاح میں مصروف تھے حضرتؐ دن رات
فرض لوگوں پہ کیا آیتوں نے خمس و زکوٰۃ
مستحقین کو یہ بٹتے رہے مثلِ صلات
اب نہ وہ عہد رہا اور نہ وہ پہلی سی بات

حصے تھے خمس کے توحید و رسالت کیلئے
اور مخصوص کیا اہلِ قرابت کیلئے

Presented by www.ziaraat.com

بانوؑ پچھلے پہر اصغرؑ کے لئے روتی ہے

بانوؑ پچھلے پہر اصغرؑ کے لئے روتی ہے
ایک وہ جاگتی ہے خَلقِ خدا سوتی ہے
سَر کو بھی پیٹتی ہے جان کو بھی کھوتی ہے
یہ عجب غم ہے کہ تسکین نہیں ہوتی ہے
پیٹتے پیٹتے بے ہوش جو جاتی ہے
علی اصغرؑ، علی اصغرؑ کی صدا آتی ہے

کبھی کونے میں وہ منہ ڈھانپ کے چِلّاتی ہے
اور کبھی صحن میں گھبرا کے نکل آتی ہے
کوکھ پکڑے ہوئے ہر ایک طرف جاتی ہے
ڈھونڈتی ہے مگر اصغرؑ کو نہیں پاتی ہے
تَن کو لرزش ہے جُدا اور ہے منہ زرد جُدا
دل تڑپتا ہے جُدا سینے میں ہے درد جُدا

Presented by www.ziaraat.com

کبھی کہتی ہے کہ گھر میں مرے اندھیارا ہے
علی اصغرؑ کی جُدائی نے مجھے مارا ہے
ہائے میں گھر میں ہوں جنگل میں مرا پیارا ہے
مہربانی جو کرے موت تو چھٹکارا ہے

کب تلک راتوں کو ہم نالۂ و فریاد کریں
یاالٰہی ، علی اصغرؑ مجھے اب یاد کریں

گود پھیلا کے کبھی کہتی ہے دلبر آجا
روح بے چین ہے آجا علی اصغرؑ آجا
دل تڑپتا ہے مرا گود کے اندر آجا
فاطمہؑ کے لئے آجا ، پئے حیدرؑ آجا

بوند پانی کے لئے ہائے تری جان گئی
آ میں صدقے گئی واری گئی قربان گئی

Presented by www.ziaraat.com

خَلق سب سوتی ہے راتوں کو گھروں میں اپنے
ہم اگر لیتے ہوں کروٹ تو قَسم لو ہم سے
نیند آتی مجھے ، پہلو میں اگر تم ہوتے
تم تو اے لختِ جگر ، گود میں مرقد کی گئے
یاد اِس پالنے والی کی بُھلائی تم نے
پائینتی باپ کی اے لال بَسائی تم نے

بانوؑ پچھلے پہر اصغرؑ کے لئے روتی ہے

(بشکریہ شاعر و مصنف ، محقق و دانشور پروفیسر سیّد غلام عباس)

شاعر و سوز خواں ماجد رضا عابدی

تجھےؑ دیکھنا ہے وضو مرا ترا ؑ عشق میری نماز ہے
توؑ ہی بخش دیتا ہے شاہیاں توؑ بڑا غریب نواز ہے
توؑ نبیؐ کی پشت پہ ہو اگر تو نمازِ حق بھی رُکی رہے
تو حسینؑ ہے تو حسینؑ ہے توؑ نماز کی بھی نماز ہے

(بشکریہ شاعر و خطیب مولانا کمال حیدر رضوی)

Presented by www.ziaraat.com

امامؑ پاک کو جب اشقیا نے گھیر لیا

امامؑ پاک کو جب اشقیا نے گھیر لیا
مسافروں کو سپاہِ جفا نے گھیر لیا
نبیؐ کے لال کو فوجِ دَغا نے گھیر لیا
علیؑ کے چاند کو کالی گھٹا نے گھیر لیا
ستم شروع ہوئے صلح کا جواب ملا
غضب ہے ساتویں تاریخ سے نہ آب ملا

وہ قحطِ آب ، وہ سادات پَر ہجومِ اَلم
نبیؐ کی آلؑ میں وہ شورِ العطش پیہم
وہ فکر و یاس وہ اندوہ وہ امامؑ اُمم
وہ شہؑ کو شوقِ عبادت وہ ظلمِ فوجِ ستم
ملا نہ چین نہم تک امامؑ صابر کو
بس ایک رات کی مہلت ملی مسافر کو

Presented by www.ziaraat.com

عزیز و یاور و ناصر جو چند تھے ہمراہ
سبھوں کو جمع کیا ، شہؑ نے با غمِ جانکاہ
زُہیرؓ قینؓ و بُرَیرؓ و حبیبؓ خود آگاہ
جنابِ اکبرؑ و عباسؑ و قاسمؑ ذی جاہ
سُوئے امامؑ جو سب یار و اقرباء آئے
تو اُٹھتے بیٹھتے بیمارِ کربلا آئے

جب آکے بیٹھ گئے سب وہ زاہد و ابرار
پکارے شاہِؑ ہُدا غور سے سُنیں دِیندار
میں اِس دیار سے جورِ فلک سے ہوں ناچار
پھرے ہیں آلِؑ حبیبِؐ خدا سے ظلم شِعار
یہ سنگدل نہ جفاؤں سے منہ کو موڑیں گے
کسی طرح یہ ستمگر نہ مجھ کو چھوڑیں گے

Presented by www.ziaraat.com

میں اِن کے شر سے اَماں پاؤں غیر ممکن ہے
وطن میں آلؑ کو پہنچاؤں غیر ممکن ہے
یہاں سے پاؤں بھی سَرکاؤں غیر ممکن ہے
میں کل کو قتل سے بچ جاؤں غیر ممکن ہے

خدا سے صبر و رِضا کا ہے خواستگار حسینؑ
بس ایک رات کا مہماں ہے بے دیار حسینؑ

بَلا میں کشتۂ رنج و اَلم کو رہنے دو
فقط مسافرِ راہِ عَدم کو رہنے دو
ستم رسیدہ و پابندِ غم کو رہنے دو
نہ تم رہو نہ علیؑ کے حرم کو رہنے دو

ہمارے بعد یہ ناچار دَر بدر نہ پھریں
رسولؐ زادیاں بلوے میں ننگے سَر نہ پھریں

امامؑ پاک کو جب اشقیا نے گھیر لیا / نسیمؒ

Presented by www.ziaraat.com

کتب میں ہے شبِ عاشور کا یہ حال لکھا

کتب میں ہے شبِ عاشور کا یہ حال لکھا
حرم سَرا میں مصلّے پہ تھے امامؑ ہدیٰ
کبھی تھا شغلِ تلاوت کبھی یہ حق سے دعا
الٰہی صبر کی طاقت ہو میرے دل کو عطا
الٰہی احمدِؐ مُرسَل سے سرخ رُو رکھنا
اِس امتحان میں پیاسے کی آبرو رکھنا

اِنہی دعاؤں میں گزری جو رات ایک پہر
تو آئے خیمۂ انصارِؓ پاک پَر سَرورؑ
شگافِ دَر سے یہ دیکھا کہ جمع ہیں صفدر
حبیبؑ کہتے ہیں یہ بیچ میں کھڑے ہو کر
علیؑ کے دوستو، کل روزِ رَستگاری ہے
نبیؐ کی آلؑ پہ یہ وقتِ جاں نثاری ہے

Presented by www.ziaraat.com

یہ حال دیکھ کے شکرِ خدا بجالائے
بہادروں کی تمنا پہ تیرِ غم کھائے
وہاں سے خیمۂ ہمشیر کی طرف آئے
بہن کا پیار جو دیکھا تو غم سے تھرائے
خود اپنے پیاروں کو رختِ کہن پنہایا ہے
ابھی سے دونوں گلوں کو کفن پنہایا ہے

یہ کہہ رہی ہیں کہ نصرت میں جدّ و کد کرنا
میں واری پیروئ ضیغمِ صمد کرنا
کڑی اُٹھا کے اخی کی بلا کو رد کرنا
بہادرو ، مرے ماں جائے کی مدد کرنا
وہ کیا غلام جسے الفتِ امامؑ نہیں
جو رن میں کام نہ آئے تو ماں سے کام نہیں

Presented by www.ziaraat.com

جو کام آؤ گے تم تو دعائیں میں دُوں گی
جو پھر کے آئے تو صورت کبھی نہ دیکھوں گی
تمام عمر کبھی منہ سے بھی نہ بولوں گی
قَسَم سے کہتی ہوں ہرگز نہ دودھ بخشوں گی
میں شاد ہوں گی جو برباد کر کے آؤ گے
جو ماں کو چاہتے ہو تم تو مر کے آؤ گے

بہن کی چاہ پہ رو کر بڑھے شہِؑ ذیجاہ
یہ دَر سے بیوۂ شبرؑ کا حال دیکھا آہ
کہ دونوں پہلوؤں میں ہیں حسنؑ کے نورِ نگاہ
اِدھر ہیں قاسمِؑ مضطر اُدھر ہیں عبدُاللہ
یہ کہہ رہی ہیں کہ شہؑ گھر گئے ہیں آفت میں
میں واری جان لڑانا چچا کی نصرت میں

Presented by www.ziaraat.com

میں صدقے تم پہ بڑا حقِ شاہؑ والا ہے
حسنؑ کے بعد اِنہی نے تو گھر سنبھالا ہے
کبھی نہ مجھ کو نہ تم کو اَلم میں ڈالا ہے
پدر کی طرح بڑی شفقتوں سے پالا ہے
چچا کے پاؤں پہ دونوں کا خون بہہ جائے
الٰہی کل زنِ بیوہ کی بات رہ جائے

کتب میں ہے شبِ عاشور کا یہ حال لکھا / نسیمؔ

Presented by www.ziaraat.com

لکھا ہے جب شبِ عاشور گزری ایک پہر

لکھا ہے جب شبِ عاشور گزری ایک پہر
حسینؑ آئے سوئے خیمۂ علی اکبرؑ

شگافِ در سے یہ دیکھا کہ وہ مہِ انور
فروغِ حُسن سے دولھا بنا ہے بستر پر

عجیب یاس سے ماں بار بار دیکھتی ہے
اُٹھا کے شمع، رُخِ گُلعذار دیکھتی ہے

یہ دیکھتے ہی کلیجے پہ تیرِ غم کھائے
خدا یہ سانحہ دشمن کو بھی نہ دِکھلائے
وہاں سے خیمۂ عباسؑ کی طرف آئے
جری کی چاہ پہ فرطِ اَلم سے چِلّائے

کبھی حسینؑ کے صدمے سے آہ بھرتے ہیں
کبھی حُسام کو صیقل سے صاف کرتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

جری کے سامنے کلثومؑ جان کھوتی ہیں
کسی خیال میں اشکوں سے منہ کو دھوتی ہیں
ردا کو آنسوؤں سے دَم بہ دَم بھگوتی ہیں
قریب بیٹھی ہوئی زار زار روتی ہیں
وہ رنج و غم ہے کہ حالت تباہ کرتی ہیں
فلک کو دیکھ کے ہر بار آہ کرتی ہیں

وہ کہہ رہے ہیں کہ خواہر نہ یوں بکا کیجے
حضور اپنی طرف سے مجھے فدا کیجے
نصیب کا نہ فلک سے کوئی گِلا کیجے
پسر سمجھ کے مجھے شہؑ کا حق ادا کیجے
مطیعِ سبطِ رسولِؐ انام ہے عباسؑ
ہر اک عزیز کا اُن کے غلام ہے عباسؑ

Presented by www.ziaraat.com

بہن کی شان پہ رو کر بشانِ ابرِ بہار
حسینؑ واں سے چلے سوئے خیمۂ بیمار
قریب جا کے پکارے کہ اے مرے دِلدار
رسولِؐ پاک کی مسند کے مالک و مختار
اُٹھو کہ میری شہادت قریب آ پہنچی
گلا کٹانے کی ساعت قریب آ پہنچی

وہ روکے بولے کہ ہے ہے یہ کیا کہا بابا
ہماری زیست میں حضرت پہ یہ جفا بابا
مریض کیوں نہ ہو قربان ، میں فدا بابا
قریبِ مرگ ہوں مرنے سے خوف کیا بابا
حسینؑ بولے کہیں وہ بھی رَن پہ چڑھتا ہے
جو گُل اشاروں سے پانچوں نمازیں پڑھتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

تمہیں تو کل سے بڑا رنج و غم اُٹھانا ہے
حرم کے ساتھ اَلم پَر اَلم اُٹھانا ہے
سنبھل سنبھل کے ہر اک جا قدم اُٹھانا ہے
جو ہم سے اُٹھ نہ سکا وہ ستم اُٹھانا ہے
بتاؤ طوقِ گلو گیر کون پہنے گا
جو تم نہ ہوگے تو زنجیر کون پہنے گا

جو بیڑی سامنے آئے تو سَر جُھکا لینا
خوشی سے طوقِ گراں کو گلے لگا لینا
جو تازیانے بھی ماریں شقی تو کھا لینا
مگر شریعتِ اسلام کو بچا لینا
پسِ فنا بھی حیاتِ دوام رہ جائے
وہ کیجیو کہ محمدؐ کا نام رہ جائے

لکھا ہے جب شبِ عاشور گزری ایک پہر / نسیمؔ

Presented by www.ziaraat.com

کوفہ کو چلا قاصدِ صغراؑ جو وطن سے

کوفہ کو چلا قاصدِ صغراؑ جو وطن سے
طے راہِ مسافت کی بڑے رنج و محن سے
ناگاہ گزر جب ہوا اُس ظلم کے بَن سے
جب بَن میں جُدائی ہوئی شہؑ کے سَر و تَن سے

واں دیکھا کہ کچھ لاشے پڑے خون میں تر ہیں
زخمی ہیں بدن اور تنوں پر نہیں سر ہیں

دل میں یہ لگا سوچنے وہ قاصدِ غم خوار
کوفے ہی کی جانب تو گئے تھے شہِؑ ابرار
آقا کی مِرے خیر ہو اچھے نہیں آثار
حیدرؑ کے گھرانے کے نشاں سب ہیں نمودار

کچھ اُن کو قرابت تھی حسینؑ اور حسنؑ سے
سادات کی خوشبو چلی آتی ہے بدن سے

Presented by www.ziaraat.com

روتا ہُوا وہ لاشۂ سَرورؑ پہ جو پہنچا
فریاد تھی ہے ہے مِرے آقا ، مِرے آقا
کس طرح لعینوں نے تمہیں گھیر کے مارا
اِس طرح کے ہیں زخم کہ دیکھا نہیں جاتا
کیسے کلمہ گو تھے رسولِؐ عرَبی کے
کس ظلم سے مارا ہے نواسے کو نبیؐ کے

کی اپنے نبیؐ زادے کی کیا عزت و توقیر
سَر تا بہ قدم خوں میں بھری چاند سی تصویر
کثرت سے ہیں زخمِ تبر و خنجر و شمشیر
نیزوں پہ تو نیزے ہیں پڑے تیروں پہ ہیں تیر
یہ گُل سا بدن گھوڑوں سے پامال کیا ہے
ہے ہے میرے آقا ترا کیا حال کیا ہے

Presented by www.ziaraat.com

صغرؑا کا عجب حال ہے فرقت میں تمہاری
یہ ضعف کی شدت ہے کہ غش رہتا ہے طاری
جب آنکھ کھلی رو کے یہ نانی کو پکاری
کیا آئی سفر سے میرے بابا کی سواری

دَم تَن سے نکل جائے گا اِس رنج و محن میں
کیا جانیئے کب آئیں گے شبیرؑ وطن میں

پِھر یاس سے سَر رکھ دیا لاشے کے قدم پَر
نوحہ تھا کہ ہے ہے اسدُ اللہ کے دلبر
صغرؑا جو تمہیں پوچھے تو میں کیا کہوں جاکر
اُس کو یہ تمنا ہے کہ اب آتے ہیں سَرورؑ

یہ کہہ دوں کہ سَر تَن سے اُتارا گیا صغرؑا
پَردیس میں بابا تِرا مارا گیا صغرؑا

کوفہ کو چلا قاصدِ صغرؑا جو وطن سے / حزنؔ

Presented by www.ziaraat.com

امتحاں گاہ میں پہنچے جو شہؑ جنّ و بشر

امتحاں گاہ میں پہنچے جو شہِؑ جنّ و بشر
ظلم کیا کیا نہ سہے کرب و بلا میں آکر
آ گیا آخری منزل پہ شہادت کا سفر
سب کا خوں بہہ گیا، اب رہ گئے تنہا سرورؑ

باپ کے واسطے بیٹی کا عریضہ لایا
ایک قاصد سرِ مقتل، خطِ صغراؑ لایا

خط میں لکھا تھا کہ بس اب جلد ہی بُلوائیں مجھے
یاد میں بالی سکینہؑ کی نہ تڑپائیں مجھے
فرقتِ اصغرِؑ ناداں میں نہ رُلوائیں مجھے
باباجاں، بھائی سے کہہ دیں کہ وہ لے جائیں مجھے

باپ کا دل ہی سمجھتا ہے جو حالت ہوگی
اُس گھڑی کیفیتِ ضبط، قیامت ہوگی

Presented by www.ziaraat.com

خط پڑھا ، صبر کیا ، دل سے لگایا خط کو
قبرِ اصغرؑ پہ رکھا ، بیٹھے ، اُٹھایا خط کو
لاشِ اکبرؑ پہ گئے ، پڑھ کے سنایا خط کو
ایک پل بھی نہ نگاہوں سے ہٹایا خط کو
خط سے صغراؑ کی جو تصویر ابھر آتی تھی
ضبط کرنے پہ بھی اک آہ نکل جاتی تھی

آہ بھر کر یہ کیا قاصدِ صغراؑ سے کلام
شکریہ بھائی ، کہ پہنچایا ہمیں یہ پیغام
میری بچی کو یہ احوال بتادینا تمام
اَب نہ اصغرؑ ہیں ، نہ اکبرؑ ، یہ مصیبت کی ہے شام
اَب سکینہؑ سے بھی بچھڑیں گے وہ ساعت آئی
ہم پہ یہ اور قیامت پہ قیامت آئی

امتحاں گاہ میں پہنچے جو شہِؑ جنّ وبشر / قسیمؔ ابنِ نسیمؔ

(بشکریہ سوز خواں سیّد باقر حسین رضوی)

Presented by www.ziaraat.com

عباسؑ کو حسینؑ جو دریا پہ رو چکے

عباسؑ کو حسینؑ جو دریا پہ رو چکے
بھائی سے اپنے ہاتھ لبِ نہر دھو چکے
یاں تک کہ قتل اکبرؑ و اصغرؑ بھی ہو چکے
سینے پہ جو پلے تھے وہ مٹّی میں سو چکے
تھے نوحہ گر ہر ایک تنِ پاش پاش پر
قاسمؑ کی لاش پر کبھی اصغرؑ کی لاش پر

لشکر میں تھا یہ غُل کہ دِلاور کو مار لو
ہاں شہسوارِ دوشِ پیمبرؐ کو مار لو
سیّد کو بے دیار کو مضطر کو مار لو
سب مر چکے ہیں اب شہِؑ صفدر کو مار لو
قبضے میں تیغِ ظلم بھی تیرِ جفا بھی ہے
کہتے ہیں شہؑ بتاؤ میری کچھ خطا بھی ہے

Presented by www.ziaraat.com

رحم اب کرو میں بیکس و تنہا ہوں ظالمو
گزرے ہیں تین روز کہ پیاسا ہوں ظالمو
سیّد ہوں اور امام تمہارا ہوں ظالمو
سوچو ذرا میں کس کا نواسا ہوں ظالمو

ہوگا بھلا نہ صابر و شاکر کو مار کر
پچھتاؤ گے غریب مسافر کو مار کر

مدِّ نظر ہے تم کو اگر قتل ہی مرا
سُن لو یہ اک وصیتِ آخر مری ذرا
بچوں پہ رحم کیجیو اے قومِ بے حیا
زہراؑ سے کم نہیں مری بہنوں کا مرتبہ

مرنے کے بعد مجھ پہ یہ احسان کیجیو
زینبؑ کے سَر سے بلوے میں چادر نہ لیجیو

Presented by www.ziaraat.com

اِس آن میں ہوئے شہِؑ بیکس پہ اتنے وار
جتنے چبھے تھے تیر بدن سے ہوئے وہ پار
تڑپے زمیں پہ گر کے امامِ فلک وقار
فریادِ فاطمہؑ سے ہِلا عرشِ کردگار
تڑپا زمیں پہ جسم ، شہِؑ مشرقین کا
غُل تھا کہ جلد کاٹ لو اب سَر حسینؑ کا

ناگہ پکڑ کے تیغ ، بڑھا شمرِ بد شِعار
قرآن پَر شقی نے رکھا پائے نابکار
سَر ننگے گھر سے نکلی سکینہؑ جگر فگار
دیکھی گلے پہ باپ کے جس دَم چُھری کی دھار
چِلّاتی تھی ارے شہِؑ والا کو چھوڑ دے
سَر میرا کاٹ لے مِرے بابا کو چھوڑ دے

Presented by www.ziaraat.com

ہر چند پیٹتی رہی ناداں بصد ادب
فریاد کو یتیم کی سُنتا تھا پَر وہ کب
خنجر گلے پہ رکھ دیا حضرت کے ہے غضب
سُوکھی زباں دِکھا کے کہا شاہؑ نے یہ تب
ظالم سکینہؑ خیمے میں جا لے تو ذِبح کر
پانی ذرا سا مجھ کو پلا لے تو ذِبح کر

حضرت تو پانی پانی پکارا کیئے اِدھر
کاٹا کیا گلے کو اُدھر شمرِ بد گُہر
دوڑی نکل کے خیمے سے زینبؑ برہنہ سَر
چلتی تھی دو قدم کبھی گرِتی تھی خاک پَر
کہتی تھی آہ کس سے میں اب التجا کروں
لُٹتا ہے گھر مِرا ارے لوگو میں کیا کروں

عباسؑ کو حسینؑ جو دریا پہ رو چکے

Presented by www.ziaraat.com

جب رَن میں سبطِ احمدِ مختار گھر گیا

جب رَن میں سبطِ احمدِ مختار گھر گیا
سید، غریب و بے کس و بے یار گھر گیا
اہلِ حرم کا قافلہ سالار گھر گیا
لشکر تمام ہوگیا سَردار گھر گیا

غل تھا امان دو نہ شہِؑ مشرقین کو
نوکوں سے برچھیوں کی گرِادو حسینؑ کو

جس وقت تھا یہ حشر یہ ماتم یہ شور و شَر
آ پہنچا اک مسافر غربت زدہ اُدھر
نکلا تھا گھر سے شوقِ نجف میں وہ خوش سِیَر
چھوڑے ہوئے وطن اُسے گزرا تھا سال بھر

بے خانماں کو عشق، خدا کے ولی کا تھا
مشتاق وہ زیارتِ قبرِ علیؑ کا تھا

Presented by www.ziaraat.com

پہنچا جو کربلا میں تو دیکھا یہ اُس نے حال
تنہا کھڑا ہے ایک مسافر لہو میں لال
فوجیں ستم کی گرد ہیں آمادۂ قتال
چلتے ہیں تیر پانی کا کرتا ہے جب سوال
از بس کہ اہلِ درد تھا بیتاب ہوگیا
پانی کے مانگنے پہ جگر آب ہوگیا

کہنے لگا لرز کے وہ ذی قدر و نیک نام
اللہ کس قدر ہے پُر آشوب یہ مقام
دریا خدا نے خلق کیے بہرِ فیضِ عام
مرتا ہے بے اجل یہ ستم کش یہ تشنہ کام
اِن سے بشر ڈرے جنہیں خوف خدا نہیں
جلدی نکل چلو یہ ٹھہرنے کی جا نہیں

Presented by www.ziaraat.com

دو چار گام چل کے یہ سوچا وہ نامور
مظلوم کی دعا میں ہے ہر طرح کا اثر
واللہ بَرگُزیدۂ حق ہے یہ خوش سِیَر
کر لیجے التماسِ دعا ہاتھ باندھ کر
تیغوں میں اُس کے پاس چلو جو خدا کرے
آساں ہو مشکلیں جو یہ بے کَس دعا کرے

آیا جو کانپتا ہُوا وہ شاہِؑ دیں کے پاس
کی عرض اَلسّلامُ علیک اے فلک اساس
مولاؑ جواب دیکے یہ بولے بہ درد و یاس
آنا ہُوا کدھر سے ترا اے خدا شناس
عرض اُس نے کی غلامِ شہِؑ ذوالفقار ہوں
بے کس ہوں بے نوا ہوں غریبُ الدّیار ہوں

Presented by www.ziaraat.com

عرض اُس نے کی حسینؑ سے اور ہے یہ التجا
کیجے اُٹھا کے ہاتھ مِرے حق میں یہ دعا
پہنچا دے مجھ کو قبرِ علیؑ پر مِرا خدا
مولاؑ نے آسماں کی طرف دیکھ کر کہا
جس کو نہیں زوال وہ دولت نصیب ہو
یارب اِسے علیؑ کی زیارت نصیب ہو

تسلیم کی جو اُس نے تو بولے شہِؑ انام
قبرِ نبیؐ پہ جاکے یہ کہنا پس از سلام
آتے ہیں آپ درد و مصیبت میں سب کے کام
یہ بیکس و غریب بھی ہے آپ کا غلام
تنہا ہُوں دشمنوں میں خبر آکے لیجئے
ہنگامِ ذبح ، گود میں سر آکے لیجئے

Presented by www.ziaraat.com

سن کر یہ شہؑ سے بولا نہ جائے گا اب غلام
بس جی چکا بہت یہی مرنے کا ہے مقام
اب دیجئے رِضا کہ بڑھوں کھینچ کر حُسام
وہ کام چاہیے کہ رہے تا بہ حشر نام
دِیندار ہوں نہ ترک رِفاقت کرونگا میں
اب مر کے شیرِ حق کی زیارت کرونگا میں

قدموں پہ لوٹ کر یہ پکارا وہ دردناک
اظہارِ اِسمِ اقدسِ اعلیٰ میں کیا ہے باک
بتلایئے کہ غم سے مِرا دل ہے چاک چاک
چُپ ہوگئے تڑپنے پہ اُس کے امامِ پاک
یہ تو نہ کہہ سکے کہ شہِ مشرقین ہوں
مولا نے سَر جُھکا کے کہا میں حسینؑ ہوں

جب رَن میں سبطِ احمدِ مختار گھر گیا

Presented by www.ziaraat.com

جب قتل رَن میں ہوچکا لشکر حسینؑ کا

جب قتل رَن میں ہو چکا لشکر حسینؑ کا
باقی رہا نہ ناصر و یاور حسینؑ کا
دشمن جو تھا ہر ایک ستم گر حسینؑ کا
غُل پڑ گیا کہ کاٹ لو اب سَر حسینؑ کا

پیاسے پہ ابر ، شام کے لشکر کا چھا گیا
مظلوم اہلِ ظلم کے نرغے میں آ گیا

کہتا تھا کوئی تیر لگاؤ حسینؑ کو
تلواروں سے لہو میں ڈُباؤ حسینؑ کو
کہتا تھا شمر گھیر کے لاؤ حسینؑ کو
گھوڑے سے جلد نیچے گرِاؤ حسینؑ کو

کیا چپکے دیکھتے ہو منہ اِس تشنہ کام کا
سَر کاٹ لو حسین علیہ السّلام کا

Presented by www.ziaraat.com

جب تیر آ کے لگتا تھا جسمِ حسینؑ پر
خیمے کو تکتے جاتے تھے منہ پھیر پھیر کر
کہتے تھے دل سے رو کے شہنشاہِ بحر و بر
زینبؑ کہیں نہ خیمے سے نکلے برہنہ سر
بانوؑ کو اے کریم مرے غم میں صبر دے
زینبؑ کو اے خدا مرے ماتم میں صبر دے

زینبؑ نے اپنے بھائی کی جب یہ سنی صدا
گھبرا کے آئی ڈیوڑھی پہ وہ غم کی مبتلا
دیکھا کہ شہؑ کو گھیرے ہے سب فوجِ اشقیا
اُمّت کی مغفرت کی، ہیں شہؑ کر رہے دُعا
کوئی قریب آ کے ہے شمشیر مارتا
اور جسمِ پاک پر ہے کوئی تیر مارتا

Presented by www.ziaraat.com

زینبؑ پکارِیں تیر یہ مجھ پہ لگاؤ تم
بھائی کے بدلے خون میں مجھ کو ڈُباؤ تم
نیزے پہ کاٹ کر مِرے سَر کو چڑھاؤ تم
فرزندِ فاطمہؑ پہ نہ اب ہاتھ اُٹھاؤ تم
پانی کو تین روز سے محروم ہے حسینؑ
سیّد ہے بے گناہ ہے مظلوم ہے حسینؑ

جب قتل رَن میں ہوچکا لشکر حسینؑ کا

عظمتؔ بلگرامی

کرکے وضو نظر نے شرابِ طہور سے
دیکھا جمالِ رُوئے محمدؐ غرور سے
تہذیب و فن ، تمدن و اخلاق و آگہی
سب مل کے بھیک مانگ رہے ہیں حضورؐ سے

Presented by www.ziaraat.com

جب آخری سلام کو خیمے میں آئے شاہؑ

جب آخری سلام کو خیمے میں آئے شاہؑ
رخصت کیا ہر ایک کو باحالتِ تباہ
کبراؑ پہ اور سکینہؑ پہ حسرت سے کی نگاہ
فرمایا صبر دے تمہیں خلّاقِ مہر و ماہ
دے کر دِلاسہ آئے جو سجادؑ کے قریں
دیکھا پڑا ہے غش میں وہ بانوؑ کا مہ جبیں

بازو ہِلا کے بولے شہنشاہِؑ نامدار
غفلت کا وقت یہ نہیں اُٹھو پدر نثار
زینبؑ کی اور بانوؑ کی چادر سے ہوشیار
گھبرا کے اُٹھے سیّدِ سجادؑ ایک بار
دیکھا زمانہ ہوتا ہے خالی حسینؑ سے
بیبوں میں حشر برپا ہے زینبؑ کے بَین سے

Presented by www.ziaraat.com

پوچھا پدر سے آئے ہیں تنہا شہِ اُمم؟
نہ سایۂ عَلَم ہے نہ عباسِؑ ذی حشم
کس حادثے میں ہوگئی مولا کی پشت ، خَم
چہرے پہ خون کیسا ہے اور چشم کیوں ہے نَم
قاسمؑ کہاں ہیں اکبرِؑ ذیشان کیا ہوئے
شہؑ نے کہا کہ سب رہِ حق میں فدا ہوئے

اُمت نے نانا جان کی برباد کردیا
تنہا پدر ہے حَلق ہے اور خنجرِ جفا
کچھ دیر بعد خیمے جلائیں گے اشقیا
چھینیں گے سَر سے زینبؑ و کلثومؑ کی رِدا
اب تم امامِ عصر ہو ہمّت سے کام لو
طوفاں کی زَد میں آلؑ کی کشتی ہے تھام لو

Presented by www.ziaraat.com

مولاؑ کے اِس بیان پہ محشر بپا ہُوا
اہلِ حرم میں رونے کا اک غُلغلہ اُٹھا
دوڑی سکینہؑ آن کے دامن پکڑ لیا
بولی نہ رَن کو جاؤ پیمبرؐ کا واسطہ
قربان جاؤں کس کے میں سینہ پہ سوُوں گی
بابا جو تم نہ ہوگے تو راتوں کو روؤں گی

مُنہ چُوم کر حسینؑ نے گودی میں لے لیا
دامن سے اشک پونچھ کے بولے شہِؑ ہُدا
بھائی کا سایہ سَر پہ تمہارے رکھے خدا
ماں باپ کس کے زندہ رہے ہیں یہاں سدا
سب کو فنا ہے شک نہیں حق کے کلام میں
بی بی کو لینے آئینگے ہم قیدِ شام میں

جب آخری سلام کو خیمے میں آئے شاہؑ

(داروغہ امیر محمد رضوی سبزواری امیر چھولسی)

Presented by www.ziaraat.com

جب ماریہ کے دشت میں وارد ہُوا زعفرؓ

جب ماریہ کے دشت میں وارد ہُوا زعفرؓ
میداں میں اکیلے تھے کھڑے سبطِ پیمبرؐ
سَر تا بہ قدم خون میں آلودہ تھے سَرورؑ
اور ریگِ بیاباں تھی بھری زخموں کے اندر

اِس پیاس میں منہ آنسوؤں سے دھوتے تھے مولاؑ
اک چھوٹی سی تربت پہ کھڑے روتے تھے مولاؑ

تھے لاشِ پسر پر ابھی گریاں شہِؑ ابرار
جو زعفرؓ جِن سامنے سے آ گیا یکبار
شہؑ نے کہا اے شخص خبردار ، خبردار
بے سَر ہیں پڑے یاں مِرے سب یاور و انصار

یہ پھول ہیں سب باغِ شہِؑ جنّ و بشر کے
لاشے نہیں ٹکڑے ہیں یہ زہراؑ کے جگر کے

Presented by www.ziaraat.com

یہ اُن کے ہیں لاشے جو تھے مظلوم کے یاور

یہ اُن کے ہیں لاشے جو پیاسے ہوئے بے سَر

ٹکڑے ہوئے تیغوں سے یہاں قاسمؑ مضطر

اے شخص یہاں دفن ہوئے ہیں علی اصغرؑ

زینبؑ کے یہاں گود کے پالے کا ہے لاشہ

اِس جا پہ مرے گیسوؤں والے کا ہے لاشہ

شہؑ نے کہا تو کون ہے، کیا نام ہے تیرا

یاں کس لئے تو آیا ہے مطلب ہے ترا کیا

ہر چند کہ بے کس ہوں، میں زخمی ہوں سَراپا

لیکن مجھے مجبور تُو ہر گز نہ سمجھنا

سب مر گئے اِس پر نہیں ناچار ابھی ہوں

بیکس ہوں مگر کُل کا مددگار ابھی ہوں

Presented by www.ziaraat.com

کی عرض یہ زعفرؓ نے کہ اے سیدؑ والا
تیرا تو مددگار ہے وہ خالقِ یکتا
تو کُل کا مددگار ہے پروا ہے تجھے کیا
پَر کیجئے منظور مِری عرض اے آقا
لُوٹے نہ کوئی آلِؑ رسولِؐ عرَبی کو
خیمے کی نگہبانی کا دو اِذن مجھی کو

یہ بات جو شبیرؑ کو زعفرؓ نے سُنائی
رونے لگے وہ بادشہِؑ کرب و بَلائی
یاد آگئی ناموس کی اُس وقت تباہی
کہنے لگا زعفرؓ سے وہ خالق کا فدائی
محتاج حرم ہوویں گے اک ایک ردا کے
سادات کی عزت ہے بس اب آگے خدا کے

Presented by www.ziaraat.com

اے بھائی کروں کیا تجھے خیمے کا نگہباں
زینبؑ کو تو جانا ہے ابھی باسرِ عریاں
اہلِ حرمِ شاہؑ کو ہے دیکھنا زنداں
جلنے ہیں ابھی خیمۂ شاہنشہِ دوراں
قید ہوئیگی سب عترتِؑ سلطانِؐ مدینہ
ظالم کے طمانچے ابھی کھائیگی سکینہؑ

جب ماریہ کے دشت میں وارد ہُوا زعفرؓ

(بشکریہ مفکر و سوز خواں سیّد تقی الحسن فرزند سوز خواں وصیؒ الحسن امروہوی)

رضاؔ الہ آبادیؒ

رضاؔ ہے جس پہ تصدق متاعِ کون و مکاں
اِک ایسے غم سے مِری زندگی عبارت ہے

(بشکریہ سوز خواں ناطق علی نقوی اربی)

Presented by www.ziaraat.com

جب کربلا میں شاہؑ کا لشکر ہُوا شہید

جب کربلا میں شاہؑ کا لشکر ہُوا شہید
اکبرؑ ہُوا شہید اور اصغرؑ ہُوا شہید
عباسؑ اور قاسمِؑ مضطر ہُوا شہید
تنہا حسینؑ رہ گئے سب گھر ہُوا شہید

زعفرؓ سے بات جن نے ، یہ باشور و شین کی
اب تک خبر نہیں تجھے آقا حسینؑ کی

پھیرے سکینہؑ لب پہ زباں پانی تُو پیے
اکبرؑ تو کھائے زخمِ سناں پانی تو پیے
اصغرؑ ہو قتل ، تشنہ دہاں پانی تو پیے
واں آقا تیرا پیاسا ہے یاں پانی تو پیے

کس منہ سے پیشِ فاطمہؑ محشر میں آئے گا
اُس دن بتا کہ کون تجھے بخشوائے گا

Presented by www.ziaraat.com

زعفرؓ نے پوچھا تجھ کو یہ کیونکر ہوئی خبر
بولا وہ جن بحدِّ ادب ہاتھ باندھ کر
اک دن ہُوا تھا میرا نجف کی طرف گزر
پہنچا جوں ہی میں قبرِ جنابِ امیرؑ پر
دیکھا ضریحِ شاہِؑ نجف تھرتھراتی ہے
ہے ہے حسینؑ پیارے کی آواز آتی ہے

سُن کر صدا جو میں گیا بر مرقدِ ملول
کی عرض ہاتھ باندھ کر اے نائبِ رسولؐ
لرزش میں کیوں مزار ہے کیوں آپ ہیں ملول
بندہ بھی مطّلع ہو مِری عرض ہو قبول
آئی ندا کہ شاہِؑ زمن قتل ہوتا ہے
میرا حسینؑ تشنہ دہن قتل ہوتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

یہ سُنتے ہی ضریح سے آنکھوں کو وہ ملا
بیتاب ہو کے دشتِ بلا کی طرف چلا
دیکھا جو اُس نے نقشۂ میدانِ کربلا
لشکر ہے سَر کٹائے پڑا، خوں میں ہے بھرا
حسرت سے شاہؑ لاشوں پہ کرتے نگاہ ہیں
خیمے میں اہلِ بیتؑ ہیں، نرغے میں شاہؑ ہیں

سبطِ نبیؐ پہ اُس نے جو کی غور سے نگاہ
اک لاش ننھی ہاتھوں پہ اپنے لئے ہیں شاہؑ
منہ چُومتے ہیں، گاہ گلا چُومتے ہیں آہ
ہر مرتبہ یہ کہتے ہیں جو مرضیٔ الٰہ
وہ ننھی لاش سینے سے اپنے لگاتے ہیں
بچے کی قبر سبطِ پیمبرؐ بناتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

تلوار سے جو کھود چکے قبر ، شاہؑ دیں
عمّامہ اپنا پھاڑ کے سَردارِ مومنیں
کفنانے کو اُٹھالیا ہاتھوں پہ نازنیں
کرتا اُتارا دفن کیا اپنا مہ جبیں
پیوند خاک جبکہ اُسے شہؑ نے کردیا
گُرتا شکوکا ننھی سی تربت پہ رکھ دیا

تیرِ ستم نے زیست کا نقشہ بگاڑ کے
اک ماں کی حسرتوں کے چمن کو اُجاڑ کے
کاٹا قضا نے نخلِ تمنا اُکھاڑ کے
سُن کر یہ ذکر ، غم سے ہوں ٹکڑے پہاڑ کے
ننھی سی قبر کھود کے اصغرؑ کو گاڑ کے
شبیرؑ اُٹھ کھڑے ہوئے دامن کو جھاڑ کے

جب کربلا میں شاہؑ کا لشکر ہُوا شہید

Presented by www.ziaraat.com

جب ہوئی ظہر تلک قتل سپاہِ شبیرؑ

جب ہوئی ظہر تلک قتل سپاہِ شبیرؑ
بجز اصغرؑ نہ رہا نورِ نگاہِ شبیرؑ
تھی فقط روحِ علیؑ ، پشت پناہِ شبیرؑ
حق سے کہتے تھے کہ تو رہیو گواہِ شبیرؑ
سَر فدا کر کے شریکِ شہدا ہوتا ہوں
آج میں تیری امانت سے ادا ہوتا ہوں

اب نہ قاسمؑ مِرا باقی ہے نہ اکبرؑ باقی
نہ علمدار سلامت ہے نہ لشکر باقی
بھانجے بیٹے بھتیجے نہ برادر باقی
اب فقط سَر مِرا باقی ہے اور اصغرؑ باقی
قتل اصغرؑ ہو ، مِرا سَر بھی جُدا ہو جائے
اِس امانت سے بھی شبیرؑ ادا ہو جائے

Presented by www.ziaraat.com

یا خدا تجھ پہ میں صدقے مرا لشکر بھی نثار
دل فدا، جان فدا، روح فدا، سر بھی نثار
علی اکبرؑ بھی نثار اور علی اصغرؑ بھی نثار
تجھ پہ باقرؑ بھی فدا، عابدِؑ مضطر بھی نثار
میں نے جو کچھ ترے دربار سے پایا مولا
سب تری راہ میں خوش ہو کے لٹایا مولا

وہ کلیجے پہ دھرے ہاتھ پڑے ہیں اکبرؑ
ہے وہ عباسِؑ دلاور وہ حسنؑ کا دلبر
ایک اک پیارے کو قربان کیا گن گن کر
کی امانت میں خیانت نہ ذرا، اے داور
تو نے دولت تھی جو مجھ خاک نشیں کو سونپی
وہ امانت تری بندے نے زمیں کو سونپی

Presented by www.ziaraat.com

بندہ پرور میں ہوں اک عبدِ غریب و احقر
بیکس و بے پدر و بے وطن و بے مادر
منزلِ ملکِ عدم میں تُو مِرا ہو رہبر
نہ تو اُس راہ سے آگاہ نہ منزل کی خبر
شوق بھی رعب بھی مجھ کو تری درگاہ کا ہے
سامنا بندۂ ناچیز کو اللہ کا ہے

ناگہاں آئی یہ آوازِ خدائے کونین
بس مِرے بندۂ بیکس مِرے مظلوم حسینؑ
شکر وہ کرتا ہے تو آج بصد شیون و شین
مجھ کو شرم آتی ہے اے فاطمہؑ کے نورُالعین
تشنہ کامی میں نہیں کام لبِ دریا سے
آفریں اے مِرے چوبیس پہر کے پیاسے

جب ہوئی ظہر تلک قتل سپاہِ شبیرؑ / مرزا دبیرؒ

Presented by www.ziaraat.com

جب خاتمہ بخیر ہُوا فوجِ شاہؑ کا

جب خاتمہ بخیر ہُوا فوجِ شاہؑ کا
کوثر پہ قافلہ گیا پیاسی سپاہ کا
گھر لُٹ گیا جنابِؑ رسالت پناہ کا
خاک اُڑ رہی تھی حال یہ تھا بارگاہ کا
وہ بھائی، وہ رفیق، نہ وہ نورِ عین تھے
نرغے میں دشمنوں کے اکیلے حسینؑ تھے

پُر خوں جبیں، پھٹے ہوئے کپڑے، بدن پہ خاک
چادر سیاہ، ایک گریباں، ہزار چاک
دل بھی جگر بھی سینہ پُر خوں بھی دردناک
بیکس بہن کے حال پہ روئے امامِ پاک
فرمایا خوں میں اکبرؑ مہ رُو نہائے ہیں
ہم اُن کی لاش چھوڑ کے رخصت کو آئے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

عباسؑ اب کہاں ہیں کہاں اکبرِؑ حسیں
اعدا کو بڑھ کے روکنے والا کوئی نہیں
خیمے تک آ نہ جائے کہیں فوجِ اہلِ کیں
رخصت کرو حسینؑ کو اے زینبِؑ حزیں
لا دو رسولِؐ پاک کا رختِ کہن ہمیں
پہنادو اپنے ہاتھ سے زینبؑ کفن ہمیں

وہ بولی میری جان نکل لے تو جایئے
خنجر اَجل کا حلق پہ چل لے تو جایئے
مضطر ہے جی بہن کا سنبھل لے تو جایئے
اچھا ذرا سکینہؑ بہل لے تو جایئے
بالوں پہ خاک اُڑا کے منہ اشکوں سے دھو تولُوں
ماں جائے بھائی میں تجھے جی بھر کے رو تولُوں

Presented by www.ziaraat.com

دیکھا یہ کہہ کے بالی سکینہؑ کو یاس سے
لپٹی وہ دوڑ کر شہِؑ گردوں اَساس سے
طاقت نہ تھی کلام کی ہر چند پیاس سے
بولی وہ تشنہ کام شہِؑ حق شناس سے

کیا اِس بلا کے بَن سے تہیہ سفر کا ہے
صدقہ گئی بتاؤ ارادہ کدھر کا ہے

فرمایا شہؑ نے ہاں یہ سفر ناگزیر ہے
آؤ گلے لگو کہ یہ وقتِ اخیر ہے
اب آرزوئے قُربِ خدائے قدیر ہے
تنہا ہیں ہم ، سپاہِ مخالف کثیر ہے

طے ہو یہ مرحلہ جو عنایت خدا کرے
جس کا نہ کوئی دوست ہو بی بی وہ کیا کرے

جب خاتمہ بخیر ہُوا فوجِ شاہؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

یہ کہہ کے پیاری بیٹی سے، دیکھا اِدھر اُدھر
پوچھا کدھر ہیں بانوئے ؑ ناشاد و نوحہ گر
فضہ ؑ نے عرض کی کہ اِدھر پیٹتی ہیں سَر
رُخصت کی بھی حضور کی اُن کو نہیں خبر
لب پر گھڑی گھڑی علی اکبر ؑ کا نام ہے
چلئے ذرا کہ کام اب اُن کا تمام ہے

سُن کر صدا حسین ؑ کی چونکی وہ نوحہ گر
کی عرض سَر جُھکا کے قدم پر بچشمِ تر
تنہا حضور آئے ہیں باندھے ہوئے کمر
صاحب کہاں ہے مَنّتوں والا مِرا پسر
ایسا نہیں جو دُکھ میں جُدا ہووے باپ سے
اپنے مراد والے کو لوں گی میں آپ ؑ سے

Presented by www.ziaraat.com

اے جانِ فاطمہؑ مرا پیارا کدھر گیا
اَمّاں کی زندگی کا سہارا کدھر گیا
وہ تین دن کی پیاس کا مارا کدھر گیا
سیدانیوں کی آنکھ کا تارا کدھر گیا

باتیں یہ سُن کے کہنے لگے شاہِؑ بحر و بر
یارب جُدا نہ ہو کسی ماں سے جواں پسر

جب خاتمہ بخیر ہُوا فوجِ شاہؑ کا

☆☆☆☆☆

وقار محسن

اجل کو ہوگئی آخر کو مات مقتل میں
حسینؑ بانٹ رہے تھے حیات مقتل میں
وہی کیا جو کہا تھا رسولِ اکرمؐ نے
رکھی حسینؑ نے نانا کی بات مقتل میں

(بشکریہ سوز خواں ماسٹر محمود زیدی و بشیر علوی)

Presented by www.ziaraat.com

جس دَم نگینِ خاتمِ پیغمبراںؐ گِرا

جس دَم نگینِ خاتمِ پیغمبراںؐ گِرا
رونق اُٹھی زمیں سے امامِؑ زماں گِرا
گِرنے پہ سب گروہ لئے برچھیاں گِرا
ہے ہے نہ اِن جفاؤں پہ بھی آسماں گِرا

زہراؑ سے پوچھیے یہ قلق نورِ عین کا
تپنا زمیں کا اور تڑپنا حسینؑ کا

زینبؑ کا وہ تڑپنا وہ گھبرانا یاس کا
وہ تھرتھرانا دل کا وہ اُڑنا حواس کا
کہنا بِلک بِلک کے یہ کلمہ ہراس کا
اے شمر، واسطہ علی اصغرؑ کی پیاس کا

لِلّٰہ تین روز کے پیاسے کو چھوڑ دے
صدقہ نبیؐ کا اُن کے نواسے کو چھوڑ دے

Presented by www.ziaraat.com

تھم جا خدا کو مان ، حبیبِؐ خدا کو مان
زہراؑ کو مان ، حضرتِؑ مشکل کشا کو مان
سوگند فقر و فاقۂ آلِؑ عبا کو مان
اپنی رسولؐ زادی کی تو التجا کو مان

سارے بزرگ مر گئے مجھ بد نصیب کے
میرا کوئی نہیں ہے سوا اِس غریب کے

اے شمر میں گلے سے لگا لوں تو ذبح کر
بھائی سے مل کے خیمے میں جا لوں تو ذبح کر
کچھ درد اپنے دل کا سُنا لوں تو ذبح کر
سیّد کو قبلہ رُو میں لِٹا لوں تو ذبح کر

پانی تو بھوکے پیاسے کو اے بد خصال دے
ہے وقتِ ذبح آنکھوں پہ کپڑا تو ڈال دے

Presented by www.ziaraat.com

اے شمر تجھ کو خالقِ اکبر کا واسطہ
اے شمر تجھ کو روحِ پیمبرؐ کا واسطہ
اے شمر تجھ کو حیدرِؑ صفدر کا واسطہ
اے شمر تجھ کو ننھے سے اصغرؑ کا واسطہ
لِلّٰہ کر نہ ذِبح ، شہِؑ مشرقین کو
میں بھیک مانگتی ہوں مجھے دے حسینؑ کو

یہ کہتے کہتے سُست ہوئی دَم اُلٹ گیا
سَر پیٹتی یہ رہ گئی سَر شہؑ کا کٹ گیا
یوں لاش پہ گِری کہ جگر سب کا پھٹ گیا
بانہیں گلے میں ڈال کے لاشہ لپٹ گیا
ماں کی طرح تھی عاشقِ شاہِؑ زمن بہن
یہ بھائی بھائی کہتی تھی لاشہ بہن بہن

Presented by www.ziaraat.com

یہ دن وہ ہے کہ قتل ہوئے سَرورِؑ زمن
بلوے میں بے رِدا ہُوئی شبیرؑ کی بہن
ڈوبا لہو میں آج سکینہؑ کا پیرہَن
شہزادیوں کے شانے میں باندھی گئی رَسَن

یہ دن ہے رُخصتِ شہِؑ عالی مقام کا
ماتم کرو حسین علیہ السّلام کا

مدفوں ہوئے نہ شاہِؑ زمن وا مصیبتا
ممکن ہُوا نہ غسل و کفن وا مصیبتا
بھائی کو رو سکی نہ بہن وا مصیبتا
کیسے اُٹھائے رنج و محن وا مصیبتا

غم آج تک ہے خَلق میں تازہ حسینؑ کا
اُٹھّا نہ کربلا میں جنازہ حسینؑ کا

جس دَم نگینِ خاتمِ پیغمبراں گِرا

Presented by www.ziaraat.com

پیاسا ہے کئی دن سے یدُاللہ کا جانی

پیاسا ہے کئی دن سے یدُاللہ کا جانی
کہتے ہیں کچھ اور منہ سے نکل جاتا ہے پانی
زخمی کو تو ہوتی ہے بہت تشنہ دہانی
ایک بوند بھی دیتے نہیں وہ ظلم کے بانی

تنہا کو ہیں شمشیر پہ شمشیر لگاتے
وہ کہتا ہے پانی دو ، تو ہیں تیر لگاتے

کہتا ہے کوئی قاسمؑ بے پر کو بُلاؤ
کہتا ہے کوئی اپنے برادر کو بُلاؤ
ہنس کر کوئی کہتا ہے کہ اکبرؑ کو بُلاؤ
پھر تیر سے ماریں علی اصغرؑ کو بُلاؤ

عرصہ ہُوا ہاتھ آپ کو ملتے نہیں دیکھا
میدان میں زینبؑ کو نکلتے نہیں دیکھا

Presented by www.ziaraat.com

فرماتے تھے شہؑ لاشۂ اکبرؑ پہ یہ جاکر
بابا کی مدد کرنے کو اُٹھو علی اکبرؑ
سنتے ہو مجھے کہتے ہیں کیا کیا یہ ستم گر
دیکھو ہمیں تیغوں سے لعیں کرتے ہیں بے سَر
تولے ہوئے شمشیر ہر اک دشمنِ دیں ہے
اللہ تو اک سَر پہ ہے اور کوئی نہیں ہے

شہؑ لاشِ علمدار سے فرماتے تھے رو رو
عباسِؑ علی جلد مدد کرنے کو اُٹھو
تلواریں لگاتے ہیں ہمیں ظالمِ بدخو
اے راحتِ جاں بھائی کی مظلومی کو دیکھو
اِس دَم کوئی ہمدم ہے نہ یاور ہے ہمارا
خنجر تو ہزاروں ہیں اور اک سَر ہے ہمارا

Presented by www.ziaraat.com

شہؑ نے کہا گھوڑے سے کہ اے اسپِ وفادار
جا تو بھی کہ اب ہوتا ہے بے سَر ترا اَسوار
ہمدم مرے اب بانوئے ؑ بیکس سے خبردار
لے جائیو جس سمت چلی جائے وہ ناچار

جان اپنی نہ تو بہرِ شہِ جنّ و بشر دے
جا اہلِ حرم کو مرے مرنے کی خبر دے

پوچھے مجھے گر بالی سکینہؑ تو سُنانا
بی بی ترا بابا ہُوا جنت کو روانا
ہووے گا نہ اب سیدِ مظلوم کا آنا
راتوں کو نہ نیند آئے تو آنسو نہ بہانا

ہم تو رہِ معبود میں اب مرتے ہیں بی بی
بن باپ کے بچے نہیں ضد کرتے ہیں بی بی

پیاسا ہے کئی دن سے یدُاللہ کا جانی / میر انیسؒ

Presented by www.ziaraat.com

لُوٹا گیا جو آلِ محمدؐ کا کارواں

لُوٹا گیا جو آلِ محمدؐ کا کارواں
افسردہ و ملول حرم میں تھیں بی بیاں
اُٹھتا تھا دل سے زینبؑ مغموم کے دُھواں
تنہا زمین پر تھے امامِ فلک نشاں
سانچے میں صبر و ضبط و رِضا کے ڈھلے ہوئے
چہرے پہ خاکِ تربتِ اصغرؑ ملے ہوئے

یوں ہو رہی تھی روحِ پیمبرؐ سے گفتگو
نانا خدا نے آج کیا مجھ کو سُرخ رُو
اسلام کو مٹا نہ سکے دین کے عدو
باطل کے دل میں رہ گئی ناپاک آرزو
کیا احمریں ہے چہرۂ حق دیکھ لیجئے
گُل رنگ ہے زمیں کا ورَق دیکھ لیجئے

Presented by www.ziaraat.com

اِس کا نہیں ملال کہ خود تشنہ لب ہیں ہم
ساحل پہ ہے گڑا ہوا عباسؑ کا عَلَم
تاریخِ روزگار پہ ہے خون سے رقم
سقائے اہلبیتؑ کے بازو ہوئے قلم

ریتی پہ اک نشانِ وفا ثبت رہ گیا
پانی کے ساتھ خونِ علمدار بہہ گیا

اکبرؑ کے زخمِ سینہ سے اُبلا تھا جو لہو
اُس نے بڑھائی آپکے وارث کی آبرو
ایسی جوان موت کہ رونے لگے عدو
ایسی اجل کی ہوگی ، فرشتوں کو آرزو

رشتہ خدا سے اور رگِ گردن کٹی ہوئی
کیا سج رہی تھیں خاک سے زلفیں اَٹی ہوئی

Presented by www.ziaraat.com

کس شان سے شہید ہوا قاسمؑ جواں
نوشاہ جیسے کوئی چلا ہو سوئے جناں
سہرے کے پھول حُسنِ عمل کے فسانہ خواں
اک ایک زخم ، ذوقِ شہادت کی داستاں
اسلام سربلند ہو ، اِس انہماک میں
اپنا شباب آپ مِلایا ہے خاک میں

دیکھا ہے سب نے عونؑ و محمدؑ کا شوقِ جنگ
کیسی شہید ہونے کی دونوں میں تھی اُمنگ
دونوں کی ایک شان تھی دونوں کا ایک ڈھنگ
دونوں جما گئے دلِ باطل پہ اپنا رنگ
دونوں سے موت آکے ہم آغوش ہوگئی
زینبؑ کی مامتا بھی تہہِ خاک سوگئی

Presented by www.ziaraat.com

گو تشنہ کام تھا مِرا ششماہہ نیم جاں
لب تھے جو خشک خشک تو سوکھی ہوئی زباں
اُس نے بھی مسکرا کے دِیا اپنا امتحاں
گردن پہ زخمِ تیر سہہ پہلو کہ الاماں
اب حشر تک وہ رہ نہ سکے گی سکون سے
جتنی زمین تر ہوئی اصغرؑ کے خون سے

وہ آپؐ کے نواسے کے انصارِ جاں نثار
تھی جن کے دَم سے گلشنِ اسلام کی بہار
سب ہوگئے شہید پئے عزت و وقار
دنیا نہ پائیگی کبھی ایسے وفا شِعار
قربانی اُن کی دہر میں خالی نہ جائیگی
گرد اُن کے نام پر کبھی ڈالی نہ جائیگی

Presented by www.ziaraat.com

اے میری دلفگار بہن اے مِرے حرم
پیچھے ہٹے نہ راہِ رِضا سے کبھی قدم
اچھا بس اب سپردِ خدا ، جا رہے ہیں ہم
کچھ اور ظلم ڈھائیں گے یہ بانیٔ ستم
لُوٹیں گے میرے بعد یہ خیمے جلائیں گے
خاکسترِ خیام ، ہَوا میں اُڑائیں گے

اے زندگی کی وادیٔ پُرخار ، الوداع
اے روزِ تابناک و شبِ تار، الوداع
اے تشنہ لب سکینہؑ تمہیں پیار ، الوداع
تم کو شِفا ہو عابدِؑ بیمار ، الوداع
آواز دے گی فاطمہؑ کے نورِ عین کو
لائے گی اب زمین کہاں سے حسینؑ کو

لوٹا گیا جو آلِ محمدؐ کا کارواں / صبا اکبر آبادیؒ

Presented by www.ziaraat.com

غارتِ خیمۂ سرورؑ کو جب آئے اعداء

غارتِ خیمۂ سرورؑ کو جب آئے اعداء
ننگی تلواریں لئے بے ادب آئے اعداء
شور بیبوں میں ہُوا، ہے غضب آئے اعداء
کوئی وارث نہ رہا سَر پہ تب آئے اعداء
آس اب کِس کی ہے کون آہ بچائے ہم کو
اِن جفا کاروں سے اللہ بچائے ہم کو

بی بیاں کرتی تھیں فریاد کہ ہم لُٹتے ہیں
اے خدا تیرے پیمبرؐ کے حرم لُٹتے ہیں
آج بے جرم یہ پابندِ اَلم لُٹتے ہیں
یوں مسافر کبھی پردیس میں کم لُٹتے ہیں
آگ پردے کی قناتوں میں لگا دی، ہے ہے
مسندِ احمدِؐ مختار جلا دی، ہے ہے

Presented by www.ziaraat.com

تھی بپا آلِ نبیؐ میں یہ فغان و زاری
اتنے میں راکھ ہوئیں جل کے قناتیں ساری
نکلے میدان میں گھبرا کے حرم اِکباری
برچھیاں تانے ہوئے گرد تھے اُن کے ناری
ڈر سے سینے میں کسی بی بی کی سانس اڑتی تھی
لڑکھڑا کر کوئی بچہ لیئے گر پڑتی تھی

پائی غارت سے جو اعداء نے فراغت اِکبار
عمرِ سعد سے اک شامی نے یہ کی گفتار
لُٹ چکی بادشہؑ کون و مکاں کی سرکار
کوئی شئے لشکریوں نے اب نہیں چھوڑی زِنہار
حرمِ شاہؑ میں اب اور تو کیا باقی ہے
سر پہ بیبوں کے بس اب ایک رِدا باقی ہے

Presented by www.ziaraat.com

شمر بولا کہ رِداؤں کو بھی لو جلد اُتار
نہیں حاکم کے گنہگاروں کو پردہ درکار
سَر برہنہ رہیں ناموسِ رسولِؐ مختار
بے کجاوے کے جو ہوں اونٹ کرو اُن پہ سوار
قتل وارث ہوئے دہشت ہمیں کیا ہے اِن کی
جتنا رو رو کے یہ چِلّائیں سزا ہے اِن کی

سَرِ زینبؑ سے رِدا لینے لگے جب اَظلم
تھرتھراتی تھی زمیں ہِلتا تھا عرشِ اعظم
رو کے وہ کہتی تھی اے ظالمو زہراؑ کی قَسم
مریمؑ و حاجرہؑ سے مرتبہ میرا نہیں کم
غضبِ حق سے کہاں بچ کے نکل پاؤ گے
آہ اک ایسی کروں گی میں کہ جَل جاؤ گے

Presented by www.ziaraat.com

چھوڑ دو گوشۂ چادر کو مرے پاس نہ آؤ
بنتِ زہراؑ ہوں نبیؐ زادی ہوں مجھ کو نہ ستاؤ
کلمہ تم پڑھتے ہو جس کا نہ اُسے غیظ میں لاؤ
تم کو لازم تھا بہ عزت ہمیں پردہ میں بٹھاؤ
لُوٹ کر زیور و زَر پھر مجھے دُکھ دیتے ہو
اِک رِدا باقی ہے اُس کو بھی لئے لیتے ہو

غارتِ خیمۂ سرورؑ کو جب آئے اعداء

چھینتے ہو وہ رِدا جس میں ہیں سَو سَو پیوند
حق کو یہ ظلم کسی طَور نہ ہوئے گا پسند
کہیں گے حشر میں قدسی یہ بہ آوازِ بلند
ننگے سَر فاطمہؑ آتی ہے کرو آنکھیں بند
اُس کی بیٹی کی رِدا چھین کے کیا پاؤ گے
آج کے ظلم کی محشر میں سزا پاؤ گے

Presented by www.ziaraat.com

سُن کے یہ دستِ ستم سب نے بڑھایا اکبار
اور رِدا ہائے غضب لی سَرِ زینبؑ سے اُتار
حق سے فریاد جو کرنے لگی وہ سینہ فگار
آئی مقتل سے یہ آوازِ امامؑ ابرار
مت کرو شکوہ ، اگر بھائی ہے پیارا زینبؑ
آزماتا ہے خدا صبر تمہارا زینبؑ

غم نہ کھاؤ جو رِدا لے گئے سَر سے دشمن
دیکھ سکتا ہے کوئی نورِ الٰہی کو بہن
لائیو لب پہ نہ زِنہار شکایت کا سخن
جلتی ریتی پہ ہے عریان ہمارا بھی بدن
ہے ستم سہنے کو خالق نے بنایا ہم کو
نہ رِدا تم کو میسر ہے نہ سایا ہم کو

غارتِ خیمۂ سرورؑ کو جب آئے اعداء

Presented by www.ziaraat.com

جب رخصتِ حسینؑ کا ہنگام آگیا

جب رخصتِ حسینؑ کا ہنگام آگیا
آئے زمیں پہ گھوڑے سے سجدے میں سر جھکا
قاتل وہ آستیں چڑھاتا ہُوا بڑھا
بالیں پہ روحِ سیدہؑ نے سر پٹک دیا
خنجر پھرا تو ماں کا کلیجہ اُلٹ گیا
زہراؑ کی گود میں سرِ شبیرؑ کٹ گیا

قرآن کے محافظ و یاور چلے گئے
عباسؑ و قاسمؑ و علی اکبرؑ چلے گئے
حد ہے کہ چھے مہینے کے اصغرؑ چلے گئے
اب کیا رہا کہ سبطِ پیمبرؐ چلے گئے
لاشیں پڑی ہیں نجفِ شہیداں کی خاک میں
قرآں بکھر گیا ہے بیاباں کی خاک میں

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

وہ جانبِ خیام بڑھی فوجِ اشقیاء
سَر کھولے ساتھ ساتھ چلی بنتِ مصطفیٰؐ
لُٹنے لگے خیام، سَروں سے چِھنی رِدا
خیمے سے نِکلیں زینبؑ مضطر برہنہ پا
آغوش میں چُھپا کے خدا کے کلام کو
بازو پکڑ کے لے چلیں بیمار امام کو

زینبؑ چلی تھی خیمے سے جب ہو کے بے رِدا
بیٹی کو تک رہی تھیں بڑے دُکھ سے سیدہؑ
اک بار سُوئے عالمِ اَرواح رُخ کیا
دیکھا کہ دیکھتے ہیں اِدھر ہی کو مصطفیٰؐ
روکے تھا جن کو ضبط وہ سوتے اُبل پڑے
دیکھا پدر کو آنکھ سے آنسو نکل پڑے

Presented by www.ziaraat.com

فرمایا رو کے دیکھتے ہیں آپ یا نبیؐ
اُمت نے جو حضور کی عترت کی قدر کی

بابا صلہ تھا کیا مِری خدمات کا یہی
بابا مِرا حسینؑ ، مِری کوکھ اُجڑ گئی

بابا قصور کیا تھا مِرے نورِ عین کا
بابا چُھری سے کاٹا گیا سَر حسینؑ کا

بابا عدو مریض کا بستر بھی لے گئے
خیمے سے گاہوارۂ اصغرؑ بھی لے گئے
ظالم یتیم بچّوں کے گوہر بھی لے گئے
زینبؑ کے سَر سے چھین کے چادر بھی لے گئے

جائے کہاں کہ آگ لگی ہے خیام میں
سَر ننگے میری بچی ہے بلوائے عام میں

Presented by www.ziaraat.com

بابا اُجڑ رہا تھا مِرا گھر میں پاس تھی
روتا تھا مجھ پہ میرا مقدر میں پاس تھی
جب باپ سے چُھٹا علی اکبرؑ میں پاس تھی
ہنستا تھا تیر کھا کے جب اصغرؑ میں پاس تھی
دیکھا حضور مجھ پہ جو عالم گزر گیا
بابا میں چپ رہی مِرا عباسؑ مر گیا

بابا اسیر ہے مِرا کنبہ میں کیا کروں X
بچّوں پہ بڑھتی جاتی ہے ایذا میں کیا کروں
بابا بِلک رہی ہے سکینہؑ میں کیا کروں
بابا میں کیا کروں، مِرے بابا میں کیا کروں
کہئے دعا کہ صبر مجھے کردگار دے
مالک یہ کربِ روح کی منزل گزار دے

جب رخصتِ حسینؑ کا ہنگام آگیا / شاہد نقوی

Presented by www.ziaraat.com

جو کربلا میں ہوئی شاہؑ پر جفا سُنیے

جو کربلا میں ہوئی شاہؑ پر جفا سُنیے
بوقتِ عصر ، شہِؑ دیں کا ماجرا سُنیے
بیانِ ہمت و صبرِ شہِؑ ہُدا سُنیے
وہ آتی ہے مَلکُ الموت کی صدا سُنیے

ملا جو حکم کہ سَر سے نکال ، جانِ حسینؑ
کہا کہ سخت ہے یارب ، یہ امتحانِ حسینؑ

لگا ہے زخمِ تَبر بہہ رہا ہے سَر سے لہو
بھرے ہیں خون میں جانِ رسولؐ کے گیسو
قریب جاکے رکھوں دل پہ کس طرح قابو
کہ اِس لہو میں تو ہے فاطمہؑ کے دودھ کی بو

ندا یہ آئی کہ آنکھیں تو ڈال ، آنکھوں میں
کہا بہن کا ہے اِس دَم خیال آنکھوں میں

Presented by www.ziaraat.com

ندا یہ آئی کہ گردن سے کھینچ جان اِن کی
کہا میں کیا کروں گردن پہ چل رہی ہے چھری
چُھری پکڑ کے یہ چِلّاتی ہے کوئی بی بی
نہ ذِبح کر میرے بچّے کو میں دعا دُوں گی
جہاں رواں ترے خنجر کی آب ہے ظالم
یہ بوسہ گاہِ رسالت مآبؐ ہے ظالم

ندا یہ آئی کہ سینے سے قبض کرلے جاں
کہا وہ تیروں سے چھلنی ہے اے مِرے رحماں
ابھی تو مار کے برچھی ہٹا ہے اک شیطاں
اور اب تو ہے تہہِ زانوئے شمر یہ قرآں
یہ کرب ہے کہ رُخِ پاک زرد ہے یارب
تیرے حسینؑ کے سینے میں درد ہے یارب

Presented by www.ziaraat.com

ندا یہ آئی کہ مظلومیت کے رُتبہ شناس
کمر سے کھینچ لے صابر کی جان بے وَسواس
کہا مَلَک نے تڑپ کر بہ درد و حسرت و یاس
کمر تو ٹوٹ گئی جب سے مرگئے عباسؑ
ندا یہ آئی کہ اِن کا مَحال ہے چہرہ
کہا کہ خون سے اصغرؑ کے لال ہے چہرہ

یہ گفتگو تھی کہ مُرجھا گیا رسولؐ کا پھول
فلک سے آگئے روحُ الامیں ، حزین و ملول
کہا ملک نے کہ منہ ڈھانپ لو برائے رسولؐ
پسر کی لاش پہ کھولیں گی اپنے بال بتولؑ
ندا یہ سُن کے اُسی سَمت چل پڑیں زینبؑ
تڑپ کے خیمے سے باہر نکل پڑیں زینبؑ

Presented by www.ziaraat.com

نسیمؔ اِدھر سے تو قدسی کی یہ صدا آئی
اُدھر تڑپتی ہوئی بنتِ مرتضیٰؑ آئی
قریبِ لاش جو خواہر بصد بکا آئی
اخی کے حلقِ بُریدہ سے یہ صدا آئی
کوئی بزرگ نہ اب کوئی خورد ہے زینبؑ
نبیؐ کی آلؑ تمہارے سپرد ہے زینبؑ

جو کربلا میں ہوئی شاہؑ پر جفا سنیے / نسیمؔ امروہوی

پروفیسر کرارؔ حسینؒ

بندگانِ رسم و رخصت اپنے گھر بیٹھے رہیں
کربلا اک درس ہے اہلِ عزیمت کے لئے

رفیقؔ رضوی

کیوں نہ ہو ہم کو محبت مرثیہ خوانی کے ساتھ
کربلا تک آگئے ہم کتنی آسانی کے ساتھ

(بشکریہ سوز خواں سیّد آلِ عبا و آلِ رضا / منگورجہ)

Presented by www.ziaraat.com

جب رَن میں قتل فوجِ شہِ کربلا ہوئی

جب رَن میں قتل فوجِ شہِ کربلا ہوئی
سبطِ رسولؐ قتل ہوئے انتہا ہوئی
لیکن نہ ختم اہلِ جفا کی جفا ہوئی
اِس کربلا کے بعد پھر اک کربلا ہوئی

اب تک یہ پوچھتا ہے مورّخ یزید سے
رنجش حرم سے تھی کہ امامِ شہید سے

اصغرؑ نے کیا کیا تھا کہ چھیدا گیا گلا
جرمِ سکینہؑ کیا تھا کہ دُرّوں کی دی سزا
بیمار کس خطا پہ اسیرِ جفا ہُوا
زینبؑ کا کیا قصور تھا کیوں چھین لی رِدا

بے بس ربابؑ تکتی تھی کس درد و یاس سے
اک ماں کو کیوں ہٹا دیا جھولے کے پاس سے

Presented by www.ziaraat.com

لائے گئے حرم سرِ دربار کس لئے
رُسوا کئے گئے سرِ بازار کس لئے
طوقِ گراں و گردنِ بیمار کس لئے
دُرّوں کا ظلم ، ظلم پہ اِصرار کس لئے
مَسلے گئے جو پھول ریاضِ بتولؑ کے
کس کو کیا تھا قتل حرم نے رسولؐ کے

اللہ! بعدِ قتلِ شہنشاہِ اِنس و جاں
کیا کیا نہ فوجِ ظلم کی تھیں بد لگامیاں
وہ قہقہے وہ خیموں سے اُٹھتا ہُوا دُھواں
وہ بی بیوں کا صبر وہ بچّوں کی سسکیاں
دل چیرتی وہ زینبؑ ناشاد کی صدا
وہ اک بہن سے بھائی کی فریاد کی صدا

Presented by www.ziaraat.com

بھیّا تمہارے بعد اسیرِ جفا ہوئے
خیمے جلا دیئے گئے ہم بے رِدا ہوئے
گستاخ کتنے آج یہ اہلِ خطا ہوئے
ہنس ہنس کے پوچھتے ہیں کہ عباسؑ کیا ہوئے
کہتے ہیں طنز سے وہ دلاور کہاں گئے
قاسمؑ کو کیا ہُوا علی اکبرؑ کہاں گئے

بھیا تمہیں بتاؤ اِنہیں کیا جواب دوں X
بیوائیں روتی ہیں انہیں کیا کہہ کے چُپ کروں
خود بے رِدا ہوں کیسے غریبوں کے سَر ڈھکوں
بچّوں کو ساتھ لے کے میں کس بَن میں جا چھُپوں
تاکید صبر کی تھی میں پابند اِسی کی ہوں
لیکن خیال آتا ہے بیٹی علیؑ کی ہوں

Presented by www.ziaraat.com

چھنتے رہے سکینہؑ کے گوہر میں چُپ رہی
جلتا تھا گاہوارۂ اصغرؑ میں چپ رہی
کھنچتا رہا مریض کا بستر میں چپ رہی
سَر سے اُتر گئی مِرے چادر میں چپ رہی
بیمار غش میں ہے اُسے کیونکر اُٹھاؤں میں
خیمے تو جل چکے ہیں کہاں لے کے جاؤں میں

بھیا کسی طرح مِرے اکبرؑ کو بھیج دو
بھیا ربابؑ روتی ہے اصغرؑ کو بھیج دو
عباسؑ میرے شیرِ دِلاور کو بھیج دو
وقتِ مدد ہے ثانیٔ حیدرؑ کو بھیج دو
شمر آرہا بچوں کے کوڑے لگائے گا
میں کیا کروں گی مجھ سے تو دیکھا نہ جائے گا

Presented by www.ziaraat.com

زینبؑ کی اِس صدا پہ قیامت ہوئی بپا
لرزہ ہُوا زمیں کو فلک کانپنے لگا
کانوں میں آئی زینبِؑ مضطر کے یہ صدا
بیٹی سے جیسے کہتی ہو رو رو کے سیدہؑ
زینبؑ یہی مشیتِ داور ہے ، صبر کر
اب صبر ہی ترے لئے بہتر ہے ، صبر کر

جب رَن میں قتل فوجِ شہِؑ کربلا ہوئی / شاہدؔ نقوی

اخترؔ ہاشمی

پیاسوں کا معجزہ یہ نہیں ہے تو پھر ہے کیا
دریا ہے پاس ، ساحلِ دریا کو پیاس ہے
کامل یقیں ہے روحِ روانِ حسینیت
لیکن یزیدیت تو مکمل قیاس ہے

Presented by www.ziaraat.com

جب رن میں بعد شامِ غریباں سحَر ہوئی

جب رَن میں بعدِ شامِ غریباں سحَر ہوئی
روشن شعاعِ مہر سے ہر رہ گزر ہوئی
بے وارثوں کی رات تڑپ کر بسر ہوئی
راہِ وفا کی ایک مہم اور سَر ہوئی
بھر کر نظر میں حادثۂ کربلا بڑھا
اب تازہ منزلوں کی طرف قافلہ بڑھا

اب کون ہے سُنے جو صدائے دلِ حزیں
اکبرؑ بھی دور جا چکے عباسؑ بھی نہیں
آخر نبیؐ کی آلؑ کی مُشکیں کَسی گئیں
دُرّے لگاتے لے چلے بیوؤں کو اہلِ کیں
دیکھی فلک نے یہ بھی جفا اہلِ شام کی
طوقِ گراں سے چھِل گئی گردن، امامؑ کی

Presented by www.ziaraat.com

چھوٹے بڑے تھے ایک رَسن میں بندھے ہوئے
بچے گھسٹ رہے تھے مگر رو نہ سکتے تھے
ظالم جھٹک جھٹک کے اسیروں کو لے چلے
کیا قہر تھا چلے بھی تو مقتل کی راہ سے
مقصد یہ تھا کہ دل کی خراشیں بھی دیکھ لیں
جاتے ہوئے عزیزوں کی لاشیں بھی دیکھ لیں

گزرے اُدھر سے ہو کے جو یہ سوختہ جگر
کچلا پڑا تھا لاشۂ شہؑ جس مقام پر
زینبؑ زمیں پہ گرِ پڑی اک چیخ مار کر
تڑپا اِدھر زمیں پہ تنِ شاہِؑ بحر و بر
فریاد کی بہن نے جو رو کر حسینؑ سے
کونین تھرتھرا اُٹھے زینبؑ کے بَین سے

Presented by www.ziaraat.com

وہ پارہ پارہ لاش وہ دل چیرتی بکا
وہ دشتِ ہولناک وہ سہمی ہوئی فضا
شورِ فغاں سے چونک اُٹھا دشتِ کربلا
جیسے کہ ذرّے ذرّے سے آتی ہو یہ صدا

بھیا تمہارے بعد اسیرِ جفا ہوئے
خیمے جلادیئے گئے ہم بے رِدا ہوئے

بھیا تڑپ رہی تھی سکینہؑ زمین پر
کانوں سے اُس کے کھینچتے تھے دُر جب اہلِ شر
آواز روکتی تھی کہ تھا سیلیوں کا ڈر
رہ رہ کے ماں کو تکتی تھی یا مجھ پہ تھی نظر

حسرت سے میں اُسے وہ مجھے دیکھتی رہی
بھیا میں کچھ نہ کرسکی چپکی کھڑی رہی

جب رَن میں بعد شامِ غریباں سحر ہوئی / شاہدؔ نقوی

Presented by www.ziaraat.com

جب گل چراغِ تُربتِ خیرُ الورٰی ہوا

جب گُل چراغِ تربتِ خیرُ الوریٰ ہوا
زہراؑ کا لال امتِ جد پر فدا ہوا
سجدے میں سَر امامؑ کا تَن سے جُدا ہوا
فریادِ جبرئیلؑ سے محشر بپا ہوا
غل پڑگیا کہ بھائی سے ہمشیر چُھٹ گئی
زہراؑ کا گھر رسولؐ کی سَرکار لُٹ گئی

لکھّا ہے جب شہید ہوئے شاہِؑ بحر و بر
نوکِ سِناں پہ رَن میں چڑھا بے وطن کا سَر
آئے حرم سَرا میں ستمگار بے خطر
بازار ہوگیا پسرِ فاطمہؑ کا گھر
غل تھا ہر ایک بی بی کی چادر اُتار لو
عابدؑ جو کچھ کہے تو ابھی سَر اُتار لو

Presented by www.ziaraat.com

پھر تو نبیؐ کی آلؑ پہ کیا کیا جفا ہوئی
بنتِ علیؑ اسیر ہوئی بے رِدا ہوئی
بیمار و خستہ حال کی اچھی دَوا ہوئی
خیمے جلے تو اور قیامت بپا ہوئی
باتوؑ کا شور تھا نہ مِرا دَم نکل گیا
اے میرے بے زباں ترا جھولا بھی جَل گیا

وہ بیکسی وہ غربتِ آلِؑ عبا کی رات
آفت کا بَن ، غضب کا اندھیرا ، بَلا کی رات
پہلی وہ فرقتِ شہِؑ گلگوں قبا کی رات
رونے کی ، پیٹنے کی ، الم کی ، عزا کی رات
بچّوں کی جانِ زار پہ صدمے بڑے رہے
جُھلسی ہوئی قنات میں شب بھر پڑے رہے

Presented by www.ziaraat.com

مہلت جو ظالموں کے ستم سے ملی ذرا
بچّوں کو ڈھونڈھنے کو چلی بنتِ مرتضیٰؑ
جب دخترِ حسینؑ کا پایا نہ کچھ پتا
دریا کی سمت مُڑ کے پکاری بصد بکا
خواہر پہ اور تازہ مصیبت گزر گئی
عباسؑ کچھ خبر ہے سکینہؑ کدھر گئی

جب گل چراغِ تُربتِ خیرُ الورٰی ہوا

یہ کہہ کے قتل گاہ میں محوِ بکا گئی
سُوئے نشیب دخترِ خیرُ النساء گئی
کانوں میں اک یتیم کی آواز آگئی
دیکھا وہ حال کانپ گئی تھرتھرا گئی
اک بچّی ایک لاش پہ قربان ہوتی ہے
منہ سے نہ بولنے کا گِلہ کرکے روتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

زینبؑ قریب جا کے پکاری بحالِ زار
ہے ہے تو کس غریب کی بچّی ہے میں نثار
تُتلا کے وہ یتیم پکاری یہ بار بار
اِن کی ہی نور عین ہوں اِن کی ہی گُلعِذار

رو کر یہ کہہ رہی ہوں شہِ کائنات سے
بابا مِرے چچا کو بلا دو فرات سے

سننا یہ تھا کہ دوڑ کے لپٹی یہ سوگوار
رو کر کہا کہ اے مِری بچّی تِرے نثار
سب گھر کو انتشار ہے سب گھر کو انتظار
مادر بھی بے قرار ہے خواہر بھی بے قرار

مجھ کو یہ آس کب تھی کہ اب تم کو پاؤں گی
لو واری گھر چلو میں تھپک کر سُلاؤں گی

Presented by www.ziaraat.com

ہے ہے یہ وقت اور یہ آندھی یہ انتشار
جنگل کا بھی نہ خوف کیا میری گُلعِذار

بے سَر پڑے ہیں دشت میں لاشے مجالِ زار
کیونکر شناخت کرلیا بابا کو میں نثار

ہر عُضو پائمال ، بدن پاش پاش ہے
ہاں ہو نہ ہو یہ قاسمِؑ مضطر کی لاش ہے

اُس نے کہا یہی مِرے بابا ہیں میں فدا
میں دشت میں پکارتی پھرتی تھی جابجا
بابا کدھر ہیں کوئی بتادو پئے خدا
اِس لاش نے پکارا کہ بیٹی اِدھر کو آ

اِس کو مِری فغاں سے اذیت بڑی ہوئی
میں پیٹنے لگی تو یہ لاش اُٹھ کھڑی ہوئی

جب گل چراغِ تربتِ خیر الوریٰ ہوا / نسیمؔ

Presented by www.ziaraat.com

نمودِ شامِ غریباں ہجومِ آفت ہے

نمودِ شامِ غریباں ہجومِ آفت ہے
قدم قدم پہ نیا غم نئی مصیبت ہے
امامؑ ہیں نہ علمدار بہرِ نصرت ہے
فقط جلے ہوئے خیمے ہیں اور عترتؑ ہے
حرم ہیں فکر و تردّد میں سَر جُھکائے ہوئے
جو سَر پرست تھے سوتے تھے سَر کٹائے ہوئے

وہ دشتِ ظلم ، وہ تنہائی ، وہ اندھیری رات
وہ فکر و یاس ، وہ پیاروں کے داغ ، وہ سادات
نبیؐ کی روح حفاظت کو ، یا خدا کی ذات
بہن سے زینبِؑ دلگیر نے کہی یہ بات
حرم میں آپ رہیں بیکسوں کی نصرت کو
میں گردِ خیمہ پھروں رات بھر حفاظت کو

Presented by www.ziaraat.com

یہ بات کہہ کے چلیں بنتِ حیدرِؑ کرار
زباں پہ نالہ ٔ و فریاد ہاتھ میں تلوار
حرم سَرا سے جو نکلی وہ مضطر و ناچار
تو دیکھا آتا ہے خیمے کی سَمت ایک سوار
پکاریں بنتِ علیؑ اور سَمت جا بھائی
یہ بارگاہِ نبیؐ ہے اِدھر نہ آ بھائی

رُکا نہ پھر بھی جو وہ شہسوارِ نیک انجام
غضب میں آگئیں تب خواہرِ امامِؑ انام
فرَس اُڑا کے جو وہ آگیا قریبِ خیام
جَھپٹ کے دخترِ شیرِ خدا نے پکڑی لگام
لگام پکڑی جو اُس سوگوار نے بڑھ کر
گلے میں ڈال دیں باہیں سوار نے بڑھ کر

Presented by www.ziaraat.com

تڑپ کے صورتِ بسمل وہ جان کھونے لگا
جگر لرزنے لگا بے قرار ہونے لگا
غمِ حسینؑ میں اشکوں سے منہ کو دھونے لگا
جُھکا کے دوش پہ سَر ، زار زار رونے لگا

کہا نہ رو ، کہ خدا کا ولی ہوں اے بیٹی
میں غم زدہ ، ترا بابا علیؑ ہوں اے بیٹی

پکاریں ہائے لُٹا گھر خبر نہ لی بابا
بچھڑ گیا مِرا اکبرؑ خبر نہ لی بابا
گزر گیا علی اصغرؑ خبر نہ لی بابا
کٹا حسینؑ کا بھی سَر خبر نہ لی بابا

حرم کا لُٹ گیا زیور مدد نہ کی تم نے
چِھنی رِدائیں جلا گھر مدد نہ کی تم نے

نمودِ شامِ غریباں ہجومِ آفت ہے / نسیمؔ

Presented by www.ziaraat.com

شامی جو شمعِ دینِ الٰہی بجھا چکے

شامی جو شمعِ دینِ الٰہی بجھا چکے
ناری خیامِ آلِؑ پیمبرؐ جلا چکے
ملعوں سناں پہ سَر شہدا کے چڑھا چکے
بے دیں نبیؐ کے کنبے کو قیدی بنا چکے
تھا بغض ایسا آلِؑ رسالتؐ پناہ سے
بے وارثوں کو لے چلے مقتل کی راہ سے

جب درمیانِ گنجِ شہیداں ہُوا گزر
آئے نظر عزیزوں کے لاشے لہو میں تر
صدمے سے بے کَسوں کے لرزنے لگے جگر
اونٹوں سے اہلبیتؑ گرے کانپ کانپ کر
درپیش تھا فراق جو اُن دل نشینوں سے
لپٹا لیا شہیدوں کے لاشوں کو سینوں سے

Presented by www.ziaraat.com

لپٹی تھی اپنے بیٹے کے لاشے سے کوئی ماں
کوئی بہن تھی بھائی کے لاشے پہ نیم جاں
دریا کی سمت تھی کوئی زار و حزیں رواں
کوئی پکارتی تھی مرا باپ ہے کہاں
اک سوگوار خاک اُڑاتی تھی دشت میں
کچھ ڈھونڈتی ہوئی چلی جاتی تھی دشت میں

کھودی ہوئی زمیں جو اُسے ایک جا ملی
بے تاب ہو کے فرطِ محبت سے گرِ پڑی
بے سر جو دیکھی لاش وہاں شیر خوار کی
اک بار ہائے منہ سے کہا اور غش ہوئی
شیعو خبر ہے کون یہ عالی جناب تھیں
اصغرؑ کی سوگوار یہ اُمّ ربابؑ تھیں

Presented by www.ziaraat.com

چلنے لگا جو شام کی جانب وہ کارواں
قبرِ پسر سے اُٹھی یہ مجبور و ناتواں
بے سَر جو دیکھی دھوپ میں لاشِ شہِؑ زماں
رو کر کہا حسینؑ ہو قربان میری جاں
سایہ نہیں حضور پہ روؤں گی عمر بھر
اب میں بھی زیرِ سایہ نہ بیٹھوں گی عمر بھر

شامی جو شمعِ دینِ الٰہی بجھا چکے / ظہورؔ جارچوی

حبیبؔ جالبؔ

ہم اہلِ غم کے بڑھاتی ہے حوصلے جالبؔ
علیؑ کے لختِ جگر کی عجب حکایت ہے!

شادؔ نقوی الہ آبادی

دل میں خیالِ روضۂ سرورؑ لئے ہوئے
پھرتا ہوں ساتھ اپنا مقدر لئے ہوئے

(بشکریہ نوحہ خواں علی ضیاء و تمار رضوی)

Presented by www.ziaraat.com

آج مقتل میں عجب بے سروساماں ہیں حرم

آج مقتل میں عجب بے سَر و ساماں ہیں حرم
دل ہیں مجروح کُھلے سَر ہیں پریشاں ہیں حرم
قتلِ شبیرؑ سے بیتاب ہیں گریاں ہیں حرم
وارثوں میں نہیں اب کوئی تو حیراں ہیں حرم

ذکرِ مظلومیٔ شاہِ مدنی کرتے ہیں
کبھی آہیں تو کبھی سینہ زنی کرتے ہیں

روکے فرماتی ہیں یہ خواہرِ سلطانِؑ انام
اُٹھو سجادؑ کہ اب دن ہُوا جاتا ہے تمام
جُھٹ پُٹا وقت ہے کچھ دیر میں ہونے کو ہے شام
اب نہ قاسمؑ ہیں، نہ عباسؑ، نہ اکبرؑ، نہ امامؑ

دلِ پژمُردہ پہ اک غم کی گھٹا چھائی ہے
رات ہونے کو ہے اور عالمِ تنہائی ہے

Presented by www.ziaraat.com

کان میں پہونچی جو سجادؑ کے زینبؑ کی صدا
کھول کر آنکھ یہ کی عرض بصد آہ و بکا
کیا کہوں آپ سے قابو میں نہیں دل میرا
تپ زیادہ ہے تو غفلت بھی ہے کچھ آج سِوا
کون مارا گیا اور کون جُدا ہوتا ہے
مجھ کو معلوم نہیں ہے کہ یہ کیا ہوتا ہے

سُن کے یہ کہنے لگی زینبِؑ تُفتیدہ جگر
لے گئے لُوٹ کے اسباب تو سب بانیٔ شر
اِسی اسباب میں وہ فرد بھی تھی اے دلبر
سُن کے کہنے لگے سجادؑ یہ بادیدۂ تر
قتل جو ہوگئے نام اُن کے رقم کر لوں گا
فکر کچھ اور میں پابندِ اَلم کر لوں گا

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

کہہ کے یہ لکھنے لگے خاک پہ نامِ شہدا
یاد آئے جو وہ سب کرنے لگے آہ و بکا
دل پہ اک تیر لگا نام جو اصغرؑ کا لکھا
غمِ جانکاہ سے تھرّا گئے سارے اعضا
یاد کرتے تھے اُنہیں جب تو جگر ہِلتا تھا
تین بچوں کا کہیں پَر نہ پتہ مِلتا تھا

آج مقتل میں عجب بے سروساماں ہیں حرم

رو کے کرنے لگیں سجادؑ سے زینبؑ یہ کلام
جائے افسوس ہے دن کوئی گھڑی میں ہے تمام
ڈھونڈنے بچوں کو جاتی ہوں کہ ہو جائے نہ شام
دو اجازت مجھے بیٹا کہ تمہی اب ہو امام
راستہ بھول گئے ہیں نہ اِدھر آئیں گے
دشت میں جا کے پکاروں گی تو مِل جائینگے

Presented by www.ziaraat.com

کہہ کے عابدؑ سے چلیں خواہرِ سلطانِؑ ہُدا ×
آ ذرا ساتھ مِرے، مُڑ کے یہ فضہؑ سے کہا
وہ بھی ہمراہ ہوئی کرتی ہوئی آہ و بکا
پاؤں رکھتی تھی کہیں اور کہیں پڑتا تھا
جا بہ جا دشت میں لاشے جو نظر آتے تھے
دل دَھڑکتا تھا قدم ضعف سے تھراتے تھے

پہنچیں القصہ وہاں پایا تھا جس جا کا پَتا
دیکھا اُس جا پہ ہے اک نور سے معمور گڑھا
لاش اک اُس میں پڑی ہے کہ نہیں سَر جس کا
اور سکینہؑ وہیں بیٹھی ہوئی کرتی ہے بکا
غش جو ہوتی ہے مزہ موت کا، مِل جاتا ہے
چونک پڑتی ہے تو دل سینے میں ہِل جاتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

آئیں نزدیک غرض زینبؑ تفتیدہ جگر
بیٹھ کر لے لیا آغوش میں بادیدۂ تر
بولیں لپٹا کے کلیجے سے میں قرباں تجھ پر
تو نے پہچان لیا باپ کا لاشہ کیوں کر
ہجر سے مادرِ ناشاد مُوئی جاتی ہے
بی بی اب گھر میں چلو رات ہوئی جاتی ہے

آج مقتل میں عجب بے سروساماں ہیں حرم

(بشکریہ سوز خواں ریاض حیدر زیدی / لاہور)

Presented by www.ziaraat.com

لکھتے ہیں راویانِ جگر سوز یہ کلام

لکھتے ہیں راویانِ جگر سوز یہ کلام
جب بعدِ عصر کٹ گیا رَن میں سَرِ امامؑ
لشکر سے ابنِ سعد یہ بولا بوقتِ شام
منظور ہے ہمیں کہ یہیں آج ہو مقام
اک خیمہ ایستادہ حضورِ نگاہ ہو
شب باش اُس میں آلِؑ رسالتؐ پناہ ہو

اک خیمہ تب عَلاحِدہ رَن میں بپا ہُوا
اُس میں ہوئے مقیم ، اسیرانِ کربلا
تقسیم فوجِ شام میں ہونے لگی غذا
ہر قِسم کے طعام مہیا تھے جا بجا
آسائشِ طعام تھی ہر بد خِصال کو
اور فاقہ تیسرا تھا محمدؐ کی آلؑ کو

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

سَر دار پھِر گئے عمرِ سعد سے تمام
اور آکے ابنِ سعد سے کرنے لگے کلام
جی چاہتا ہے اب کہ مِٹادیں تِرا بھی نام
ناحق تِری صَلاح سے کاٹا سَرِ امامؑ

تجھ سے شقی کا ساتھ دیا آہ کیا کیا
سید کا ہم نے خون کیا آہ کیا کیا

وہ بولا کچھ کہو تو سہی میں نے کیا کیا
سب بولے متفق تجھے غارت کرے خدا
اب کیا کرے گا نامِ نبیؐ تو مِٹا دِیا
بِالفرض تجھ کو سبطِ پیمبرؐ سے بُغض تھا

سیدانیوں سے آب و غذا اب جو دُور ہے
بے چاری بی بیوں کا بھلا کیا قصور ہے

Presented by www.ziaraat.com

یہ رسم ہے عرب کی ہیں آگاہ اِس سے سب
قومِ عرب میں مرتا ہے جس کا عزیز جب
کھانا اُسے کھلاتے ہیں سمجھا کے سب عرب
اور حاضری بھی بھیجتے ہیں گھر میں وقتِ شب

پیاسا ہے تین روز سے کنبہ بتولؑ کا
فاقہ نہ ٹوٹا آج بھی آلِؑ رسولؐ کا

لکھتے ہیں راویانِ جگر سوز یہ کلام

یہ ذکر تھا کہ ایک خبردار بول اُٹھا
ہاں سچ تو ہے اسیروں پہ اب رحم کی ہے جا
جس دَم، میں اُن کے خیمے کے نزدیک تھا کھڑا
ننھی سی ایک لڑکی نے کھانا طلب کیا

مادر نے رو دیا تو وہ بے آس ہوگئی
آخر وہ کھانے کیلئے رو رو کے سوگئی

Presented by www.ziaraat.com

بولا عمر یہ شمر سے تو جا بہ انکسار
عباسؑ کا تو آپ کو کہتا ہے رشتہ دار
اُس نے کہا میں سب سے زیادہ ہوں شرمسار
زینبؑ کے آگے سینۂ شہؑ پر ہُوا سوار
میں نے کیا شہید شہِؑ مشرقین کو
میں نے طمانچے مارے یتیمِ حسینؑ کو

اِس پر عمر نے زوجۂ حرؑ کو بُلا لیا
ہمراہ اُس کے خواہرِ ہاشمؓ کو بھی کیا
ہاشمؓ بھی ایک فدیۂ سبطِ رسولؐ تھا
ساتھ اُس کے عورتیں تھیں بہت سی پیادہ پا
خوانوں کے گرد و پیش پیادے تمام تھے
مشعل کی روشنی میں وہ خوانِ طعام تھے

Presented by www.ziaraat.com

مشعل کی روشنی پہ جو زینبؑ نے کی نگاہ
بولیں کہ لو ، پھر آئی ہمیں لوٹنے سپاہ
پھر اِس طرح پکاری ہُوا ہم سے کیا گناہ
لوگو ڈرو خدا کے غضب سے یہ کیا ہے آہ
کوئی بھی پوچھتا نہیں اِس واردات کو
لُوٹے ہوؤں کو لُوٹنے آئے ہو رات کو

گر اور کچھ گماں ہو تو کرلو ہمیں شمار
بھاگا نہیں ہے کوئی تمہارا گناہ گار
موجود ایک جا ہیں تمہارے قصور وار
اِس سے تو ہم سَخوں کو کرو قتل ایک بار
کل ہو تو لُوٹ لیجیو اب کیا ضرور ہے
نے قیدی بھاگے جاتے ہیں نہ صبح دور ہے

لکھتے ہیں راویانِ جگر سوز یہ کلام

Presented by www.ziaraat.com

کربلا میں شہؑ والا کے حرم لُٹتے ہیں

کربلا میں شہؑ والا کے حرم لُٹتے ہیں
فاقہ کش تشنہ دَہن کشتۂ غم لٹتے ہیں
دشتِ غربت میں گرفتارِ ستم لٹتے ہیں
شور برپا ہے یہ بیڑوں میں کہ ہم لٹتے ہیں
قتل وارث ہوئے سامانِ گرفتاری ہے
یا علیؑ آؤ کہ اب وقتِ مددگاری ہے

ہے یہ فریاد کسی کی کہ برادر دوڑو
کوئی چلّاتی ہے عباسؑ دلاور دوڑو
کوئی کہتی ہے تڑپ کر مرے دلبر دوڑو
ماں لٹی جاتی ہے دوڑو علی اکبرؑ دوڑو
دیکھو خونخوار عدو بَرچھیاں دِکھلاتے ہیں
تیغ کھینچو کہ لعیں گھر میں دَھنسے آتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

ننھے بچّوں کا یہ عالم ہے کہ تھرّاتے ہیں
گود میں ماؤں کی دہشت سے چھپے جاتے ہیں
ننگی تلواریں جو ظالم اُنہیں دِکھلاتے ہیں
بس تو چلتا نہیں اشک آنکھوں میں بھر لاتے ہیں
نہ تو کر سکتے ہیں فریاد نہ رو سکتے ہیں
چپکے سہمے ہوئے اک ایک کا منہ تکتے ہیں

X

فوجِ اعدا سے بھرا ہے شہِ مظلوم کا گھر
ہنسلیاں لیتا ہے اصغرؑ کی کوئی بانیٔ شر
کھینچتا ہے کوئی کانوں سے سکینہؑ کے گُہر
لُوٹتا ہے کوئی بے رحم حرم کا زیور
بُندے لیتا ہے رقیہؑ کے ستم گر کوئی
چھینتا ہے سرِ کلثومؑ سے چادر کوئی

Presented by www.ziaraat.com

لُٹ چکیں بیبیوں کی جس وقت رِدائیں بھی تمام
غُل ہُوا پھونک دو اب بارگہِ شاہِؑ انام
یہ خدا ہے یہ دُھواں دل سے نکلنے کا مقام
آتشِ ظلم سے جلنے لگے حضرتؑ کے خیام
شہؑ کے ناموس سَر اسیمہ کھلے سَر نکلے
بچّوں کو لے کے حرم خیمے سے باہر نکلے

کربلا میں شہؑ والا کے حرم لُٹتے ہیں

(بشکریہ سوز خواں سیّد امتیاز حسین زیدی ندیمؔ)

عاشورؔ کاظمی

حیرت یہ ہے کہ میرے قبیلے کے لوگ بھی
ظلمت کو کہہ رہے ہیں "ضیاء"، یا علیؑ مدد

شہابؔ کاظمی

شہابؔ ہم نے کیا ہے یہ جرم دانستہ
جو سَر کہیں نہ جھکے بس انہیں سلام کیا

(بشکریہ سیّد شاکر حسین رضوی جارچوی)

Presented by www.ziaraat.com

جبکہ پابندِ سلاسل ہوئے بولے سجادؑ

جبکہ پابندِ سلاسل ہوئے بولے سجادؑ
صبر وہ دے مجھے اے خالقِ کل ، ربُ العباد
نہ رکیں پاؤں جو کانٹوں پہ چلائیں جلاّد
تازیانے مجھے ماریں نہ کروں میں فریاد

اُمّتِ جد سے امامت کا صلہ پانا ہے
ننگے سر بلوے میں ماں بہنوں کو لے جانا ہے

کہہ کے یہ طوق کو گردن میں سنبھالا اک بار
آگے آگے چلا پکڑے ہوئے اُونٹوں کی مُہار
پیچھے سیدانیاں سر کھولے ہوئے زار و قطار
آگے سر ، سیّدِ مظلوم کا نیزے پہ سوار

نوکِ نیزہ سے یہ آتی تھی صدائے مغموم
ہائے بے پردگیٔ زینبؑ و اُمّ کلثومؑ

Presented by www.ziaraat.com

الغرض پہونچا یہ جب قافلہ نزدِ دریا
دیکھا اک شیر ہے بے دست ترائی میں پڑا
روکے چلّائے کہ عمّو ، تری غربت پہ فدا
ہائے شانے بھی کٹے اور نہ پانی پایا
تذکرہ اہلِ وفا تیرا کریں گے عموں
باوفا تم کو زمانے میں کہیں گے عموں

ناگہاں لاشۂ سَرور نے صدا دی اُس دَم
سخت منزل ہے ، تجھے صبر دے ربِ اکرم
دِھیان بیووں کا رہے قید میں بیٹا ہر دَم
میرے بیمار ترے ساتھ ہی چلتے ہیں ہم
شمرِ اظلم سے سکینہؑ کو بچانا بیٹا
میری نادان کو سینے سے لگانا بیٹا

جبکہ پابندِ سلاسل ہوئے بولے سجادؑ

(امیر رضوی چھولسی)

Presented by www.ziaraat.com

جب کربلا میں عترتِؑ اطہار لُٹ گئی

جب کربلا میں عترتِؑ اطہار لُٹ گئی
یعنی سب آلِ احمدِؐ مختار لُٹ گئی
اور بارگاہِ حیدرِؑ کرار لُٹ گئی
ساری حسینؑ پیاسے کی سرکار لُٹ گئی
بیدادِ لشکرِ عمرِ نابکار سے
سادات نکلے خیمے سے ، زہراؑ مزار سے

مقتل کے سامنے حرم ، آقا کے گرِ پڑے
اور پہلوؤں میں بچّے بھی آ آ کے گرِ پڑے
اک جا ستارے خاک پہ زہراؑ کے گرِ پڑے
عابدؑ وفورِ ضعف سے تھرا کے گرِ پڑے
آیا نہ کوئی غش سے اُٹھانے کے واسطے
زنجیر لایا شمر پہنانے کے واسطے

Presented by www.ziaraat.com

عابدؑ نے غش میں نام جو زنجیر کا سُنا
ناطاقتی میں درد سے پھر چشم وا کیا
زنجیر و طوق دیکھ کے بیمار نے کہا
کیوں مُنصفو ، یہی ہے مِرے درد کی دوا
بیمار و ناتواں ہوں میں اُور تشنہ کام ہوں
لوگو امامؑ زادہ ہوں میں بھی امامؑ ہوں

پہناتے ہیں جو بیڑیاں میری خطا ہے کیا
ہاں بابا قتل ہوگئے میں زندہ رہ گیا
سمجھا میں ہتھکڑی کے پِنہانے کا مدعا
عباسؑ کی طرح نہ کٹے ہاتھ کیوں بھَلا
اصغرؑ کی طرح حلق نہ زخمی ہُوا مِرا
ہے رِیسمان و طوق کے قابل گلا مِرا

Presented by www.ziaraat.com

عابدؑ کی سمت روتی چلی بنتِ مرتضیٰؑ
دیکھا کہ قید ہو چکا ہے وہ شکستہ پا
لیکن گلے کے بندھنے سے دَم ہوتا ہے خفا
بولی بھتیجے تیری اسیری پہ میں فدا
تھا غم تمہیں نہ تیغ سے میرا گلا ملا
اب خوش ہوئے کہ ورثۂ شیرِ خدا ملا

جب کربلا میں عترتِ اطہار لُٹ گئی

(التماسِ سورۃ فاتحہ برائے فرحت حسنین عابدی و محسنہ)

فہیم اختر

کہتے ہیں جسے شہرِ وِلا شہرِ نجف ہے
جنت تو مضافاتی علاقہ ہے ابھی تک

سمیع نقوی

معراج کی شب جو ترےؐ قدموں سے اُڑے تھے
وہ نور کے ذرّے ہیں فضاؤں میں ابھی تک

Presented by www.ziaraat.com

جب لُٹ کے کربلا سے اسیرِ ستم چلے

جب لُٹ کے کربلا سے اسیرِ ستم چلے
سجادؑ سَر برہنہ بہ درد و الم چلے
روتے سَروں کو پیٹتے پابندِ غم چلے
زینبؑ نے لاشِ شہؑ سے کہا بھائی ہم چلے
مرنے سے آپ کے میں یہ ایذا اُٹھاتی ہوں
دربار میں یزید کے سَر ننگے جاتی ہوں

ہے ہے مِرے مسافرِ کرب و بلا حسینؑ
ہے ہے مِرے غریب مِرے مہ لقا حسینؑ
ہے ہے تجھے نہ پانی کا قطرہ مِلا حسینؑ
ہے ہے تمام تَن ترا ٹکڑے ہُوا حسینؑ
پیاسے گلے پہ خنجرِ بیداد چل گیا
ہے ہے تڑپ تڑپ کے ترا دَم نکل گیا

Presented by www.ziaraat.com

لے نینوا علیؑ کی بضاعت تجھے ملی
اے کربلا خدا کی امانت تجھے ملی
اے خاک میری ماں کی ریاضت تجھے ملی
لے اے زمین شمعِ امامت تجھے ملی
دامن ترا بھرا مری کھیتی اُجڑ گئی
سرحد میں تیری بھائی سے زینبؑ بچھڑ گئی

یہ کہہ کے سر کو پیٹ کے روئی وہ دل جلی
آکر نجف سے حال مرا دیکھو یا علیؑ
گردن رسن میں آپ کی بیٹی کی ہے بندھی
کہتے یہ ماریہ سے وہ با چشمِ تر چلی
ہے ہے میں کربلائے معلّٰی میں لُٹ گئی
پردیس میں، میں آکے برادر سے چھُٹ گئی

Presented by www.ziaraat.com

مہماں بُلا کے ہم سے دَغا کی لعینوں نے
کیا کیا نہ ہم پہ جَور و جفا کی لعینوں نے
کچھ بھی ذرا نہ شرم و حیا کی لعینوں نے
گردن جفا سے شہؑ کی جُدا کی لعینوں نے
خیمے جلا کے اہلِ ستم شاد ہوگئے
ہم کربلا میں آن کے برباد ہوگئے

جب لُٹ کے کربلا سے اسیرِ ستم چلے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

یوں رقم کرتا ہے اک راویٔ مغموم و فگار

یوں رقم کرتا ہے اک راویٔ مغموم و فگار
پہونچا جب قافلہ کوفے میں بحالِ نادار
دیکھتا کیا ہے کہ سَر کچھ تو ہیں نیزوں پہ سَوار
ایک سَر گھوڑے کی گردن میں بندھا ہے ناچار

پوچھا کیوں گردنِ رہوار میں اِس کو باندھا
کس خطا پر اِسے نیزے کے نہ قابل سمجھا

جرم تھا کونسا زلفوں کو جو اِس کی باندھا
سُن کے سَر پیٹ لیا اور یہ عابدؑ نے کہا
کیا سُناؤں تجھے احوال میں غم کا مارا
یوں تو مشہور ہے یہ چاند بَنی ہاشم کا

بھائی کہتے تھے شہنشاہِ مدینہ اِن کو
آج سب کہتے ہیں سقائے سکینہؑ اِن کو

Presented by www.ziaraat.com

شمر نے جبکہ چڑھایا تھا اِنہیں نیزے پر
سب نے دیکھا کہ پھری چار طرف اُن کی نظر
تھرتھرانے لگا خورشید صفت نیزے پر
گرِ پڑا کانپ کے پھر سَر یہ زمیں کے اوپر
دوسری مرتبہ پھر سَر کو بلند اُس نے کیا
پھر اُسی طرح سَرِ پاک زمیں پر آیا

تیسری مرتبہ پھر سَر نہ زمیں سے اُٹھا
آیا گھبرایا ہُوا پاس مِرے اور یہ کہا
کیا سبب ہے جو نہ سَر نیزے کے اُوپر ٹھہرا
تازیانے بھی لگاتا مجھے لایا اُس جا
میں نے سَر رکھ دیا اپنا جو زمیں کے اُوپر
آئی آواز کہ سُن اے مِرے مظلوم پسر

Presented by www.ziaraat.com

ہم نہیں چاہتے نیزے کی سواری بیٹا
میرے مولا کے نہ رتبے کو لعیں کچھ سمجھا
سَر مِرا رکھتے ہیں آقا کے برابر اعدا
ایک جا کیسے بہم ہوویں غلام و آقا
پیچھے پیچھے رہا کرتا ہے غلام ، آقا کے
کیسے ممکن ہے برابر ہُوں شہؑ والا کے

دوسری وَجہ یہ ہے سَر جو چڑھے نیزے پر
سَر کھلے بنتِ علیؑ سامنے آتی ہے نظر
کانپ اُٹھتا ہوں میں غیرت سے مِرے رشکِ قمر
حیف ہے جن کو فرشتوں نے نہ دیکھا باہر
ہائے کس طرح سے زینبؑ کو کھلے سَر دیکھوں
آنکھ جل جائے جو بے مقنع و چادر دیکھوں

یوں رقم کرتا ہے اک راویٔ مغموم و فگار / امیر جھولسی

Presented by www.ziaraat.com

دیارِ کوفہ میں جب آلِ مصطفیٰ آئی

دیارِ کوفہ میں جب آلِ مصطفیٰؐ آئی
تو ایک خلق تماشے کو جابجا آئی
رسولِؐ پاک کی عترتؑ جو بے رِدا آئی
صدائے گریۂ زہراؑ و مرتضیٰؑ آئی

نیا ستم تھا کہ رونے کو جی ترستا تھا
نبیؐ کی آلؑ پہ پتھر کا مینہ برستا تھا

حرم نے پیشیٔ دربار کی خبر جو سنی
بُلا کے شمرِ لعیں کو پکاریں بنتِ علیؑ
سُنا ہے سات سَو کرسی نشیں وہاں ہیں شقی
ہمیں رِدا تو اُڑھادے کہ ہم ہیں آلِؑ نبیؐ

پکارا ہنس کے ستمگر، یہ ہو نہیں سکتا
تمہیں نصیب ہو چادر، یہ ہو نہیں سکتا

Presented by www.ziaraat.com

یہ سُن کے اہلِ حرم دل پہ داغ کھا کے چلے
اِسی طرح سے وہ ناچار سَر جُھکا کے چلے
ہجومِ عام میں دُکھ سہہ کے غم اُٹھا کے چلے
لعیں کی بزم میں بالوں سے منہ چُھپا کے چلے

دَرِ امیر پہ کیا کیا نہ شور و شر دیکھا
لکھا ہے واں سَرِ مسلمؑ لہو میں تر دیکھا

وہ فرق دیکھ کے بولی یہ زینبؑ ناچار
مِرے غریب برادر، میں تیرے سَر کے نثار
مگر حسینؑ کے سَر سے ہوئیں جو آنکھیں چار
قریب آ کے تھما فرقِ سیدؑ ابرار

ندا یہ آئی کہ یا شاہ اَلسّلامُ علیک
علیؑ و فاطمہؑ کے ماہ اَلسّلامُ علیک

Presented by www.ziaraat.com

پسِ فنا بھی اِن آفات میں گھرا مولاؑ
کہ بام سے تنِ بے سَر مِرا گرِا مولاؑ
بندھا تھا پاؤں میں رسّی کا اک سِرا مولاؑ
تمام شہر میں لاشہ کھنچا پھِرا مولاؑ
خبر دَغا کی امامِ غُیور تک نہ گئی
حضور کیا مِری عرضی ، حضور تک نہ گئی

میں لکھ چکا تھا کہ یثرِب کی سمت جائیں حضور
خدا کے واسطے تشریف یاں نہ لائیں حضور
سپاہِ ظلم سے دھوکا کہیں نہ کھائیں حضور
دغا میں طاق ہیں کوفی اِدھر نہ آئیں حضور
لکھا تھا یہ بھی کہ بچّے بَلا میں پڑ گئے ہیں
جو ساتھ آئے تھے دونوں یہاں بچھڑ گئے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

علیؑ کے شیر دمِ یاس ڈھونڈ لیں اُن کو
سفر میں ثانیٔ الیاسؑ ڈھونڈ لیں اُن کو
کبھی تو دُور کبھی پاس ڈھونڈ لیں اُن کو
ہر اک دیار میں عباسؑ ڈھونڈ لیں اُن کو

بتایئے وہ مِرے مہ جبیں مِلے کہ نہیں
امامِؑ دیں کو وہ بچے کہیں مِلے کہ نہیں

سَرِ حسینؑ پکارا کہ ہائے اے بھائی
عجب اَلم کے یہ کلمے سُنائے اے بھائی
بنِ زیاد نے کیا قہر ڈھائے اے بھائی
پیام آپ کے ہم تک نہ آئے اے بھائی

پئے تلاش بنوں میں نہ خستہ جاں پہنچے
خبر نہیں کہ وہ آفت زدہ کہاں پہنچے

Presented by www.ziaraat.com

غضب ہُوا ابھی کمسن وہ لال آپ کے تھے
اِن آفتوں کے لئے خورد سال آپ کے تھے
حسینؑ، ماہ جبیں، خوش جمال آپ کے تھے
مگر وطن میں جو دو نونہال آپ کے تھے
بَلا کے بَن میں وہ مظلوم بھی شہید ہوئے
ہمارے ساتھ وہ معصوم بھی شہید ہوئے

تمہارے ہر مہِ انور کا سَر سِناں پر ہے
مِرے جواں علی اکبرؑ کا سَر سِناں پر ہے
صغیر سِن علی اصغرؑ کا سَر سِناں پر ہے
تمہارے شیر برادر کا سَر سِناں پر ہے
بہن کے گھر کو، نہ عباسؑ کو سنبھال سکے
اخی تمہاری رقیہؑ کو، ہم نہ پال سکے

دیارِ کوفہ میں جب آلِ مصطفیؐ آئی / نسیمؔ امروہوی

Presented by www.ziaraat.com

جب حرم قلعۂ شیریںؓ کے برابر آئے

جب حرم قلعۂ شیریںؓ کے برابر آئے
غُل ہُوا کعبہ سے مولاؑ مع لشکر آئے
کہا شیریںؓ نے کہ ارمانِ دِلی بَر آئے
میرے مولاؑ، مِرے سلطاں، مِرے سَرور آئے

نورِ حق، شانِ خدا، قدرتِ باری دیکھو
جاؤ لوگو مِرے آقا کی سواری دیکھو

جن سے روشن ہے مدینہ وہ قمر آتے ہیں
جن کا مَعدن ہے نجف میں وہ گُہر آتے ہیں
جنکے گھر عرش پہ ہیں، وہ مِرے گھر آتے ہیں
یہ خبر اُس کو نہ تھی نیزوں پہ سَر آتے ہیں

کہہ رہی تھی کہ چراغِ حرمین آتا ہے
اے مسلمانو، مبارک کہ حسینؑ آتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

تھا خیال اُس کو کہ چَو گرِد تو یاور ہونگے
بِیچ میں لشکرِ اسلام کے سَرور ؑ ہونگے
گھوڑوں پہ ناقۂ زینبؑ کے برابر ہونگے
پردہ محمل کا سنبھالے علی اکبرؑ ہونگے

واں نہ محمل تھی نہ حشمت تھی، نہ زیبائی تھی
سَرِ شبیرؑ کے ہمراہ بہن آئی تھی

ناگہاں راہ میں برپا ہُوا شورِ ماتم
سُن کے منہ فق ہُوا دِل ہِل گئے تھرائے قدم
دیکھنے کو جو گئے تھے حشمِ شاہِ اُمم
وہ زن و مرد پھرے خاک اُڑاتے باہم

سخت بے چین ہوئی طالبِ آرامِ حسینؑ
دل پہ اَنگشتِ شہادت سے لکھا نامِ حسینؑ

Presented by www.ziaraat.com

ایک عورت نے یہ باہر سے ندا دِی ناگاہ
ہائے شیریںؑ ترے ارمان ملے خاک میں آہ
گھر کا گھر ہوگیا خاتونِ قیامت کا تباہ
وارثِ آلِ نبیؐ مرگیا اِنَّا لِلّٰہ

ہم زیارت کو گئے تھے کہ یہ محشر دیکھا
حیف صد حیف کہ زینبؑ کو کھلے سَر دیکھا

بے تحاشا وہ یہ کہتی ہوئی دوڑی باہر
خاک منہ میں ترے کس منہ سے یہ دیتی ہے خبر
کون زینبؑ جسے دیکھ آئی ہے تُو ننگے سَر
وہ پکاری کہ حسینؑ ابنِ علیؑ کی خواہر

اک فقط میں ہی نہیں دیکھ کے سب آئے ہیں
رِیسماں باندھ کے شانوں میں عدو لائے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

جس کا بابا ہے علیؑ شیرِ خدا وہ زینبؑ
جس کا جد فخرِ رسولانِ ہُدا وہ زینبؑ
جس کا اک بھائی ہے شاہِؑ شہدا وہ زینبؑ
جس پہ تھے شبرؑ و شبیرؑ فدا وہ زینبؑ
اور زینبؑ نہیں حاشا یہ نبیؐ زادی ہے
بھائی مارا گیا اللہ سے فریادی ہے

جب حرم قلعۂ شیریںؓ کے برابر آئے

ابرار عابدؔ

نبیؐ کی آلؑ سے دل میں غبار رکھتے ہیں
عجیب لوگ ہیں پھولوں سے خار رکھتے ہیں
پہنچ نہ پائے گا ہم تک کسی یزید کا ہاتھ
ہم اپنے گرد حسینی حصار رکھتے ہیں

(بشکریہ سوزخواں نواب حیدر حسین واقبال حسین رضوی)

Presented by www.ziaraat.com

جب کہ شیریںؑ نے سُنا سیدؑ والا آئے

جب کہ شیریںؑ نے سُنا سیدِ والا آئے
اُٹھ کے شوہر کو پکاری مِرے آقا آئے
لے مبارک ہو شہِؑ یثرِب و بطحا آئے
عید ہے آج مِرے گھر مِرے مولاؑ آئے

قلعہ روشن ہے شہِؑ جنّ و بشر آتے ہیں
عرشِ اعظم کے ستارے مِرے گھر آتے ہیں

کثرتِ شوق سے تھا دل کو نہ شیریںؑ کے قرار
تھی کبھی بام پہ، دَر پَر کبھی وہ خوش اَطوار
کام میں ساتھ جو پھرتی تھیں کنیزیں دوچار
بولتا کوئی تو کہتی تھی یہ اُس سے ہر بار

جلد دیکھو کوئی ناقہ کہ عماری آئی
دَر پہ شاید مِرے آقا کی سواری آئی

Presented by www.ziaraat.com

عورتیں کہتی تھیں سُن سُن کے یہ شیریںؑ کے کلام
ہم کو ہے شوقِ قدم بوسیٔ ہمشیرِ امامؑ
کہتی تھی وہ بہ ادب کیجیو جھک جھک کے سلام
تم کو چپکے سے بتادوں گی میں اک ایک کا نام
میری بی بی ہیں میں قدموں پہ گروں گی جنکے
ہوں گی زینبؑ وہی میں گرد پھروں گی جنکے

اُتری یہ کہتے ہوئے کوہ سے شیریںؑ ناگاہ
سب خوشی ہو کے پکارے کہ وہ ہے لشکرِ شاہؑ
غور سے تھم کے جو، کی چار طرف اُس نے نگاہ
دور سے اُس کو نظر آئے عَلم ہائے سیاہ
غم کا ساماں تھا جدھر آنکھ اُٹھا کر دیکھا
دامنِ کوہ میں اُترا ہوا لشکر دیکھا

Presented by www.ziaraat.com

بولی گھبرا کے وہ لوگو ، کوئی دیکھو تو بغور
یہ تو ہے صاف سپاہِ حسد و کینہ و جَور
مطلقاً اِن میں جوانانِ عرب کے نہیں طَور
فوجِ شبیرؑ کہاں ، یہ تو ہے لشکر کوئی اور
اُن کو دِکھلادو مجھے جن کی طلب گاری ہے
علَمِ سبز ہے نہ خیمۂ زَنگاری ہے

دل کچھ اِس وقت پریشاں ہے خدا خیر کرے
مضطرب تن میں مرے ، جاں ہے خدا خیر کرے
چشم میں اشکوں کا طوفاں ہے خدا خیر کرے
یہ تو کچھ اور ہی ساماں ہے خدا خیر کرے
خبرِ سبطِ نبیؐ دیکھئے کیا آتی ہے
میرے کانوں میں تو رونے کی صدا آتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

سب کو تشویش ہوئی سُن کے یہ شیریںؑ کا بیاں
اک کنیز اُس کی گئی، اُترے تھے وہ لوگ جہاں
سب سے پوچھا نہ پایا علمِ دیں کا نشاں
چاند چہرے نظر آئے کئی بالائے سِناں
گردِ تلواریں لئے فوجِ ستم کو دیکھا
ننگے سَر قافلۂ اہلِ حرم کو دیکھا

اشک آنکھوں میں بھرے واں سے پھری وہ غمگیں
اور اظہار کیا آکے یہ شیریںؑ کے قریں
آپ سچ کہتی تھیں بی بی یہ تو ہے لشکرِ کیں
عمرِ سعد ہے اور فوجِ یزیدِ بے دیں
کربلا ہے کوئی جا، واں سے یہ سب آتے ہیں
کسی سردار کا سَر کاٹ کے لے جاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

بی بیاں خاک پہ بیٹھی ہیں حسین و خوش رُو
رُخ ہیں مٹی سے بھرے ماتھے سے بہتا ہے لہو
قتل وارث ہوئے اور رونے کے مانع ہیں عدو
ایک رسّی میں ہیں جکڑے ہوئے دونوں بازو
آسماں ہِلتا ہے اِن بی بیوں کے نالوں سے
منہ کوئی ہاتھ سے ڈھانپے ہے کوئی بالوں سے

بی بی میں کیا کہوں بچے کئی دیکھے ہیں غریب
کہ نہ دشمن کی بھی اولاد کو یہ دن ہو نصیب
ان میں اک دخترِ معصومہ کی حالت ہے عجیب
دیکھ آئی ہوں میں اُس کو تو ہلاکت کے قریب
کئی دن کا ہے جو فاقہ تو سسکتی ہے وہ
باپ کے سَر کو عجب یاس سے تکتی ہے وہ

Presented by www.ziaraat.com

کوئی وارث نہیں بس ایک ہے لڑکا بیمار
تپ سے دن رات پھُنکا کرتا ہے جس کا تنِ زار
طوق گردن میں ہے اور پاؤں میں زنجیر کا بار
آبلے تلوؤں میں اور آبلوں میں دشت کے خار
شان چہرے سے یتیمی کی عیاں ہوتی ہے
ہائے بابا جو وہ کہتا ہے تو ماں روتی ہے
جب کہ شیریں نے سُنا سیدؑ والا آئے

www.ziaraat.com
Sabeela Sakina

نعیم میرٹھی

علیؑ ، بتولؑ ، حسنؑ اور حسینؑ جانِ رسولؐ
یہی ہیں حاملِ قرآن و وارثانِ رسولؐ
بجز حسینؑ نہیں کوئی دینِ حق کا امیں
بجز حسینؑ نہیں کوئی رتبہ دانِ رسولؐ

(بشکریہ سوز خواں سید اختر عباس و عاطف زیدی / خیرپور)

Presented by www.ziaraat.com

آمد آمد حرمِ شاہؑ کی دربار میں ہے

آمد آمد حرمِ شاہؑ کی دربار میں ہے
صبح سے جشن کا غل شام کے بازار میں ہے
صحبتِ عیش و طرب مجلسِ غدار میں ہے
شورِ فریاد و بکا عترتِ اطہار میں ہے
نوبتیں بجتی ہیں، دشمن تو خوشی ہوتے ہیں
ہاں مگر فاطمہؑ و شیرِ خدا روتے ہیں

پیچھے بیمار کے ہے قافلۂ اہلِ حرم
چُپ ہیں تصویر سے، گویا کہ کسی میں نہیں دَم
دخترِ فاطمہؑ زہرا کا عجب ہے عالم
تھرتھری جسم میں ہے اُٹھ نہیں سکتے ہیں قدم
رو کے فرماتی ہیں کس گوشہ میں جائے زینبؑ
ہاتھ کھل جائیں تو منہ اپنا چُھپائے زینبؑ

Presented by www.ziaraat.com

گردنیں بارہ اسیروں کی ہیں اور ایک رَسن
جس طرح ہوتے ہیں گلدستۂ گلہائے چمن
رشتہ دارانِ علیؑ سب ہیں گرفتارِ محن
شرم کے مارے مُوئی جاتی ہے اک شب کی دلہن
دَم بہ دَم ساس بھی سَر پیٹتی ہے ساتھ اُس کے
ابھی کنگنا نہ کُھلا تھا کہ بندھے ہاتھ اُس کے

ہے اِسی رسّی میں ننھا سا سکینہؑ کا گلو
دَم گھٹا جاتا ہے آنکھوں سے رواں ہیں آنسو
چاک کُرتے کا گریبان ، پریشاں گیسو
گال تو سوجے ہیں کانوں سے ٹپکتا ہے لہو
آہ ہر گام پہ سینے سے نکل جاتی ہے
جب گھڑکتے ہیں ستمگر تو دَہل جاتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

ماں سے کرتی ہے اشارہ وہ گرفتارِ ستم
رسّی کھلوادو، کہیں گھٹ کے نکل جائے نہ دَم
رو کے وہ کہتی ہے مجبور ہوں میں کشتۂ غم
ہائے بچّی تری قسمت میں یہ تھا درد و الم
صدقے اَمّاں یہ گرہ عُقدہ کُشا کھولے گا
بی بی اِس عُقدۂ مشکل کو خدا کھولے گا

ماں سے رو رو کے وہ نادان یہ کرتی تھی بیاں
کس کا دربار ہے اِس حال سے جاتی ہُوں کہاں
یہ تو کہہ دو کہیں بابا بھی ملیں گے اَمّاں
کئی دن گزرے ہیں وہ ہیں مری آنکھوں سے نہاں
بھول جائیگا یہ سب دُکھ جو اُنہیں پاؤں گی
دوڑ کر بابا کے سینے سے لپٹ جاؤں گی

Presented by www.ziaraat.com

کہیں دربار میں اماں وہ اگر مجھ سے مِلے
دیکھنا کرتی ہوں کیسے شہِؑ والا سے گِلے
وہ خبر لیویں نہ گردن مِری رسّی سے چھلے
اُس کو یوں بھولتے ہیں باپ سے بچّہ جو ملے
وجہ کیا کون سی تقصیر پہ منہ موڑا ہے
سَیلیاں کھانے کو اعداء میں مجھے چھوڑا ہے

روتے تھے سُن کے سکینہؑ کا بیاں سارے اسیر
ہر قدم پر تھا یہی شور کہ ہے ہے شبیرؑ
اِس طرح ہوتی تھی آرائشِ دربارِ شریر
تخت پر آپ تھا اور کرسیوں پہ سارے امیر
اک طرف لُوٹ کا سب زیور و زر رکھا تھا
اور تلے ، فاطمہؑ کے لال کا سَر رکھا تھا

Presented by www.ziaraat.com

تخت کے سامنے روتے ہوئے آئے جو اسیر
دیکھ کر سیدِ سجادؑ کو بولا وہ شریر
سرکشی کرکے نہ سر بر ہوئے مجھ سے شبیرؑ
شکر کرتا ہوں کہ خالق نے کیا تم کو حقیر
بیٹھنے کا کہیں دنیا میں سہارا نہ رہا
پنجتنؑ اُٹھ گئے اب زور تمہارا نہ رہا

کس کے ناموس لُٹے کس کا ہُوا گھر تاراج
کون بے سر ہُوا اور کون ہُوا صاحبِ تاج
ایک چادر کیلئے کس کی بہن ہے محتاج
کون کمزور ہے اور کون زبردست ہے آج
ذبح خنجر سے ہُوا جو وہ پدر کس کا ہے
اک ذرا غور سے دیکھو تو یہ سر کس کا ہے

آمد آمد حرمِ شاہؑ کی دربار میں ہے

Presented by www.ziaraat.com

جب کہ دربار میں ناموس پیمبرؐ آئے

جب کہ دربار میں ناموسِ پیمبرؐ آئے
بال کھولے ہوئے بے مقنع و چادر آئے
سَر کے بالوں سے چُھپائے رُخِ انور آئے
بیڑیاں تھامے ہوئے عابدؑ مضطر آئے
سخت آفت میں گرفتار وہ سب خوشخو تھے
رِیسماں ایک تھی اور آہ کئی بازو تھے

رَسَنِ ظلم سے چھلتے تھے یتیموں کے گلے
سہمے جاتے تھے کشاکش میں وہ نازوں کے پلے
مائیں آفت میں گرفتار تھیں کیا زور چلے
روکے دیکھا کبھی عابدؑ کو، کبھی ہاتھ ملے
شمر کہتا تھا کہ حاکم کا غضب آئے گا
قیدیوں میں کوئی رویا تو سزا پائے گا

Presented by www.ziaraat.com

شمر کو دیکھ کے بولا وہ علیؑ کا دشمن
کھول دے قیدیوں کی گردن و بازو سے رَسن
جب چھُٹیں بندِ رَسن سے وہ گرفتارِ محن
تب سکینہؑ نے لیا کُرتے کا منہ پر دامن
باپ کے غم میں دلِ زار جو تن میں تڑپا
ایسا روئی کہ سَرِ پاک ، لگن میں تڑپا

بولا حاکم کہ نہایت ہے تجھے باپ کی چاہ
تخت کے نیچے یہ کیا طشت میں ہے کر تو نگاہ
پاس جاکر جو لگی دیکھنے با نالہ ٔ و آہ
خوں میں ڈوبا ہُوا اُس کو نظر آیا سَرِ شاہؑ
طشت پر گر کے پکاری کہ یہ حال آپ کا ہے
لو پھوپھی جان یہی سَر تو مِرے باپ کا ہے

Presented by www.ziaraat.com

گود میں لے کے سَر ابنِ علیؑ چلّائی
اِن کھلی آنکھوں کے قربان ، تمہاری جائی
ایسے بھولے کہ نہ بیٹی بھی تمہیں یاد آئی
اتنی مدت میں یہ کیا شکل مجھے دِکھلائی
کیا خموشی ہے لبِ لعل تو کھولو بابا
کیا غضب ہوگیا کچھ منہ سے تو بولو بابا

تیر اِس چاند سے ماتھے پہ لگایا کس نے
حلق پر خنجرِ بیداد پھرایا کس نے
خون اِس گردنِ نازک کا بہایا کس نے
چھوٹے سے سِن میں مجھے تم سے چھُڑایا کس نے
اَمّاں سَر پیٹتی ہیں کیا اُنہیں سمجھاؤں میں
آؤ کُرتے میں چھُپا کر تمہیں لے جاؤں میں

جب کہ دربار میں ناموسِ پیمبرؐ آئے

Presented by www.ziaraat.com

غل ہے دربار میں ناموسِ پیمبرؐ آئے

غل ہے دربار میں ناموسِ پیمبرؐ آئے
فاقہ کش تشنہ دہن بیکس و بے پر آئے
اہلبیتِ نبویؐ کھولے ہوئے سر آئے
سامنے حاکمِ بے دیں کے وہ مضطر آئے
کاٹ کر حضرتِ شبیرؑ کا سر لائے ہیں
ابھی دربار میں ناموسِ حسینؑ آئے ہیں

ہندؓ گھبرا کے پکاری کہ ارے کون حسینؑ
بولا کوئی کہ وہی فاطمہؑ کا نورُ العین
بی بی زینبؑ ہیں وہ سر پیٹ کے کرتی تھیں جو بَین
آج کیا قبر میں ہوویں گے محمدؐ بے چین
خانۂ سیدِؐ لولاک میں کوئی نہ رہا
ہائے اب پنجتنِؑ پاک میں کوئی نہ رہا

Presented by www.ziaraat.com

ہندؑ یہ سُن کے کھڑی ہو کے لگی پیٹنے سَر
بال بکھرا دیئے اور پھینکی زمیں پَر چادر
اور یہ چِلّاتی ہوئی نکلی محل سے باہر
جلد بتلاؤ کہ شہزادیاں سوتی ہیں کدھر
ننگے سَر جاؤں گی ہے ہے مِرا آقا نہ رہا
کس کا پَردہ کہ نبیؐ زادی کا پَردہ نہ رہا

نکلیں سَر ننگے خواصانِ مقرّب، ہمراہ
تا بہ افلاک گیا غُلغلۂ نالہ و آہ
پہونچیں دربار میں جس وقت وہ باحالِ تباہ
گرِ پڑی دوڑ کے شبیرؑ کے سَر پر ناگاہ
رو کے چلائی کہ اِس شکل پہ قربان گئی
میرے آقا کا یہی سَر ہے میں پہچان گئی

Presented by www.ziaraat.com

یک بیک تخت سے گھبرا کے اُٹھا حاکمِ شام
ڈال کر ہندؑ پہ دامن یہ کیا اُس نے کلام
مجھ کو رُسوا کیا ایسا بھی کوئی کرتا ہے کام
اُس نے دامن کو اُلٹ کر کہا او بد انجام
بے رِدا زینبؑ و کلثومؑ ہیں وَسواس نہیں
پاس میرا ہے نبیؐ زادیوں کا پاس نہیں

کس کی بیٹی ہے کہ سَر پر نہیں جس کے چادر
یہ بہو کس کی ہے جو پیٹتی ہے ننگے سَر
کس کے ناموس ہیں جو روتے ہیں یوں چِلّا کر
ہائے کیوں پھٹ کے فلک گرِ نہیں پڑتا تجھ پر
طوق و زنجیر کو اور عابدِؑ دلگیر کو دیکھ
رَسَن ظلم کو اور شاہؑ کی ہمشیر کو دیکھ

Presented by www.ziaraat.com

یہ رَسن اور یہ ننھا سا سکینہؑ کا گلا
کوئی ایسی بھی بدی کرتا ہے نیکوں سے بھلا
اُس کی بیٹی ہے جو آغوشِ محمدؐ میں پلا
کیا قیامت ہے یہ بچپن یہ اسیری کی بلا
ہاتھ بندھوانے سے حاصل، ترا کیا لیتے ہیں
رحم کرتے ہیں یتیموں پہ کہ دُکھ دیتے ہیں

غل ہے دربار میں ناموسِ پیمبرؐ آئے

ہندؓ سے اپنی طرفداری کی سُن کر گفتار
پاس اُس کے گئی چلّاتی سکینہؑ اکبار
تیرے قربان میں اے آلِ نبیؐ کی غمخوار
کھول دے آکے، مرے ہاتھ ہیں رسّی سے فگار
اب تو واجب ہے اسیروں پہ دعائیں تیری
ننھے سے ہاتھوں سے لُوں گی میں بلائیں تیری

Presented by www.ziaraat.com

میں سکینہؑ ہوں حسینؑ ابنِ علیؑ کی دختر
بے گنہ شمر نے کاٹا ہے مرے باپ کا سر
ہائے جس سینے پر سو رہنے کی میں تھی خُوگر
گھوڑے دوڑائے لعینوں نے اُسی سینے پر
دیکھ لے نیل ہیں گالوں پہ ہمارے بی بی
شمرِ اظلم نے طمانچے ہمیں مارے بی بی
غل ہے دربار میں ناموسِ پیمبرؐ آئے

ثاقبؔ مظفر پوری

جب فشارِ وقت سے انسان گھبرا جائے ہے
کربلا بے ساختہ ایسے میں یاد آجائے ہے
اک تبسّم سے علی اصغرؑ نے یوں حملہ کیا
اب یزیدی فوج سے ٹھہرا نہ بھاگا جائے ہے

(بشکریہ سوز خواں ثاقب، مختار و منصور زیدی / خیرپور)

Presented by www.ziaraat.com

آمد ہے اہلبیتِ پیمبرؐ کی شام میں

آمد ہے اہلبیتِ پیمبرؐ کی شام میں
گیسو کھلے ہوئے ہیں عزائے امامؑ میں
سر پیٹتی ہیں فاطمہؑ دارالسّلام میں
زینبؑ یہ نوحہ کرتی ہیں بلوائے عام میں
لوگو خبر کرو مرے نانا رسولؐ کو
بلوے میں شمر لایا ہے بنتِ بتولؑ کو

نانا تری نواسی کے سر پر ردا نہیں
اور اہلِ شام دیکھتے ہیں کچھ حیا نہیں
عابدؑ غریب مرتا ہے تپ سے دوا نہیں
بے ہوش ننھے بچے ہیں آب و غذا نہیں
دل سب کے کانپتے ہیں بدن تھرتھراتے ہیں
اب سامنے یزید کے سادات جاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

ہیں اک رَسن میں بارہ گلے وا مصیبتا
روتے ہیں گودیوں کے پلے وا مصیبتا
بس میں ستم گروں کے چلے وا مصیبتا
خاکِ عزا ہیں منہ پہ ملے وا مصیبتا
مشکل قدم اُٹھانا تھا اِس اَژدَھام میں
یوں عترتِؑ نبیؐ گئی بلوائے عام میں

زینبؑ تڑپ کے اونٹ پہ کرتی تھی یہ بیاں
دربار میں طلب ہوئے سادات ناگہاں
اُونٹوں سے اُتریں بی بیاں کہہ کہہ کے الاماں
پیشِ یزید لے گئے ظالم کشاں کشاں
سامانِ جشنِ عام تھا دربارِ عام تھا
اور ننگے سَر حسینؑ کا کنبہ تمام تھا

Presented by www.ziaraat.com

حیراں کھڑے تھے سب حرمِ شاہؑ مشرقین
مُہرِ سُکوت لب پہ تھی شکوہ نہ شور و شین
زینبؑ نے دیکھا طشت میں ناگہ سَرِ حسینؑ
بے ساختہ تڑپ کے یہ کرنے لگی وہ بَین

ہے ہے نہ موت آئی مجھے راہِ شام میں
بھیا مِرا سلام لو دربارِ عام میں

آمد ہے اہلبیتِؑ پیمبرؐ کی شام میں

لکھّا ہے دستِ بنتِؑ یَدُاللہ تھا بندھا

لکھّا ہے دستِ بنتِؑ یَدُاللہ تھا بندھا
اور پاس ہی رَسن میں سکینہؑ کا تھا گلا
زینبؑ نے یہ بیاں جو سَرِ شاہؑ سے کیا
دیکھا سکینہؑ پیاسی نے بھی سَر اُٹھا اُٹھا

چشمِ ادب سے باپ کے سَر پَر نگاہ کی
ہاتھوں سے تو بلائیں لیں اور منہ سے آہ کی

Presented by www.ziaraat.com

چلّائی ہائے بابا کٹا کب تمہارا سَر
سب مجھ سے کہتے تھے ہے سفر میں ترا پدر
ہے ہے جبھی لعینوں نے لُوٹا ہمارا گھر
ہے ہے جبھی طمانچے مجھے مارے بے خطر
سچ ہے کہ باپ والے کو سب پیار کرتے ہیں
یوں ہم سے بے پدر کو گرفتار کرتے ہیں

بابا ہمارے موتی دِلا دو لعینوں سے X
بابا رِدا پھوپھی کی منگا دو لعینوں سے
بابا ہمارا کنبہ چھُڑا دو لعینوں سے
بابا اخی کی جان بچا دو لعینوں سے
روتی ہوں جب تو پیار سے تم دیکھ لیتے ہو
بابا ہمارے ہاتھ نہیں کھول دیتے ہو

آمد ہے اہلبیتِ پیمبرؐ کی شام میں
لکھا ہے دستِ بنتِ یدُاللہ تھا بندھا

Presented by www.ziaraat.com

یا علیؑ آئیے زنداں میں حرم روتے ہیں

یا علیؑ آیئے زنداں میں حرم روتے ہیں
قتل، شبیرؑ ہوئے کشتۂ غم روتے ہیں

بیڑیاں پہنے اسیرانِ ستم روتے ہیں
حشر ہو جاتا ہے جب مِل کے بَہم روتے ہیں

سَر کو جب پِیٹ کے چِلّاتے ہیں اے وائے حسینؑ
در و دیوار سے آتی ہے صدا ہائے حسینؑ

نہ دِلاسا کوئی دے اَور نہ کوئی پوچھے بات
کوئی اتنا نہیں جو روئے ذرا بیٹھ کے پاس
غم بہتّر کا ہے پچھلا پہر اور کالی رات
ہے دِلاسے کو فقط حضرتِ معبود کی ذات

قید خانے کی مصیبت سے جو دَم گھُٹتا ہے
کوئی اُٹھتا ہے کوئی خاک پہ گر پڑتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

قاعدہ یہ ہے یتیموں پہ ترس کھاتے ہیں
گود میں لیتے ہیں سمجھاتے ہیں بہلاتے ہیں
خاطریں کرتے ہیں راحت اُنہیں پہنچاتے ہیں
یہ طمانچوں پہ طمانچے اِنہیں کھلواتے ہیں
یہ ستم بنتِ شہنشاہِ مدینہ کیلئے
سیلیاں شمر کی اور بالی سکینہؑ کیلئے

یا علیؑ آپ کی پوتی کا عجب ہے عالم
سہمی جاتی ہے کہ آجائے نہ شمرِ اظلم
رَسَنِ ظلم کی تنگی سے گھٹا جاتا ہے دَم
ننھے ہاتھوں سے کرے باپ کا کیوں کر ماتم
آہ جب کرتی ہے تب عرشِ بریں ہلتا ہے
یا علیؑ آپ کی پوتی کا گلا چھلتا ہے

یا علیؑ آئیے زنداں میں حرم روتے ہیں
(التماسِ فاتحہ برائے سوز خواں امامی صاحب)

Presented by www.ziaraat.com

سَر اپنا پیٹ کے فضہؑ سے ہندؓ نے پوچھا

سَر اپنا پیٹ کے فضہؑ سے ہندؓ نے پوچھا
ارے بتا تو سہی کیا حسینؑ قتل ہُوا
جبھی تو خواب میں زہراؑ کو ننگے سَر دیکھا
وہی حسینؑ وہی ہے یہ دخترِ زہراؑ

غضب ہُوا شہِ والا سے چُھٹ گئی زینبؑ
حسینؑ قتل ہوئے آہ لُٹ گئی زینبؑ

پکاری فضہؑ زباں بند کر تو اے خوشخو
مجال ہے یہ کسی کی جو لُوٹے زینبؑ کو
ذرا تو غور سے اے بی بی خوب تم سوچو
حسینؑ قتل ہو عباسؑ جس کا بھائی ہو

وہ بی بی قید ہو بلوے میں جائے عبرت ہے
بہن حسینؑ کی ہو بے رِدا قیامت ہے

Presented by www.ziaraat.com

پکاری ہندؓ کہ اچھا نہ حال بتلاؤ
میں ہاتھ جوڑتی ہوں تھوڑی دیر تھم جاؤ
کہا کنیزوں سے حاکم تلک ذرا جاؤ
وہاں جو طشت میں اک سَر ہے اُس کو لے آؤ
کہو یزید سے واپس میں جلد کردوں گی
قسم حسینؑ کی اس سَر کو میں نہ رکھ لوں گی

یہ ذکر تھا کہ کنیزوں کا اژدِھام آیا
ہُوا یہ غُل سَرِ سلطانِ تشنہ کام آیا
پکاری بنتِ علیؑ موت کا پیام آیا
بہن کا نام بتانے سَرِ امام آیا
کنیزوں نے سَرِ سلطانِ مشرقین رکھا
حضور ہندؓ کے لاکر سَرِ حسینؑ رکھا

Presented by www.ziaraat.com

سَرِ حسینؑ جو آیا محل میں مثلِ ماہ
پکاری پیٹ کے سَر ، ہندؓ بنتِ عبد اللہ
لو آؤ قیدیو دیکھو یہ کس کا سَر ہے آہ
صدا دی سَر نے یہ اعجاز سے بہ حالِ تباہ
یہ دوست اپنی ہے ہرگز نہ تم چھپاؤ بہن
یہ سَر ہے بھائی کا ، زینبؑ میں ہوں ، بتاؤ بہن

صدا یہ سنتے ہی اُٹھی بتولؑ کی جائی
قریب ہندؓ کے آکر یہ بات فرمائی
حسینؑ مرگئے زینبؑ ہے قید میں آئی
چُھپاؤں کیا کہ بتاتے ہیں خود مجھے بھائی
لے بی بی فاطمہؑ کے نورِ عین کا پُرسہ
میں تجھ کو دیتی ہوں بھائی حسینؑ کا پُرسہ

سَر اپنا پیٹ کے فضہؑ سے ہندؓ نے پوچھا

Presented by www.ziaraat.com

قید خانے سے جو نزدیک تھا حاکم کا محل

قید خانے سے جو نزدیک تھا حاکم کا محل
سُن کے آوازِ بکا ہندؑ کو آتی تھی نہ کل
سُرمہ آنکھوں میں دِیا اور نہ لگایا کاجل
کیا ہنسی آئے بجھا جاتا ہو جب دل کا کنول
کبھی راتوں کو نہ آرام سے وہ سوتی تھی
خواب سے چونک کے اُٹھ بیٹھتی تھی روتی تھی

حاکمِ شام سے القصہ اجازت لے کر
قید خانے میں گئی ہندؑ بہ حالِ مضطر
ہلِ گیا دِل جو پڑی قیدیوں پر اُس کی نظر
دیکھا سب بی بیوں کو خاک بسر بَرہنہ سَر
یہ تو حالت ہے مگر شکر خدا کرتے ہیں
نہ شکایت ہے کسی کی نہ گلا کرتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

اک طرف خاک پہ لیٹا ہے کوئی آزاری
مرضِ تپ کی وہ شدت ہے کہ غش ہے طاری
پاؤں سُوجے ہوئے ہیں جن سے لہو ہے جاری
ہے یہ ظاہر کہ بس اب کُوچ کی ہے تیاری
عُمر جو کٹتی ہے دنیا میں وہ اِکراہ کے ساتھ
اللہ اللہ نکلتا ہے ہر اک آہ کے ساتھ

تپ کی شدت سے ہے بیمار کی حالت ، تغیّر
چاند سا منہ ہے کہ ہے رنج و الم کی تصویر
بند آنکھیں ہیں مگر لب پہ ہے ہر دَم تکبیر
طوق گردن میں ہے اور پاؤں میں دُہری زنجیر
پاؤں کے آبلوں میں خار عیاں ہیں اب تک
پشتِ بیمار پہ دُرّوں کے نشاں ہیں اب تک

Presented by www.ziaraat.com

ہندؑ کی دیکھ کے الفت یہ سکینہؑ نے کہا
کھولو میری نہ رَسن جکڑا ہی رہنے دو گلا
شمر دُرّہ نہ لئے آئے کہیں پھر اِس جا
کہیں مجھ پر نہ کرے ظلم و ستم اِس سے سِوا
شمر کے ڈر سے میں بابا کو بھی روسکتی نہیں
ڈر کے مارے دَرِ زنداں کی طرف تکتی نہیں

کان کے میرے گُہر بھی نہیں اُس نے چھوڑے
کی سماجت بھی بہت ہاتھ بھی میں نے جوڑے
جو ستم مجھ پہ ہوئے یہ تو بہت ہیں تھوڑے
سامنے میرے، مرے بھائی کے مارے کوڑے
شمر کے نام سے ہر وقت میں گھبراتی ہوں
چونک پڑتی ہوں اگر راتوں کو سو جاتی ہوں

قید خانے سے جو نزدیک تھا حاکم کا محل

Presented by www.ziaraat.com

عابدؑ کو جب یزید سے بابا کا سَر ملا

عابدؑ کو جب یزید سے بابا کا سَر ملا
سَر کیا ملا کہ مرہمِ زخمِ جگر ملا
مدت کے بعد باپ کے سَر سے پسر ملا
ماہِ صفر میں شام سے حکمِ سفر ملا
دیکھا جو اہلبیتؑ نے فرقِ جناب کو
تاروں نے آکے گھیر لیا ماہتاب کو

بہنوں نے باری باری لیا گود میں وہ سَر
زینبؑ نے ہونٹ رکھ دیئے بھائی کے ہونٹ پر
دریا بہا کے اشکوں کے بولی وہ نوحہ گر
بھیا پھری ہے آپ کی ہمشیر دَر بہ دَر
جس روز سے جُدا ہوئی میں دَم سے آپ کے
نیزوں سے پشت زخمی ہے دل غم سے آپ کے

Presented by www.ziaraat.com

بھیا تمہیں ہماری خبر بھی ہے یا نہیں
بھیا ہمارے سَر سے رِدائیں اُتار لیں
بھیا تمہاری بہنیں یہاں رسّی میں بندھیں
بھیا تمہاری بیٹی کے یاں سَیلیاں لگیں

خنداں ہمارے حال پہ اِس دَم شریر ہیں
بھیا ہم ایک رسّی میں بارہ اسیر ہیں

عابدؑ کو جب یزید سے بابا کا سَر ملا / مرزا دبیرؒ

(بشکریہ سوز خواں انصار حسین کاظمی مجن)

ذاکر و شاعرِ آلِ عمران شوکت رضا شوکتؔ

مایوس و گنہ گار زمانے کو بتادو
بخشش کے تصور سے بنا جسمِ محمدؐ
عصیاں کی معافی جسے مطلوب ہو شوکتؔ
وہ شام و سحر چوما کرے اسمِ محمدؐ

Presented by www.ziaraat.com

پہنچی جو قید خانے میں ہندؑ نکو سیر

پہنچی جو قید خانے میں ہندؑ نکو سیر
دیکھا کہ اک مریض پڑا ہے قریبِ در
روتا ہے واں کوئی تو کوئی پیٹتا ہے سر
ہاتھوں سے دل پکڑ کے پکاری وہ نوحہ گر
دم پر بھی بن گئی مگر آفت گھٹی نہیں
تپ میں بھی اِس غریب کی بیڑی کٹی نہیں

آنسو بہا کے شانہ ہلایا جو چند بار
اک بار غش سے چونک کے بولا نحیف و زار
بے کس کو کیوں جگاتی ہیں اماں پسر نثار
کیا جاں بلب ہُوا کوئی معصوم دل فگار
پیدا ہُوئے ہیں اشک بہانے کے واسطے
اُٹھتے ہیں ہم جنازہ اُٹھانے کے واسطے

Presented by www.ziaraat.com

وہ بولی سب کی خیر ہے اے زار و ناتواں
میں ہوں کنیز آپ کی مادر نہیں یہاں
مشتاقِ دید آئی ہوں زنداں کے درمیاں
اتنا مجھے بتایئے اے یوسفِ زماں

اِسم شریف کیا ہے ، کہا سوگوار ہے
پوچھا پدر کا نام کہا بے دیار ہے

پوچھا کہاں لُٹے ہو ، کہا حق کی راہ میں
پوچھا یہ کب ، کہا کہ محرم کے ماہ میں
پوچھا یہ کیوں ، کہا کہ محبوں کی چاہ میں
پوچھا پدر کہاں ہیں ، کہا قتل گاہ میں

پوچھا جو گھر تو رو کے کہا قید خانہ ہے
پوچھا غذا میں کیا ہے کہا تازیانہ ہے

پہنچی جو قید خانے میں ہند نکو سیر

Presented by www.ziaraat.com

یہ ذکر تھا کہ آگیا خولیؑ تلخ کام
لایا سِنانِ ظلم پہ اک فرقِ لالہ فام
زندانِ شام نور سے روشن ہُوا تمام
اُس سَر نے دی ندا مِرے بیمار اَلسّلام
گھبرا کے اہلِ بیتؑ تو تعظیم کو اُٹھے
سجادؑ کانپتے ہوئے تسلیم کو اُٹھے

اُس سَر سے رو کے کہنے لگی ہندِؓ باوفا
اے سَر تُو بولتا ہے تو یہ بھی مجھے بتا
کس باخدا کی آلؑ ہے، کیا نام ہے ترا
کس باپ کا تو لال ہے، کس ماں کا لاڈلا
کیا دخترِ رسولؐ کا لختِ جگر ہے تو
قربان جاؤں کیا مِرے آقا کا سَر ہے تو

Presented by www.ziaraat.com

چلّایا کانپ کر یہ سرِ سَروَرؑ زمن
پیاسا مِرا خطاب ہے مقتل مِرا وطن
نانا مِرا رسولؐ ہے بابا اَبُوالحسنؑ
مسموم میرا بھائی ہے قیدی مِری بہن
احمدؐ کو رونے والی کا لختِ جگر ہوں میں
بی بی حسینؑ بیکس و بے پَر کا سَر ہوں میں

غش ہوگئی یہ سنتے ہی ہندہؓ نکو سیَر
زینبؑ سَرِ اخی کو پکاری بچشمِ تَر
نام اپنا کیوں بتا دیا اے شاہِؑ بحر و بَر
اِس کا نہیں خیال کہ زینبؑ ہے ننگے سَر
پہچان کے جو وہ مجھے چادر اُڑھائے گی
میں بھی تو بنتِ فاطمہؑ ہوں شرم آئے گی

پہنچی جو قید خانے میں ہند نکو سیرؑ / نسیمؔ

(بشکریہ سوز خواں تزئین زہرا و عروج فاطمہ)

Presented by www.ziaraat.com

قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے

قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہِندؑ آتی ہے
دخترِ فاطمہؑ غیرت سے مُوئی جاتی ہے
روح قالب میں وہ زندان میں گھبراتی ہے
بے حواسی سے ہر اک بار یہ چِلّاتی ہے
آسماں دور زمیں سخت کدھر جاؤں میں
لی بیؑ مل کے دُعا مانگو کہ مرجاؤں میں

درِ زنداں پہ ہُوا اِتنے میں انبوہ کمال
بولے درباں کہ بڑھے دولت و عمر و اقبال
قیدیو اُٹھو دعا دے کے کرو استقبال
زنِ حاکم کا ہے زنداں میں نُزولِ اِجلال
تم کھلے سَر تھیں حضور اب تمہیں چادر دیں گی
رحم دل ہیں ابھی زنداں سے رِہا کر دیں گی

Presented by www.ziaraat.com

لونڈیاں تھیں زنِ حاکم کی جِلَو میں جو رواں
دیکھتی کیا ہیں کہ اک شیر ہے آہن میں نہاں
لاغر و خستہ تن و فاقہ کش و تشنہ دَہاں
منہ پہ سیلی کے نشاں پشت پہ دُرّوں کے نشاں
ساقِ پا فاقوں سے زنجیر میں تھراتی ہے
اُستخوانوں کے لرزنے سے صدا آتی ہے

گِردِ عابدؑ کے پھری پھر وہ حالِ تغیّر
رکھ دیا پاؤں پہ سَر اپنا ہٹا کر زنجیر
بولے وہ کون ، یہ چِلّائی کنیزِ شبیرؑ
اَلسلام اے رَسَن و طوق و سَلاسل کے اسیر
ہے وصیت کا مَحَل مرنے پہ تیار ہے تو
کچھ کفن کے لئے رکھتا ہے کہ نادار ہے تو

Presented by www.ziaraat.com

غم نہ کھا گور و کفن میں تجھے دوں گی واللہ
ننگے سَر تیرے جنازے کے چلوں گی ہمراہ

مرنے والے ترا کیا نام ہے کب سے ہے تباہ
بولے مولاؑ ابھی پینتیس بَرس جینا ہے آہ

نام بے کَس بھی ہے، قیدی بھی ہے، نادار بھی ہے
حال یہ ہے کہ اسیری بھی ہے، آزار بھی ہے

ہندؓ نے پوچھا، مرَض کیا ہے، کہا بے پدری
رو کے بولی کہ دوا کیا ہے، کہا نوحہ گری

گھر جو دریافت کیا، کہنے لگے دَر بدری
بولی لیتا ہے خبر کون، کہا بے خبری

آہ کرنے کا سبب پوچھا تو شرمانے لگے
تازیانوں کے نشاں پشت پہ دِکھلانے لگے

قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہندؓ آتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

بولی وہ کون سے عصیاں پہ ملی یہ تعزیر
رو کے فرمایا گنہ کچھ بھی نہیں بے تقصیر
اُس نے منہ پیٹ لیا اور کہا کب سے ہو، اسیر
بولے دسویں تھی محرم کی جو پہنی زنجیر
کچھ کفن کے لئے ہمراہ نہیں لایا ہوں
باپ کو چھوڑ کے بے گور و کفن آیا ہوں

شانِ زینبؑ پہ نظر کر کے کہا یاد آور
فاطمہؑ خلد سے زنداں میں آئیں کیوں کر
دیکھا بانوؑ کو تو کہنے لگی ہو کر ششدر
کوئی شہزادی ہے ایران کی یہ ننگے سَر
قدرتِ خالقِ قیوم نظر آتی ہے
کوئی زینبؑ کوئی کلثومؑ نظر آتی ہے

قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے

(بشکریہ سوز خواں جعفر رضا و احمد علی جعفری)

Presented by www.ziaraat.com

قید خانے میں سکینہؑ کو جو، لائی تقدیر

قید خانے میں سکینہؑ کو جو لائی تقدیر
رو رو کہنے لگی ہے ہے مرے بابا شبیرؑ
کیوں نہیں لیتے خبر آج ہوئی ہوں میں اسیر
آؤ اب میری تمہاری ہے ملاقات اخیر
نصف شب تک بھی یہاں جینا ہے دشوار مرا
دیکھو اب آن کے بس آخری دیدار مرا

ہاتھ اب مَلتی ہوں اور ہاتھ نہیں آتے تم
جان جاتی ہے مری اور نہیں آجاتے تم
کیا خطا میری جو تشریف نہیں لاتے تم
قیدیوں کو بھی نہیں قید سے چھڑواتے تم
کس سے دُکھ ہم کہیں بستی ہے ستم گاروں کی
کوئی سنتا نہیں فریاد گنہگاروں کی

Presented by www.ziaraat.com

کہتی تھی بانوؑ سے رو رو کے کہاں ہیں بابا
پاس اُن کے مجھے بھجوادو جہاں ہیں بابا
میرے آرام ہیں بابا مِری جاں ہیں بابا
کیوں مِری آنکھوں سے اِس وقت نہاں ہیں بابا
کیوں سکینہؑ سے جُدا ہونے کی تدبیر ہوئی
کیا گنہ مجھ سے ہُوا کونسی تقصیر ہوئی

بانوؑ گودی میں لِٹا کر لگی دینے لوری
اور تھپک کر لگی کہنے وہ نصیبوں پُھوٹی
سو مِری لاڈلی سوجا مِری قیدی بچّی
سو میری تشنہ جگر سو مِری بھوکی پیاسی
سوجا اے فرقتِ شبیرؑ میں رونے والی
سو مِری شاہؑ کی آغوش میں سونے والی

Presented by www.ziaraat.com

تھی جو جاگی ہوئی بچّی وہ کئی راتوں کی
سو گئی خواب میں بابا کی نظر شکل پڑی
دیکھتے ہی وہ اُنہیں خواب میں قدموں پہ گرِی
شہؑ نے گودی میں اُٹھایا تو یہی کہنے لگی

چَکن بِن میرے پڑا آپ کو کیوں کر بابا
صدقے میں اور مِری جان بھی تم پر بابا

خوب پانی مِری خاطر گئے لینے گھر سے
مجھ پہ کیا کیا ہُوا اِس عرصہ میں اور تم نہ پھرے
شاہؑ نے چُوم کے لب سینے سے لِپٹا کے اُسے
کہا اے جان مِری تجھ پہ یہ بابا صدقے

جو ستم مجھ پہ ہُوا کیا تجھے تقریر کروں
تو بھی دلگیر ہے اب کیا تجھے دلگیر کروں

Presented by www.ziaraat.com

ایسی کچھ من گئی مجھ پر کہ نہ آیا تجھ پاس
میں جدا تجھ سے کبھی ہوں گا نہ اب تُو ہو اُداس
دیکھ منہ باپ کا وہ کہنے لگی باصد یاس
آپکے کپڑوں سے آتی ہے مجھے خون کی باس

خوں سے پیشانی کے بھر جانے کا باعث کیا ہے
سرخ خط حلق پہ بابا ترے یہ کیسا ہے

قید خانے میں سکینہؑ کو جو، لائی تقدیر

☆☆☆☆☆

آغا شورشؔ کاشمیریؒ

آغازِ محرم ہے کہ ہنگامِ وغا ہے
اسلام خود اپنوں کی شقاوت میں گھرا ہے
ہر دور میں ہوتی رہی طاقت کی پرستش
ہر دور یزیدوں کا طرف دار رہا ہے

(بشکریہ سوز خواں ظلِ حسن و باقر نقوی و مصطفیٰ جعفری)

Presented by www.ziaraat.com

سَرِ حسینؑ جو زندانِ شام میں آیا

سَرِ حسینؑ جو زندانِ شام میں آیا
تو بڑھ کے بھائی کو ہمشیر نے سلام کیا
وفورِ نالہ ٔ و شیون سے ایسا حشر اُٹھا
حرم بھی روتے تھے مولا کا سَر بھی روتا تھا
مِلی یہ خواب کی تعبیر قید خانے میں
بپا تھی مجلسِ شبیرؑ قید خانے میں

سکینہؑ بولی سنو حالِ بے کساں بابا
چلے گئے تھے مجھے چھوڑ کر کہاں بابا
ہیں غش میں عابدؑ بیمارِ ناتواں بابا
گلے میں طوق ہے پاؤں میں بیڑیاں بابا
ستم گروں کو ہمارا خیال کوئی نہیں
نبیؐ کی آلؑ کا پُرسانِ حال کوئی نہیں

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

پھوپھی کی پشت پہ دُرّوں کے ہیں نشاں بابا
بندھی ہے میری بھی گردن میں رِیسماں بابا
اُتر گئیں میرے کانوں کی بالیاں بابا
مِرے شفیق پدر میرے مہرباں بابا
زمین پوچھتی تھی اور نہ آسماں ہم کو
ستم گروں نے پھِرایا کہاں کہاں ہم کو

لگایا باپ کے سَر کو گلے سے بیٹی نے
رُکے ہوئے تھے جو مدت سے شمر کے ڈر سے
وہ بَین آج سکینہؑ کے لب پر آ ہی گئے
سُنایا حالِ زبوں خوب اپنا رو رو کے
یزیدیت کے ستم فاش کر گئی بچّی
تڑپ تڑپ کے اسیری میں مر گئی بچّی

Presented by www.ziaraat.com

یزید کانپ اُٹھا اِس خبر کے پانے سے
یہ بھیک مانگی تعاون کی اِس گھرانے سے
جنازہ بچی کا اُٹھے نہ قید خانے سے
بدل نہ جائے فضا لاش باہر آنے سے

یہ سانحہ بھی ہو تاریخِ نوعِ انساں میں
بہن کو دفن کرے بھائی کنجِ زنداں میں

لرزتے ہاتھوں سے تُربت بنائی عابدؑ نے
بہن کی چھوٹی سی میّت اُٹھائی عابدؑ نے
زمیں میں شہؑ کی بضاعت چُھپائی عابدؑ نے
جگر کو تھام کے دی یہ دُہائی عابدؑ نے

اک احتجاج ہے ہر دور ہر زمانے میں
جو ایک چھوٹی سی تُربت ہے قید خانے میں

سرِ حسینؑ جو زندانِ شام میں آیا / شادانؔ دہلوی

Presented by www.ziaraat.com

سکینہؑ شام کے زنداں میں تھی اَلم سے نڈھال

سکینہؑ شام کے زنداں میں تھی اَلم سے نڈھال
کبھی چچا کا تصور کبھی پدر کا خیال
کبھی ربابؑ سے باتیں کبھی پھوپھی سے مقال
کبھی خموش کبھی عابدِؑ حزیں سے سوال
چچا کب آئیں گے دریا سے لَوٹ کر بھیا
یہاں سے نہر کا ہے کس قدر سفر بھیا

میں کربلا میں رہی منتظر نہیں آئے
لعین لے گئے میرے گُہر نہیں آئے
جلادیئے گئے ہم سب کے گھر نہیں آئے
صدائیں دیتی رہی میں ، مگر نہیں آئے
ہَوائے سرد تَرائی میں جب ملی ہوگی
تھکے ہوئے تھے بہت نیند آگئی ہوگی

Presented by www.ziaraat.com

تڑپتی رہتی تھی معصوم یوں ہی شام و سحر
تسلیاں اُسے دیتے تھے عابدؑ مضطر
ربابؑ روتی تھیں بچّی کی بھولی باتوں پر
نگاہِ یاس سے تکتی تھیں زینبؑ بے پَر
پیامِ مرگ ، بَنی دل کی بے کلی آخر
چچا کے پاس بھتیجی چلی گئی آخر

یہ زخمِ تازہ جو اہلِ حرم کے دل پہ لگا
تو قید خانے میں اک حشر ہوگیا برپا
تڑپ کے جانبِ عابدؑ ، ربابؑ نے دیکھا
بس اتنا کہہ سکیں ہے ہے یہ کیا ہُوا بیٹا
سنبھل سکا نہ دلِ پاش پاش بیٹھ گئیں
لگا کے سینے سے بچی کی لاش بیٹھ گئیں

Presented by www.ziaraat.com

تڑپ کے آئیں قریبِ ربابؑ، بنتِ علیؑ
کہا کہ بچی کو دے دیجئے مجھے بھابھی
خدا کی مرضی میں انساں کا دخل کیا بی بی
یہ روز روز کی ایذاؤں سے بھی چھوٹ گئی
نہ دن کو تڑپے گی اب اور نہ شب کو روئے گی
جِناں میں باپ کے سینے سے لگ کے سوئے گی

تڑپ کے بولے یہ عابدؑ، بہن خدا حافظ
ملیں گے حشر میں اے خستہ تن خدا حافظ
مِری غریب مِری کم سخن خدا حافظ
اَلم رسیدہ غریبُ الوطن خدا حافظ
بہن کو غسل و کفن تک نہ دے سکا بھائی
تجھے تو علم ہے مجبور تھا ترا بھائی

سکینہؑ شام کے زنداں میں تھی اَلم سے نڈھال / شاہد نقوی

Presented by www.ziaraat.com

زِنداں میں جب کہ دخترِ شبیرؑ مر گئی

زِنداں میں جب کہ دخترِ شبیرؑ مر گئی
دُنیا سے دفعتاً سفرِ خُلد کر گئی
کنبے کے دل پہ داغ جُدائی کا دَھر گئی
غُل پڑ گیا حسینؑ کی عاشق گزر گئی

جنت بسائی دیکھ کے دنیا کے باغ کو
تازہ کیا ہے پھر علی اصغرؑ کے داغ کو

بازو ہِلا کے بانوئے ناشادؑ نے کہا
بی بی پدر کے سَر سے اُٹھاؤ تو سَر ذرا
باتیں ابھی تو کرتی تھیں آنسو بہا بہا
ساکت ہے نبض ہائے غضب سَرد دست و پا

منہ دیکھتے ہی زیست کا نقشہ بدل گیا
کس وقت سانس رُک گئی کب دَم نکل گیا

Presented by www.ziaraat.com

لو ہاتھ جوڑتی ہے یہ ماں اے سکینہؑ جاں

مجھ کو بُلا لو تم ہو جہاں اے سکینہؑ جاں

ڈھونڈوں نکل کے تم کو کہاں اے سکینہؑ جاں

مادر کو قبر ہے یہ مکاں اے سکینہؑ جاں

میں جانتی ہوں موت سے بد تر حیات کو

اب کون سوئے گا مِرے پہلو میں رات کو

بچّی یہ ماں تجھے کدھر اب ڈھونڈنے کو جائے

اے غم رسیدہ تو نے قیامت کے دُکھ اُٹھائے

چُھٹ کر پدر سے گھڑکیاں کھائیں، طمانچے کھائے

بی بی رَسَن بندھی تِری گردن میں ہائے ہائے

جو سختیاں فلک نے دِکھائیں وہ سہہ گئیں

بُندے جو چھِن گئے مِرا منہ تک کے رہ گئیں

Presented by www.ziaraat.com

قربان جاؤں قیدیٔ دامِ بلا ہے ماں
آفت میں بعدِ سبطِ نبیؐ مبتلا ہے ماں

مجبور ہے غریب ہے بے دست و پا ہے ماں
ملی ملی کو دے کہاں سے کفن بے ردا ہے ماں

پہلے سے خاک میں ہے بدن سب اٹا ہوا
لے جاؤ قبر میں یہی کرتا پھٹا ہوا

ایذا سے غم سے رنج اٹھانے سے چھٹ گئیں
کنبے سے کیا کہ سارے زمانے سے چھٹ گئیں

ہر صبح و شام اشک بہانے سے چھٹ گئیں
اچھا ہوا کہ گھڑکیاں کھانے سے چھٹ گئیں

نیند اڑ گئی تھی لوگوں کی بچی کے بین سے
اب تو یزید رات کو سوئے گا چین سے

زِنداں میں جب کہ دخترِ شبیرؑ مر گئی

Presented by www.ziaraat.com

سَر جو شبیرؑ کا زندان میں لائے خُدّام

سَر جو شبیرؑ کا زندان میں لائے خُدّام
بھائی کے سَر کو کیا زینبِؑ مضطر نے سلام
تھا گرفتارِ سَلاسل جو زمانے کا امام
اُٹھا تعظیم کو لے کر شہِؑ مظلوم کا نام
طشت حلقے میں لئے کشتۂ غم رونے لگے
سَرِ شبیرؑ کو دیکھا تو حرم رونے لگے

سب نے ماتم کیا مِل کر، ہوئی مجلس بپا
چوم کر سَر کو عقیدت سے یہ زینبؑ نے کہا
دُکھ اُٹھائے ہیں بہت تم سے بچھڑ کر بھیا
اپنی آغوش میں سَر بالی سکینہؑ نے لیا
رو رہے تھے سبھی رُکتے ہی کہاں تھے آنسو
سَرِ شبیرؑ کی آنکھوں سے رَواں تھے آنسو

Presented by www.ziaraat.com

حال کہنے کا یہ لمحہ جو سکینہؑ کو ملا
سَرِ شبیرؑ کو سینے سے لگا کر یہ کہا
چھوڑ کر ہم کو گئے آپ کہاں اے بابا
آپ کے بعد ستم ٹُوٹے ہیں ہم پر کیا کیا
میرے رخسار پہ جو نیل عیاں ہیں بابا
یہ مِرے منہ پہ طمانچوں کے نشاں ہیں بابا

آپ میداں کو سِدھارے تو بڑا ظلم ہُوا
آگ خیموں میں لگی جَل گیا ساماں سارا
چِھن گئے میرے گُہر جَل گیا میرا کرتا
روتی پھرتی تھی میں اُس دشتِ بَلا میں تنہا
نہ دیا ہم کو کسی نے بھی سہارا بابا
پوچھتا کوئی نہ تھا حال ہمارا بابا

Presented by www.ziaraat.com

روتے روتے ہوئی خاموش سکینہؑ اک بار
کہا زینبؑ نے کہ میں تیری مصیبت کے نثار
آ مِری گود میں آجا ، مِری پیاری دِلدار
پَر سکینہؑ نہ ہلی اپنی جگہ سے زِنہار
جا ملی باپ سے وہ باپ کی پیاری بچی
چَل بسی شام کے زنداں میں دُلاری بچی

سَر جو شبیرؑ کا زندان میں لائے خُدّام

بی بیاں غسل جو دینے لگیں بچی کو وہاں
پیرہن خون بھرا پسلیوں میں تھا چسپاں
ہوگئے زخموں میں تبدیل جو دُرّوں کے نشاں
دیکھ کر لاش کو اِس حال میں رونے لگی ماں
حشر تھا دخترِ سلطانِ مدینہ کے لئے
لوگ سَر پیٹ کے روتے تھے سکینہؑ کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

کانپتے ہاتھوں سے عابدؑ نے بنائی تُربت
دفن کی اُس میں حسینؑ ابنِ علیؑ کی دولت
نہ سنی اور نہ دیکھی کہیں ایسی غربت
دِل بھر آیا تو ہُوئی حد سے زیادہ رِقّت
بچّی کے حال پہ سب کشتۂ غم روتے تھے
قبر حلقے میں لئے اہلِ حرم روتے تھے

قید سے ہو کے رِہا جب یہ مدینے پہنچے
ماں کے کانوں میں سکینہؑ کے سخن گونجتے تھے
جو ستم بچی پہ ٹُوٹے وہ بُھلائے نہ گئے
روتی پھرتی تھی وہ مظلوم یہی کہہ کہہ کے
ہو کے جب شام کے زنداں سے ہَوا آتی ہے
اے سکینہؑ ترے رونے کی صدا آتی ہے

سَر جو شبیرؑ کا زندان میں لائے خدام / شادانؔ دہلوی

(بشکریہ سوز خواں سیّد کاظم رضا و تنویر بیانوی)

Presented by www.ziaraat.com

جب قید سے اَسیر رِہا ہوگئے تمام

جب قید سے اَسیر رِہا ہوگئے تمام
قبرِ سکینہؑ پر گئے روتے ہوئے امامؑ
ماتم کُناں تھے ساتھ میں اہلِ حرم تمام
آہستہ آرہی تھیں ربابِؑ خجستہ کام
چھوٹی سی قبر سامنے نظروں کے پھر گئی
اک آہِ سرد کھینچ کے مرقد پہ گرِ گئی

بولیں اُٹھو کہ قافلہ تیار ہوچکا
جاتا ہے اب وطن کو تمہارا یہ قافلہ
بیٹا تمہیں رہائی کا ارمان تھا بڑا
جب تم نہیں تو گھر سے مجھے واسطہ ہے کیا
تیرے بغیر گھر کو میں ہرگز نہ جاؤں گی
بَن کر فقیر قبر پہ آنسو بہاؤں گی

Presented by www.ziaraat.com

روتے ہوئے لحد سے حرم اُٹھ کھڑے ہوئے
بولی رباب جاتی ہوں حکم امام سے
روکر کہا یہ زینبِ عالی مقام نے
قربان جاؤں شکوہ نہ کیجو حسینؑ سے

اے اہلِ شام واسطہ ربِ کریم کا
پیچھے خیال رکھنا ہماری یتیم کا

القصہ پہونچے کرب و بلا میں یہ نوحہ گر
زینبؑ تڑپ کے گرِ گئیں بھائی کی قبر پر
اِس طرح بَین کرتی تھیں وہ سوختہ جگر
بھابھی کی گود اُجڑ گئی بھیا کرو نظر

تم کو خبر ہے ہم پہ جو آفت گزر گئی
قیدِ ستم میں بالی سکینہؑ بھی مرگئی

Presented by www.ziaraat.com

بھیا تمارے بعد وہ آفت پڑی اُدھر
اصغرؑ کا سَر بھی کاٹ لیا قبر کھود کر
خنجر گلے پہ جب وہ چلاتا تھا بَد گُہر
ہم دیکھتے تھے اور پھٹا جاتا تھا جگر
یہ دیکھ کر ربابؑ کی حالت تباہ تھی
آنکھوں سے اشک بہتے تھے اور لب پہ آہ تھی

سَر لے کے جب شقی وہ وہاں سے چلا گیا
دوڑی ربابؑ گود میں لاشہ اُٹھالیا
اور چومتی تھی حلق بُریدہ کو بارہا
وہ بَین تھے کہ سب کا کلیجہ ہِلادیا
نالے ہی کرتے کرتے وہ خاموش ہوگئی
لاشہ لئے وہ گود میں بیہوش ہوگئی

جب قید سے اَسیر رِہا ہوگئے تمام/امیر جھولسی

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ بے کس و بے پَر کا آج چہلم ہے

حسینؑ بیکس و بے پَر کا آج چہلم ہے
تمام فاطمہؑ کے گھر کا آج چہلم ہے
سپاہِ سبطِ پیمبرؐ کا آج چہلم ہے
علیؑ کے گھر میں بہتّر کا آج چہلم ہے

نہ فاطمہؑ نہ پیمبرؐ ہیں باغِ رضواں میں
وہ قتل گاہ میں روتے ہیں اور یہ زنداں میں

امامِ بے کس و بے آشنا کا چہلم ہے
شہیدِ ظلم و قتیلِ جفا کا چہلم ہے
علیؑ و فاطمہؑ کے دِلرُبا کا چہلم ہے
نبیؐ کے گھر میں شہِؑ کربلا کا چہلم ہے

حرم میں غل ہے کہ عباسؑ، کبریا کے لئے
ذرا سا پانی تو بھجوادو فاتحہ کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

شہیدِ خنجر و تیر و سناں کا چہلم ہے
غریب و بے کس و بے خانماں کا چہلم ہے
ذبیحِ عصر و امامِ زماں کا چہلم ہے
بہن تو قید ہے اور بھائی جاں کا چہلم ہے
عجیب فکر میں بیٹی شہِ حنین کی ہے
نہ فاتحہ کی اجازت نہ شور و شین کی ہے
حسینؑ بے کس و بے پر کا آج چہلم ہے / نسیمؒ

نفیسؔ فتح پوریؒ

برباد اِنؑ کا گھر ہُوا اُمت کے واسطے
امت کے دل پہ قبر بھی اِنؑ کی گراں ہوئی

(بشکریہ شاعرِ اہلبیتؑ عادل فتح پوری)

Presented by www.ziaraat.com

چہلم جو کربلا میں بہتّر کا ہوچکا

چہلم جو کربلا میں بہتّر کا ہوچکا
پیوند بیکسوں کے تَن و سَر کا ہوچکا
اور فاتحہ حسینؑ کے لشکر کا ہوچکا
قبروں پہ شور آلِؑ پیمبرؐ کا ہوچکا
ماتم میں تین روز رہے شور و شین سے
روئے لِپٹ لِپٹ کے مزارِ حسینؑ سے

مثلِ چراغ ، گورِ غریباں پہ دل جلائے
پھولوں کے بدلے قبروں پہ لختِ جگر چڑھائے
پیاروں کی بود و باش کے ساماں جو یاد آئے
بے ساختہ پکارے کلیجہ پکڑ کے ہائے
کنبے کے ساتھ داخلۂ کربلا ہُوا
لایا جو تھا مدینے سے ہم کو وہ کیا ہُوا

Presented by www.ziaraat.com

حضرت کی قبر ہِل گئی زینبؑ کے بَین سے
آکر کہا بشیرؓ نے ابنِ حسینؑ سے
شہزادے جاں بلب ہے پھوپھی شور و شین سے
چلئے وطن کو قبرِ شہِؑ مشرقین سے
عابدؑ نے پوچھا کیوں پھوپھی اماں قبول ہے
وہ بولیں اختیار ہے کیا ، ہاں قبول ہے

آئے تھے کس طرح سے وطن کس طرح چلے
نہ شہؑ رہے نہ گودیوں میں گود کے پلے
سوتے تھے قبر میں جو کٹائے ہوئے گلے
یہ وقت وہ تھا پھِرتے تھے سب آنکھ کے تلے
عابدؑ سے بانوؑ کہتی تھیں مہلت قلیل ہے
کچھ خاکِ پاک لے لو کہ صغریٰؑ علیل ہے

Presented by www.ziaraat.com

اے کربلائے سرورؑ دلگیر الوداع
اے قتل گاہِ حضرتِ شبیرؑ الوداع
اے قبرِ ابنِ صاحبِ تطہیر الوداع
اے بھائی جان جاتی ہے ہمشیر الوداع
کیا غم نصیب ہے یہ نواسی رسولؐ کی
تم نے مجاوری نہ ہماری قبول کی

(بشکریہ سوز خواں وصی حیدر و ولی حیدر زیدی)

شاعرِ پاکستان صہباؔ اختر

حسنؑ سا اِک حسیں ملا نبیؐ کو جانشیں ملا
کہ حیدرؑ و بتولؑ کو اِک اور مہ جبیں ملا
ہے اجتماعِ پنجتنؑ کہ عیدِ شش جہات ہے
بنامِ آمدِ حسینؑ رقص میں حیات ہے

(بشکریہ سوز خواں عدنان وشبر / مجلسِ حسینی J-18/2,P.E.C.H.S.)

Presented by www.ziaraat.com

شام سے جب اہلبیتؑ باسرِ عُریاں چلے

شام سے جب اہلبیتؑ ، باسرِ عریاں چلے
یعنی سُوئے کربلا ، چاک گریباں چلے
لے کے شہیدوں کے سَر ، بے سَر و ساماں چلے
کرتے ہوئے یہ بیاں بادلِ نالاں چلے
آج ہے چالیسواں حضرتِ شبیرؑ کا
تشنہ دہن کشتۂ خنجر و تقدیر کا

راہ میں اُن سے کوئی ، پوچھتا گر آن کر
کس کے ہو نامُوس تم ، کس کے ہو لختِ جگر
کس نے ہے لُوٹا تمہیں ، کس نے کیا بے پدر
کہتے تھے اہلِ حرم اُن سے یوں باچشمِ تر
تم سے بیاں کیا کریں اپنے ہم احوال کو
دفن ہیں کرنے چلے فاطمہؑ کے لال کو

Presented by www.ziaraat.com

وہ جو حرم محترم ، شاہؑ کے باصد بکا
منزلیں طے کرتے ہائے ، پہنچے دَرِ کربلا
دُور سے وہ قتل گاہ اُن کو دِکھائی دیا
رو کے یہ کہنے لگے ، حضرتِ زینُ العبّا

اونٹوں سے اترو تم اب، کرتے ہوئے شور و شین
روتے چلو پیادہ پا ، یاں سے بہ لاشِ حسینؑ

حضرتِ سجادؑ سے سُن کے حرم یہ کلام
پیٹتے روتے ہوئے اونٹوں سے اُترے تمام
آئے جو لاشوں کے پاس ، ہائے وہ ناشاد کام
سَر کو لگے پیٹنے ، وارثوں کے لے کے نام

چادریں سَر سے اُتار آنسو بہانے لگے
ہاتھوں سے اُس بَن کی خاک سَر پہ اُڑانے لگے

Presented by www.ziaraat.com

حضرتِ سجادؑ نے دیکھ کر یہ ماجرا
بی بیوں کو ساتھ لے ، خوب سا ماتم کیا
سَر جو شہیدوں کے تھے ، بیچ میں اُن کو رکھا
سینہ و سَر پیٹ کر ، رو رو یہ نوحہ پڑھا
زہراؑ کے معصوم کا آج ہے چالیسواں
سیّدِؑ مظلوم کا آج ہے چالیسواں

وہ جو ہے ابنِ حسنؑ شاہ کا عالی نسب
بیاہ کے دن ہائے ہائے ، قتل ہوا تشنہ لب
شادی کا جوڑا جو تھا مِل گیا مٹی میں سب
اُس کا بھی چہلم ہے آج ہائے ستم ہے غضب
اکبرؑ و اصغرؑ کا بھی آج ہے چالیسواں
شاہ کے لشکر کا بھی آج ہے چالیسواں

شام سے جب اہلبیتؑ باسرِ عُریاں چلے

بشکریہ بیگم اختیار امام رضوی و
خانوادۂ سوز خوانِ اہلبیتؑ سردار حسین ہاشمیؒ (دہلوی)

Presented by www.ziaraat.com

پہنچے اسیر، شام سے چھُٹ کر جو کربلا

پہنچے اسیر ، شام سے چھُٹ کر جو کربلا
تسخیر ہو چکا تھا ہر اک سخت مرحلہ
اُترا جو بار سَر سے تو یاد آئے اقربا
اک ایک مرنے والا نگاہوں میں پھِر گیا
دل میں گھُٹے ہوئے تھے جو ارماں اُبل پڑے
اشکوں کے ساتھ دل کے بھی ٹکڑے نکل پڑے

کوئی تڑپ کے بولی کہ اکبرؑ کہاں ہو تم
چِلّائی کوئی قاسمِؑ بے پَر کہاں ہو تم
اک ماں صدائیں دیتی ہے اصغرؑ کہاں ہو تم
زینبؑ پکاریں عابدِؑ مضطر کہاں ہو تم
بیٹا نہ دل پہ بَس ہے نہ قابو ہے صبر پر
لِلّٰہ لے چلو مجھے بھائی کی قبر پر

Presented by www.ziaraat.com

بولی لپٹ کے قبر سے بھیا میں آگئی
بھیا سُنا ، میں شام تلک بے رِدا گئی
بھیا سکینہؑ ہم سے نگاہیں پھِرا گئی
نکلی نہ قید خانے سے موت اُس کو کھا گئی
بچی تو رو چکی تھی بہت تھک کے سو گئی
لیکن وہ ماں کی گود جو ویران ہو گئی

بھیا ذرا ربابؑ کی حالت تو دیکھئے
کیسی اداس اداس ہے صورت تو دیکھئے
دل خوں ، زباں خموش ، یہ ہمت تو دیکھئے
ہر گام مرگِ تازہ قیامت تو دیکھئے
دُکھیا پہ کیسے کیسے مصائب گزر گئے
وارث بھی سَر سے اُٹھ گیا بچے بھی مر گئے

Presented by www.ziaraat.com

اِس وقت کچھ عجیب تھا عالم رباب پر
گردن جُھکائے بیٹھی تھی دنیا سے بے خبر
شانہ ہِلا کے بولی جو زینب بہ چشمِ تر
یک لخت جیسے چونک اُٹھی دیکھا اُٹھا کے سَر
بس اتنا کہہ سکی کہ بہت دن گزر گئے
آئے تھے ساتھ باپ کے اصغر کدھر گئے

اِس نالۂ رباب پہ محشر بپا ہُوا
عاشور کا سماں تھا نظر میں کھِنچا ہوا
ہر آنکھ میں تھا چہرۂ اصغر بسا ہوا
گودی میں جیسے باپ کا منہ دیکھتا ہوا
قبرِ حسینؑ کرب سے تھرا کے رہ گئی
پرچھائیں جیسے موت کی لہرا کے رہ گئی

Presented by www.ziaraat.com

جب چھٹ کے قیدِ شام سے سجادؑ گھر چلے

جب چھٹ کے قیدِ شام سے سجادؑ گھر چلے
رستے میں کربلا نے صدا دی کدھر چلے
دشتِ بلا میں چھوڑ کے لاشِ پدر چلے
عابدؑ نہ چاہتے تھے کہ جائیں ، مگر چلے
پیہم دعا تھی طاقتِ ضبطِ فغاں رہے
صغراؑ ضرور پوچھے گی بابا کہاں رہے

رُک رُک کے سوچتے تھے اُسے کیا بتائیں گے
کیسے کہیں گے ، بی بی اب اکبرؑ نہ آئیں گے
تم بھی بھلادو ہم بھی اُنہیں بھول جائیں گے
وقت آئے گا تو خود تمہیں بابا بُلائیں گے
کہہ دیں ابھی ربابؑ سے آگے نہ آیئے
بچی مچل نہ جائے کہ اصغرؑ کو لایئے

Presented by www.ziaraat.com

اُمّ البنینؑ پوچھیں گی اپنے جری کا حال
کس شان سے لڑا سرِ میداں علیؑ کا لال
کہنا پڑے گا جنگ کا غازی کی کیا سوال
اُن کو تو صرف آب رسانی کا تھا خیال

اذنِ وَغا ملا ہی کہاں اُس دلیر کو
زنجیر سے امامؑ نے جکڑا تھا شیر کو

مل جاتی اُس جری کو اگر جنگ کی رِضا
دَم بھر میں فیصلہ تھا کُل افواجِ شام کا
پانی گئے تھے لینے سو وہ بھی نہ مِل سکا
مشکیزہ واپس آیا تو رنگیں تھا جابجا

وعدہ تھا بھر کے لانے کا پورا بھی کر دیا
مشکیزۂ سکینہؑ میں خوں اپنا بھر دیا

Presented by www.ziaraat.com

دیکھا جو یہ سکینہؑ نے آئے نہیں چچا
مشکیزہ واپس آیا ہے اور وہ بھی خوں بھرا
یہ حادثہ کلیجے کا ناسور بن گیا
زنداں میں بھی چچا ہی کا دن رات ذکر تھا
سمجھایا ہر طرح ، نہ مگر بے کلی گئی
آخر چچا کے پاس بھتیجی چلی گئی

جب چُھٹ کے قیدِ شام سے سجادؑ گھر چلے / شاہد نقوی

سہیل شاہ

ہر گھڑی رہتے ہیں ہر رنج و بلا سے محفوظ
گھر میں مولاؑ کا عزا خانہ سجانے والے

Presented by www.ziaraat.com

چُھٹ کر جب آیا شام سے کنبہ رسولؐ کا

چُھٹ کر جب آیا شام سے کنبہ رسولؐ کا
یثرِب کے ذرّے ذرّے نے اک زخمِ نو دیا
آئے جو ابنِؑ جعفرؑ طیارِ باصفا
اک تیر سا کلیجے میں عابدؑ کے گڑ گیا
زینبؑ تو دُور ہٹ گئیں منہ کو چُھپالیا
عابدؑ نے اپنے پاس چچا کو بٹھالیا

عابدؑ نے آہ بھر کے سُوئے خیمہ کی نظر
زینبؑ تڑپ کے جھینپ گئیں کانپے دل جگر
جعفرؑ کے شیر نے جو سنی آہِ پُر اثر
ہاتھ اپنا پیار سے رکھا عابدؑ کی پشت پر
فرمایا یوں تڑپ کے نہ آہ و فغاں کرو
بیٹا جو دُکھ اُٹھائے ہیں مجھ سے بیاں کرو

Presented by www.ziaraat.com

عابدؑ کا دل بھر آیا چچا سے لپٹ گئے X

پہنچی جو ٹھیس پشت کے سب زخم پھٹ گئے

بہنے لگا لہو تو جھجک کر سمٹ گئے

گھبرا کے ابنِ جعفرؑ طیار ہٹ گئے

بولے یہ زخم کیسے ہیں کیا ماجرا ہوا

عابدؑ خدا کے واسطے بولو یہ کیا ہوا

کیا بعدِ قتلِ شاہؑ بھی تم پر ہوئے ستم X

محفوظ تو رہے شہؑ مظلوم کے حرم

یہ تو حمیت ، اہلِ عرب میں ہے کم سے کم

بچّوں کو ، عورتوں کو سمجھتے ہیں محترم

کیا لُٹ گیا تھا خیمہ بھی آلِؑ رسولؐ کا

بے پردہ تو ہوا نہیں کنبہ بتولؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

عابدؑ نے آہ بھر کے کہا کچھ نہ پوچھیے
جو سوچ بھی نہ سکتے تھے ایسے ستم ہوئے

بَرگشتہ اِس قدر تھا زمانہ حسینؑ سے
اوروں کا ذکر کیا علی اصغرؑ نہ بچ سکے

حقِ وفا ادا کیا بچوں نے آپ کے
دادا کا رعب داب تھا تیور تھے باپ کے

کس شان لڑے وہ دلاور نہ پوچھئے
کس طرح وار کرتے تھے جم کر نہ پوچھئے
مرعوب اُن سے کتنا تھا لشکر نہ پوچھئے
کیا کہہ رہے تھے قاسمؑ و اکبرؑ نہ پوچھئے

ہر ایک کی زباں پہ صدا مرحبا کی تھی
فرصت نہ دی اجل نے یہ مرضی خدا کی تھی

Presented by www.ziaraat.com

اُن پر ہی کیا اَجل تو بھرے گھر کر کھا گئی
قاسمؑ کو کھا گئی علی اکبرؑ کو کھا گئی
عباسؑ جیسے شیرِ دلاور کو کھا گئی
حد ہو گئی کہ سبطِ پیمبرؐ کو کھا گئی
سب قبر میں چلے گئے سونے کے واسطے
میں ہی بچا ہوں کنبہ کو رونے کے واسطے

چُھٹ کر جب آیا شام سے کنبہ رسولؐ کا

کیسے کہوں چچا، نہ رہے جب شہِؑ اُمم
بے وارثوں پہ توڑے گئے کس قدر ستم
بازار میں پھرائے گئے ننگے سَر حرم
دنیا اُڑا رہی تھی مذاق اور چپ تھے ہم
کیا حالِ درد منہ سے کہیں دیکھ لیجئے
دُرّوں کے زخم پشت پہ ہیں دیکھ لیجئے

Presented by www.ziaraat.com

دربار میں گئے تو قیامت گزر گئی
مجمع میں آلِ پاکِ نبیؐ ننگے سر گئی
طعنے تھے، مضحکے تھے جہاں تک نظر گئی
ہم ڈھونڈتے تھے موت نجانے کدھر گئی

قیدی تھے سر جھکائے خمیدہ کھڑے ہوئے
چھوٹے بڑے تھے ایک رسن میں بندھے ہوئے

چھٹ کر جب آیا شام سے کنبہ رسولؐ کا/شاہدؔ نقوی

(بشکریہ سوز خواں اشرف حسین زیدی و ظہیر زیدی)

Presented by www.ziaraat.com

جب آفتوں کے گرفتار قید سے چھوٹے

جب آفتوں کے گرفتار قید سے چھوٹے
امامِ دیں کے عزادار قید سے چھوٹے
اسیر و مضطر و ناچار قید سے چھوٹے
جنابِ عابدؑ بیمار قید سے چھوٹے

بکا کا اِذن جو پایا تو دل کو چین مِلا
حسینؑ تو نہ مِلے پر سَرِ حسینؑ مِلا

قیامت آئی کہ شاہِؑ ہُدا کا سَر آیا
پچھاڑیں کھائیں پسر نے بہن نے غش کھایا
سلام کرکے مریضِ اَلم یہ چِلّایا
بہت دنوں میں اسیروں کو یاد فرمایا

فراقِ شاہؑ میں قیدی کڑی اُٹھاتے تھے
غذا کے بدلے فقط تازیانے کھاتے تھے

Presented by www.ziaraat.com

مریضِ ہجر نے کیا کیا نہ شور و شر دیکھا
حضور کے سرِ پُر خوں کو نیزے پر دیکھا
ہجومِ عام حرم کے اِدھر اُدھر دیکھا
اسیروں کو سرِ بازار ننگے سر دیکھا
خرابے میں یہ مصیبت گزر گئی بابا
تمہاری لاڈلی گھٹ گھٹ کے مر گئی بابا

حرم جو قبرِ سکینہؑ پہ نوحہ گر آئے
ہجومِ یاس میں زنداں سے چھوٹ کر آئے
سرِ حسینؑ کو لے کر وہ ننگے سر آئے
ندا یہ دی کہ سکینہؑ اُٹھو پدر آئے
امامِؑ پاک کے سر کی بلائیں لو بی بی
حسینؑ لینے کو خود آئے ہیں چلو بی بی

Presented by www.ziaraat.com

لحد پہ گر کے یہ چلّائی بانوئے ؑ نالاں
یہ بے نصیب بھی ملنے کو آئی ہے مِری جاں
چچا سے جو تمہیں کہنا ہو کہہ دو میں قرباں
کہ عمو جان سے ملنے کو جاتی ہے اَمّاں
سفر کا قصد ہے اصغرؑ کے غم میں مرتی ہوں
تمہاری قبر خدا کے سپرد کرتی ہوں

جب آفتوں کے گرفتار قید سے چھوٹے / نسیمؔ امروہویؒ

تجملؔ لکھنویؒ

تمؑ شفاعت جو کرو گے تو ملک پوچھیں گے
ہم بھی ہو جائیں کھڑے صف میں گنہگاروں کی؟

ثمرؔ ہوشنگ آبادیؒ

ہمیں کہہ آئے تھے یہ کاتبِ تقدیر سے ، پہلے
کوئی نعمت نہ لکھ دینا غمِ شبیرؑ سے پہلے

Presented by www.ziaraat.com

وطن میں جب حرمِ شاہؑ نامدار آئے

وطن میں جب حرمِ شاہؑ نامدار آئے
ملول و مضطر و بیتاب و بے قرار آئے
جنابِ عابدؑ بیمار اشکبار آئے
نبیؐ کی قبرِ مطہّر پہ سوگوار آئے

بکا سے روضۂ عالی وقار ہلنے لگا
فغاں وہ کی کہ نبیؐ کا مزار ہلنے لگا

کوئی پکاری کہ نانا فلک ستائی ہوں
میں شرم سے یہاں آنے میں تھرتھرائی ہوں
یہ نذر آپ کے روضے پہ لے کے آئی ہوں
کہ ابنِ شیرِ خدا کی سُنانی لائی ہوں

اخی کی لاش پہ میں کربلا میں رو آئی
تمہارے لال کو دشتِ بلا میں کھو آئی

Presented by www.ziaraat.com

کسی کا غل تھا کہ بازار میں گئی ناتا
شُتر پہ بلوۂ کفار میں گئی ناتا
غضب ہے مجلسِ مے خوار میں گئی ناتا
یزیدِ نحس کے دربار میں گئی ناتا

شقی کی بزم میں کیا کیا نہ شور و شر دیکھا
ہزار ناریوں نے مجھ کو ننگے سَر دیکھا

سفر میں قاسمؑ بے پَر بھی مرگئے صغراؑ
پھوپھی کے دونوں وہ دِلبر بھی مرگئے صغراؑ
مِرے جواں علی اکبرؑ بھی مرگئے صغراؑ
تمہارے ننھے برادر بھی مرگئے صغراؑ

نبیؐ کا لال بھی سب اقربا بھی قتل ہوئے
علیؑ کے شیر تمہارے چچا بھی قتل ہوئے

وطن میں جب حرمِ شاہِؑ نامدار آئے / نسیمؔ امروہوی

Presented by www.ziaraat.com

یثرِب سے کربلا کے مسافر قریب ہیں

یثرِب سے کربلا کے مسافر قریب ہیں
لُٹ کر پھرے وطن کو عجب غم نصیب ہیں
اِس حال سے حبیبِؐ خدا کے حبیب ہیں
بے کس ہیں سوگوارِ امامِؑ غریب ہیں
حضرتؑ کے بعد چَین کی شکلیں بِگڑ گئیں
شہزادیاں غضب کی تباہی میں پڑ گئیں

سب شہر میں عجیب تلاطم ہے جا بجا
صغراؑ کو فرطِ غم سے نہیں ہوشِ دست و پا
لیٹی ہوئی ہے صحن میں منہ پَر لئے رِدا
سینے میں دل دھڑکنے لگا جب چلی ہَوا
کہتی ہے خَلق سے اِسی حسرت میں جائیں گے
کیوں دل کبھی ہمارے مسافر بھی آئیں گے

Presented by www.ziaraat.com

اُٹھی یہ کہہ کے عاشقِ سلطانِ نامدار
لیکن قدم قدم پہ گری وہ نحیف و زار
بے اختیار ہنس کے یہ چلّائی ایک بار
لو نانی میں تو جاتی ہوں تم گھر سے ہوشیار
سچ ہے سفر سے بادشہِ مشرقین آئے
لو تم پہ میں فدا مرے بابا حسینؑ آئے

صغراؑ اِدھر سے پیٹتی پہنچی بچشمِ تر
اُمّ البنینؑ بھی ہاتھوں سے تھامے ہوئے جگر
پوچھا کدھر ہیں خواہرِؑ سلطانِ بحر و بَر
فضہؓ نے بڑھ کے حضرتِ زینبؑ کو دی خبر
زوجہ رسولِؐ پاک کی تشریف لائی ہیں
اُمّ البنینؑ بھی آئی ہیں صغراؑ بھی آئی ہیں

Presented by www.ziaraat.com

ماتم کی صف کے پاس جو پہنچی وہ نیک نام
رونے لگیں پکار کے سیدانیاں تمام
کلثومؑ بڑھ گئیں پئے تعظیم چند گام
اُٹھیں اک آہ کھینچ کے زینبؑ پئے سلام
گرِنے لگیں تو بازوئے فضہؑ پکڑ لیا
صغراؑ کو دیکھتے ہی کلیجہ پکڑ لیا

صغراؑ کے منہ کو دیکھ کے روتے تھے سب کے سب
بیمار لے کے نامِ پدر پیٹتی تھی جب
کہتی تھی مَل کے ہاتھ غضب ہو گیا غضب
بیٹی بہت اُداس ہے بابا بُلاؤ اب
رِقت ہوئی نہ ضبط کنیزوں سے ہٹ گئیں
صغراؑ سے اُٹھ کے حضرتِ زینبؑ سے لِپٹ گئیں

یثرِب سے کربلا کے مسافر قریب ہیں

(بشکریہ سوز خواں حضور برادران و ظہور برادران)

Presented by www.ziaraat.com

لکھا ہے چھوٹ کے یثرِب میں جب حرم آئے

لکھا ہے چھوٹ کے یثرِب میں جب حرم آئے
سَروں کو پیٹتے باصد غم و الم آئے
بپا تھا غل حرمِ سیّدِ اُمم آئے
بیان کرتے تھے سجادؑ رو کے ہم آئے
تمام کنبے کو مقتل میں کھو کے آئے ہیں
بجائے تحفہ بہتر کے داغ لائے ہیں

مدینے والو ، ہمیں کربلا نے لوٹ لیا
یتیم میں ہُوا بابا ہوئے شہیدِ جفا
ہوئے اسیرِ ستم ، اہلبیتؑ واویلا
برہنہ پا مجھے تا شام لے گئے اعدا
جو تھمتا تھا تو جفا آشکار ہوتی تھی
کہ پشت دُرّوں سے میری فگار ہوتی تھی

Presented by www.ziaraat.com

گئے رسولؐ کے روضے پہ جس گھڑی سجادؑ
لپٹ کے قبرِ مبارک سے تب یہ کی فریاد
خبر ہے آپ کو بھی ہم پہ کیا ہوئی بیداد
کہ دوپہر میں ہُوا سارا گھر کا گھر برباد
تمہاری آلؑ پہ رنج و الم کثیر ہوئے
حسینؑ قتل ہوئے اور حرم اسیر ہوئے

چلے مکان کو روتے امامِ جنّ و بشر
تمام قافلہ تھا ساتھ ساتھ نوحہ گر
وفورِ غم ہُوا دیکھا جو خانۂ سرورؑ
اُداسی چھائی ہے خاک اُڑ رہی ہے ڈیوڑھی پر
یہ غیر حال ہوا غم سے جان کھونے لگے
امامؑ دیکھ کے سنسان گھر کو رونے لگے

Presented by www.ziaraat.com

غرض اتر چکے ناقوں سے جبکہ اہلِ حرم
بچھائی بی بیوں نے گھر میں تب صفِ ماتم
کہا یہ فاطمہ صغراؑ نے کیوں نہ ہو مجھے غم
ملی نہ آکے سکینہؑ بھی مجھ سے ہائے ستم
پکاری بانوؑ وہ جی سے گزر گئی صغراؑ
سکینہؑ شام کے زنداں میں مر گئی صغراؑ

خصوص حضرتِ زینبؑ کی تھی عجب حالت
کبھی نہ پیٹنے رونے سے ہوتی تھی فرصت
غذا بھی ترک ہوئی طاق ہو گئی طاقت
کسی سے ملتی نہ تھیں آپ غم کی تھی شدت
یہی تھا وردِ زباں تم کدھر گئے بھائی
میں آہ جیتی رہی اور مر گئے بھائی

لکھا ہے چھوٹ کے یثرب میں جب حرم آئے

Presented by www.ziaraat.com

مالکِ سلطنتِ کوفہ جو مختارؑ ہوئے

مالکِ سلطنتِ کوفہ جو مختارؑ ہوئے
انتقامِ شہدا لینے کو تیار ہوئے
جتنے قاتل تھے شہِؑ دیں کے گرفتار ہوئے
مومنوں سے جو لڑے کوئی وہ فِی النّار ہوئے

اُس نے چُن چُن کے ہر اک بانیٔ شر کو مارا
خولیٔ و شمر و سِناں اور عُمر کو مارا

ایک دن کوفے کے بازار میں یہ شور ہُوا
ہوگئی سیدِ سجادؑ کی مقبول دعا
حرملہ قید ہوا شکرِ خداوندِ عُلٰی
لائے مختارؑ کے آگے جو اُسے اہلِ وفا

پوچھا کیوں عرشِ معلّٰی کو ہِلایا ظالم
تیر معصوم کو کیوں تُو نے لگایا ظالم

Presented by www.ziaraat.com

جو ستم تو نے کیے اُن کا مجھے حال سُنا
ہاتھوں کو جوڑ کے یہ اُس ستم آراء نے کہا
تِیر چھے تھے مِرے تَرکش میں وطن سے جو چلا
تین تِیروں نے تو کی رَن میں نشانے سے خطا
ہوں مُقِر آلِ ؑ پیمبر ؐ کو رُلایا میں نے
تین تِیروں کو نشانے پہ لگایا میں نے

ایک تو مشک کو جب لے کے علمدار چلا
صورتِ شیر ، سُوئے سیدِ ؑ ابرار چلا
مشک کو دانتوں میں پکڑے ہوئے جرار چلا
کٹ گئے شانے جو تلوار کا اک وار چلا
میری بیداد سے بچوں نے نہ پایا پانی
تیر اک مار کے سب میں نے بہایا پانی

Presented by www.ziaraat.com

دوسرے تیر کا اب حال میں کرتا ہوں بیاں
لائے اصغرؑ کو جو میدان میں شاہِؑ دو جہاں
اِس قدر پیاس کی شدت تھی کہ اینٹھی تھی زباں
اُس کو ہاتھوں پہ اُٹھا کر یہ کیا شہؑ نے بیاں

تم کو خوفِ غضبِ خالقِ قہّار نہیں
میں خطاوار ہوں بچّہ تو خطاوار نہیں

گر یقین آئے گا اُن کو کہ ہو تم تشنہ دہاں
رحم شاید اُنہیں آجائے یہ ہے مجھ کو گماں
جس گھڑی رو کے یہ بچّے سے کیا شہؑ نے بیاں
سب نے دیکھا کہ نکالی علی اصغرؑ نے زباں

جتنے سَردار تھے منہ اشکوں سے سب دھونے لگے
فوج میں جتنے سپاہی تھے وہ سب رونے لگے

Presented by www.ziaraat.com

جب منِ سعد نے لشکر میں تلاطم دیکھا
آیا گھبرایا ہُوا پاس مِرے اور یہ کہا
جلد کر کام تمام اِس کا ، نہ کر دیر ذرا
میں نے اک تیرِ سہ پہلو جو اُدھر کو پھینکا
میرے اک تیر نے دونوں کو برابر توڑا
بازوئے شاہؑ ، گلوئے علی اصغرؑ توڑا

جب گلوئے علی اصغرؑ پہ پڑا میرا تیر
گرِ پڑا شاہؑ کے ہاتھوں سے یہ تڑپا بے شیر
دیکھ کر چرخ کو کس یاس سے روئے شبیرؑ
اور رو کر کہا حضرت نے کہ اے ربِ قدیر
نوجوانوں کا تو فدیہ ہُوا اکبرؑ میرا
شیعوں کے بچّوں پہ قربان ہے اصغرؑ میرا

مالکِ سلطنتِ کوفہ جو مختارؑ ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ ، سبطِ رسولِ زمن ، سلامُ علیک

حسینؑ ، سبطِ رسولِؐ زمن ، سلامُ علیک
حسینؑ ، دلبرِ خیبر شکنؑ ، سلامُ علیک
مِرے امام غریبُ الوطن ، سلامُ علیک
شہید و بے لحد و بے کفن ، سلامُ علیک

ادا یہ آخری خدمت کرو عزادارو
نبیؐ کے لال کو رخصت کرو عزادارو

حسینؑ آج تمہیں کائنات روتی ہے
تمہاری تشنہ لبی پر فُرات روتی ہے
سَحَر کا چاک گریباں ہے رات روتی ہے
تمہاری موت پہ اب تک حیات روتی ہے

تمہارے غم میں زمانہ اداس ہے مولاؑ
ہر ایک تعزیہ خانہ اُداس ہے مولاؑ

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ تم ہو زمانے میں فاتحِ اعظم
تمہی نے دینِ پیمبرؐ کیا ہے مستحکم
تمہاری ذات ہوئی وجہِ خلقتِ آدمؑ
نہ ہوتے تم تو نہ ہوتا کوئی خدا کی قسم

سلام تم پہ تمہارے وفا شعاروں پر
سلام خون میں ڈوبے ہوئے ستاروں پر

سلام اُن پہ جو زورِ عمل دِکھا کے گئے
دلِ یزید کی سب حسرتیں مِٹا کے گئے
اجل کے سامنے مقتل میں مسکرا کے گئے
وہ خود تو سوگئے دنیا مگر جگا کے گئے

اندھیری رات میں سینوں کے داغ روشن تھے
پڑی تھیں خاک پہ لاشیں چراغ روشن تھے

Presented by www.ziaraat.com

لُٹی علیؑ کے چمن کی بہار مقتل میں
زمیں تھی خون سے سب لالہ زار مقتل میں
کسی کا دل تھا سِناں سے فگار مقتل میں
اَجل نے چھین لیا شِیر خوار مقتل میں
سلام کشتیٔ امت بچانے والوں پر
سلام سبطِ پیمبرؐ کے نونہالوں پر

سلام اُس پہ کہ جس کے تھے شیر کے تیور
زمانہ جس کو سمجھتا تھا ثانیٔ حیدرؑ
دِکھا دیا یہ سکینہؑ کی مشک کو بھر کر
کہ حشر تک مِرا قبضہ رہے گا دریا پر
حسینؑ آئے تو بھائی کی لاش کو دیکھا
قریبِ نہر، تنِ پاش پاش کو دیکھا

Presented by www.ziaraat.com

یتیم و بے کس و قاسمؑ بنِ حسنؑ پہ سلام
لباسِ عَقد جو پہنا تھا اُس کفن پہ سلام
قریب ، لاش پہ روتی ہوئی دلہن پہ سلام
جہاں بُلند تھے نالے اُس انجمن پہ سلام

خزاں کے رنگ میں ڈوبی ہوئی بہاریں ہیں
کہ جس کے سہرے کی لڑیاں لہو کی دَھاریں ہیں

پسِ حسینؑ حرم اشک تک بہا نہ سکے
جو آگ خیموں میں بھڑکی تھی وہ بجھا نہ سکے
کِسی کو بہرِ مدد دشت میں بُلا نہ سکے
لُٹا کے گھر کو بھی اپنے وطن میں جا نہ سکے

سلام اُن پہ کہ چہروں پہ جن کے گیسو تھے
سلام اُن پہ کہ جن کے رَسن میں بازو تھے

حسینؑ ، سبطِ رسولِ زمن ، سلامُ علیک

Presented by www.ziaraat.com

وا حسرتا کہ شاہؑ کا ماتم ہُوا تمام

وا حسرتا کہ شاہؑ کا ماتم ہُوا تمام
آئی خزاں بہار کا موسم ہُوا تمام
جس کی خوشی دِلوں کو تھی وہ غم ہُوا تمام
سَر پیٹو مومنو کہ محرم ہُوا تمام
آئی اگر اَجل تو یہ ماتم یہ غم کہاں
یہ مجلسیں تو حشر تلک ہیں پہ ہم کہاں

کل ہوں گی مجلسیں نہ یہ شیون نہ یہ فغاں
سُنسان ہوں گے تعزیہ داری کے سب مکاں
عشرہ ہُوا تمام چلے شاہِؑ اِنس و جاں
رخصت طلب ہے تم سے تمہارا یہ میہماں
رخصت کرو عَلَم سے لپٹ کر حسینؑ کو
یاؤ گے کل نہ فاطمہؑ کے نورِ عین کو

Presented by www.ziaraat.com

اے بے دیار و بے سَر و سامان الوداع
اے شیعیانِ "پاک" کے مہمان الوداع
اے دو جہاں کے سیّد و سلطان الوداع
اے بنتِ مصطفیٰؐ کے دِل و جان الوداع
آہ و بکا سے ہم کبھی غافل نہ ہوئیں گے
جب تک جئیں گے آپ کی غُربت پہ روئیں گے

رو کر کہو کہ اے شہِؑ ذی جاہ الوداع
بے کس حسینؑ کُل کے شہنشاہ الوداع
دِیں کے چراغ ، فاطمہؑ کے ماہ الوداع
اے امتِ نبیؐ کے ہَوا خواہ الوداع
مولا اجل کے ہاتھ سے مہلت جو پائیں گے
پھر اگلے سال بزم میں رونے کو آئیں گے

Presented by www.ziaraat.com

اے نورِ چشمِ احمدِؐ مختار الوداع
اے یادگارِ حیدرِؑ کرار الوداع
اے سیّدہؑ بتول کے دِلدار الوداع
اے امتِ رسولؐ کے غمخوار الوداع

آدابِ تعزیت نہ ادا ہم سے ہو سکے
حسرت رہی کہ ہائے نہ جی بھر کے رو سکے

واحسرتا کہ شاہؑ کا ماتم ہُوا تمام/میر وحیدؔ

(بشکریہ سوز خواں منظر زیدی و صاحبزادگان، سہیل و نوید)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جاویدؔ منظر

کربلا حق و صداقت کا صلہ دیتی ہے
جو بھٹکتے ہیں اُنہیں راہ دکھا دیتی ہے
ہم گدائے درِ اولادِ علیؑ ہیں منظرؔ
یہ گدائی ہمیں ہر دکھ کی دوا دیتی ہے

(بشکریہ سوز خوان و خطیب کاشف حسین زیدی و اظہر رضا بر اوران)

Presented by www.ziaraat.com

ہاں دوستو کمی ہو نہ اب شور و شین میں

ہاں دوستو کمی ہو نہ اب شور و شین میں
زینبؑ بھی ہیں عزائے شہِ مشرقین میں
پھٹ جائیں دل وہ درد ہے دُکھیا کے بَین میں
لو فاطمہؑ بھی آگئیں بزمِ حسینؑ میں

چہرے پہ خاک ، بال پریشاں کئے ہوئے
گودی میں ایک ننھا سا لاشہ لئے ہوئے

گویا یہ کہہ رہی ہیں بتولِؑ فلک مقام
اے بے وطن کے تعزیہ دارو ، مِرا سلام
مطلب یہ ہے کہ آج مجالس ہوئیں تمام
رخصت طلب ہیں اہلِ عزا ، مادرِؑ امام

دل پُر ہجوم ہے غم و رنج و ملال کا
پُرسہ بتولِؑ پاک کو دو اُن کے لال کا

Presented by www.ziaraat.com

رو لو کہ اب یہ تذکرۂ غم بھی ختم ہے
فصلِ عزائے سَرورِؑ عالَم بھی ختم ہے
ماتم کرو کہ آج یہ ماتم بھی ختم ہے
مجلس بھی ، مرثیہ بھی ، مَحرم بھی ختم ہے
حیدرؑ بھی سب کے ساتھ میں آنسو بہاتے ہیں
ہاں اب حسینؑ تعزیہ خانے سے جاتے ہیں

اے رونے والو ، آنکھوں سے دریائے خوں بہاؤ
ماتم کرو حسینؑ کا اور سَر پہ خاک اُڑاؤ
فرشِ عزا لپیٹ کے رکھو عَلَم بڑھاؤ
دس دن کا میہمان چلا تعزیئے اُٹھاؤ
اشکوں کو نذر دے کے امامِؑ اَنام کو
رخصت کرو حسین علیہ السلام کو

Presented by www.ziaraat.com

رو کر کہو کہ اے شہِؑ ابرار ، الوداع

اے کاروانِ درد کے سالار ، الوداع

اے امتِ رسولؐ کے غمخوار ، الوداع

کڑیل جواں پسر کے عزادار ، الوداع

کیا جانے اگلے سال جئیں گے ، مریں گے ہم

پر قبر میں بھی تعزیہ داری کریں گے ہم

اے بے دیار و بے سرو سامان ، الوداع

اے امتِ رسولؐ کے مہمان ، الوداع

حیدرؑ کی روح ، فاطمہؑ کی جان ، الوداع

اے مصطفیٰؐ کی گود کے قرآن ، الوداع

عشرے کے ختم ہوتے ہی ہم سے بچھڑ گئے

مولاؑ تمہارے تعزیہ خانے اُجڑ گئے

ہاں دوستو کمی ہو نہ اب شور و شین میں / نسیمؔ امروہوی

Presented by www.ziaraat.com

ماں کا جو سایہ فاطمہؑ کے سر سے اُٹھ گیا

ماں کا جو سایہ فاطمہؑ کے سر سے اُٹھ گیا
آرام ، چین اُس کے مقدر سے اُٹھ گیا
ماحول جو خوشی کا تھا وہ گھر سے اُٹھ گیا
گویا قرار ، بیتِ پیمبرؐ سے اُٹھ گیا
ماں فاطمہؑ کو چاہنے والی جو مر گئی
صدمے اُٹھا اُٹھا کے خدیجہؑ گزر گئی

تھی عُمر فاطمہؑ کی بہت کم ، بہت ہی کم
سِن چار سال کا تھا کہ ٹُوٹا یہ کوہِ غم
کہتی تھی اپنے باپ سے رو کر یہ دَم بَدم
کہیئے بچھڑ کے اَمّاں سے کیسے جئیں گے ہم
صبر و قرار سے ہمیں محروم کر گئیں
زندہ رہیں گے کیسے کہ اماں تو مر گئیں

Presented by www.ziaraat.com

ہونے لگی نڈھال جو غم سے وہ دل ملول
ہاتھ اُس کے سر پہ پھیر کے کہنے لگے رسولؐ
منجانبِ خدا ہے یہ صدمہ کرو قبول
اِس غم پہ صبر کرنا بھی اِس غم کا ہے اُصول
ہر صدمۂ عظیم پہ آنسو بہانے ہیں
دنیا میں تم کو اور بہت غم اُٹھانے ہیں

تم کو خبر نہیں ہے کہ کمسن ہو تم ابھی
کیسے بغیر ماں کے گزرتی ہے زندگی
ہمدرد و غمگسار بھی ہوتا نہیں کوئی
ہر موڑ پر ستاتی ہے رہ رہ کے بے کسی
جب زندگی میں رنج و اَلم یاد آتے ہیں
ہر اک قدم پر ماں کے کرم یاد آتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

طے ہو چکا جو غسل و کفن کا بھی مرحلہ
تیار ہو گیا جو جنازہ خدیجہؑ کا
بیٹی نے ماں کا آخری دیدار کر لیا
زہراؑ کا غم، رسولؐ سے دیکھا نہ جا سکا
فرطِ الم سے زہراؑ کی حالت بگڑ گئی
اِس کمسنی میں ماں سے یہ بچی بچھڑ گئی
ماں کا جو سایہ فاطمہؑ کے سر سے اُٹھ گیا / شاداںؔ دہلوی

علیؑ کی شمشیر / سیّد عارفؔ امام

واقفِ شانِ امامت ہے علیؑ کی شمشیر
کاشفِ سرِّ ہلاکت ہے علیؑ کی شمشیر
قاطعِ رسمِ جہالت ہے علیؑ کی شمشیر
بس عدالت ہی عدالت ہے علیؑ کی شمشیر
نسب و نام کی گتھی کو یہ سلجھاتی ہے
صُلب میں اِس کی نظر دور تلک جاتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

آیا بہت قریب نبیؐ کا دمِ وصال

آیا بہت قریب نبیؐ کا دَمِ وِصال
شدت سے تپ کی اب مرے مولاؑ کا ہے یہ حال
جلتا ہے جسم ضعف و نقاہت بھی ہے کمال
پیہم مرض کا ہے یہ اشارہ بصد ملال

رخصت ہیں اب جہان سے بابائے فاطمہؑ
ہم بھی شریکِ غم ہیں ترے ہائے فاطمہؑ

بیٹی کے تھے یہ بَین کہ بابا کدھر گئے
معراج کو سِدھارے کہ خالق کے گھر گئے
جنت بسائی اور مجھے برباد کر گئے
آؤ حسنؑ حسینؑ ، کہ نانا گزر گئے

گردش کا رُخ غضب ہے مِری سمت پھر پڑا
دوڑو مدینے والو فلک مجھ پہ گر پڑا

Presented by www.ziaraat.com

اے میرے فاقہ کش مرے نادار بابا جاں
بیواؤں بے کسوں کے مددگار بابا جاں
ہے ہے اُجڑ گئی مری سرکار بابا جاں
بچے تڑپ رہے ہیں کرو پیار بابا جاں
بابا مرے حسنؑ کو گلے سے لگایئے
بابا حسینؑ روتا ہے اُٹھ کر منایئے

کھا کر پچھاڑیں روتی تھیں بی بی جو زار زار
پیہم صدا یہ آتی تھی کانوں میں بار بار
زہراؑ مرے کلیجے کے ٹکڑے ، ترے نثار
نانا کے دونوں راج دُلاروں سے ہوشیار
میرے حسنؑ حسینؑ کی شادی رچایئو
سہرے بندھیں تو میری بھی تربت پہ لایئو

آیا بہت قریب نبیؐ کا دمِ وصال / نسیم امروہویؒ

Presented by www.ziaraat.com

بیمار جب کہ احمدِ مختار ہوگئے

بیمار جب کہ احمدِ مختار ہوگئے
دشمن زیادہ درپئے آزار ہوگئے
زہرِ ستم سے موت کے آثار ہوگئے
صدمے اُٹھا کے جینے سے بے زار ہوگئے

غُل تھا جہاں سے نائبِ داور کا کوچ ہے
افسوس سُوئے خُلد، پیمبرؐ کا کوچ ہے

شفقت سے فاطمہؑ کو بُلایا رسولؐ نے
سمجھا کے اپنے پاس بٹھایا رسولؐ نے
جب دامنِ بتولؑ کو پایا رسولؐ نے
بستر کے بدلے اُس کو بچھایا رسولؐ نے

سَر رکھ کے اپنا زانوئے دختر پہ سوگئے
راوی کا ہے یہ قول کہ بے ہوش ہوگئے

Presented by www.ziaraat.com

ہوش آیا تو بُلایا حسنؑ اور حسینؑ کو
لِپٹایا اپنے سینے سے ہر نورِ عین کو
نانا کے غم میں کھویا نواسوں نے چین کو
رو رو کے یہ سُنایا شہِؑ مشرقین کو
افسوس آج داغِ جدائی دِکھاؤ گے
سنتے ہیں ہم یہ سب سے، ہمیں چھوڑ جاؤ گے

سَر پیٹ پیٹ رونے لگی ہائے فاطمہؑ
بولی کہ کس طرح نہ اَلم کھائے فاطمہؑ
جو حالِ دل ہے کس سے وہ دُہرائے فاطمہؑ
افسوس اپنے باپ سے چُھٹ جائے فاطمہؑ
اِس غم سے آس ٹوٹ گئی دل ملول کی
آفت میں مبتلا ہوئی بیٹی رسولؐ کی

بیمار جب کہ احمدِ مختار ہوگئے

Presented by www.ziaraat.com

رو رو حسنؑ حسینؑ یہ کہتے تھے بار بار
اب کون زانوؤں پہ بٹھا کر کرے گا پیار
نانا گلے لگاؤ نواسے ہیں بے قرار
رونے جنہیں نہ دیتے تھے اب ہیں وہ اشک بار
کیا کیا غم و ملال نہ گھر دل میں کر گئے
جو ناز اٹھانے والے ہمارے تھے ، مر گئے

رونے سے اہلبیتؑ کے تھا حشر آشکار
دل وا محمدؐا کی صدا سے ہوئے فگار
گھر میں تو سب عزیزِ پیمبرؐ تھے اشک بار
دروازے پر کھڑے ہوئے روتے تھے جاں نثار
سینے بھرے تھے رنج سے ، ماتم کو ہاتھ تھے
جبریلؑ اشک بار فرشتوں کے ساتھ تھے

Presented by www.ziaraat.com

محشر بپا کیا جو صغیر و کبیر نے
سمجھایا ضبط کرکے جنابِ امیرؑ نے
تدبیرِ غسلِ شاہِ اُمم کی ، وزیر نے
نہلایا اُن کو عاشقِ ربِ قدیر نے
گو حال غم سے غیر تھا زوجِ بتولؑ کا
کفنا کے خود جنازہ اُٹھایا رسولؐ کا

بیمار جب کہ احمدِ مختار ہوگئے

التماسِ فاتحہ برائے سیّد رضا زیدی (والدِ امتیاز رضا / بوترابؑ اسکاؤٹس)

اقبالؔ کاظمی

شبیرؑ کے عَلَم کو عباسؑ نے اُٹھایا
عباسؑ کے عَلَم کو دنیا اُٹھا رہی ہے

اعجازؔ اسلم

صدقِ دل سے آگیا جو بھی درِ شبیرؑ پر
ہم بھی اُس کے ہوگئے وہ بھی ہمارا ہوگیا

(بشکریہ سوز خواں پیر سیّد مظہر حسین شاہ جلالی قلندری)

Presented by www.ziaraat.com

اے اُمّتیو رؤو کہ یہ فصلِ عزا ہے

اے اُمّتیو روؤ کہ یہ فصلِ عزا ہے
اِس ماہِ صفر میں سفرِ خیرؑ ورا ہے
سادات میں فریاد ہے شیون ہے بکا ہے
عاشورِ محرم سے فزوں حشر بپا ہے
اک اور قیامت بھی اِسی روز ہوئی ہے
شبرؑ کی شہادت بھی اِسی روز ہوئی ہے

اِس چاند نے دو داغ دیئے آلِؑ عبا کو
شبرؑ کو کبھی روؤ کبھی خیرؑ ورا کو
سادات کو راحت ہے نہ اصحابِؓ صفا کو
زہراؑ کو نہ تسکین نہ ضرغامِ خدا کو
رُخ زرد ہے محبوبِ الٰہی کو یہ تپ ہے
خورشید کی حِدت ہے تو بجلی کی تڑپ ہے

Presented by www.ziaraat.com

وہ نزع کے آثار وہ کونین کا ہادیؐ
اِس دھیان میں بیتاب شہِؑ دیں کی خوزادی
بچّوں کا ابھی بیاہ نہ دیکھا ہے نہ شادی
ناگاہ کسی نے دَرِ دولت پہ ندا دی
یا ختمِ رُسلؐ آپ پہ تسلیمِ خدا ہو
مجرے کے لئے آؤں جو حضرتؐ کی رِضا ہو

زہراؑ نے کہا حیف ہے اے بندۂ غفار
کیسا تُو بشر ہے کہ مُروّت نہیں زِنہار
حضرتؐ کا یہ عالم ہے، تجھے عجلتِ دِیدار
تب یوں وہ پکارا کہ مکاں ہل گیا اک بار
بولا نہ گیا دخترِؑ محبوبِؐ خدا سے
خود ختمِ رُسلؐ چونک پڑے اُس کی صدا سے

Presented by www.ziaraat.com

بولے مِری دلدار ، خدا حافظ و ناصر
اے باپ کی غم خوار ، خدا حافظ و ناصر
اے دخترِ ناچار ، خدا حافظ و ناصر
رُخصت ہے یہ بیمار ، خدا حافظ و ناصر
کیا صابر و شاکر ہے خدا تجھ کو جزا دے
اے باپ کی شیدا اِسے آنے کی رِضا دے

پھر شہؑ نے کئی بار کہا شکر خدایا
آخر ملکُ الموت کو نزدیک بُلایا
قدسی نے جو گلدستۂ فردوس سنگھایا
پھر دخترِ ناشاد نے دَم تَن میں نہ پایا
سَر پیٹ کے چِلّائیں کہ فریاد خدا کی
میں لُٹ گئی لوگو مِرے بابا نے قضا کی

اے اُمّتیو رؤو کہ یہ فصلِ عزا ہے

(بشکریہ سلام و نوحہ و سوز خواں رضی رضوی)

Presented by www.ziaraat.com

تھا یاد میں نبیؐ کی جو زہراؑ کا غیر حال

تھا یاد میں نبیؐ کی جو زہراؑ کا غیر حال
آنکھوں میں اُٹھتے بیٹھتے آنسو تھے دل نڈھال
حیدرؑ شریکِ غم تھے اور اطفالِ خورد سال
اِن کے سِوا کسی کو نہ تھا اُن کا کچھ خیال

روتی تھیں سَر پٹک کے مزارِ رسولؐ پر
ٹوٹی تھی اک قیامتِ کبریٰ بتولؑ پر

نوحہ پڑھا جو یاد میں بابا کی صبح و شام
لائے علیؑ کے پاس شکایت یہ خاص و عام
روتی ہیں رات دن جو بتولِؑ فلک مقام
دِن بھر کے کام رات کی نیندیں ہوئیں حرام

کتنے ہی اِس سے بڑھ کے بھی مغموم ہوتے ہیں
مرتے ہیں سب کے باپ کہیں یوں بھی روتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

سُن کر مدینے والوں کا یہ دل شکن پیام
تھے صابر و حلیم مگر رو دیے امامؑ
جاکر حرم سَرا میں سُنائے جو یہ کلام
اک آہ بھر کے رہ گئیں بنتِ شہِؑ انام
اتنا کہا حضورؑ کچھ اُن کے کبھی نہ تھے
میرے ہی باپ تھے وہ کسی کے نبیؐ نہ تھے

جاکر یہ اُن سے کہیے کہ زہراؑ ہے غم نصیب
رونے سے روکتے ہو، نہ روئے گی یہ غریب
وہ چل بسا جو تھا مِرے ہر درد کا طبیب
تم گھر نہ چھوڑو میری ہی رخصت ہے اب قریب
رونا ہے ناگوار تو، ٹل جاؤں گی کہیں
بچّوں کو لے کے شب میں نکل جاؤں گی کہیں

Presented by www.ziaraat.com

اِس گفتگو کے بعد یہ معمول ہو گیا
تا شام گھر میں رہنے لگیں بنتِ مصطفیٰؐ
روئیں یہاں ضرور مگر گھونٹ کر گلا
پڑھ کر عشا بقیعہ میں آئیں بصد بکا
ماتم بھی ساری رات کیا اور بَین بھی
سب روئے بیٹیاں بھی حسنؑ بھی حسینؑ بھی

واپس گئیں جو گھر تو ہوئیں صاحبِ فراش
اُبھرے تصورات و خیالاتِ دلخراش
رحلت کروں گی میں تو جب اُٹھے گی میری لاش
بچوں کے ننھے ننھے جگر ہوں گے پاش پاش
سب بیٹیاں بھی بیٹے بھی آنسو بہائیں گے
بکھرائیں گی وہ بال تو یہ خاک اُڑائیں گے

Presented by www.ziaraat.com

بعد از دعا جو خطِ وصیت رقم کیا
رُک رُک کے ہر مقام پہ بی بی نے کی بکا
طے کر کے پھر مصلّے پہ اُس خط کو رکھ دیا
یٰسین پڑھ کے لیٹ گئیں اور کی قضا

فضہؑ تڑپ کے روئی کہ بی بی گزر گئیں
بچّوں کو پالنے بھی نہ پائیں کہ مر گئیں

سب گھر میں آگئے یہ سُنا جبکہ شور و شین
تڑپیں زمیں پہ زینبؑ و کلثومؑ کر کے بَین
رو رو کے ماں کی لاش سے لپٹے حسنؑ حسینؑ
مسجد سے آئے بال بکھیرے شہِؑ حنین

غل پڑ گیا کہ ہائے مدینہ اُجڑ گیا
احمدؐ کے اہلِ بیت میں کہرام پڑ گیا

تھا یاد میں نبیؐ کی جو زہراؑ کا غیر حال / نسیمؔ امروہوی

Presented by www.ziaraat.com

بابا کو روتے روتے جو زہراؑ گزر گئی

بابا کو روتے روتے جو زہراؑ گزر گئی
غل پڑ گیا کہ بنتِ نبیؐ کوچ کر گئی
فاقوں کے رنج سہہ کے حضورِ پدر گئی
محبوبِؐ کبریا کی عزادار مر گئی

اٹھارویں برس نے یہ آفت دِکھائی ہے
آلِ نبیؐ کو چرخ نے لوٹا دُہائی ہے

سبطینؑ گھر میں آئے جو بیتاب و بے قرار
اسماءؓ سے پوچھنے لگے اماں کا حالِ زار
وہ بولی نیند آگئی ہے شکرِ کردگار
کھانا تو جلد کھالو کہ بھوکے ہو، میں نثار

بولے کہ چین دے گا زمانہ تو کھائینگے
اماںؑ ہمیں کھلائیں گی کھانا تو کھائینگے

Presented by www.ziaraat.com

یہ سُن کے بے قرار ہوئی وہ جگر فگار
چادر زمیں پہ پھینک کے چِلّائی بار بار
بچّے ہیں اِن کو صبر دے اے میرے کردگار
اب وہ کھلانے والی کہاں تم پہ میں نثار
پیارو تمہاری پالنے والی گزر گئی
کھاؤ گے کس کے ہاتھ سے اماں تو مر گئی

شیرِ خدا تھے مضطر و مغموم اک طرف
سَر پیٹتی تھیں زینبؑ و کلثومؑ اک طرف
پکڑے تھے دل کو سیدِ مَسمُوم اک طرف
بِسمل تھے خاک پر شہِ مظلوم اک طرف
حیدرؑ قریب آئے تو اک خط نظر پڑا
تڑپے کچھ اِس طرح کہ عمامہ اُتر پڑا

Presented by www.ziaraat.com

لکھا تھا یہ کہ آخری مجرا قبول ہو
یا شاہؑ ، تم وصیؑ جنابِ رسولؐ ہو
صدقہ حضور کا ، مِرا مقصد حصول ہو
منہ سے نہ کہہ سکی کہ حزین و ملول ہو
میری وصیتیں نہ فراموش کیجیو
اوّل یہ ہے کہ آپ مجھے غسل دیجیو

دوئم یہ ہے کہ شب میں جنازہ اُٹھائیو
مُردے کا سایہ بھی نہ کسی کو دِکھائیو
یاں تک کہ قبر بھی نہ کسی کو بتائیو
سَو سَو جگہ نشان لحد کا بنائیو
سوئم یہ ہے کہ پاس یتیموں کا کیجیو
شفقت سے بولیو کبھی گھُڑکی نہ دیجیو

Presented by www.ziaraat.com

تحریر کا یہ پاس کیا بوترابؑ نے
زہراؑ کو شب میں دفن کیا دل کباب نے
غیروں سے قبر کو بھی چھپایا جناب نے
پَر کیا عوض لیا فلکِ بے حجاب نے

یوں زینبِؑ حزیں سے جہاں کی نظر پھری
مادر تو شب کو دفن ہو، وہ ننگے سَر، پھری
بابا کو روتے روتے جو زہراؑ گزر گئی

☆☆☆☆☆

آصف عابدی

برائے مدحتِ حیدرؑ حیات چھوٹی ہے
حیات کیا ہے کہ یہ کائنات چھوٹی ہے
علیؑ کو مظہرِ یزداں کہوں تو دل یہ کہے
بہ اعتبارِ عقیدت یہ بات چھوٹی ہے

(بشکریہ سوز و سلام خواں حسنین تقوی و مختار حسین ہاشمی)

Presented by www.ziaraat.com

جب خَلق سے وقتِ سفرِ فاطمہؑ آیا

جب خَلق سے وقتِ سفرِ فاطمہؑ آیا
تب زینبؑ و شبیرؑ کو پاس اپنے بُلایا
روئیں بہت اور بیٹی کو سینے سے لگایا
زینبؑ کے دِیا ہاتھ میں ہاتھ اور یہ سُنایا

اے زینبِؑ بے کس مِری دولت سے خبردار
محبوبِؐ الٰہی کی امانت سے خبردار

بیٹی اِسے زہراؑ نے بڑے دُکھ سے ہے پالا
یہ روح مِرے جسم کی ہے گیسوؤں والا
سمجھی اِسے آنکھوں کی ضیا گھر کا اُجالا
حجرے سے کبھی گرم ہَوا میں نہ نکالا

سوئی ہوں تو پہلے اِسے سینے پہ سُلا کر
چکی بھی جو پیسی ہے تو گودی میں لِٹا کر

Presented by www.ziaraat.com

اے لاڈلی اِس لال کا دشمن ہے زمانہ
شبیرؑ کو میرے نظرِ بد سے بچانا
تکلیف بھی سہہ لیجیو ایذا بھی اُٹھانا
صدقے گئی مادر کی وصیت نہ بُھلانا
ہر رنج میں اِس بھائی کے کام آئیو زینبؑ
جائے یہ جدھر ساتھ چلی جائیو زینبؑ

جب خَلق سے وقتِ سفرِ فاطمہؑ آیا

پھر روئیں بہت مل کے گلے بیٹوں سے زہراؑ
فرمایا تمہیں دولہا بنے آہ نہ دیکھا
فضہؓ سے کہا قبرِ نبیؐ پر اِنہیں لے جا
روئیں نہ مِرے سامنے یہ اِن کو تُو بہلا
اے فضہؓ کبھی رنج اِنہیں ہونے نہ دینا
پیاروں کو مِری لاش پہ بھی رونے نہ دینا

Presented by www.ziaraat.com

یہ کہہ کے کیا بند دَرِ حجرۂ اطہر
سب خورد و کلاں رونے لگے آن کے باہر
آواز سنی کلمۂ طیّب کی مکرر
پھر کچھ نہ صدا آئی کہا سب نے یہ رو کر
لو اُٹھ گئی دنیا سے نشانی بھی نبیؐ کی
رحلت ہوئی پھر آج رسولِؐ مدنی کی

جب خَلق سے وقتِ سفرِ فاطمہؑ آیا/میر انیسؒ

(بشکریہ سوز خواں سیّد وجاہت حسین /کوئٹہ)

سیّد تہورؔ علی جعفری امروہویؒ

بنیادِ لا اِلٰہ بنی ہستیٔ امامؑ
ذاتِ حسینؑ پاک ہے اک مرجعِ انام
اسلام کی بقا کے لئے زندہ ہیں حسینؑ
دیتے رہیں گے تا بہ ابد امن کا پیام

(بشکریہ ڈاکٹر جعفری و شہنشاہ جعفری ایڈووکیٹ)

Presented by www.ziaraat.com

راوی بیان کرتا ہے زہراؑ کا ماجرا

راوی بیان کرتا ہے زہراؑ کا ماجرا
جب رفتہ رفتہ سیّدہؑ کا عارضہ بڑھا
پھر صاحبِ فراش ہوئی وا مصیبتا
طاقت رہی نہ جسمِ مبارک میں مطلقا
ایسا مرَض بڑھا کہ اَجَل سَر پہ آ گئی
اک روز مُردنی رُخِ زہراؑ پہ چھا گئی

زینبؑ سرہانے بیٹھ کے کرنے لگی بکا
ہے ہے میں کیا کروں مِری اَمّاں کو کیا ہُوا
جُھک جُھک کے اضطراب سے دیتی تھی یہ صدا
لی مجھ سے نزع میں بھی نہ خدمت یہ کیا کیا
کیا جانے روح جسم سے کیوں کر نکل گئی
اماں تمہارے چہرے کی رنگت بدل گئی

Presented by www.ziaraat.com

اُٹھیئے بہنوں کو پاس بُلا کر بٹھایئے
کیا نوش کیجئے گا ، میں لاؤں بتایئے
بھائی گئے ہیں دیر سے اُن کو بُلایئے
رونے کو قبرِ احمدِ مرسلؐ پہ جایئے
ایسی بھی نیند ہوتی ہے بیدار ہوئیے
گھر ہے اداس بیٹھیئے ہشیار ہوئیے

شہزادے آئے اتنے میں با حالِ دردناک
دل ہوگیا حسینؑ کا صدمے سے چاک چاک
دوڑے حسنؑ ملے ہوئے اپنی جبیں پہ خاک
بولے علیؑ سے ہوگئے ، ہم جیتے جی ہلاک
جو قہر ہوگیا وہ کہیں کِس زبان سے
بابا چلو کہ اُٹھ گئیں اَمّاں جہان سے

راوی بیان کرتا ہے زہراؑ کا ماجرا

Presented by www.ziaraat.com

دنیا سے جب گزر گئیں زہراؑ جگر فگار

دنیا سے جب گزر گئیں زہراؑ جگر فگار
چلّائی سر کو پیٹ کے زینبؑ کہ میں نثار
بِن آپ کے ملے گا ہمیں کس طرح قرار
اب کون ہے ہمارا بجز شاہِؑ ذوالفقار
رنج و الم میں غم کی گھٹا دل پہ چھائی ہے
ہم لُٹ گئے رسولِؐ خدا کی دُہائی ہے

اتنے میں آئے پیٹتے سر کو حسنؑ حسینؑ
ماں سے لپٹ کے کہتے تھے دونوں بہ شور و شین
اَمّاں اُٹھاؤ سر کو کہ آئے ہیں نورِ عین
اے اَمّاں جان ہم کو نہیں ایک پل بھی چین
پہلے ہی ہم دُکھی ہیں نہ ہم کو رُلائیے
نانا کی طرح ہم کو نہ یوں چھوڑے جائیے

Presented by www.ziaraat.com

ماں سے لپٹ کے کرتے تھے حسنینؑ جب یہ بَین
ناگاہ آئے روتے ہُوئے شاہِؑ مشرقین
دیکھا کہ غش ہیں فاطمہؑ زہرا کے نورِ عین
دے کر دِلاسہ بچّوں کو بولے شہِؑ حُنین
پیارو نہ روؤ جان مِری نکلی جاتی ہے
سُن لو صدا بتولؑ کے رونے کی آتی ہے

زہراؑ کو غسل دے چکیں جب زینبِؑ حزیں
آکر کفن پہنانے لگے بادشاہِؑ دِیں
آئے حسنؑ حسینؑ بھی روتے ہُوئے قریں
ماں کے گلے لپٹ گئے دونوں وہ نازنیں
اعجاز سے بتولؑ نے دل کو سنبھال کر
لے لیں بلائیں ہاتھ کفن سے نکال کر

دنیا سے جب گزر گئیں زہراؑ جگر فگار

Presented by www.ziaraat.com

دنیا سے آج رحلتِ بنتِ رسولؐ ہے

دنیا سے آج رحلتِ بنتِ رسولؐ ہے
دستِ اَجل میں عصمتِ کبریٰ کا پھول ہے
قبرِ نبیؐ لرزتی ہے یثرب ملول ہے
حسنینؑ و مرتضیٰؑ سے وداعِ بتولؑ ہے

پَٹّی سے لگ کے زینبؑ و کلثومؑ روتی ہیں
اِس کم سنی میں بچّیاں بے ماں کی ہوتی ہیں

زینبؑ کا حال یہ ہے کہ آنسو تو ہیں رواں
کلثومؑ کو بھی دیتی ہیں پیہم تسلیاں
فرما رہی ہیں چھوٹی بہن سے کہ میری جاں
رہتی نہیں جہاں میں ہمیشہ کسی کی ماں

بے بس تھیں ہم کو چھوڑ کے گریاں چلی گئیں
اللہ نے بُلا لیا اَمّاں چلی گئیں

Presented by www.ziaraat.com

زینبؑ کی بھولی باتوں پہ مضطر تھے مرتضیٰؑ
اسماؓ نے بچیوں کو گلے سے لگالیا
چپکے کھڑے تھے لاش کی بالیں پہ مجتبیٰؑ
اور سر رکھا تھا قدموں پہ ماں کے حسینؑ کا

سب رو رہے تھے دیکھ کے میّت بتولؑ کی
دنیا سے اُٹھ رہی تھی نشانی رسولؐ کی

میّت کے پاس بیٹھ کے بولے یہ مرتضیٰؑ
بچّو سنبھالو دل کو کہ یہ صبر کی ہے جا
اب اہتمام کرنا ہے میّت کے غسل کا
اسماؓ کے ساتھ صحن میں جاؤ پدر فدا

تعمیل ہو وصیتِ بنتِ رسولؐ کی
انجامِ دیں ہم آخری خدمت بتولؑ کی

Presented by www.ziaraat.com

اللہ کتنے ظلم ہوئے ہیں بتولؑ پر
تھرا رہا ہے کرب سے تاریخ کا جگر
روتے تڑپتے گزری ہے بی بی کی عمر بھر
محشر ہر ایک شب تھی قیامت ہر اک سحر
شہزادی کیسے زخموں کی تیرے دوا کروں
آنسو بہا رہے ہیں غلام اور کیا کروں

دنیا سے آج رحلتِ بنتِؑ رسولؐ ہے

اسیرؔ فیض آبادی

اسیرؔ پیروئ فخرِ مصطفیٰؐ ہے یہی
چراغِ علم جلاتے رہو علیؑ کی طرح

☆☆☆☆☆☆☆☆

مجلسِ غم میں کھڑی دیکھ رہی ہیں زہراؑ
کون آتا ہے مرے لال کو رونے کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

زخمی ہوئے جو حیدرؑ صفدر نماز میں

زخمی ہوئے جو حیدرؑ صفدر نماز میں
شمشیرِ ظلم چل گئی سَر پر نماز میں
گُلگوں ہوئی جبینِ منور نماز میں
سَر تا قدم لہو سے ہوئے تَر نماز میں
صدمہ ہُوا یہ سُن کے صغیر و کبیر کو
زخمی کیا نماز میں کُل کے امیر کو

لو مومنو امامؑ کی رحلت قریب ہے
ہنگامِ حشر وقتِ قیامت قریب ہے
آقا کی ہم غلاموں سے رخصت قریب ہے
باغِ جہاں بعید ہے جنت قریب ہے
صدمے سے جنّ و انس و ملک جاں کھوئیں گے
آقا ہمارے مر گئے یہ کہہ کے روئیں گے

Presented by www.ziaraat.com

اُنیسویں سے آپ کا ماتم ہے یا علیؑ

اُنیسویں سے آپ کا ماتم ہے یا علیؑ
خوں ہوگئے دِلوں کا یہ عالم ہے یا علیؑ
دفتر جہاں کا دَرہم و برہم ہے یا علیؑ
ماہِ صِیام ماہِ محرم ہے یا علیؑ

مولاؑ کی نذر کو گہرِ اشک لائے ہیں
یہ روزہ دار آپ کے پُرسے کو آئے ہیں

گھر میں خدا کے قتل ہُوا روزہ دار ، ہائے
ہے ہے امام ہائے شہِ ذوالفقار ، ہائے
اے رازدارِ حق ، شہِؑ طاعت گزار ، ہائے
مَولدَ حرم میں ہے تو نجف میں مزار ، ہائے

یہ بندگی نثار جنابِ امیرؑ کے
نکلے تو مرَ کے گھر سے خدائے قدیر کے

Presented by www.ziaraat.com

لایا تھا زہر میں جو جفا جُو بجھا کے تیغ
مولاؑ گرے زمین پہ مسجد میں کھا کے تیغ
غل پڑ گیا کہ سَر پہ لگی مرتضیٰؑ کے تیغ
کھائی خدا کے شیر نے گھر میں خدا کے تیغ

گہرا ہے زخم فرقِ امامِؑ حجاز پر
سَر سے ٹپک رہا ہے لہو جا نماز پر

شیرِ خدا جو ہاتھوں سے تھامے تھے اپنا سَر ۸
خوں دونوں کہنیوں سے ٹپکتا تھا خاک پَر
بھاگا جو ابنِ ملجمِ بدخو و بد گُہر
پکڑا اُسے علیؑ کے محبّوں نے دوڑ کر

لائے جو ہاتھ باندھ کے مولاؑ کے سامنے
قاتل پہ مسکرا کے نظر کی امامؑ نے

Presented by www.ziaraat.com

فرمایا میں نے کونسی کی تھی تری خطا
پاداش نیکیوں کی جہاں میں یہی ہے کیا
کیا میں بُرا امام تھا اے بانیٔ جفا
رویا وہ سَر جُھکا کے تو مولاؑ نے یہ کہا
اِس درد میں بھی سب کے مرض کی دَوا ہوں میں
باندھو نہ اِس کے ہاتھ کہ مشکل کشا ہوں میں

لائے پسر جو گھر میں تو غش تھے امامِ پاک
کرتے تھے آہ آہ با آوازِ درد ناک
چہرہ لہو میں تَر تھا بھنوؤں تک جبینِ پاک
زہراؑ کی بیٹیوں نے اُڑائی سَروں پہ خاک
دیکھا جو سَر کا زخم جگر تھرتھرا گیا
عباسِؑ نامدار کی ماں کو غش آگیا

زخمی ہوئے جو حیدرِؑ صفدر نماز میں
اُنّیسویں سے آپ کا ماتم ہے یا علیؑ

Presented by www.ziaraat.com

اکیسویں کی رات قیامت کی رات تھی

اکیسویں کی رات قیامت کی رات تھی
سادات پر بلا کی مصیبت کی رات تھی
محشر کی صبح تھی کہ شہادت کی رات تھی
بیٹوں سے بو ترابؑ کی رخصت کی رات تھی

کہتے تھے دل دو نیم ہے ایسا خطر ہے آج
بے زادِ راہِ خلق سے اپنا سفر ہے آج

شبرؑ مرے یتیموں کو شفقت سے پالیو
تم اپنے نانا جان کے گھر کو سنبھالیو
شبیرؑ پر بلا کوئی آئے تو ٹالیو
دیکھو کڑی نگاہ بھی اِس پر نہ ڈالیو

اس کا لحاظ چاہئے تم کو کہ خورد ہے
بیٹا مرا حسینؑ تمہارے سپرد ہے

Presented by www.ziaraat.com

اے میرے جانشیں مِرے دلدار الوداع
اے نورِ عینِ احمدِ مختار الوداع
سونپی تمہیں رسولؐ کی سرکار الوداع
اے نورِ عینِ احمدِ مختار الوداع

شبرؑ جو میرے دوست ہیں اُن سب سے ہوشیار
مظلومِ کربلا مِری زینبؑ سے ہوشیار

یہ کہہ کے غم سے حال جو ہونے لگا تغیّر
بستر پہ اُٹھ کے بیٹھ گئے شاہِ دستگیر
بولے حسینؑ سے یہ امامِ فلک سَریر
بیٹا بڑا اَلم ہے کہ عباسؑ ہے صغیر

اب آپ کے سپرد مِرا لالۂ فام ہے
بھائی نہ جانیو یہ تمہارا غلام ہے

Presented by www.ziaraat.com

غُل پڑ گیا کہ سیّدِ ابرار مر گئے
لو جانشینِ احمدِ مختار مر گئے
دینِ رسولِ پاک کے سَردار مر گئے
ماتم کرو کہ حیدرِ کرار مر گئے

روئیں جو بی بیاں تو پسر پیٹنے لگے
عباسؑ ننھے ہاتھوں سے سَر پیٹنے لگے

کیوں کر بیان کیجئے وہ حشر کا سماں
بیٹے اِدھر تڑپتے تھے اُس سمت بیٹیاں
ہر سو کہیں بکا کہیں شیون کہیں فُغاں
بکھرا کے بال زینبِؑ مضطر کا یہ بیاں

بابا اخیر شب میں تہیہ کدھر کیا
ہے ہے مہِ صیام میں عزمِ سفر کیا

Presented by www.ziaraat.com

بیٹی کو پھر گلے سے لگا لو تو جائیو

زین العبا کے طوق بڑھا لو تو جائیو

صحت تو ہو چلی ہے نہا لو تو جائیو

بابا نمازِ عید پڑھا لو تو جائیو

کیوں چُپ ہو اے امامِ حجازی جواب دو

دَر پَر پکارتے ہیں نمازی جواب دو

Presented by www.ziaraat.com

اے روزہ دارو آہ و بکا کے یہ روز ہیں

اے روزہ دارو آہ و بکا کے یہ روز ہیں
سادات پر نزولِ بلا کے یہ روز ہیں
سر تاجِ اوصیا کی عزا کے یہ روز ہیں
تم سے وداعِ شیرِ خدا کے یہ روز ہیں
زخمی ہوا امامؑ تمہارا نماز میں
ظالم نے روزہ دارؑ کو مارا نماز میں

ماہِ مبارکِ رمضاں اور خدا کا گھر
تڑکا وہ نور کا ، وہ شبِ قدر کی سحر
پیشِ خدا وہ سجدے میں شیرِ خدا کا سر
اور ہائے تیغِ ظلم کی ضربت وہ فرق پر
فوارے خوں کے زخمِ جبیں سے بہا کیے
سجدے میں آپ ربی الاعلیٰ کہا کیے

Presented by www.ziaraat.com

دوڑے یہ کہہ کے جانبِ مسجد وہ نیک ذات
ڈوبی ہوئی لہو میں ملی کشتیٔ نجات
ماتھے پہ خون باپ کا مَل کر کہی یہ بات
ہے ہے اُٹھایا قبلۂ و کعبہ پہ کس نے ہاتھ
رُلوایا نانا جان کو دارُالسّلام میں
بِن باپ کا کیا ہمیں ماہِ صِیام میں

اے روزہ دارو آہ و بکا کے یہ روز ہیں

باندھا حسنؑ نے زخمِ سرِ شاہِ ذُوالجلال
بولے علیؑ کہ اور کسو درد ہے کمال
شبرؑ نے جب کَسا تو کیا پھر وہی مَقال
پھر چُست باندھ کر یہ پکارا وہ خوش خصال
اب درد کیسا اے اسد ذُوالجلال ہے
ہاتھوں سے سَر پکڑ کے کہا وہ ہی حال ہے

Presented by www.ziaraat.com

پہنچا جو لاشۂ شہِ مرداں قریبِ در
بے ساختہ نکل پڑی زینبؑ برہنہ سر
بعد اِس کے یونہی آئی تھی اکبرؑ کی لاش پر
یہ واقعہ تھا باپ کا وہ رحلتِ پسر
رکھ رکھ کے ہاتھ آنکھوں پہ سب خلق ہٹ گئی
پھیلا کے ہاتھ لاش سے زینبؑ لپٹ گئی
اے روزہ دارو آہ و بکا کے یہ روز ہیں

امام شافعیؒ

عَلیؑ حُبُّہُ الجنّہ قسیمُ النّارِ وَالجنّہ
وَصیُّ المُصطفیٰؐ حقّا امامُ الانسِ والجنّہ

حضرتِ خواجہ نظام الدین اولیاءؒ

وصیت کردہ با امت محمدؐ در غدیرِ خُم
علیؑ ابنِ ابی طالبؑ خلافت را سزا باشد

(بشکریہ محقق و دانشور سیّد اشتیاق حسین تقوی)

بحوالہ صحیفۂ معرفت

Presented by www.ziaraat.com

کیا سبطِ مصطفیٰ کی شہادت کی رات تھی

کیا سبطِؑ مصطفیٰؐ کی شہادت کی رات تھی
آفت کی رات تھی وہ مصیبت کی رات تھی
عالَم کے بادشاہ کی رحلت کی رات تھی
زہراؑ و مرتضیٰؑ پہ قیامت کی رات تھی
گزری قلق میں فاطمہؑ کے نورِ عین کو
ہجرِ حسنؑ میں نیند نہ آئی حسینؑ کو

تکیے لگا دیئے تھے حرم نے اِدھر اُدھر
بازو کو کوئی تھامتا تھا اور کوئی سَر
فرمایا طشت لاؤ ہُوا زہر کارگر
رہ رہ کے کاٹتا ہے کوئی تیغ سے جگر
سینے سے منہ میں ٹکڑے کلیجے کے آتے ہیں
نانا ؐ بُلا رہے ہیں سو دنیا سے جاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

فضہؑ نے جا کے دی شہِ ذیجاہ کو خبر
دارِ فنا سے آپکے بھائی کا ہے سفر
دوڑے حسینؑ چاک گریباں ، برہنہ سر
دیکھا تڑپ رہے ہیں شہنشاہِؑ بحر و بر
گرنے لگے زمیں پہ جگر غم سے پھٹ گیا
پھیلا کے ہاتھ بھائی سے بھائی لپٹ گیا

دِکھلا کے طشت بنتِ علیؑ نے کیا مقال
قربان جاؤں دیکھو یہ ہے مجتبیٰؑ کا حال
امید اب نہیں کہ بچے فاطمہؑ کا لال
فریاد ہے تباہ ہوئی مصطفیٰؐ کی آلؑ
اک آن درد سے نہیں بھائی سنبھلتے ہیں
رہ رہ کے اب کلیجے کے ٹکڑے نکلتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

بھائی کا حال دیکھ کے اُٹھا جگر میں درد
لوٹے زمیں پہ گر کے بھری گیسوؤں میں گرد
تر تھا بدن پسینے میں اور ہاتھ پاؤں سرد
اُن کا تو رنگ سبز تھا اور اِن کا رنگ زرد
رعشہ تھا تن میں آنکھوں سے آنسو نکلتے تھے
جُھک جُھک کے منہ کو بھائی کے قدموں سے ملتے تھے

ہر دَم لپٹ کے بھائی سے با چشمِ اشکبار
چلّاتے تھے کہ آپکی غربت کے میں نثار
شبرؑ گلے کو چوم کے کہتے تھے بار بار
میں تم پہ صدقے اے مِرے ناناؐ کی نادگار
مجھ سے زیادہ ظلم و ستم تم پہ ہوئیں گے
ہم قبر میں تمہاری مصیبت پہ روئیں گے

کیا سبطِ مصطفیٰؐ کی شہادت کی رات تھی / نسیمؔ امروہویؒ

(بشکریہ سوز خواں وقار حیدر زیدی و امیر ہادی)

Presented by www.ziaraat.com

شربتِ تلخ سے شبرؑ نے وہ کُلفت پائی

شربتِ تلخ سے شبرؑ نے وہ کُلفت پائی
جیسے دل پر شہِ مَسموم نے برچھی کھائی
خانۂ بنتِ نبیؐ میں یہ قیامت آئی
بھائی کے سامنے دَم توڑ رہا تھا بھائی
روح ، زہراؑ کی تڑپتی تھی نبیؐ روتے تھے
عرش ہِلتا تھا حسینؑ ابنِ علیؑ روتے تھے

رو کے شبیرؑ پکارے مِرے پیارے بھائی
نہ تو نانا ہیں نہ بابا ہیں ہمارے بھائی
اب اگر آپ بھی دنیا سے سدھارے بھائی
پھر جیئے گا یہ حزیں ، کس کے سہارے بھائی
دشمنِ جاں ہے جہاں ، منہ کو نہ موڑے جاؤ
اِس بُرے وقت میں تنہا تو نہ چھوڑے جاؤ

Presented by www.ziaraat.com

رو کے بولے یہ حسنؑ جانِ پدر میں قرباں
دل تڑپتا ہے کہ تم بیکس و تنہا ہو یہاں
ہے مگر موت سے مجبور جہاں میں انساں
خواب میں آئی تھیں جنت سے ابھی تو اَمّاں
آؤ بھائی سے ملو زینبؑ مغموم بہن
لو خدا حافظ و ناصر مِری کلثومؑ بہن

کہتے کہتے یہ سخن ، رُخ پہ جو زردی چھائی
نگہ یاس نے بہنوں پہ قیامت ڈھائی
ہاتھ پھیلا کے بڑھیں کہہ کے جو ہے ہے بھائی
ابھی مِلنے بھی نہ پائی تھیں کہ ہچکی آئی
طشت کی سمت جو منہ اُٹھ کے جھکایا افسوس
ٹکڑے ہو ہو کے کلیجہ نکل آیا افسوس

شربتِ تلخ سے شبرؑ نے وہ کُلفت پائی

Presented by www.ziaraat.com

لختِ دل منہ سے اُگلنے لگے پیہم جو حسنؑ
پیٹ کر رونے لگی یہ بھی بہن وہ بھی بہن
سَر جھکائے ہوئے روتے تھے شہِ تشنہ دہن
بھر گیا چھوٹے بڑے کتنے ہی ٹکڑوں سے لگن
دلِ صد پاش کے گِنتا کوئی کیونکر ٹکڑے
آئی آواز جگر کے ہیں بہتّر ٹکڑے

گھر سے مسموم کا تابوت جو باہر نکلا
مجمعِ اہلِ تولا بھی کُھلے سَر نکلا
رُخ کیے یہ جو سُوئے قبرِ پیمبرؐ نکلا
تاک میں اُن کی وہاں فتنۂ محشر نکلا
مچ گیا شور کہ سوئیں گے نہ سونے دیں گے
قبرِ احمدؐ کے قریں دفن نہ ہونے دیں گے

Presented by www.ziaraat.com

لے چلے گھر کو جو واپس وہ جنازہ ناشاد
قبرِ احمدؐ پہ سنی سب نے کسی کی فریاد
یا نبیؐ ، امتِ مرحوم کی دیکھو بیداد
کیا مِرا لال حسنؑ تھا ، نہ تمہاری اولاد

دل میں زہراؑ کے کئی گھاؤ پڑے ہیں بابا
تیر سب میرے کلیجے میں گڑے ہیں بابا

لے کے تابوت کو کنبہ جو پلٹ کر آیا
پیٹ کر زینبؑ و کلثومؑ گریں ، غش کھایا
کس کو گردوں نے بجز آلؑ یہ دن دکھلایا
عرش تھرانے لگا روحِ امیں چلّایا

آؤ اے اُمتیو ، اک غمِ تازہ دیکھو
گھر میں آیا ہے جو واپس وہ جنازہ دیکھو

شربتِ تلخ سے شبرؑ نے وہ کُلفت پائی

Presented by www.ziaraat.com

جس دَم حسنؑ کا زہر سے ٹکڑے جگر ہُوا

جس دَم حسنؑ کا زہر سے ٹکڑے جگر ہُوا
سیپارہ دل کا آہوں سے زیر و زَبر ہُوا
سَم کا جو روحِ پاک پہ ظاہر اثر ہُوا
حال اُس امامِ پاک کا اک دَم دِگر ہُوا
راحت میں فرق اور شکم میں خلل پڑا
کٹ کر کلیجہ طشت کے اندر نکل پڑا

فرماتے تھے حسنؑ کہ بُلاؤ حسینؑ کو
تھا دَم بہ دَم یہ حکم کہ لاؤ حسینؑ کو
بھائی کا حالِ زار سُناؤ حسینؑ کو
ٹکڑے مِرے جگر کے دِکھاؤ حسینؑ کو
کہہ دو کہ جلد آیئے رحلت کا وقت ہے
سُن جایئے کچھ آ کے وصیت کا وقت ہے

Presented by www.ziaraat.com

آئے حسینؑ اتنے میں با چشمِ اشک بار
چلّاتے تھے کہ آپ کی غربت کے میں نثار
شبرؑ گلے کو چوم کے کہتے تھے بار بار
میں تم پہ صدقے اے مرے نانا کی یادگار
مجھ سے زیادہ ظلم و ستم تم پہ ہوئیں گے
ہم قبر میں تمہاری مصیبت پہ روئیں گے

بھیا تمہاری گود میں نکلے گا میرا دَم
تم دو گے ہم کو غسل و کفن جب مریں گے ہم
ہوگا تمہارے پاس نہ کوئی بجز اَلم
قاتل سرہانے ہوئے گا یا خنجرِ ستم
شبرؑ تو بعدِ مرگ بھی راحت سے سوئے گا
لاشہ تمہارا گھوڑوں سے پامال ہوئے گا

Presented by www.ziaraat.com

بَرپا تھا اہلِ بیتِ پیمبرؐ میں شور و شین
بہنیں پچھاڑیں خاک پہ کھاتی تھیں کر کے بَین
سینے پہ ہاتھ مار کے چلّاتے تھے حسینؑ
اب اُٹھ گیا زمانے سے ہم بے کسوں کا چَین

بازو ہمارا ٹوٹ گیا وا مصیبتا
باپ آج ہم سے چھوٹ گیا وا مصیبتا

جس دَم حسنؑ کا زہر سے ٹکڑے جگر ہُوا

(بشکریہ سوز خواں جواد حسین و محمد علی و حیدر علی زیدی)

قیصرؔ بارھوی

احساس غم و درد میں ڈھل جاتا ہے
ماضی کا ورق روح کو تڑپاتا ہے
جب کہتا ہے غربت کی کہانی کوئی
مسلمؑ کے یتیموں کا خیال آتا ہے

(بشکریہ سوز خواں مرزا اطہر حسین و سیّد حسن عسکری)

Presented by www.ziaraat.com

زہرِ دَغا سے غیر جو حالِ حسنؑ ہوا

زہرِ دَغا سے غیر جو حالِ حسنؑ ہوا
خنجر جگر پہ زینبِؑ مضطر کے چل گیا
کلثومؑ رو کے کہنے لگیں وا محمداؐ
عباسؑ نے بھی چاک گریبان کرلیا

تعبیرِ خواب سوچ کے بے تاب ہوتے ہیں
شبرؑ کا حال دیکھ کے شبیرؑ روتے ہیں

دردِ جگر بڑھا تو پکارے شہِؑ زمن
قے ہوگی تم لگن تو اُٹھا لاؤ اے بہن
زینبؑ نے لا کے سامنے جس دَم رکھا لگن
تھامے ہوئے کلیجے کو اُس پر جھکے حسنؑ

کٹ کٹ کے قلبِ سیّدِ والا نکل پڑا
یاقوت بَن کے منہ سے کلیجہ نکل پڑا

Presented by www.ziaraat.com

زینبؑ کے بَین سُن کے مخاطب ہوئے امامؑ

دارِ فنا میں زیست کی مدت ہوئی تمام

جانا ہے مجھ کو نانا کی خدمت میں لا کلام

رونا لکھا ہے تیرے مقدر میں صبح و شام

بی بی نہ رو کہ پھٹتا ہے دِل تیرے بَین سے

تجھ کو ابھی بچھڑنا ہے بھائی حسینؑ سے

پیشِ نظر ہے معرکۂ دشتِ کربلا

کام آئیں گے حسینؑ کے جب خویش و اقربا

دیکھے گی تو حسینؑ کا کٹتا ہُوا گلا

خیمے جلیں گے اور چِھنے گی تِری رِدا

تو سَر برہنہ جائے گی بازارِ شام میں

بُلوائے گا شقی تجھے دربارِ عام میں

زہرِ دغا سے غیر جو حالِ حسنؑ ہوا

Presented by www.ziaraat.com

یہ بات سُن کے رو دیئے مظلومِ کربلا
شبیرؑ کو حسنؑ نے گلے سے لگا لیا
تسکین دے کے پھر یہ پکارے شہِ ہُدا
روؤ نہ تم کہ ہے یہی معبود کی رِضا
بھائی تمہاری طرح میرا بخت تو نہیں
عاشور سے حسنؑ کا یہ دن سخت تو نہیں

اک بات تم سے کہتا ہوں اے میرے سوگوار
حسرت یہ ہے کہ نانا کے پہلو میں ہو مزار
لیکن اگر ہو اُمتِ احمدؐ کو ناگوار
تم کو ہے میرے حق کی قسم شاہِؑ نامدار
لڑنا نہ تم کسی سے کہ تصویرِ صبر ہو
منظور ہے کہ پہلوئے مادر میں قبر ہو

Presented by www.ziaraat.com

ناگاہ اہلِ بیتؑ میں ماتم بپا ہُوا
زہراؑ کا لال راہیٔ مَلکِ بقا ہُوا
غُل پڑ گیا حسینؑ ، حسنؑ سے جُدا ہُوا
زینبؑ تڑپ کے کہتی تھیں لوگو یہ کیا ہُوا
میت کے گِرد مضطر و دلگیر روتے تھے
قاسمؑ کو لے کے گود میں شبیرؑ روتے تھے

جس دَم حسنؑ کو رو چکے ناموسِ مصطفیٰؐ
غسل و کفن سے ہوگئے فارغ شہِؑ ہُدا
لے کر جنازۂ خَلَفِ شیرِ کبریا
قبرِ نبیؐ کی سَمت چلے خویش و اقربا
عورت اک آئی لشکرِ آفت نشاں لئے
ہر لشکری تھا ہاتھ میں تیر و کماں لئے

Presented by www.ziaraat.com

اے مومنو! آثر کو بتاؤ پئے خدا

گھر سے نکل کے کوئی جنازہ بھی ہے پھرا

لیکن حسنؑ کے ساتھ مدینے میں جو ہُوا

راوی نے اِس طرح سے ہے تاریخ میں لکھا

پیوستہ اِس قدر تھے بدن میں حسنؑ کے تیر

بھائی بہن نکال رہے تھے بدن کے تیر

زہرِ دغا سے غیر جو حالِ حسنؑ ہوا

(بشکریہ سوزخواں مسعود حسین رضوی و جاوید برادران)

Presented by www.ziaraat.com

کفن پنہا کے جو شبرؑ کو لے چلے شبیرؑ

کفن پِنہا کے جو شبرؑ کو لے چلے شبیرؑ
رواں تھے ساتھ بَنی ہاشم اور امیر و فقیر
ہر ایک نوحہ کُناں سب کا حالِ دل تغیّر
ہزاروں اہلِ وِلا ، نالہ کش ، حزیں ، دل گیر
سَر اپنا پیٹتا ہر ایک نوحہ گر ہمراہ
جگر کے ٹکڑے لئے طشت میں پسر ہمراہ

ارادہ تھا کہ ہو قبرِ نبیؐ کے پاس مزار
ہزار حیف نہ راضی ہوئے مگر اَشرار
لگائے تیر حسنؑ کے جنازے پَر اک بار
کئی خُدنگ دَر آئے کفن میں آخر کار
بَلا کے دشت میں اک روز آئیں گے ناوک
وہاں حسینؑ کی میّت اُٹھائیں گے ناوک

Presented by www.ziaraat.com

کسی طرح سے نہ باز آئے جب جفا پَرور
کیا بقیع میں مدفون لاشۂ شبرؑ
ہے اب یہ عرض مسلمانوں سے سُنیں یکسر
ہے آرزو کہ شفاعت کریں گے پیغمبرؐ

طرح طرح کا ستم آلؑ پَر کیا تم نے
یہی تھا اجرِ رسالتؐ جو کچھ دیا تم نے

نبیؐ کی بیٹی کو رکھا خفا یہ اجر دیا
علیؑ کو سجدے میں زخمی کیا یہ اجر دیا
حسنؑ کو زہرِ ہلاہلِ دیا یہ اجر دیا
حسینؑ ذِبح ہوئے بے خطا ، یہ اجر دیا

نبیؐ کا حشر کے دن جب کہ سامنا ہوگا
جُھکاؤ سَر کو گریباں میں دیکھو کیا ہوگا

کفن پنہا کے جو شبرؑ کو لے چلے شبیرؑ / خبیرؔ لکھنوی

Presented by www.ziaraat.com

ہاں دوستو یہ وقت ہے اندوہ و محن کا

ہاں دوستو یہ وقت ہے اندوہ و محن کا
ماتم ہے جگر بندِ شہِ قلعہ شکن کا
زہراؑ نے کیا چاک گریبان ، کفن کا
سَر کھول دو اب اُٹھتا ہے تابوت ، حسنؑ کا

حیدرؑ بھی بکا کرتے ہیں زہراؑ و نبیؐ بھی
عباسؑ بھی روتے ہیں حسینؑ ابنِ علیؑ بھی

ہمشیر نے سَر پیٹ کے یہ شور مچایا
میں کیا کروں لوگو مجھے قسمت نے سَتایا
بے رحموں نے بھیا کو مِرے زہر پِلایا
کس طرح بچے گا اسدُ اللہ کا جایا

بس ہوگیا معلوم کہ ساماں ہیں سفر کے
دیکھو تو لگن بھر گیا ٹکڑوں سے جگر کے

Presented by www.ziaraat.com

شبیرؑ تڑپنے لگے دستار پٹک کر
نزدیک تھا دَم تَن سے نکل جائے پھڑک کر
بہنیں جو برادر کے لئے روئیں بِلک کر
نالے تھے کہ سینوں پہ گری برق کڑک کر

زینبؑ کا یہ نوحہ تھا کہ یہ کیا ہُوا لوگو
ماں جایا مِرا بیکس و تنہا ہُوا لوگو

قاسمؑ کا بھی ننھا سا گریبان پھٹا ہے
حیدرؑ کے محبّوں میں بھی اک حشر بپا ہے
دشمن بھی تڑپتے ہیں وہ فریاد و بکا ہے
تابوتِ حسنؑ روضۂ احمدؐ کو چلا ہے

ماتم میں نہیں ہوش بجا اب تو کسی کے
عمّامہ نہیں سَر پہ حسینؑ ابنِ علیؑ کے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

Presented by www.ziaraat.com

ہمراہ ہیں انصارؓ و مہاجرؓ بھی کھلے سَر
زینبؑ بھی ہیں کلثومؑ بھی اوڑھے ہوئے چادر
ناگاہ پکاری کوئی ہی ہی یہ تڑپ کر
اے اقیو ، رحم کرو میرے پسر پر
میت پہ سُنے ہیں یہ ستم چرخِ کہن کے
اب تیر برستے ہیں جنازے پہ حسنؑ کے

ہاں دوستو یہ وقت ہے اندوہ و محن کا/نسیمؔ امروہوی

شاہدؔ جعفر

توؑ نفسِ خدا ہے کہ نصیریؔ کا خدا ہے
اِس رمز کو سمجھا نہ کسی نے بھی ابھی تک

Presented by www.ziaraat.com

دشمن معاویہ ہُوا شاہِ حسنؑ کا جب

دشمن معاویہ ہُوا شاہِ حسنؑ کا جب
ساکت وہ چند روز رہا پھر کیا غضب
مَروان تھا مدینے کا حاکم ، عَدوئے رب
بھجوایا اُس کو زہر ، لکھے واقعات سب
تاکید کی کہ بُغض ہے شبرؑ کی ذات سے
کِھلوادے زہر ، دخترِ اَشعَث کے ہاتھ سے

اِس قہر کا وہ زہر تھا ، آفت کا تھا اثر
دَم بھر میں ٹکڑے ٹکڑے ہُوا شاہؑ کا جگر
غل پڑ گیا حسنؑ کا زمانے سے ہے سفر
حیدرؑ کا سبز پوش تڑپتا ہے فرش پر
زہراؑ کی بیٹیوں پہ مصیبت پھر آئی ہے
گھر لُٹ رہا ہے عازمِ فردوس بھائی ہے

Presented by www.ziaraat.com

چلّاتے تھے حسینؑ کہ ہے ہے ہُوا یہ کیا
زینبؑ پکارتی تھی ارے کس نے کی دَغا
ناگاہ طشت ، سبطِ نبیؐ نے طلب کیا
تے ہوگئی شروع اذیت ہوئی سِوا

افسوس یہ سلوک ، شہِؑ نیک خُو کے ساتھ
گرِنے لگے کلیجے کے ٹکڑے لہو کے ساتھ

غش میں حسنؑ تھے ہوگئے ہُشیار ناگہاں
پھیلائے ہاتھ آنکھوں سے آنسو ہوئے رَواں
شبیرؑ لپٹے سینے سے کرتے ہُوئے فُغاں
یوں دونوں مل کے روئے کہ محشر ہُوا عیاں

بیتاب سب کے دل ہوئے دردِ جُدائی سے
شبرؑ نے رازِ دل جو کہا چھوٹے بھائی سے

Presented by www.ziaraat.com

بعد اُس کے کلمہ پڑھنے لگے شاہِؑ نیک نام
دیکھا رُخِ حسینؑ کو اور ہوگئے تمام
سَر بی بیوں نے کھول دیئے کہہ کے یا امامؑ
میّت کے گرِد ، اہلِ حرم کا تھا اِژدِہام
یثرِب نے خاک اُڑائی کہ بستی اُجڑ گئی
قاسمؑ کے رُخ پہ گرد ، یتیمی کی پڑ گئی

سامانِ دفن پانچویں معصومؑ نے کیا
غسل و کفن برادرِ مَسموم کو دِیا
کپڑے نئے پہن چکا جب نورِ کبریا
سَر پیٹنے لگے حرمِ شاہِؑ اوصیاء
غُل تھا حسنؑ جماعتِ سادات سے چلے
شبیرؑ گھر سے بھائی کا تابوت لے چلے

Presented by www.ziaraat.com

چاہا نبیؐ کے روضے میں ہو مرقدِ حسنؑ
روکا مخالفوں نے ہوئے بڑھ کے طعنہ زن
شبرؑ کا جانشیں جو ہُوا اُن سے ہم سخن
برسائے تیر ظالموں نے اُس پہ دفعتاً
تابوتِ مجتبیٰؑ سے وہ ناوک گزر گئے
غیظ آگیا حسینؑ کو لیکن ٹھہر گئے

یاد آگئی وصیتِ مقتولِ بے گناہ
واں سے جنازہ لے کے بقیعہ میں آئے شاہؑ
پڑھ کر نماز رونے لگے فدیہٗ الٰہ
کھودی گئی لحد تو کیا سب نے شورِ آہ
پیوست تھے جنازۂ شاہِؑ زمن میں تیر
ہاتھوں پہ لاش اُٹھائی تو نکلے کفن میں تیر

Presented by www.ziaraat.com

ڈوبا زمیں میں چاند پیمبرؐ کا ناگہاں
روحِ رسولؐ کرنے لگی نالہ ٔ و فغاں
بیٹے پہ صدقے ہونے کو نکلی لحد سے ماں
پہنچے نجف سے حیدرِؑ کرار نوحہ خواں

تربت میں والدین سے عزلت گزیں ملا
دلبندِ بوترابؑ کو فرشِ زمیں ملا

دشمن معاویہ ہُوا شاہِ حسنؑ کا جب

Presented by www.ziaraat.com

پڑا ہے غش میں حسینؑ غریب کا جانی

پڑا ہے غش میں حسینؑ غریب کا جانی
مَنا رہے ہیں خوشی ظلم و جَور کے بانی
دمِ نماز جو چونکا یہ حیدرِؑ ثانی
وضو کے واسطے اُٹھ کر طلب کیا پانی

جو پانی آیا تو منہ آنسوؤں سے دھونے لگے
پھری نگاہوں میں بابا کی پیاس ، رونے لگے

تڑپ کے دل نے کہا ہائے سیدِ خوشخو
یہی تو ہے نہ مِلا تین دن جو بہرِ وضو
اِسی کی چاہ میں کوثر کو چل بسے مہرو
اِسی کی واسطے عمو کے کٹ گئے بازو

یہی تو وہ ہے جو بے شِیر نے نہ پایا تھا
اِسی کو مانگ کے گردن پہ تِیر کھایا تھا

Presented by www.ziaraat.com

غرض کہ آئے مصلّے پہ اور پڑھی وہ نماز
کہ جس کے بعد تھی حدِّ وصالِ ناز و نیاز
ہر ایک ذکر طویل اور ہر اک سجود دراز
پکارتی تھی یہ روحِ حسینؑ سجدہ نواز
مجھے بھی ناز ہے جس پر یہی وہ طاعت ہے
یہ آخری مرے سجادؑ کی عبادت ہے

ہوئی تمام جو آخر نمازِ جانِ رسولؐ
دعاؑ و حمد کے لب چومتا تھا حُسنِ قبول
دیا جو شکر کے سجدے کو حق کی یاد میں طول
تو ایک عصر کا یاد آیا سجدۂ مقبول
اُٹھے جو روتے ہوئے کُوچ کر گئے سجادؑ
کہا حسینؑ حسینؑ اور مر گئے سجادؑ

پڑا ہے غش میں حسینؑ غریب کا جانی

Presented by: www.ziaraat.com

اُٹھائی دوڑ کے باقرؑ نے لاش رو رو کر
تمام بی بیاں ماتم میں پیٹنے لگیں سَر
محلّۂ بنی ہاشم میں غل مچا گھر گھر
اُٹھا جہاں سے عزادارِ سبطِ پیغمبرؐ
چُھٹا وہ آلؑ سے جو آسرا تھا غربت کا
بجھا چراغ، شہِؑ کربلا کی تربت کا

نبیؐ و حیدرؑ و زہراؑ کی روح ہے ناشاد
حسینؑ کا ہے یہ نوحہ کہ ہائے اے سجادؑ
بتولؑ کہتی ہیں رو رو کے، یا خدا فریاد
سہے گی دہر میں کیا کیا ستم مِری اولاد
جفا سے قتل کیا جبر و قہر سے مارا
مِرے مریض کو ظالم نے زہر سے مارا

پڑا ہے غش میں حسینؑ غریب کا جانی / نسیمؔ امروہوی

Presented by www.ziaraat.com

جب عابدؑ بے کس کو پیامِ اَجل آیا

جب عابدؑ بے کس کو پیامِ اَجل آیا
دنیائے دغا باز کی نیّت میں بَل آیا
وہ زہر دیا جس سے سکوں میں خلل آیا
مانندِ حسنؑ کٹ کے کلیجہ نکل آیا
ظالم نے مریضِ شہِؑ دلگیر کو مارا
شبرؑ کی طرح دلبرِ شبیرؑ کو مارا

اولادِ پیمبرؐ پہ مصیبت کا یہ دن ہے
پیاسے کے عزادار کی رحلت کا یہ دن ہے
مظلوم کے دِلبر کی شہادت کا یہ دن ہے
عاشور کے بعد اور مصیبت کا یہ دن ہے
اِس غم سے جگر چاک ہے زہراؑ و نبیؐ کا
اُٹھتا ہے عزادار حسینؑ ابن علیؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

وہ زہر سے دَم عابدؑ بیکس کا اُکھڑنا
سجادِ دل افگار کا باقرؑ سے بچھڑنا
بگڑی ہوئی تقدیر غریبوں کی بگڑنا
اُجڑا ہوا گھر فاطمہؑ زہرا کا اُجڑنا

ویراں ہُوا دربار ولی ابنِ ولی کا
بجھتا ہے چراغ آج حسینؑ ابنِ علیؑ کا

القصہ وضو کرکے مصلّے پہ جب آئے
دہشت سے بدن کانپ گیا اشک بہائے
سجّادے پہ سجادؑ پسینے میں نہائے
ہلِ ہلِ گیا گردوں جو لبِ پاک ہِلائے

آواز یہ آتی تھی شہِؑ کرب و بلا کی
یہ طاعتِ آخر ہے مِرے زینِ عبا کی

Presented by www.ziaraat.com

وہ نصف شب اور راضیٔ تقدیر کا سجدہ
نورِ نظرِ کشتۂ شمشیر کا سجدہ
پیغامِ اَجل تھا کہ وہ دلگیر کا سجدہ
جس طرح کہ عاشور کو شبیرؑ کا سجدہ
اُٹھے جو مصلّے سے تو غش کر گئے سجادؑ
ہے ہے مِرے بابا کہا اور مر گئے سجادؑ

جب عابدِؑ بے کس کو پیامِ اَجل آیا/نسیمؔ امروہوی

زاہدؔ نقوی

زاہدؔ میں یہاں نادِ علیؑ پڑھتا ہوں دل میں
آواز پہنچ جاتی ہے عباسِؑ علیؑ تک

Presented by www.ziaraat.com

بال بکھرا دیں غلامانِ رسولِ دوجہاں

بال بکھرا دیں غلامانِ رسولؐ دو جہاں
باقرِ علم کی رحلت کا سُناتا ہوں بیاں
تھا جو زید ابنِ حسن مسندِ جدّ کا خواہاں
مل گیا جا کے خلیفہ سے شقیؑ دوراں

شام سے خوب یہ سوغات وہ پُر فن لایا
نذر کو زہر بھرے زِین کا توسَن لایا

جیسے ہی رخش پہ اسوار ہوئے شاہؑ زمن
اثرِ زہر سے مُرجھانے لگا گُل سا بدن
بولی قسمت کہ نواسے کو مِلا اِرثِ حسنؑ
دفعتاً کانپ گیا بنتِ نبیؐ کا مدفن

آئی آواز کہ پھر خستہ جگر کو لُوٹا
چرخ نے پھر مِرے شبیرؑ کے گھر کو لُوٹا

Presented by www.ziaraat.com

زِمّنِ پُر زہر سے اُترے تو چڑھا تن پہ وَرم
بولے جعفرؑ سے کہ بچنے کے نہیں ہیں اب ہم
سُن کے یہ گھر میں مچا حشر ، ہُوا وہ ماتم
صورتِ زینبؑ و کلثومؑ تڑپتے تھے حرم
شور تھا خَلق سے مولائے زَمن جاتے ہیں
آج پھر فاطمہؑ کے گھر سے حسنؑ جاتے ہیں

تیسرے دن جو کیا زہر نے حد درجہ نڈھال
بولے یہ جعفرِؑ صادق سے کہ اے وارثِ آلؑ
عازمِ خُلد ہے یہ عبدِ خدائے مُتعال
اب مِرا جامۂ احرام نکالو مِرے لال
اِسی چادر کا کفن مجھ کو پہنانا بیٹا
پاس بابا کے مِری قبر بنانا بیٹا

Presented by www.ziaraat.com

حشر برپا ہے مدینے میں قیامت ہے قریب
باقرِ علمِ نبیؐ کا دمِ رحلت ہے قریب
فاطمہؑ پیٹتی ہیں سر کو وہ آفت ہے قریب
روحِ شبیرؑ تڑپتی ہے شہادت ہے قریب
کنبہ رونے کے لئے آلؑ کے گھر آ پہنچا
اثرِ زہرِ دغا تا بہ جگر آ پہنچا

لو یہ کون آئے کہ رویت کو دم آنکھوں میں رُکا
کس کی تسلیم کو یہ ہاتھ اُٹھا باقرؑ کا
کون یہ بی بی ہیں کرتی ہوئی آئیں جو بکا
گھر میں سب رونے لگے آلؑ میں کہرام مچا
شبرؑ و حیدرؑ و زہراؑ و نبیؐ روتے ہیں
اپنے پوتے کو حسینؑ ابنِ علیؑ روتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

غُل مدینے میں ہُوا ہائے سِدھارے باقرؑ
اُٹھ گئے گلشنِ ہستی سے ہمارے باقرؑ
بستۂ طوق و سَلاسِل کے دُلارے باقرؑ
روحِ شبرؑ کا ہے نوحہ مرے پیارے باقرؑ

زہر کس چال سے غدار نے بھیجا افسوس
کَٹ گیا میری طرح تیرا کلیجہ افسوس

مادرِ جعفرؑ صادق تھیں بکھیرے ہوئے بال
بَین کرتے تھے تڑپ کر حرمِ نیک خصال
بی بیاں دیتی تھیں پُرسہ جو بصد رنج و ملال
روتے تھے وہ جنہیں عاشور کا معلوم تھا حال

پُرسہ جو دیتے وہ مقتل میں پڑے سوتے تھے
طفل تک سَیلیوں کے ڈر سے نہیں روتے تھے

بال بکھرا دیں غلامانِ رسولِ دوجہاں / شمیمؔ امروہویؒ

Presented by www.ziaraat.com

حشر برپا ہے مدینے میں قیامت ہے قریب

حشر برپا ہے مدینے میں قیامت ہے قریب
باقرِؑ علمِ نبیؐ کا دمِ رحلت ہے قریب
فاطمہؑ پیٹتی ہیں سر کو وہ آفت ہے قریب
روحِ شبیرؑ تڑپتی ہے شہادت ہے قریب
کنبہ رونے کے لئے آلؑ کے گھر آپہنچا
اثرِ زہرِ دغا تا بہ جگر آپہنچا

لو یہ کون آئے کہ رویت کو دم آنکھوں میں رُکا
کس کی تسلیم کو یہ ہاتھ اُٹھا باقرؑ کا
کون یہ بی بی ہیں کرتی ہوئی آئیں جو بکا
گھر میں سب رونے لگے آلؑ میں کہرام مچا
شبرؑ و حیدرؑ و زہراؑ و نبیؐ روتے ہیں
اپنے پوتے کو حسینؑ ابنِ علیؑ روتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

غل مدینے میں ہُوا ہائے سدھارے باقرؑ
اُٹھ گئے گلشنِ ہستی سے ہمارے باقرؑ
بستۂ طوق و سلاسل کے دُلارے باقرؑ
روحِ شبرؑ کا ہے نوحہ مرے پیارے باقرؑ
زہر کس چال سے غدار نے بھیجا افسوس
کٹ گیا میری طرح تیرا کلیجہ افسوس

مادرِ جعفرؑ صادق تھیں بکھیرے ہوئے بال
بَین کرتے تھے تڑپ کر حرمِ نیک خصال
بی بیاں دیتی تھیں پُرسہ جو دَمِ رنج و ملال
روتے تھے وہ جنہیں عاشور کا معلوم تھا حال
پُرسہ جو دیتے وہ مقتل میں پڑے سوتے تھے
طفل تک سیلیوں کے ڈر سے نہیں روتے تھے

Presented by www.ziaraat.com

دفن کر کے جو بقیع سے پھرے اہلِ عزا
مرقدِ حضرتِ باقرؑ سے اُٹھا شورِ بکا
روئے یہ کہہ کے گلے مِل کے شہِؑ کرب و بلا
میرے اصغرؑ کے بھتیجے تری گردن کے فدا

اثرِ ظلم گلے سے یہ عیاں ہے اب تک
رَسَنِ ظلم سے چھلنے کا نشاں ہے اب تک

حشر برپا ہے مدینے میں قیامت ہے قریب / نسیمؔ امروہوی

علمدار حسین اسلمؔ

کون تھا بعدِ شہِؑ دیں جو بجھاتا آکر
آگ دامانِ سکینہؑ کی بھڑکتی ہی رہی
بوند پانی کو ترستی رہی اولادِ رسولؐ
اور کربل کی زمیں آگ اُگلتی ہی رہی

Presented by www.ziaraat.com

قولِ صادق ہے سُنیں دل سے غلامانِ حسینؑ

قولِ صادق ہے سنیں دل سے غلامانِ حسینؑ
جو بھی غم میں مرے دادا کے کرے شیون و شین

یا رُلانے کو پڑھے حالِ امامِ کونین
یا ہو صورت سے یہ اظہار کہ دل ہے بے چین

اجرِ عرفانِ امامت بہ یقیں بخشیں گے
میرے نانا اُسے فردوسِ بریں بخشیں گے

اِس روایت کا محبّوں میں ہُوا جب چرچا
جا بجا ہونے لگی مجلسِ شبیرؑ بپا

اپنی کفشوں کو جہاں چھوڑتے تھے اہلِ عزا
بیٹھ جاتے تھے وہاں چپکے سے آکر مولاؑ

بارہا دیکھے گئے بزم میں غم خواروں کی
صاف کرتے ہوئے نعلین ، عزاداروں کی

Presented by www.ziaraat.com

اِن مجالس کے جو منصور کو پہنچے اخبار
جذبۂ قتلِ شہِ پاک ہُوا پھر بیدار
جلوہ گر آپ تھے اک حجرے میں اور چند انصار
آگ لگوادی وہاں چاروں طرف سے اک بار
پڑ گیا غُل پسرِ صاحبِ معراج جلا
ہائے گھر فاطمہؑ کا تیسری بار آج جلا

آگ بجھ جانے کی حاکم نے خبر جبکہ سنی
مشتعل آتشِ بُغض اور ہوئی اور ہوئی
شہؑ کو انگورِ سَم آلود کی ڈالی بھیجی
چند دانے جو کئے نوش قیامت آئی
خون کے ساتھ رَگوں میں صفتِ سَیل گیا
کُل بدن میں اثرِ زہرِ دَغا پھیل گیا

Presented by www.ziaraat.com

سب عزیزوں کو کیا بہرِ وصیت جو طلب
نزع کا وقت تھا منہ دیکھ کے رونے لگے سب
شہؑ نے فرمایا کہ ہم خلق سے جانے کو ہیں اب
تم کو ملحوظ رہے طاعتِ خالق کا ادب
بس یہی سب کی معاون سرِ محشر ہوگی
یہ قضا کی تو شفاعت نہ میسر ہوگی

دوسرے یہ کہ رہے یاد مرے جد کی عزا
غمِ شبیرؑ میں جی کھول کے روتے رہنا
دیکھ کر موسیٰ کاظمؑ کی طرف پھر یہ کہا
الفراق اے مرے دلدار، خدا کو سونپا
لو بتولؑ آئیں رسولؐ الثقلین آ پہنچے
وہ علیؑ آئے وہ شبرؑ وہ حسینؑ آ پہنچے

Presented by www.ziaraat.com

اَلسّلام اے مِرے ناناؐ مِرے دادا میں فدا
اَلسّلام اے مِری دادی جگرِ خیرؐ ورا
اَلسّلام اے ہدفِ غم ، حسنؑ سبز قبا
اَلسّلام اے شہِ مظلوم ، غریبُ الغربا
کہہ کے یہ اُٹھ گئے دنیا سے ہمارے جعفرؑ
ہائے شبیرؑ کہا اور سدھارے جعفرؑ

فاطمہؑ رو کے پکاریں مِرے پیارے بیٹے
بات بھی کرنے نہ پائے کہ سِدھارے بیٹے
تھا مِرے لال کا غم ، دَم سے تمہارے بیٹے
مجلسیں ہوں گی بپا کس کے سہارے بیٹے
لو غش آتا ہے سنبھالو مجھے سونے والے
الوداع اے مِرے مظلوم کے رونے والے

قول صادق ہے سُنیں دل سے غلامانِ حسینؑ / شمیمؔ امروہوی

Presented by www.ziaraat.com

قتلِ کاظمؑ کا دیا حکم جو عباسی نے

قتلِ کاظمؑ کا دیا حکم جو عباسی نے
سَر کھلے روضۂ اقدس سے پیمبرؐ نکلے
مرتضیٰؑ آئے تڑپ کر نجفِ اشرف سے
بال بکھرائے خلیفہ کے محل میں پہنچے
خواب میں اُس نے شہِؑ عُقدہ کشا کو دیکھا
اور روتے ہوئے محبوبِؐ خدا کو دیکھا

نیم خوابی میں محمدؐ کی سنی یہ فریاد
کیا یہی میری رِسالت کا صلہ ہے جلّاد
ہو چکا ظلم سے اُمت کے مِرا گھر برباد
کب تک آخر یہ ستم جھیلے گی میری اولاد
راحتیں سارے زمانے کی، زمانے کے لئے
رہ گئی آل مِری ٹھوکریں کھانے کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

ظلم کیا کیا مِری زہراؑ پہ ہُوا ، صبر کیا ×
سَر پہ حیدرؑ کے چلی تیغِ جفا ، صبر کیا
میرے شبرؑ کو دیا زہرِ دغا ، صبر کیا
میرے شبیرؑ کا سَر کاٹ لیا ، صبر کیا
کیا اِسی اَجر کے قابل تھی ہدایت میری
سَرِ بازار پھِرائی گئی عترت میری

تنگ و تاریک وہ حُجرہ وہ محمدؐ کا قمر
روشنی کا نہ جہاں دَخل ، ہَوا کا نہ گُزر
کبھی ہوتی تھی نہ شام اَور نہ آتی تھی سحر
کُلفتیں شام کے زندانِ جفا سے بڑھ کر
واں ستم چند گرفتاروں پہ بَٹ جاتے تھے
یہاں سب ایک ہی قیدی پہ ستم ڈھاتے تھے

Presented by www.ziaraat.com

بے کسی اُن کی رقم کرتے ہیں یوں ابنِ حجر
زہرِ بیداد سے مارا گیا جانِ شبرؑ
تین دن فرش پہ تڑپا یہ محمدؐ کا جگر
بیڑیاں پہنے ہوئے قید سے نکلا مر کر
کلمہ گو بیٹھے رہے دفن کو حمال آئے
پُلِ بغداد پہ لاشے کو یوں ہی ڈال آئے

اور بھی حکمِ ستم گار سے ڈھایا یہ غضب
ایک تختے پہ رکھا لاشۂ سلطانِؑ عرب
کھینچتے پھرتے رہے کوچہ بہ کوچہ اُسے جب
فاطمہؑ رو کے پکاریں یہ بصد رنج و تعب
ہائے تاریک ہے اب سارا جہاں نظروں میں
پھر گیا لاشۂ مسلمؑ کا سماں نظروں میں

قتلِ کاظمؑ کا دیا حکم جو عباسی نے

Presented by www.ziaraat.com

شورِ غُل سُن کے سلیمانؒ محل سے نکلا
حال تب موسیٰ کاظمؑ کی شہادت کا سُنا
اپنے بیٹوں کو ندا دی کہ ارے تکتے ہو کیا
چھین لو لاشۂ مولائےؑ غریبُ الغربا
جان پَر کھیل کے تب اُس کے جگر بَندوں نے
لے لیا کاندھوں پہ تابوت کو فرزندوں نے

شیر جو ٹوٹ پڑے بھاگ گئے دشمنِ رب
کی سلیمانؒ نے مُنادی کہ غُیورانِ عرب
ہائے مارا گیا وہ شاہؑ بصد رنج و تَعب
جس کے نانا ہیں نبیؐ موسیٰ کاظمؑ ہے لقب
سُن کے یہ آہوں کے نعرے جِگروں سے نکلے
سَر کُھلے شہؑ کے عزادار گھروں سے نکلے

Presented by www.ziaraat.com

غسلِ میّت کو جو تختے پہ اُتارے گئے شاہؑ
زیرِ ملبوس تھی زندان کی سختی ہمراہ
ہائے وہ طوقِ گراں اور وہ زنجیریں آہ
جسمِ مردہ کے یہ زیور ہیں شقاوت کے گواہ
لوگ کہتے تھے مسلماں وہ شقی کیسا ہے
جس نے زنجیروں میں لاشے کو جکڑ رکھا ہے

لاش، تُربت میں اُتاری تو بصد شَیون و شَین
کسی بی بی نے کہا ہائے مِرے نورُ العین
اُس کو دیکھا نہ کسی نے بھی سُنے سب نے یہ بَین
اے مِرے کاظمِ مظلوم، عزادارِ حسینؑ
یاد میں پیاسوں کی منہ اشکوں سے دھونے والے
الوداع اے مِرے شبیرؑ کے رونے والے

قتلِ کاظمؑ کا دیا حکم جو عباسی نے /شمیمؔ امروہوی

Presented by www.ziaraat.com

وارثِ صابر و شاکر تھے جو راضی بہ رِضا

وارثِ صابر و شاکر تھے جو راضی بہ رِضا
موت سے تھے نہ ہراساں نہ غمِ زہرِ جفا
پھر بھی احساس کا غربت کے عجب عالم تھا
یاد آتا تھا غریبُ الوطنی میں کیا کیا
کبھی شبیرؑ کے روضے پہ نظر جاتی تھی
کان میں ہائے حسینا کی صدا آتی تھی

کبھی دادا کے نجف میں تھا کلیجہ پامال
کبھی دادی کے بقیع کی جُدائی میں نڈھال
کبھی بغداد میں بابا کی لحد پر بے حال
کبھی روضے سے پیمبرؐ کے بچھڑنے کا مَلال
در و دیوارِ مدینہ کبھی یاد آتے ہیں
ہائے نانا کا وطن کہہ کے تڑپ جاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

شکل دیکھی تھی نہ پردیس میں جس بیٹے کی
اُس کی تصویر بھی رہ رہ کے جگر مَلتی تھی

دل میں ارماں تھے نگاہوں میں غمِ مایوسی
موت شہ رگ کے قریب آور بہت دور تھی

یادِ فرزند ، دلِ زار کو بَرماتی تھی
جیسے صغراؑ شہِ مظلوم کو یاد آتی تھی

دھیان آتا تھا کبھی کرب میں اُس خواہر کا
صورتِ زینبؑ کبریٰ تھی جو بھائی پہ فدا

سوچتے تھے کہ وہ ہوتیں تو یہ اُن سے کہتا
ابھی کمسن ہے بھتیجا اِسے تم کو سونپا

سرپرست اِس کی تمہی میری جگہ پَر اب ہو
یہ سمجھنا کہ یہ سجادؑ ہے تم زینبؑ ہو

Presented by www.ziaraat.com

اِن خیالاتِ غم انگیز میں پیہم جو گھرے
اشک آنکھوں سے بہے رِیشِ مبارک پہ گرے
کوفہ و شام کے بازار نگاہوں میں پھرے
موت نے تھام لیئے تارِ رگِ جاں کے سرے
چل بسے گلشنِ ہستی سے ہمارے مولا
شہؑ کو روتے ہوئے دنیا سے سدھارے مولا

یاں ہُوا فاطمہؑ کا لال عجم میں مسموم
اور وہاں کب سے مدینے میں بہن تھی مغموم
گو عزیزوں میں ہو ظاہر کا تعلق معدوم
دل کو ہو جاتا ہے سب حال کہیں سے معلوم
مضطرب تھی غمِ فرقت کے سفینے میں بہن
طُوس میں بھائی تڑپتا تھا مدینے میں بہن

وارثِ صابر و شاکر تھے جو راضی بہ رِضا / نسیمؔ امروہوی

Presented by www.ziaraat.com

تھا وہی عالَمِ غربت میں رِضاؑ کا عالَم

تھا وہی عالَمِ غربت میں رِضاؑ کا عالَم
کربلا میں جو شہِؑ کرب و بَلا کا عالَم
وہی تسلیم وہی صبر و رِضا کا عالَم
وہی تسبیح وہی ذکرِ خدا کا عالَم

نقشِ توحید کو اِس طرح مِٹایا جائے
زہر اور ساقیٔ کوثر کو پِلایا جائے

گو بہت دُور وطن سے تھے حسینؑ ابنِ علیؑ
تھا نہ غم خوار بھی اُن کا دَمِ آخر کوئی
رونے والے تو مگر اُن کے تھے موجود کئی
سَر کھلے ہی سہی مقتل میں بہن تھی تو سہی

تھا یقیں غم میں مِرے جان کو کھوئے گی بہن
فاطمہؑ لاش پَر اور ناقے پہ روئے گی بہن

Presented by www.ziaraat.com

کشتۂ زہر زمانے میں حسنؑ بھی تھے مگر
نزع میں زانوئے شبیرؑ پہ تھا اُن کا سَر
بہنیں تسکین کو موجود ، تسلی کو پسر
اپنے سب اہلِ وطن ، اپنے عزیز ، اپنا گھر
یاں وطن دُور ، بہن ہے نہ کوئی بھائی ہے
نزع کا وقت ہے اور عالَمِ تنہائی ہے

اِن خیالاتِ غم انگیز میں پیہم جو گھرے
اشک آنکھوں سے بہے ریشِ مبارک پہ گرے
کوفہ و شام کے بازار نگاہوں میں پھرے
موت نے تھام لئے تارِ رگِ جاں کے سِرے
چَل بسے گلشنِ ہستی سے ہمارے مولاؑ
شہؑ کو روتے ہوئے دنیا سے سِدھارے مولاؑ

تھا وہی عالَمِ غربت میں رِضاؑ کا عالَم

Presented by www.ziaraat.com

قید میں مولا تقیؑ شام و سحر روتے تھے

قید میں مولا تقیؑ شام و سحر روتے تھے
روکتے بھی تھے نگہبان مگر روتے تھے
یادِ شبیرؑ میں جب پیٹ کے سر روتے تھے
در و دیوار کا پھٹتا تھا جگر روتے تھے

مرتے مرتے بھی زباں پر شہِ صفدرؑ ہی رہے
مدتِ قید میں عابدؑ کے برابر ہی رہے

اِن کے رونے سے ہزاروں کا جگر نرم ہُوا
معتصم پہلے ہی جلتا تھا، پر اب اور جلا
مِل کے دربان سے آخر وہ اُنہیں زہر دیا
جس کے پیتے ہی کلیجے میں گڑا تیرِ قضا

کچھ وصیت کے بھی لکھنے کی نہ مہلت پائی
قید میں وارثِ کاظمؑ نے شہادت پائی

Presented by www.ziaraat.com

کون زندان میں اپنا تھا جو اُن کو روتا
بے کسی لاشۂ مظلوم پہ کرتی تھی بکا
نو بزرگ آپ کے فردوس میں کرتے تھے عزا
ایک بی بی کی یہاں آئی یہ پُر درد صدا

لاش پر رونے کو بیٹا ، نہ کوئی بھائی ہے
ہائے بچّے تجھے غربت میں اَجل آئی ہے

یاں نہ مادر ہے ، نہ بی بی ہے ، نہ بیٹی ، نہ بہن
لاش کو ڈھانکنے والا ، نہ کوئی مرد ، نہ زن
اب یہ زنداں کے نگہباں کا ہے دل دوز سخن
تھا وہ طفلِ مدَنی جس نے دِیا غسل و کفن

سب نے دیکھا کہ وہ یوں پیٹ کے سَر روتا ہے
جس طرح باپ کے ماتم میں پسر روتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

قبرِ اطہر میں اُتاری گئی جب نعشِ امامؑ
نور سے ہوگئی روشن لحدِ پاک ، تمام
پھر کیا رو کے کہیں سے اُسی بی بی نے کلام
رونے والے مِرے شبیرؑ کے تجھ پر ہو سلام

خُلد سے سارے بزرگوں کو یہاں لائی ہے
دفن کرنے تِری میت کو بتولؑ آئی ہے

قید میں مولا تقیؑ شام و سحر روتے تھے / نسیمؔ

(بشکریہ نعت و سلام خواں سیّد ارشاد علی)

برقؔ زیدی

تقسیم کی گئی ہے زکوٰۃ اُسؑ کے نور کی
سیارگانِ چرخ کے بھی خاندان میں

میر رضی میرؔ

اب اِس سے بڑھ کے شرف آدمی کا کیا ہوگا
رُکی ہوئی ہے قیامت " اک آدمیؑ " کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

قید ہو کے جو چلے شہرِ مدینہ سے تقیؑ

قید ہو کر جو چلے شہرِ مدینہ سے تقیؑ
ظالموں کو تھا یہ ڈر راہ میں روکے نہ کوئی
لے چلے باندھ کے زنجیروں میں جلدی جلدی
جدؐ کے روضے پہ یہ کہنے کی بھی فرصت نہ ملی

دشمنِ جاں ہوئی ، بے وجہ خدائی نانا
ظلم تو دیکھئے اُمّت کی دُہائی نانا

بِضعۂ قلبِ پیمبرؐ کی لحد سے گزرے
یاس سے دیکھتے شبرؑ کی لحد سے گزرے
رو دیئے عابدِؑ مضطر کی لحد سے گزرے
آہ کی باقرؑ و جعفرؑ کی لحد سے گزرے

آخری بار زیارت کی اجازت نہ ملی
اِن مزاروں سے بھی رخصت کی اجازت نہ ملی

Presented by www.ziaraat.com

تھا وہ ذِی الحج کا مہینہ کہ ہُوا جب یہ ستم
غم یہ تھا اب کی محرم میں کہاں ہوں گے ہم
قید میں بزم بپا کر کے منائیں گے جو غم
طوق گردن میں ہے کس طرح کریں گے ماتم
یہ شقی لاکھ ہمیں رونے پہ ایذا دیں گے
اپنے دادی کو تو ہر حال میں پُرسا دیں گے

راہ میں تھے کہ محرم کا پڑا چاند نظر ×
دل پہ وہ چوٹ لگی شمر کا جیسے خنجر
آ گیا یاد وہ مظلوم ، وہ کنبہ ، وہ سفر
دیکھ کر چاند وہ صابر کی دعا رو رو کر
راہ میں اپنی یہ توفیق عطا کر یارب
تجھ پہ قربان ہو پہلے مِرا اکبرؑ یارب

Presented by www.ziaraat.com

روتے روتے کبھی بندھتی تھی جو اُن کی ہچکی ×
جاگ اُٹھتے تھے غم انگیز صدا سُن کے شقی
ظلم ڈھاتے تھے کچھ ایسا کہ تڑپتے تھے تقیؑ
تازیانوں سے کبھی اور سِنانوں سے کبھی
صبر سے ظلم یہ سب کشتۂ غم سہتا تھا
آنکھ سے اَشک ، تو پہلو سے لہو بہتا تھا

راستے بھر یوں ہی کرتے ہوئے مظلوم کو یاد
تھی محرم کی نویں جبکہ یہ پہنچے بغداد
تنگ زنداں میں ہوئے قید ، مثالِ سجادؑ
آئی زہراؑ کی صدا میرے تقیؑ جوادؑ
میں تیرے ساتھ ہوں کل شام کو پھر آؤں گی
کربلا میں کبھی بغداد میں رہ جاؤں گی

Presented by www.ziaraat.com

شبِ عاشور تھی وہ فرض تھی شب بیداری
رات بھر اشک رہے دیدۂ تر سے جاری
تھا کبھی پیاسوں کا ماتم کبھی ذکرِ باری
یادِ مظلوم میں وہ رات بسر کی ساری
صبح جب سوئے فلک آنکھ اُٹھا کے دیکھا
تیس کُشتوں کو مصلّے پہ تڑپتے دیکھا

اِس قدر روئے کہ اشکوں سے مصلّیٰ ہُوا تر
کربلا ہی کے خیال آتے رہے پھر دن بھر
العطش کہتی ہے وہ چار برس کی دُختر
جاں بلب پیاس سے جھولے میں ہے ننھا سا پسر
یادِ اصغرؑ میں جو کھا کھا کے پچھاڑیں روئے
رو دیئے غیر بھی جب مار کے دھاڑیں روئے

Presented by www.ziaraat.com

کون زندان میں اپنا تھا جو اِن کو روتا
بے کسی لاشۂ مظلوم پہ کرتی تھی بکا
آٹھ معصوم تو فردوس میں تھے محوِ عزا
ایک بی بی کی یہاں آتی تھی پُر درد صدا

لاش پَر رونے کو بیٹا نہ کوئی بھائی ہے
ہائے بچے تجھے غربت میں اَجل آئی ہے

قید ہو کے جو چلے شہرِ مدینہ سے تقیؑ

مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ

یہ اجتہاد عجب ہے کہ ایک دشمنِ دیں
علیؑ سے آکے لڑے اور خطا کہیں اُس کو؟!

حکیم مومن خاں مومنؔ

مصداق ہُوا آیۂ "تبت" کا یزید
فرزندِ یدُاللہ سے بیعت مانگی؟!

Presented by www.ziaraat.com

کون سا ظلم تھا جو مولا نقیؑ نے نہ سہا

کون سا ظلم تھا جو مولا نقیؑ نے نہ سہا
بد دعا دِل میں مچلتی رہی ہونٹوں کو سیا
ایک دل سنگ خلیفہ نے مگر قہر کیا
ہائے مظلوم کو پانی نہ دیا ، زہر دیا
پاس اُس دَم کوئی ہمدرد نہ شیدائی تھا
کسمپُرسی میں عجب عالمِ تنہائی تھا

عسکریؑ روتے تھے زانو پہ رَکھے باپ کا سَر
بہرِ اِمداد برادر تھا نہ کوئی خواہر
کربلا ایسے میں آجاتی تھی جب پیشِ نظر
دل سے آتی تھی یہ آواز وہ جنگل تھا ، یہ گھر
گود میں فرقِ مطہّر ہے یہاں بابا کا
تھا وہاں جلتی ہوئی ریت پہ سَر دادا کا

Presented by www.ziaraat.com

یاں ابھی میں نے پِلایا تھا پدر کو پانی
تین دن سے وہاں پیاسا تھا نبیؐ کا جانی
یاں میسر ہے کفن ، دَفن میں ہے آسانی
ہائے بے گور و کفن لاش کی واں عریانی
پارۂ دل ہے یہاں اشک بہانے کے لیے
واں تھا بیمار پسر قید میں جانے کے لیے

اِن مناظر کے تصور میں یہ تھے محوِ بکا
ناگہاں بولے یہ گھبرا کے ہمارے مولاؑ
بہرِ تعظیم اُٹھاؤ مجھے اے ماہ لقا
خُلد سے لائے ہیں تشریف ، رسولِؐ دوسرا
ساتھ زہراؑ کے شہِؑ بدر و حنین آئے ہیں
میرے لینے کو حسنؑ اور حسینؑ آئے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

پھر اُٹھا کر سرِ پُرنور پکارے یہ امامؑ

میرے نانا مرے دادا مری دادی کو سلام

کہہ کے یہ گرِ گئے تکیئے پہ جو مولائے انام

عسکریؑ روئے تڑپنے لگیں ارواحِ کرام

پُرسہ دیتا تھا نہ کوئی ، نہ گلے ملتا تھا

پنجتنؑ روتے تھے اور عرشِ خدا ہلتا تھا

فاطمہؑ کرتی تھیں یہ بَین تڑپ کر ہر بار

میرے شبیرؑ کے پوتے تری غربت کے نثار

مثلِ شبرؑ کے جو نیلا ہے تنِ زار و نزار

وقتِ رحلت تجھے پانی بھی ملا گُل رُخسار

کب گھرانا کہیں ایسا کوئی مظلوم ہُوا

ساتواں تو مرا پوتا ہے جو مَسموم ہُوا

کون سا ظلم تھا جو مولا نقیؑ نے نہ سہا

Presented by www.ziaraat.com

جب زہر سے شہید ہوئے گیارھویں امامؑ

جب زہر سے شہید ہوئے گیارھویں امامؑ
سامرّہ والے خاک اُڑانے لگے تمام
بازار بند کر دیئے چھوڑے سب اپنے کام
ماتم میں عسکریؑ کے ہوئے محو خاص و عام

دروازۂ امامؑ پہ ایسی فُغاں ہوئی
سامرّہ میں قیامتِ صغریٰ عیاں ہوئی

جس گھر میں تھی بَنی ہوئی قبرِ علی نقیؑ
اُس میں ہی دفن لاشِ حسن عسکریؑ ہوئی
گھر گھر سے تھی بُلند صدا آہ آہ کی
انتیس سال بھی نہ ہوئی عمرِ عسکریؑ

مدفون خوب عسکریؑ بے وطن ہُوا
پیاسے حسینؑ کو نہ میسر کفن ہُوا

Presented by www.ziaraat.com

اب اِس قلق سے ہوتے ہیں ٹکڑے دل و جگر
ظلم اہلبیتؑ پر کیے اعدا نے اِس قدر
سجادؑ جیسے روئے نہ لاشِ حسینؑ پر
یونہی نہ رویا عسکریؑ کی لاش پر پسر

دُرّے اُٹھائے گرد وہاں نابکار تھے
آمادہ قتل پر یہاں بدعت شعار تھے

مولاؑ امامِ عصر ہوئے آپ تو نہاں
بچتے تو کیسے عابدؑ بیمار و ناتواں
دینا تھا اُن کو صبر و تحمل کا امتحاں
وہ کوفہ و دمشق گئے پہنے بیڑیاں

اسلام کا تھا بار مجاہد کی پشت پر
دُرّے برستے رہتے تھے عابدؑ کی پشت پر

Presented by www.ziaraat.com

مولاؑ بہت بلند ہے حضرتؑ کا مرتبہ
لیکن ہے بے مثال یہ عابدؑ کا حوصلہ
لے کر چلے جو ساتھ اسیروں کا قافلہ
دُشوار سارے مرحلوں سے تھا یہ مرحلہ
دن بَن گیا تھا رات نگاہِ امام میں
ماں بہنیں پُھپیاں ساتھ تھیں بازارِ شام میں

سجادؑ ناتواں گئے دربارِ عام میں
ایذا رَساں تھے جمع سب اِس اِژدِھام میں
اِس درجہ تابِ ضبط تھی چوتھے امامؑ میں
دفنایا خود سکینہؑ کو زندانِ شام میں
ظلم اِس قدر ہوئے تھے محمدؐ کی آلؑ پَر
رویا یزید خود بھی اسیروں کے حَال پَر

جب زہر سے شہید ہوئے گیارھویں امامؑ / ظہورؔ حارچوی

Presented by www.ziaraat.com

معتمد کا تھا زمانہ کہ ہُوا ظلم یہ آہ

معتمد کا تھا زمانہ کہ ہُوا ظلم یہ آہ
عسکریؑ زہر سے مارے گئے بے جرم و گناہ
چند لمحے بھی نہ گزرے کہ تڑپنے لگے شاہؑ
آئی زہراؑ کی یہ آواز کہ اِنا لِلّٰہ

جاں بلب ہے مِرا فرزند دُہائی بابا
مرَ کے اب قید سے کیا ہوگی رِہائی بابا

کسی پہلو مِرے بچّے کو نہیں ہے آرام
کروٹیں لیتا ہے بستر پہ تڑپ کر گلفام
آکے بالینِ حسنؑ پھر یہ کیا رو کے کلام
رونے والے مِرے شبیرؑ کے تجھ پر ہو سلام

نزع کا وقت ہے اور عالمِ تنہائی ہے
سَر ترا گود میں لینے کو بتولؑ آئی ہے

Presented by www.ziaraat.com

گھر میں اپنے تھے نظر بند جو مولائےؑ انام
دو ہی مونس تھے یہاں ایک کنیز ایک غلام
اک نگاہوں سے نہاں پانچ برس کا گلفام
اُس کو لپٹائے ہوئے سینے سے کہتے تھے امامؑ
تم کو گھر بار تمہیں عُقدہ کُشا کو سونپا
باپ رُخصت ہے مِرے لال خدا کو سونپا

آج ہے آٹھویں تاریخِ ربیعُ الاوّل
غرقِ اشکِ غمِ شبیرؑ ہیں آنکھوں کے کنول
میرے مرنے سے پڑے ماتمِ شہؑ میں نہ خلل
ہو جو غَیبت بھی تو جاری رہے یہ طرزِ عمل
جانِ زہراؑ کے لئے اشک بہانا بیٹا
ہر جگہ مجلسِ شبیرؑ میں جانا بیٹا

Presented by www.ziaraat.com

ناگہاں پیاس لگی پینے کو پانی مانگا
دوڑ کر آبِ خُنَک لائی کنیزِ مولاؑ
جام کو دیکھ کے یاد آگیا جو خشک گلا
ہائے شبیرؑ کہا اور وہیں دَم توڑا
گرِ گئے تکیئے پہ تیورا کے بس اک بار ، حسنؑ
چَل بسے پیاسے ہی ، پیاسے کے عزادار ، حسنؑ

دوستو حسبِ تمنائے امامِؑ کونین
مجلسِ غم میں ہیں مہدیؑ بھی ہمارے مابَین
دل سے آتی ہے یہ آواز بہ صد شیون و شین
السلام اے شہِؑ دیں ، منتقمِ خونِ حسینؑ
اشکِ غم نذرِ امامِ دوسَرا کرتے ہیں
تعزیت آپؑ کے بابؑا کی ادا کرتے ہیں

معتمد کا تھا زمانہ کہ ہُوا ظلم یہ آہ

Presented by www.ziaraat.com

چھٹ کر پدر سے بے کس و تنہا تھے عسکریؑ

چھٹ کر پدر سے بیکس و تنہا تھے عسکریؑ
پابندِ حکمِ خالقِ یکتا تھے عسکریؑ
حق کے وَلی تھے خَلق کے مولا تھے عسکریؑ
احساں تھا جس کا جوش وہ دریا تھے عسکریؑ

ابرِ کرم تھے بحرِ سخا تھے زمانے میں
ویسے ہی جیسے ہوتے رہے اِس گھرانے میں

بے مثل تھے جو عالمِ دِیں حُجّتِ اِلٰہ
کیا قدر جاہلوں میں ہوئی اُس کی آہ آہ
دَم بھر نہ دستِ ظلمِ عَدُو سے ملی پناہ
پردیس میں غریبِ مدینہ ہُوا تباہ

صدمے طرح طرح کے رہے ایک جان پر
آیا کسی طرح کا نہ شکوہ زبان پر

Presented by www.ziaraat.com

زندانِ شام سا تو نہیں ہے کوئی مکاں
مخصوص ہے مصیبتِ سجادؑ ناتواں
اِس طرح کی زمیں ہے کہاں زیرِ آسماں
مسکن بَلا کا گھر تھا کہ آفت کا الاماں
پیدا ہوئے تھے عقرب و مار اُس کی خاک سے
پوچھے کوئی یہ رنج و مِحَن آلِؑ پاک سے

تھا کون اِس خرابے میں غم خوارِ اہلبیتؑ
کس گھر میں تھی لُٹی ہوئی سَرکارِ اہلبیتؑ
دَم توڑتا تھا قافلہ سالارِ اہلبیتؑ
مجبور تھا پڑا ہُوا مختارِ اہلبیتؑ
بستر زمینِ سخت کا، تکیہ تھا خِشت کا
ویرانے میں اسیر تھا مالک، بہشت کا

Presented by www.ziaraat.com

موقع ملا تو زہر دیا شہؑ کو بے گناہ
لختِ دلِ رسولؐ کی حالت ہوئی تباہ
بیمار ہو کے اُٹھ نہ سکا حُجّتِ اِلٰہ
مکّار معتمد سا نہ ہوگا خدا گواہ
بھیجے طبیب اُس نے دوا کرنے کیلئے
پوشیدہ اپنا حالِ جفا کرنے کیلئے

شدت وہ تپ کی زہر کا وہ صدمۂ گراں
ایسا تھا ضعف کانپتا تھا جسمِ ناتواں
کمسن ابھی تھے حُجّتِ حق صاحبُ الزماں
تھا دوسرا برس ، کوئی کہتا ہے پانچواں
جانِ نبیؐ نے بارِ امامت اُٹھالیا
اِس کم سنی میں کوہِ مصیبت اُٹھالیا

چُھٹ کر پدر سے بے کس و تنہا تھے عسکریؑ

Presented by www.ziaraat.com

اے صاحبُ الزماںؑ یہ زمانہ الم کا ہے

اے صاحبُ الزماںؑ یہ زمانہ اَلم کا ہے
اعدا کو رنج شاہِؑ شہیداں کے غم کا ہے
دشوار ذِکر، کُشتۂ درد و اَلم کا ہے
ہم کو سہارا آپ ہی کے ایک دَم کا ہے

وردِ زباں دعا ہے ظہورِ امامؑ کی
آئے وہ دن کہ راہ کھلے انتقام کی

پہلے بتولؑ آئیں گی محشر میں بے قرار
آہوں سے کانپ اُٹھے گا جبھی عرشِ کردگار
پَر آمدِ حسینؑ ہے تصویرِ انتشار
سب قافلہ بھی ساتھ مع طفلِ شیر خوار

وہ ایک تازہ حشر وہ معصوم کا بیاں
عادل کی بارگاہ میں مظلوم کا بیاں

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ کریں گے عرصۂ محشر میں خاص و عام
حال اپنا جب کریں گے بیاں شاہِؑ تشنہ کام
اے مومنو یہ غور و تامّل کا ہے مقام
کیا کیا کہیں گے داد رسِ خَلق سے امامؑ
کعبہ میں آنا اہلِ حرم کو لئے ہوئے
جانا بَلا کے دشت میں بے حج کئے ہوئے

شورش وہ فوجِ شام کی وہ سَر زمیں اداس
شہزادیاں مدینے کی جنگل میں بے حواس
مہمانوں کی وہ دل شکنی وہ ہجومِ یاس
بچّوں کا ساتھ اور کئی دن کی بھوک پیاس
عاشور کو حسینؑ کا دل چاک ہو گیا
لاشوں کا ایک ڈھیر سَرِ خاک ہو گیا

Presented by www.ziaraat.com

روئے ہر ایک ناصر و یاور کی لاش پَر
قاسمؑ یتیمِ حضرتِ شبرؑ کی لاش پَر
لاشوں پہ بھانجوں کے برادر کی لاش پَر
بِن بیاہے نوجواں علی اکبرؑ کی لاش پَر
وہ تیرِ ظلم ، حرملۂ نابکار کا
حضرتؑ کی گود اور لہو شِیر خوار کا

اللہ سے کہے گا وہ مظلوم اپنا حال
وہ زخم کھا کے گھوڑے سے گرِنا دَمِ زوال
سینے کا درد ، شمر کی سختی ، زمین لال
پانی کا سنگ دل سے دَمِ واپسیں سوال
بے آب تیغ ، خشک گلا ، وا مصیبتا
وہ بعدِ قتل ، رنج و بَلا ، وا مصیبتا

اے صاحبُ الزماں یہ زمانہ الم کا ہے / فراستؔ زید پوری

Presented by www.ziaraat.com

سجادؑ جب دوبارہ اسیرِ جفا ہوئے

سجادؑ جب دوبارہ اسیرِ جفا ہوئے
زنجیر اور طوق میں پھر مبتلا ہوئے
روحِ رسولِؐ پاک کو صدمے سوا ہوئے
درد و الم بتولؑ کو لا انتہا ہوئے
غُل تھا کہ پھر مدینے کی بستی اُجڑتی ہے
گردن میں طوق، پاؤں میں زنجیر پڑتی ہے

القصہ جس گھڑی کہ نمایاں ہوئی سحَر
لشکر ہُوا یزید کا آمادۂ سفر
اُٹھیں وضو کو خواہرِ سلطانِ بحر و بر
فضہؑ نے جانماز بچھائی بچشمِ تر
اک دَم ملول حد سے سوا ہوتی جاتی تھیں
زینبؑ نماز پڑھتی تھیں اور روتی جاتی تھیں

Presented by www.ziaraat.com

فارغ ہوئیں دعا سے جو زینبؑ بچشمِ تر
فضہؑ کو تب بُلا کے یہ بولی وہ نوحہ گر
یاں سے بہت قریب ہے سنتی ہوں وہ شجر
خولی نے جس درخت میں باندھا تھا شہؑ کا سَر
لے چل وہاں پہ فاطمہؑ زہرا کی جائی کو
روؤں گی اُس درخت کے نیچے میں بھائی کو

روئیں بیان کرکے جو زینبؑ محالِ زار
مابینِ دشت ، ہائے حُسینا کی تھی پکار
اک باغ تھا وہاں کہ ہر اک گُل تھا جس کا خار
تھا مُہتَمِم وہاں کا تمیمِ ستم شِعار
ظلمت عیاں تھی کفر کی اُس بد خصال سے
رکھتا تھا بُغض دل میں محمدؐ کی آلؑ سے

Presented by www.ziaraat.com

پوچھا یہ اُس نے آکے قریبِ سپاہِ شَر
عورت یہ کون سی ہے جو روتی ہے اِس قدر
بولا کوئی شقی کہ تجھے کیا نہیں خبر
زینبؑ یہی ہے عاشقِ سلطانِ بحر و بَر
مدت سے سوگوارِ شہِؑ تشنہ کام ہے
یہ خواہرِ حسین علیہ السّلام ہے

سنتا تھا یہ کہ غیظ میں آیا وہ بد زباں
پہنچا قریبِ دخترِ خاتونِ اِنس و جاں
تھا آہنی جو ہاتھ میں اک بیلچہ گراں
مارا شقی نے فرق پہ زینبؑ کے ناگہاں
غش آ گیا زمین پہ تھرا کے گر پڑیں
سَر پَر لگی وہ ضرب کہ تیورا کے گر پڑیں

Presented by www.ziaraat.com

مُہلِک مَرض میں جب یہ قیامت ہوئی بپا
صدمے سے سَرد ہوگئے زینبؑ کے دست و پا
صحرا میں جنّ و انس کے رونے کی تھی صدا
پہنچیں جِناں میں خواہرِ سلطانِ کربلا
آنے لگی بکا کی صدا آسمان سے
غُل پڑ گیا کہ اُٹھ گئیں زینبؑ جہان سے

دوڑی یہ حال دیکھ کے فضہؑ بصد اَلم
دیکھا کہ جسمِ پاک میں باقی نہیں ہے دَم
دوڑی وہاں سے پیٹتی سَر وہ اسیرِ غم
عابدؑ کے پاس آ کے پکاری بچشمِ نم
جنت میں سوگوارِ شہِ بحر و بَر گئیں
جلد آیئے کہ زینبِؑ دل گیر مَر گئیں

Presented by www.ziaraat.com

اے سرگروہِ آلِ عبا وا مصیبتا
سر پر اُڑاؤ خاکِ عزا وا مصیبتا
تازہ ستم یہ اور ہُوا وا مصیبتا
زینبؑ نے کی جہاں سے قضا وا مصیبتا

سامانِ غسلِ زینبؑ دل گیر کیجئے
جلدی پھوپھی کے دفن کی تدبیر کیجئے

سجادؑ جب دوبارہ اسیرِ جفا ہوئے

حضرتِ امام شافعیؒ

كَفٰى فِى فضلِ مولانا علىٍّ
وُقُوعُ الشَكِّ فِيهِ اَنَّهٗ اللّٰه
وَماتَ الشّافَعى وَ لَيسَ يَدرِى
علىٌ رَبّه اَم ربَهٗ اللّٰه

(ماخوذ از صحیفۂ معرفت / سیّد اشتیاقؔ حسین تقوی)
مدیر ماہنامہ الامیر کراچی

Presented by www.ziaraat.com

جب کربلا سے لُٹ کے وطن کو حرم پھرے

جب کربلا سے لُٹ کے وطن کو حرم پھرے
گریاں سیاہ پوش بصد رنج و غم پھرے
اک دوسرے سے کہتے ہوئے یہ بہم پھرے
یوں لوٹ کر نہ آئے کوئی جیسے ہم پھرے

حُجروں میں سب تو اشکوں سے دامن بھگوتی ہیں
لیکن رباب صحن ہی میں بیٹھی روتی ہیں

جب بیٹھے بیٹھے دھوپ میں عرصہ گزر گیا
حالت خراب ہوگئی چہرے کا رنگ اُڑا
زینبؑ نے اِک دن آکے بڑے درد سے کہا
حُجرے میں چلیے بھابی یہ ہے حکم امام کا

سائے میں اب محال کچھ اوسان کیجئے
یوں دھوپ میں نہ جان کو ہلکان کیجئے

Presented by www.ziaraat.com

جب سب بضد ہوئے تو یہ کہنے لگیں رباب ؑ

وعدہ کیا ہے روبروئے امنِ بوتراب ؑ

سائے میں اب نہ بیٹھوں گی اے آسماں جناب

کس دل سے لاؤں وعدہ خلافی کی اب میں تاب

کیا یہ سُنوں میں فاطمہ ؑ کے نورِ عین سے

وعدہ وفا نہ کرسکی باتو ؑ حسین ؑ سے

جب دھوپ سے اُٹھی نہ رباب ؑ جگر فگار

سمجھا کے لے چلے اُنھیں سجادِ ؑ نامدار

رُخ کرکے کربلا کی طرف روئیں زار زار

بولیں کہ وعدہ آپ سے تھا ہُوں میں شرمسار

مجبور کردیا مجھے حکم امام ؑ نے

رکھ لیجے آبرو مِری اِن سب کے سامنے

Presented by www.ziaraat.com

یہ کہتے کہتے ہچکی لگی دَم نکل گیا
سجادؑ بولے اماں نے وعدہ وفا کیا
زینبؑ نے روکے سبطِ پیمبرؐ کو دی صدا
آسان کر دو میری بھی مشکل پئے خدا
میرے بُلانے میں بھی نہ تاخیر اب کرو
اکبرؑ کا واسطہ مجھے جلدی طلب کرو

زینبؑ کی اِس فغاں پہ قیامت کا تھا سماں
تھیں بی بیاں رُبابؑ کی قسمت پہ نوحہ خواں
اور سَر جُھکائے بیٹھے تھے سجادِؑ ناتواں
آئی صدائے سیّدہؑ کانوں میں ناگہاں
مرقد میں اپنی آج یہ سوئے گی چین سے
میں صدقے اِس نے خوب نباہی حسینؑ سے

جب کربلا سے لُٹ کے وطن کو حرم پھرے / امیر چھولسی

(بشکریہ سوز خواں عاشق علی / رہتاس ضلع جہلم)

Presented by www.ziaraat.com

مختارؑ قیدِ کوفہ سے جب ہو گئے رِہا

مختارؑ قیدِ کوفہ سے جب ہو گئے رِہا
اور اختیار تختِ حکومت پہ مِل گیا
مارا اُسے جو قاتلِ آلِ نبیؐ مِلا
فی النّار جب کہ ابنِ زیادِ لعیں ہُوا
خوش ہو کے شکرِ خالقِ کون و مکاں کیا
اک نامہ بَر کو جانبِ یثرِب رواں کیا

عرضی لکھی یہ عابدِؑ عالی مقام کو
مارا ہے قاتلانِ شہِؑ تشنہ کام کو
مولا یہ آرزو ہے اِس ادنیٰ غلام کو
حضرت اُتاریں رَختِ عزائے امامؑ کو
سیدانیوں سے کہیے نہ آہ و بکا کریں
کھائیں پئیں غلام کے حق میں دُعا کریں

Presented by www.ziaraat.com

پائی ہے میں نے یہ بھی خبر یا امامؑ دیں
بیٹھی ہیں صحن خانہ میں بی بی کوئی حزیں
ڈر ہے مجھے ہلاک نہ ہو جائیں وہ کہیں
فِی النّار ہو چکا ہے بنِ کاہلِ لعیں
دل کو سنبھالیں اب علی اصغرؑ کا واسطہ
سایہ میں بیٹھیں ، سبطِ پیمبرؐ کا واسطہ

نامہ امامؑ عصر نے مختارؑ کا پڑھا
بیتُ الشرف میں جا کے یہ مخدومہ سے کہا
یہ دُھوپ اور اوس کی تکلیف تا کجا
اماں ہمیں یہ خط میں ہے مختارؑ نے لکھا
ہو گی اُسے خوشی اگر آرام پائیں آپ
میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ سائے میں آئیں آپ

Presented by www.ziaraat.com

مخدومہ نے سُنا جو یہ فرمان امام کا
رو کر کہا اُٹھاؤ اگر ہے یہی رِضا
دیکھا اک آہ بھر کے سُوئے دشتِ کربلا
ہاتھوں کو جوڑ کر بصد اندوہ یہ کہا
میں جیتے جی نہ اُٹھتی کبھی اِس مقام سے
مولاؑ چلی ہوں سائے میں حکم امامؑ سے

یہ کہہ کے اُٹھنا چاہا نہ اُٹھا گیا مگر
سب بی بیاں لپٹ گئیں جلدی سے دوڑ کر
اُٹھی نہ تھیں کہ سُوئے جِناں کر گئیں سفر
رو کر پکارے سیّدِ سجادؑ نامور
لے کر چلی ہو بی بی کس خوش سَرشت کو
اماں روانہ ہوگئیں باغِ بہشت کو

مختارؑ قیدِ کوفہ سے جب ہوگئے رِہا/ظہورؔ جارچوی

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ / بَین

نمبر شمار	مصرعۂ اولیٰ	Page
1	اے چاند کربلا کے تو نے تو دیکھے ہوں گے	736
2	لاچار حُسینؑا بے یار حُسینا	738
3	جویائے برادر شیدائے برادر	739
4	سقائے سکینہؑ شیدائے سکینہ	740
5	پروان چڑھالوں ارمان نکالوں	741
6	لاچار کھڑی ہے بے یار کھڑی ہے	742
7	پیاسوں سے زیادہ دور نہ تھا بہتے ہوئے دریا کا پانی	743
8	ہلتی ہے زمیں روتا ہے فلک اندھیاری چھانے والی ہے	744
9	بنتِ زہراؑ یہ کہتی تھی رو رو میرے بھائی کا لاشہ بتادو	744
10	ابنِ ملجم نے حیدرؑ کو مارا، روزہ دار و قیامت کے دن ہیں	745
11	سواری ہے شہیدِ کربلا کی	746
12	صُبَّت عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَو اَنَّھَا	749
13	اب آئے ہو بابا	750
14	اونچا رہے اپنا علم	752
15	کربلا کی فضاؤں میں اب تک ایک دکھیاری ماں کی صدا ہے	754
16	دَم بدم اُن کا دَم بھرے جاؤ	755
17	غمِ حسینؑ منانا بہت ضروری ہے	756

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مصرعہ اولیٰ	Page
18	میرے غریب اَلوِداع، میرے شہید اَلوِداع	758
19	میرے بابا میرے بابا	759
20	حسنؑ کا سہرا	761
21	عباسؑ کہاں ہو	762
22	رو رو کے پوچھتی ہیں بانوئے شہِ زمن سے	763
23	کون آلِ پیمبرؐ کا اب پوچھنے والا ہے	764
24	شہؑ نے درِ خیمے سے زینبؑ کو پکارا ہے	769
25	گھبرائے گی زینبؑ مر جائے گی زینبؑ	773
26	سلامِ آخر / سلام خاک نشینوں پہ سوگواروں کا	774
27	بے پردہ حرم ہیں ساتھ ترے پردیسی دیس پرایا ہے	776
28	پردیسی کنبے والوں کی یاد جو تیر چبھوتی ہے	777
29	نشانِ فوجِ پیمبرؐ سجایا جاتا ہے	778
30	جنسلیوں والے مرے	779
31	ہائے اکبرؑ جواں ہائے اکبرؑ جواں	781
32	قبرِ اصغرؑ پہ کہتی تھی مادر گھر چلو شام ہوتی ہے اصغرؑ	782
33	اب کس کا انتظار ہے اُٹھو سکینہؑ گھر چلو	783
34	اے سکینہؑ اب نہ بابا آئیں گے	785
35	مارا گیا حسینؑ جو مہمانِ کربلا	786
36	معصومہؑ کو تربت میں بھی ظالم نے ستایا، فریاد خدایا	787

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مصرعہ اولیٰ	Page
37	ہائے ظالم نے کیا ظلم ڈھایا، اہلبیتِ نبیؐ کو ستایا	787 788
38	اے کربلا بتا ، علی اصغرؑ کہاں گیا	789
39	بعدِ حسینؑ کس نے کہا میں یتیم ہوں	791
40	سُرکیڈارو	792
41	جب کبھی غیرتِ انساں کا سوال آتا ہے	795
42	بانوؑ کا یہ ارماں تھا آباد مکاں ہوگا	796
43	کربلا سے جو کبھی ہو کے ہوا آتی ہے	797
44	کیا کیا ستم حسینؑ کے دل پر گزر گئے	798
45	یاد آئی نہ تمہیں فاطمہ صغراؑ، بابا	799
46	لوٹا گیا ہے سبطِ پیمبرؐ، وطن سے دور	800
47	بیوہ شبیرؑ کی رو کر پکاری میرے بچے کی آتی ہے منہدی	802
48	سیّدِ ابرار نے ترکِ وطن کر دیا	803
49	**مختصر زیارات**	804

بستہ / حضرتِ شاداںؔ دہلوی

جہاں کہیں نِگہِ فن شناس ملتی ہے
وہاں پہ دادِ ہنر بے قیاس ملتی ہے
جو سوز خواں کا ہو ذکرِ حسینؑ پر تکیہ
بیاض و بستہ و بازو کی آس ملتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

اے چاند کربلا کے / سید سبط جعفر

اے چاند کربلا کے تو نے تو دیکھے ہوں گے
اُترے تھے اِس زمیں پر عرشِ بریں کے تارے
اے چاند جلوہ گر ہے ہاشم کا چاند یاں پر
خیرات روشنی کی لے لیجیو یہاں سے
اے چاند اِس زمیں پر رکھیو ہمیشہ ٹھنڈک
سوتے جو ہیں یہاں پر زہراؑ کے ہیں یہ پیارے
تسنیم و سلسبیل و کوثر کے ہیں یہ مالک
مارے گئے جو پیاسے اِس نہر کے کنارے
حُرؑ اور حبیبؑ جیسے جانباز اور احباؑ
مارے گئے یہیں پر انصارؓ شاہِ دیں کے
مارے گئے یہیں پر بیدردی و ستم سے
مسلمؑ کے دونوں پیارے زینبؑ کے دونوں بیٹے
پامال ہو رہی تھی قاسمؑ کی لاش رن میں
عباسؑ اور سرورؑ چنتے تھے انکے ٹکڑے
بازو کٹے یہیں پر عباسؑ باوفا کے
اِذنِ وَغا نہ پایا پانی بھی لا نہ پائے

Presented by www.ziaraat.com

اِس سَر زمیں پہ گزرا سَرور پہ یہ بھی صدمہ
سینے پہ کھائی برچھی بمشکلِ مصطفیٰ ؐ نے
پانی پلانے لائے اک مہ لقا کو سَرورؑ
کیا ذبح حرملہ نے تیر ستم لگا کے
گردن چھدی پسر کی بازو چھدا پدر کا
دونوں تڑپ تڑپ کر پیاسے جہاں سے گزرے
اِس بَن میں ایک بچی بابا کو ڈھونڈتی تھی
بکھرے ہوئے پڑے تھے جب سَر بُریدہ لاشے
پھر یہ بھی تو نے دیکھا وہ غم رسیدہ بچی
سینے پہ سو رہی تھی بے سَر پدر سے لپٹے
بازو بندھے یہیں پر پہلے پہل حرم کے
اِس سَر زمیں سے نکلے سجادؑ سَر جھکائے
شہزادۂ جِناں ہی مالک ہے کربلا کا
کس کی مجال آئے جب تک نہ وہؑ بلائے
پہنچا ہے کربلا میں ناچیز سبطِ جعفر
اے کاش پھر مقدر ہم کو یہ دن دِکھائے

☆☆☆☆☆

(ورودِ کربلا کے موقع پر چمکتے چاند کو دیکھ کر فی البدیہہ کہے گئے اشعار)

Presented by www.ziaraat.com

لاچار حُسینا ؑ / متین ؒ

لاچار حُسینا ؑ بے یار حُسینا
اے بیکسوں کے قافلہ سالار حسینا

وہ خنجرِ بے پیر کجا ہائے مقدر
اور بوسہ گہِ احمدِ مختار حسینا

قربان گئی دیکھو تو کیا پشت بہن کی
نوکوں سے سنانوں کی ہے افگار حسینا

ماں بیٹھنے دے مکھی نہ جس جسم کے اوپر
اُس جسم پہ یوں تیروں کی بوچھار حسینا

بَل کھائے نہ کیوں دل مِرا جب نوکِ سناں پر
بندھ جائیں ترے گیسوئے خم دار حسینا

دَرّانہ عَدو بے ادبانہ ہوئے داخل
گھر فاطمہؑ کا ہوگیا بازار حسینا

ماں بہنوں کے اونٹوں کا بنا کون شتربان
عابدؑ کے سِوا صاحبِ آزار حسینا

سَر ننگے بہن کو تِری اعدا نے پھرایا
یوں لوٹی گئی ہے تِری سرکار حسینا

Presented by www.ziaraat.com

بیمار کو زنجیروں میں اعدا نے جکڑ کر
پہنایا ہے اک طوقِ گراں بار حسینا
بچوں کو طمانچے ستم ایجادوں نے مارے
کچھ کہہ نہ سکی زینبؑ ناچار حسینا
آدمؑ صفیُ اللہ سے تا عیسیٰؑ دوراں
ایسی نہ لٹی تھی کوئی سرکار حسینا

(بشکریہ سوز خواں محمد احمد جعفری)

جویائے برادر / متینؒ

جویائے برادر شیدائے برادر
عباسؑ کہاں سے تمہیں لے آئے برادر
لوٹا گیا شبیرؑ دوہائی ہے خدا کی
اب بندِ کمر ٹوٹ گیا ہائے برادر
اے گود کے پالے یہ تاسف کا محل ہے
میں زندہ ہوں اور برچھیاں تُو کھائے برادر
اب کوئی نہ باقی رہا ایسا کہ پس از مرگ
لاشہ مرا مقتل سے اٹھا لائے برادر

Presented by www.ziaraat.com

پانی نہ پیا سوچ کے یہ پیاسا ہے بھائی
قربان وفا کی تری ہوجائے برادر

(بشکریہ الحاج فائق حسین رضوی برادران و پسران)

سقائے سکینہؑ / متینؒ

سقائے سکینہ ؑ شیدائے سکینہ

عباسؑ چچا صدقہ ہو مرجائے سکینہؑ
کیوں عمّو یہی مرضی ہے جو شمر کے ہاتھوں
دن رات پڑی سیلیاں یوں کھائے سکینہؑ
اب کاہے کو یہ ہوگا کہ تم ڈیوڑھی پر آؤ
اور دور سے لینے کے لئے آئے سکینہؑ
گُلرنگ ہے کُرتا مِرا کانوں کے لہو سے
کس چاہنے والے سے یہ دُھلوائے سکینہؑ
بچہ کوئی بے آبی سے ایسا نہ ہو بیتاب
جس طرح تڑپتی ہے پڑی ہائے سکینہؑ

(بشکریہ سوز خواں حاجی سیّد کفایت حسین مرحوم)

Presented by www.ziaraat.com

پروان چڑھالوں / متین حج

پروان چڑھالوں ارمان نکالوں

ٹھہرو علی اکبرؑ تمہیں دولھا تو بنالوں

پھل برچھی کا کھائے ہوئے سوتے ہو زمیں پر

اے لال میں کس طرح کلیجے کو سنبھالوں

شاید یونہی تھم جائے لہو زخمِ جگر کا

اُٹھو علی اکبرؑ میں کلیجے سے لگا لوں

اے لال ترے بیاہ کی زینبؑ کو تھی حسرت

اِن خون بھرے ہاتھوں میں مہندی تو لگالوں

یوں گھر سے مرے لال کو لے جائیں نہ حضرت

سایہ کریں آنچل کا میں بہنوں کو بُلا لوں

پہنا کے ذرا دیکھ لوں پوشاک شہانی

تابوت پہ میں پھولوں کا سہرا تو چڑھالوں

ٹھہراؤ جنازے کو نہ حسرت مجھے رہ جائے

ارمان بھرے لال کا ارمان نکالوں

(بشکریہ سوز خواں رضا زیدی / لاہور)

التماسِ فاتحہ برائے سوز خواں داروغہ علی ناصر جعفری

Presented by www.ziaraat.com

لاچار کھڑی ہے / متینؔ

لاچار کھڑی ہے بے یار کھڑی ہے
بھیا تیری بہنا سر دربار کھڑی ہے

سر ننگے مجھے دیکھ کے منہ موڑ لیا کیوں
بھیا یہ بہن طالبِ دیدار کھڑی ہے

مانگا ہے سکینہؑ کو کنیزی میں تمہاری
سہمی ہوئی وہ بھی پسِ دیوار کھڑی ہے

سب کرسیوں پہ بیٹھے ہیں اور پیشِ نظر ہم
رسی میں بندھی عترتِ اطہارؑ کھڑی ہے

میں دوڑ کے لے لیتی بلائیں ترے سر کی
نرغہ کئے سب فوجِ جفا کار کھڑی ہے

(بشکریہ سوز خواں حسن عابد جعفری مرحوم)

احمد ندیم قاسمی

پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو ہے یہ تیرا کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

Presented by www.ziaraat.com

نثار صاحب

پیاسوں سے زیادہ دور نہ تھا بہتے ہوئے دریا کا پانی
ناکامیٔ قسمت کیا کہئے پایا نہ مگر قطرہ پانی
عباسؑ کے ہونٹوں کے چھالے کہتے تھے امامِ بیکس سے
قبضے میں تھا غازی کے دریا لیکن نہ پیا قطرہ پانی
اصغرؑ نے کہاں مانگا تم سے اے اہلِ ستم ٹھنڈا پانی
بچے کو ذرا سا دے دیتے کھولا ہوا دریا کا پانی
کچھ اس سے زیادہ ہو نہ سکا مجبور تھا دریا کیا کرتا
پانی کیلئے تڑپے اصغرؑ، اصغرؑ کیلئے تڑپا پانی

(بشکریہ سلام و نوحہ خواں ماسٹر غلام عباس)

زائرؔ حسین زیدی / امریکہ (از مولائے کائنات)

علیؑ جیسا بساطِ دہر پر گوہر نہیں دیکھا
کئی صدیاں ہوئیں پر ایسا قد آور نہیں دیکھا
وہ واحد شخص ہے جس نے کہ اپنی عمر بھر زائرؔ
زمانہ موڑ کر دیکھا، کبھی مڑ کر نہیں دیکھا

(بشکریہ براڈ کاسٹر شاعر و نوحہ خواں باقر حسین زیدی رضیؔ)

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

ہلتی ہے زمیں روتا ہے فلک اندھیاری چھانے والی ہے
سب قتل ہوئے اٹھو اکبرؑ ماں قید میں جانے والی ہے

خیمے سے صدا دی بانوؑ نے اصغرؑ کو چھپا لیجے مولا
پانی کے عوض فوجِ اعدا اب تیر چلانے والی ہے

وہ تیرا ہمکنا جھولے میں وہ بال جھڈولے لال ترے
مادر کیلئے ہر بات تری اصغرؑ تڑپانے والی ہے

بچوں کیلئے عباسِؑ جری اب پانی لینے آئے ہیں
بیتابی سے مشکیزے میں ہر موج سمانے والی ہے

گھوڑے سے گرے جب شاہِؑ ہُدا آئی درِ خیمہ سے یہ صدا
گھر لوٹ کے نانا کی امت اب آگ لگانے والی ہے

(بشکریہ شاعر و سوز خواں قائم حسین زیدی موانوی میرٹھی)

نوحہ

بنتِ زہراؑ یہ کہتی تھی رو رو میرے بھائی کا لاشہ بتادو
ہم مصیبت زدوں کی دعا لو میرے بھائی کا لاشہ بتادو

Presented by www.ziaraat.com

باپ ماں مر گئے گھر سے چھوٹی آ کے غربت میں آفت یہ ٹوٹی

چھُٹ گئے ہم سے سلطانِ خوش خو میرے بھائی کا لاشہ بتادو

آگ خیموں میں تم نے لگائی میرے ناناؐ کی مَسند جلائی

اب زیادہ نہ ہم کو ستاؤ میرے بھائی کا لاشہ بتادو

کیسی آفت میں ہم سب پڑے ہیں کس مصیبت میں چھوٹے بڑے ہیں

میرے ناناؐ کی امت ہو تم تو میرے بھائی کا لاشہ بتادو

(بشکریہ سیّد طفیل عباس رضوی۔ اسٹیل ٹاؤن کراچی)

روزہ دار و قیامت کے دن ہیں

ابنِ ملجم نے حیدرؑ کو مارا، روزہ دار و قیامت کے دن ہیں

تم سے چھُٹتا ہے مولا تمہارا ، روزہ دار و قیامت کے دن ہیں

سُونی قبرِ رسولِؐ خدا ہے ، گھر میں زہراؑ کے آہ و بکا ہے

خاک اُڑاتا ہے حیدرؑ کا کنبہ ، روزہ دار و قیامت کے دن ہیں

آلِ احمدؐ پر آفت ہے آئی ، بے کسوں پر قیامت ہے چھائی

اُٹھ گیا سَر سے حیدرؑ کا سایہ ، روزہ دار و قیامت کے دن ہیں

دِل ہِلاتے ہیں زینبؑ کے نالے ، خاک اُڑاتے ہیں سب کنبہ والے

گھر میں خالق کے حیدرؑ کو مارا ، روزہ دار و قیامت کے دن ہیں

Presented by www.ziaraat.com

سواری

سواری ہے شہیدِ کربلا کی
اٹھی ہے لاش دیں کے بادشاہ کی
بڑھے جاؤ ادب اور قاعدے سے
سواری ہے یہ جانِ مصطفیٰؐ کی
کہ جس کی شمر نے گردن جدا کی

علیؑ کے جانشیں فرزندِ زہراؑ کی سواری ہے
حسینِؑ بیکس و مظلوم و تنہا کی سواری ہے
تہِ خنجر طلب کرتا رہا جو شمر سے پانی
اُسی پیاسے شہیدِ تیغِ اعدا کی سواری ہے

کلامُ اللہِ ناطق ، ابنِ زہراؑ کی سواری ہے
رسولؐ اللہ کی امت کے شیدا کی سواری ہے
فرشتے ننگے سَر جسکے جلو میں روتے جاتے ہیں
یہ اُس مظلوم شاہِ دین و دنیا کی سواری ہے

Presented by www.ziaraat.com

علی اصغرؑ کے غم میں رونے والے کی سواری ہے
رسولؐ اللہ کی اُمت کے شیدا کی سواری ہے
رَسن بستہ دیارِ شام میں جس کے حرم آئے
اُس آوارہ وطن مظلوم آقا کی سواری ہے

بھرے ہوں اشک آنکھوں میں کلیجہ غم سے ٹکڑے ہو
چلو روتے ہوئے مظلوم مولا کی سواری ہے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

سواری (بشکریہ مولانا سیّد تقی ہادی وامتیاز رضا زیدی)

رخصت ہے قتیلِ ستم و غم کی سواری
ہے رو بہ سفر صبر مجسم کی سواری
اے قوم چلی مصلحِ اعظم کی سواری
جاتی ہے شہنشاہِ دو عالم کی سواری

ہشیار ذرا ولولہؑ دستِ طلب سے
آقا کی سواری ہے قرینے سے ادب سے

اِس شان کا مرنا کہیں دیکھو گے نہ جینا
ڈوبا ہُوا اک خون کے دریا میں سفینہ
اسلام کا مفہوم ہے اِس گھر کا قرینہ

Presented by www.ziaraat.com

اِس در پہ مہ و مہر کو آتا ہے پسینہ

ہشیار ذرا..... / آقا کی سواری ہے .....

کچھ دور نہیں جانِ دو عالم ہو جِلو میں
غَیبت کے حجابات کا مَحرم ہو جِلو میں
وارث غمِ سَرورؑ کا بصد غم ہو جِلو میں
خود حجتِ حق صاحبِ ماتم ہو جِلو میں

ہشیار ذرا..... / آقا کی سواری ہے .....

ہمراہ ہوں تھامے ہُوئے دل شافعِ محشر
ہوں خاک بسر ، تیغ بکف حیدرِ صفدر
کہتے ہوئے آتے ہوں حسنؑ ہائے برادر
مخمل میں ہوں کھولے ہوئے سَر جانِ پیمبرؐ

ہشیار ذرا..... / آقا کی سواری ہے .....

ملت کا دُلارا ہے سواری ہے یہ جس کی
اسلام کا پیارا ہے سواری ہے یہ جس کی
مطلوب ہمارا ہے سواری ہے یہ جس کی
پیاسا اُسے مارا ہے سواری ہے یہ جس کی

ہشیار ذرا..... / آقا کی سواری ہے .....

Presented by www.ziaraat.com

بَین / قطعات (س ج)

صُبَّت عَلَیَّ مَصَائِبُ لَو اَنَّھَا — صُبَّت عَلَی الاَ یَّامِ صِرنَ لِیَالِیَا

آپؑ کے بعد ہی بابا میرے — اتنے مصائب مجھ پہ پڑے

پڑتے اگر روزِ روشن پر — ہوتے شبِ تیرہ کی طرح سے

کم تو نہیں تھی آپؑ کی فرقت — در پئے ایذا آپؑ کی امت

اُمّ لبھا آپؑ کی بھعت — پہلو شکستہ درد کی شدّت

بابا ہمارا باغ بھی چھینا — مجھ کو سرِ دربار بلایا

حسنینؑ و حیدرؑ کو بلاکر — اُن کی گواہی کو جھٹلایا

پسلیاں توڑیں بابا میری — رسّی گلوئے علیؑ میں باندھی

ہوگئے دشمن اُن میں سے اکثر — کل تک جو تھے آپؑ کے ساتھی

عزاداروں سے خطاب

رکھنا ہے ہمیں کام فقط شہؑ کی عزا سے
شکوہ ہے عبث اب تو جفا کار و جفا سے
افسوس کہ "اِس دور کے مومن" کی ہے کوشش
مجلس کا تعلق نہ رہے "آلِ عباؑ" سے

(سیّد اعتزاز حسین زیدی شہزاد سہارنپوری)

Presented by www.ziaraat.com

اب آئے ہو بابا / حضرتِ شاہدؔ نقوی

وہ کربلا وہ شامِ غریباں وہ تیرگی ، وہ زینبِؑ حزیں وہ حفاظت خیام کی
آیا وہ اک سوار قریبِ خیامِ شاہؑ ، بیٹی علیؑ کی غیظ میں سوئے فرس بڑھی
اُلٹی نقاب چہرے سے اپنے سوار نے ، پیشِ نگاہِ زینبِؑ مظلوم تھے علیؑ
ہر چند صابرہ تھیں بہت بنتِ فاطمہؑ ، بے ساختہ زبان پہ فریاد آگئی

زینبؑ نے کہا باپ کے قدموں سے لپٹ کر ، اب آئے ہو بابا
جب لُٹ گیا پردیس میں اماں کا بھرا گھر ، اب آئے ہو بابا
بابا اگر آنا ہی تھا خالق کی رِضا سے ، اُس وقت نہ آئے
جب خاک پہ دَم توڑ رہا تھا مِرا اکبرؑ ، اب آئے ہو بابا
کٹ کٹ کے گرے نہر پہ جب بازوئے عباسؑ اور کوئی نہ تھا پاس
اُس وقت صدا آپ کو دیتا تھا دِلاور ، اَب آئے ہو بابا
جب فرشِ زمیں بامِ فلک لرزہ بجاں تھے ، اُس وقت کہاں تھے
جب باپ کے چُلو میں تھا خونِ علی اصغرؑ ، اب آئے ہو بابا
جب بھائی کا سر کٹتا تھا میں دیکھ رہی تھی حضرتؑ کو صدا دی
سر کھولے ہوئے روتی تھی میں خیمے کے در پر ، اب آئے ہو بابا

Presented by www.ziaraat.com

جب لوگ اُچالے گئے لاشے شہدا کے ، حق اپنا جتا کے

بس اک تنِ شبیرؑ تھا پامالی کی زد پر ، اب آئے ہو بابا

جب بالی سکینہؑ کے گہر چھینے گئے تھے ، لگتے تھے طمانچے

حسرت سے مجھے دیکھی تھیں بانوئے مضطرؑ ، اب آئے ہو بابا

کیا آپ نے فردوس سے یہ دیکھا نہ ہوگا ، کیا حشر بپا تھا

جب پُشت سے بیمار کی کھینچا گیا بستر ، اب آئے ہو بابا

جب شام کے قزاق ہمیں لُوٹ رہے تھے ، خیموں کو جلا کے

آپؑ آگئے ہوتے تو نہ چھنتی مری چادر ، اب آئے ہو بابا

اِک رات کے مہمان ہیں پھر قیدِ سلاسل ، اب آنے سے حاصل!

بازار میں ہم صبح کو جائیں گے کھلے سر ، اب آئے ہو بابا

شاہدِ رُخِ حیدرؑ پہ بکھر جاتے تھے آنسو ، جب کھول کے گیسو

چِلّاتی تھیں زینبؑ مرے بابا مری چادر ، اب آئے ہو بابا

(بشکریہ نوحہ خواں اسدؔ آغا و مولانا نسیم آغا)

انیسؔ پہرسری مرحوم

بات آئے گی پردے کی تو یاد آئے گی زینبؑ

تاریخِ غم و درد کو دُہرائے گی زینبؑ

Presented by www.ziaraat.com

اونچا رہے اپنا عَلَم / علی محمد رضوی (سچے بھائی)

اے اہلِ ماتم اہلِ غم ، اونچا رہے اپنا علم

جب تک ہے دورِ آسماں، سُن لے یہ ہر پیر و جواں
آواز پر شبیرؑ کی ، بڑھتا رہے یہ کارواں
رُکنے نہ پائیں یہ قدم ، اونچا رہے اپنا عَلَم

ہر قلب پر چھاتے چلو ، دُنیا کو بتلاتے چلو
اک اک محاذِ ظلم کی تصویر دِکھلاتے چلو
ہر دل میں بھر دو شہؑ کا غم ، اونچا رہے اپنا علم

کب تک نہ مانے گا کوئی ، وہ وقت آئے گا کبھی
ہر قلب پر چھا جائے گا ، اپنا حسین ابنِ علیؑ
اِس دَر پہ ہر سَر ہوگا خم ، اونچا رہے اپنا علم

جب بھی کوئی مشکل پڑی ، دنیا اِسی دَر پر جھکی
سینوں سے بَل کھا کر اِدھر ، اُٹھی صدائے یا علیؑ
نکلا اُدھر باطل کا دَم ، اونچا رہے اپنا علم

یہ پرچمِ عباسؑ ہے ، ٹوٹے دلوں کی آس ہے
اَب تک اِسی پرچم تلے ، زندہ کسی کی پیاس ہے
جس نے سہے لاکھوں ستم ، اونچا رہے اپنا علم

Presented by www.ziaraat.com

وہ تیرِ بائیِ جفا ، معصوم کا ننھا گلا
اِسلام زندہ کر گئی ، اصغرؑ کے مَرنے کی ادا

ہنس کر سہا تیرِ ستم ، اونچا رہے اپنا علم

زندہ ہے ھَل مِن کی صدا، مِٹتا نہیں خوں کا لکھا
شبیرؑ کا حق کی قَسم ، اک معجزہ ہے کربلا

یہ سلسلہ ہوگا نہ کم ، اونچا رہے اپنا علم

جب کربلا یاد آئے گی ، انسانیت شرمائے گی
مظلوم کی آواز ہے ، دلِ میں اُترتی جائے گی

پلٹیں گے پھر پہلے قدم ، اونچا رہے اپنا علم

زندہ یہ بیداری رہے ، یہ سلسلہ جاری رہے
ہم ہوں نہ ہوں اِس بزم میں قائم عزاداری رہے

نکلے اِسی چوکھٹ پہ دَم ، اونچا رہے اپنا علم

اے نوجوانانِ عزا ، تم ہو کسی دل کی دُعا
تاحشر اُٹھتی ہی رہے ، سینوں سے ماتم کی صَدا

قائم رہے اکبرؑ کا غم ، اونچا رہے اپنا علم

(بشکریہ سَید آلِ حیدر / صادق عباس و ریاض مرزا)

Presented by www.ziaraat.com

کربلا کی فضاؤں میں اب تک / (حُسینؑ بھائی نظر)

کربلا کی فضاؤں میں اب تک ایک دکھیاری ماں کی صدا ہے

کربلا تیرے اِس ہُو کے بن میں لال میرا کہیں کھو گیا ہے

کس کو میں لال کہہ کر بُلاؤں کس کو سینہ سے اپنے لگاؤں

لوریاں دے کے کس کو سُلاؤں ہائے اصغر مِرا کھو گیا ہے

تو اگر روٹھ جائے گا جانی ، ہوگی کیسے بسر زندگانی

پاس کوئی نہیں ہے نشانی تیرا جھولا بھی اَب جل چکا ہے

ایسے دل ہو نہ ٹکڑے کسی کا ، یوں نصیبہ نہ بگڑے کسی کا

اس طرح گھر نہ اُجڑے کسی کا جیسے تاراج یہ گھر ہوا ہے

ہیں نہ قاسمؑ نہ عباسؑ و اکبرؑ ، لوٹ کر تو بھی آیا نہ اصغرؑ

ہو چکے حق پہ قربان سرورؑ ہائے جینے کا اب کیا مزا ہے

بیڑیاں پہنے عابدؑ کھڑے ہیں ، سب رَسن بستہ چھوٹے بڑے ہیں

یوں شہیدوں کے لاشے پڑے ہیں جیسے قرآن بکھرا پڑا ہے

مجھ سے جس دم یہ پوچھے گی صغراؑ ، کیوں دِکھائی نہیں دیتا بھیا

کہہ سکوں گی میں کس طرح بیٹا ، تو بھی حق پر فدا ہو چکا ہے

دل نشیں ہے مدینہ کی عظمت ، ہے نگاہوں میں کعبہ کی حرمت

ہے عیاں عرشِ اعلےٰ کی رفعت کربلا پھر نظرؔ کربلا ہے

Presented by www.ziaraat.com

اُن کا دم بھرے جاؤ/ساحر فیض آبادی

دَم بدم اُن کا دَم بھرے جاؤ
یا علیؑ یا علیؑ کہے جاؤ

حُسنِ کعبہ جو دیکھنا چاہو
حاجیو کربلا چلے جاؤ

جلنے والو علیؑ سے جلتے رہو
اپنا انجام دیکھتے جاؤ

تم کو جینا ہے جب اُنہی کیلئے
جب تلک وہ کہیں جیئے جاؤ

زندگی کا بھرم ہے ذکرِ حسینؑ
زیست کا حق ادا کئے جاؤ

قبر کی روشنی ہیں اشکِ عزا
اِن چراغوں کو بھی لئے جاؤ

فتح ، مظلومیت کی ہوتی ہے
ہر جفا ہر ستم سہے جاؤ

رونے والو حسینؑ کے غم میں
فاطمہؑ کی دعا لئے جاؤ

Presented by www.ziaraat.com

غمِ حسینؑ منانا بہت ضروری ہے / عروجؔ بجنوری

رہِ نجات میں خورشیدِ زندگی کے لئے
بقا کے واسطے ، خالق کی بندگی کے لئے
جہالتوں کے اندھیروں میں روشنی کے لئے
حسینی شمع جلانا بہت ضروری ہے

وہ جس میں اصغرؑ معصوم کا تبسم ہے
وہ جس میں اشکوں کا سیلاب ہے تلاطم ہے
وہ جس میں آخری شبیرؑ کی صدا گم ہے
وہ داستان سنانا بہت ضرودی ہے

یہ وہ حسینؑ ہے جو فخرِ انسِ آدم ہے
کہ جس کے زیرِ قدم رفعتِ دُو عالم ہے
اُسی حسینؑ کے غم میں یہ شورِ ماتم ہے
یہ بات سب کو بتانا بہت ضروری ہے

وہ جس نے دِین بچایا ہے کربلا آ کر
وہ جس نے آخری سجدہ کیا تہہِ خنجر
وہ جس کے در پہ فرشتے جھکا رہے ہیں سر
سر اُس کے دَر پہ جُھکانا بہت ضروری ہے

Presented by www.ziaraat.com

وہ بھوک پیاس وہ برچھی ، وہ سینۂ اکبرؑ
وہ مشک اور وہ بازو کٹے جو دریا پر
وہ شہؑ کا آخری سجدہ ، وہ شمر کا خنجر
ہر اک کو یاد دِلانا بہت ضروری ہے

خموش آلِ محمدؐ کا آج ڈیرا ہے
بلا کا شامِ غریباں میں گھپ اندھیرا ہے
رسولؐ زادیاں اور خاک پر بسیرا ہے
عزا کا فرش بچھانا ضروری ہے

وہ چھ مہینے کے اصغرؑ جنھیں نہ پانی ملا
وہ نوجواں علیؑ اکبر جنھیں نہ پانی ملا
وہ کربلا کے بہتر جنھیں نہ پانی ملا
سبیل اُن کی لگانا بہت ضروری ہے

حسینؑ ہی تو سہارا ہے آدمی کے لئے
حسینؑ ہی کی ضرورت ہے زندگی کے لئے
عروجؔ عزمِ حسینیؑ کو برتری کے لئے
نشانِ راہ بنانا بہت ضروری ہے

(بشکریہ ناظم حسین / لئیق حیدر / رئیس حیدر)

Presented by www.ziaraat.com

الوِدَاع / صہبا لکھنوی

میرے غریب اَلوِدَاع ، میرے شہید اَلوِدَاع

جَل چکا جنگل میں گھر لُٹ چکا سب مال وزَر
شہروں میں ہم دربدر پھر چکے اَب ننگے سر

میرے غریب اَلوِدَاع ، میرے شہید اَلوِدَاع

بازوؤں کی اَب رَسن ، کُھل چکی شاہِؑ زَمن
سَہہ چکی رَنج و محن ، کھا چکی دُرّے بہن

میرے غریب اَلوِدَاع ، میرے شہید اَلوِدَاع

سب سے جُدا ہوچکی ، آپؑ کو بھی کھو چکی
رُونا تھا اَور روچکی ، اشکوں سے مُنھ دھو چکی

میرے غریب اَلوِدَاع ، میرے شہید اَلوِدَاع

شاہِؑ غریبُ الدیار ، آپ پہ زینبؑ نثار
چُھٹتا ہے مجھ سے مزار ، کیا کروں مَیں سوگوار

میرے غریب اَلوِدَاع ، میرے شہید اَلوِدَاع

روؤں گی میں صبح و شام ، آپ کا لے لے کے نام
یا شہِؑ عالی مقام ، لیجئے میرا سلام

میرے غریب اَلوِدَاع ، میرے شہید اَلوِدَاع

Presented by www.ziaraat.com

میرے بابا / مشتاق حسن شبرؔ (نقوی الہ آبادی)

دشتِ پُر ہول میں جلتے ہوئے خیموں کے قریب
تھرتھراتے ہوئے سہمے ہوئے بچوں کے قریب
دیکھ کر شب ہے لٹیرے ہیں یہ تنہائی ہے
سَر پہ اک اور مصیبت لئے رات آئی ہے
کوئی وارث نہ تھا دل تھام کے اُٹھی زینبؑ
کرکے دم نادِ علیؑ دشت میں نکلی زینبؑ
ناگہاں دیکھا وہ منظر کہ ہُوا دل بے تاب
ایک سوار آیا اُدھر ڈال کے چہرے پہ نقاب
بڑھ کہ زینبؑ نے بصد جاہ و حشم ٹوک دیا
باگ پہ ڈال کے ہاتھ اُس کو وہیں روک دیا
بولی اب لُوٹنے والے ، یہاں کیا پائیں گے
دیکھ یہ بچے مرے ، خوف سے مر جائیں گے
یک بہ یک نور کے ہالے میں جو چہرہ دیکھا
غم و اندوہ بڑھا ضبط کا یارا نہ رہا
چیخ ایک مار کے وہ باپ کے قدموں پہ گری
ہوش جب آیا تو رو رو کے بیاں کرنے لگی

Presented by www.ziaraat.com

میرے بابا.....میرے بابا .....

بھائی جب مارا گیا آپ کہاں تھے بابا
تیر اصغرؑ کے لگا آپ کہاں تھے بابا
قتل عباسؑ ہُوا آپ کہاں تھے بابا
میرے بابا میرے بابا
سب یہ کہتے ہیں کہ ہے نعمتِ داور پانی
بند کرتا ہے کہاں کون کسی پر پانی
یہ ستم ہم پہ ہُوا آپ کہاں تھے بابا
میرے بابا میرے بابا
پیاسے بچوں کیلئے جنگ جو عباسؑ نے کی
ایسی یلغار ہوئی مشکِ سکینہؑ نہ بچی
ایک اِک بازو کٹا آپ کہاں تھے بابا
میرے بابا میرے بابا
آیا اصغرؑ سر میداں تو ہوا اور ستم
سُوکھے ہونٹوں پہ زباں اسنے پھرائی جسدم
تیر جب اُس کے لگا آپ کہاں تھے بابا
میرے بابا میرے بابا
میرا دلبندِ حسنؑ جب نہیں ہارا بابا
اسطرح مل کے سبھوں نے اُسے مارا بابا
لاشہ پامال کیا آپ کہاں تھے بابا
میرے بابا میرے بابا
بعدِ شبیرؑ ہمارا کوئی وارث نہ رہا
اشقیاء آگئے خیموں میں ہُوا حشر بپا
جب چھنی میری رِدا آپ کہاں تھے بابا
میرے بابا میرے بابا
سُن کے فرمایا علیؑ نے میری بیٹی مت رو
آزمائش یہ ہے ہم سب کی ابھی صبر کرو
دل مگر کہتا رہا آپ کہاں تھے بابا
میرے بابا میرے بابا
میں تو ہر گام پہ تھا ساتھ تمہارے بیٹی
چپ تھا بس مرضئ معبود کے مارے بیٹی
تم نے یہ کیسے کہا آپ کہاں تھے بابا
میرے بابا میرے بابا

(بشکریہ نوحہ خواں سیّد ناصر حسین زیدی / تنظیم الحسینؑ)

Presented by www.ziaraat.com

ابنِ حسنؑ کا سہرا / مولانا راہیؔ جہانگیر آبادیؒ

کن تمناؤں کا تھا ابنِ حسنؑ کا سہرا
ہائے افسوس مگر راس نہ آیا سہرا

خلد کے پھولوں سے حوروں نے جسے گوندھا تھا
حیف صد حیف خزاں نے وہی تاکا سہرا

در پہ خیمے کے دلہن ڈھانپ کے منہ روتی تھی
جب چلا رَن کو یہ باندھے ہوئے دولہا سہرا

رُخ پہ تھا جو بُری نظروں سے بچانے کے لئے
دشمنوں کی نگہِ بد میں وہ آیا سہرا

جس میں ارمان تھے بہنوں کے تو حسرت ماں کی
تیغ و شمشیرِ ستم نے وہی کاٹا سہرا

مانگ یاں خیمے میں اک شب کی دلہن کی اُجڑی
جب اُدھر دشت میں نوشاہ کا اُجڑا سہرا

کٹ گئی ساتھ ہر اک رگ کے لڑی پھولوں کی
لاش پامال ہوئی خاک پہ بکھرا سہرا

وائے حسرت کہ لٹا فاطمہ کبریٰؑ کا سہاگ
آکے قزاقِ اجل نے جو یہ لُوٹا سہرا

Presented by www.ziaraat.com

عباسؑ کہاں ہو

مارے گئے سرورؑ کے مددگار تھے جو جو ، عباسؑ کہاں ہو

اب رن میں طلب کرتے ہیں اعدا شہِؑ دیں کو، عباسؑ کہاں ہو

مظلوم کو غربت میں گئے چھوڑ کے کس پر ، اے ثانیٔ جعفرؑ

عاشق تو وہی ہے جو نہ آفت میں جُدا ہو ، عباسؑ کہاں ہو

شبیرؑ سے لپٹی ہوئی روتی ہے سکینہؑ شق ہوتا ہے سینہ

تم اِس کو یتیمی کی مصیبت سے بچا لو ، عباسؑ کہاں ہو

سَر کھولے ہوئے بانوؑ چلی آتی ہے باہر ، اے ثانیٔ حیدرؑ

شبیرؑ چلے آلِ پیمبرؐ کو سنبھالو ، عباسؑ کہاں ہو

لڑتے ہوئے، گھوڑے سے گرے سجدے میں شبیرؑ، ہیں بیکس و دلگیر

لِلّٰہ رکابِ شہِؑ دیں دوڑ کے تھامو ، عباسؑ کہاں ہو

ہیں زندۂ جاوید شہیدانِ محبت ، پھِر کیوں ہے یہ غفلت

حضرت کے قدم تھامو کٹے ہاتھوں کو جوڑو ، عباسؑ کہاں ہو

التماسِ سورۃ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب

سیّد ارشاد علی کاظمی وکنیزِ سیّدہ، سیّد حسین احمد ابنِ مجتبیٰ حسین

عزیز النساء بنتِ ناظم حسین، کلبِ حسین ابنِ سیّد حسین احمد

Presented by www.ziaraat.com

رو رو کے پوچھتی ہیں بانوؑ

رو رو کے پوچھتی ہیں بانوؑ شہِ زمن سے
کڑیل جواں کی میت کس طرح لائے رن سے

مہماں بُلا کے پیاسہ ، سبطِ نبیؐ کو مارا
ایسا سلوک کوئی کرتا ہے بے وطن سے

جھولا جو دیکھا خالی ، رو کر سکینہؑ بولی
اماں ہمارے اصغرؑ اب تک نہ آئے رن سے

بے چین ہیں سکینہؑ اور سانس رک رہی ہے
ننھا گلا شقی نے باندھا ہے یوں رسن سے

صغراؑ نے خط میں لکھا ، ہمشکلِ مصطفیٰؐ کو
کیا یوں بھی روٹھتے ہیں بھائی کہیں بہن سے

افسوس شہؑ کی میت عریاں پڑی ہے رن میں
دونوں جہاں کا مالک محروم ہے کفن سے

قمرؔ زیدی

اُس کو شبیرؑ ہونا پڑتا ہے
جس کو ہمشیر دے خدا ، زینبؑ

Presented by www.ziaraat.com

روایتِ شامِ غریباں / شفق اکبر آبادیؒ

کون آلِ پیمبرؐ کا اب پوچھنے والا ہے
خیموں کو شہِؑ دیں کے اعدا نے جلایا ہے

جب جلتا ہے اک خیمہ تو بی بیاں گھبرا کر
اُس خیمے میں جاتی ہیں نزدیک جو خیمہ ہے

اک بار لعینوں نے سب خیمے جلا ڈالے
مجبور ہیں اب زینبؑ کچھ بس نہیں چلتا ہے

بیمار بھتیجے کے پاس آکے یہ فرمایا
ہشیار ہو اے بیٹا گھر آگ سے جلتا ہے

مرجائیں یہیں جل کر یا خیموں سے اب نکلیں
ہادی ہو زمانے کے ، کیا حکم خدا کا ہے

ہشیار ہوئے عابدؑ ، کی عرض پھوپھی اماں
خیموں سے نکل جائیں ، سب کو یہی زیبا ہے

اے مومنو ، سَر پیٹو اندھیر ہوا کیسا
کنبہ شہِؑ بے کس کا ، سَر ننگے نکلتا ہے

اک خیمے میں جانا گہہ ، گھبرا کے پلٹ آنا
یہ حال ہے زینبؑ کا دل قابو سے جاتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

پوچھا جو کسی نے یہ ، کیوں اتنی ہے بے تابی
بتلاؤ تو خیمے میں کیا مال تمہارا ہے
فرمایا یہ زینبؑ نے افسوس کہوں کیا میں
اِس خیمے میں میرا اک بیمار بھتیجا ہے
القصہ گئے اعدا جب لُوٹ کے رانڈوں کو
اک خیمے میں سب کنبہ شبیرؑ کا بیٹھا ہے
زینبؑ نے گنے بچے ، پایا نہ سکینہؑ کو
یہ اور قیامت کا اک واقعہ گزرا ہے
کلثومؑ سے فرمایا ، بھائی کی وصیّت تھی
زینبؑ کی حفاظت میں ہر اک مِرا بچہ ہے
لیکن جو گزرتی ہے دل پر وہ کہوں کیوں کر
غم سے ہے کلیجہ خوں ، غائب جو سکینہؑ ہے
لو بہنیں چلیں دونوں اب ڈھونڈھنے بچی کو
دل پر بھی نہیں قابو ، یہ واقعہ ایسا ہے
جس سمت کو جاتی تھیں یہ ڈھونڈھنے بچی کو
دیکھا اُسی جانب سے اَسوار اک آتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

زینبؑ نے کہا اُس سے اے شیخ بتا دے یہ
تو نے کسی بچے کو اس دشت میں دیکھا ہے
وہ بولا نہیں دیکھا میں نے کسی بچے کو
البتہ نیا اِس دَم اک واقعہ گزرا ہے
گھوڑا تھا مِرا پیاسا ، میں لے گیا دریا پر
واں جاکے سُنا کوئی اِس درد سے روتا ہے
گو پیاسا تھا یہ گھوڑا لیکن نہ پیا پانی
میں خود متفکر ہوں ، یہ ماجرا کیسا ہے
آواز وہ کس کی تھی اب تک نہ میں یہ سمجھا
گھوڑے کا بھی دل جس نے اِس طرح ہِلایا ہے
یہ سُن کے چلیں دونوں دریا کی طرف فوراً
مل جائے کہیں بچی دل کی یہ تمنا ہے
القصہ یہ دونوں جب واں پہونچیں تو کیا دیکھا
اک لاشۂ بے سَر ہے اور بالی سکینہؑ ہے
فرمایا یہ زینبؑ نے بتلاؤ تو اے بیٹی
کس طرح سے پہچانیں سرورؑ کا یہ لاشہ ہے

Presented by www.ziaraat.com

کی عرض سکینہؑ نے رو رو کے پھوپی اماں
ہاں سنئے یہاں آکر جو واقعہ گزرا ہے

دوبار پکاری میں اے بابا مرے بابا
جب دیکھا جواب اِس کا کوئی نہیں ملتا ہے

بے تابی بڑھی میری گھبرا کے میں چلّائی
اے چاہنے والے اب ، روتی یہ سکینہؑ ہے

پھر رو کے سکینہؑ یہ بولیں کہ پھوپھی اماں
میں کیا کہوں بعد اِس کے جو واقعہ گزرا ہے

اِس حلقِ بُریدہ سے آواز یہ آئی پھر
تو ڈھونڈھتی ہے جس کو اِس سمت وہ لیٹا ہے

آواز یہ سنتے ہی میں آگئی لاشے پر
اور حالِ دلِ زخمی رو رو کے سنایا ہے

ہیں آپ یہاں لیٹے آرام سے اے بابا
کچھ اِس کی خبر بھی ہے کیا حال ہمارا ہے

بعد آپ کے اعدا نے ڈھائے ہیں ستم کیسے
خیمے بھی جلائے ہیں اَسباب بھی لُوٹا ہے

Presented by www.ziaraat.com

بُندے جو پنہائے تھے بابا مجھے شفقت سے

وہ لے لئے ظالم نے ، جن کا مجھے صدمہ ہے

خوں دیکھئے کانوں سے اب تک ہے مرے جاری

ظالم کی تعدّی سے رخسار بھی نیلا ہے

بھائی کی علالت پر آیا نہ ترس اُن کو

بیمار کو لوہے کا اک طوق پنہایا ہے

اے بابا پھوپھی اماں خیمے سے یوں نکلی ہیں

چادر ہے نہ مقنع ہے برقعہ ہے نہ پردہ ہے

ہاں اے شفقؔ غمگیں بس روک قلم اپنا

مجلس میں ہر اک جانب اک حشر سا برپا ہے

آغا سروشؔ (حیدر آباد / دکن)

زہراؑ نے مجھے مجلسِ سرورؑ میں دعا دی

جا موت نہ آئے تجھے دیدارِ علیؑ تک

بے نور نگاہوں کو دِکھائی نہیں دیتے

پرچم کو ہیں تھامے ہوئے دو ہاتھ ابھی تک

(بشکریہ سوز خواں سجاد باقری و علی رضا باقری)

Presented by www.ziaraat.com

روایتی نوحہ / صبا لکھنوی

شہؑ نے دَرِ خیمہ سے زینبؑ کو پکارا ہے
اَب رُخصتِ آخر کو بھائی ترا آیا ہے
ہم جاتے ہیں مرنے کو ہشیار بہن گھر سے
اب تم ہو اسیری ہے اور ساتھ میں کنبہ ہے
چھوٹے نہ کہیں دامن اب صبر کا ہاتھوں سے
جو تم کو سنبھالے تھا ، وہ مرنے کو جاتا ہے
بازاروں میں کوچوں میں سَر ننگے پھرو گی تم
اور یونہی رَسن بستہ دَربار میں جانا ہے
اعدا تمہیں پہنچائیں ، دُرّوں سے اذیّت گر
تم اُف نہ بہن کرنا یہ میری تمنا ہے
عباسؑ نہ اکبرؑ ہیں ، قاسمؑ نہ محمدؑ ہیں
اِس دشتِ مصیبت میں تُو بے کس و تنہا ہے
اب دَردِ یتیمی ہے اور لاڈلے بچے ہیں
بے موت مجھے خواہر اِس رنج نے مارا ہے

Presented by www.ziaraat.com

تم میرے یتیموں سے ہشیار بہن رہنا

کون ان کا زمانے میں اب پوچھنے والا ہے

تھی رات کو سونے کی عادت اِسے سینے پر

اب خاک کا بستر ہے اور بالی سکینہؑ ہے

فرمایا سکینہؑ کو پھر پاس بُلا کر یہ

کیوں جان تُو کھوتی ہے ، بابا ابھی زندہ ہے

اب بعد مِرے جتنا جی چاہے گا رو لینا

ماتم کا مِرے کس کو حق تجھ سے زیادہ ہے

بیٹی نے کہا بابا ، مرنے کو نہ تم جاؤ

فرمایا مشیّت میں کیا دخل کسی کا ہے

بولی یہ سکینہؑ پھر پہونچا دو مدینے میں

فرمایا یہ سَرورؑ نے ، کیا زور ہمارا ہے

مسدود ہیں سب راہیں ، لے جاؤں تمہیں کیوں کر

مجبور ہوں ، بے کس ہوں ، کچھ بس نہیں اپنا ہے

سمجھا چکے جب حضرتؑ اُس نازوں کی پالی کو

سجادؑ کے پاس آئے دیکھا کہ غش آیا ہے

Presented by www.ziaraat.com

ہشیار کیا شہؑ نے اور رو کے یہ فرمایا

اے لال اُٹھو ، بابا اب مرنے کو جاتا ہے

ہوش آیا جو عابدؑ کو ، کی عرض یہ بابا سے

آپ آئے اکیلے کیوں ؟ دل میرا دھڑکتا ہے

ہمراہ نہ قاسمؑ ہیں ، عباسؑ نہ اکبرؑ ہیں

مجھ سے بھی تو کچھ کہیے ، کیا واقعہ گزرا ہے

شبیرؑ نے فرمایا ، سب قتل ہوئے رَن میں

اب میرے سِوا بیٹا کوئی نہیں زندہ ہے

تعلیم کیے شہؑ نے اَسرارِ امامت پھر

فرمایا کہ اب تم ہو اور قید کی ایذا ہے

سَر ننگے رَسن بستہ ہمراہ حرم ہوں گے

بازاروں میں کوچوں میں یوں ہی تمہیں پھرنا ہے

بے کار نہ ہوجائے محنت مِری ، اے بیٹا

اُمت کی شفاعت کا تم سے ہی سہارا ہے

اک اور وصیت ہے اِس بے کس و مضطر کی

پورا اسے کر دینا ، یہ دل کی تمنا ہے

Presented by www.ziaraat.com

جب چھوٹ کے زنداں سے تم جانا مدینہ کو
کہنا مرے شیعوں سے ، پیغام یہ بھیجا ہے
جب پانی پئیں ٹھنڈا تو یاد اُسے کرلیں
پیاسا جسے تڑپا کر بے دینوں نے مارا ہے
اکبرؑ کی جُدائی کا ہے داغ کلیجے پر
بے شیرؑ کو بھی تم پر شبیرؑ نے وارا ہے
عباسؑ سے بھائی کے شانے کٹے دریا پر
پامال ہُوا رَن میں قاسمؑ سا بھتیجا ہے
مہمان بُلا کر دی ذِلت مجھے اے شیعو
ظالم نہ ذرا سمجھے ، احمدؐ کا نواسا ہے
تم میری صفِ ماتم اے دوستو بچھوانا
کوئی مرے لاشے پر رونے نہیں پایا ہے
سجادؑ سے پھر بولے ، جاتے ہیں خدا حافظ
موقوف قیامت پر دیدار ہمارا ہے
خیمے سے صبا سرورؑ جاتے ہیں سوئے میداں
بیبوں پہ سحابِ غم پردیس میں چھایا ہے

Presented by www.ziaraat.com

گھبرائے گی زینبؑ (متینؒ / طیبؒ)

گھبرائے گی زینبؑ مرجائے گی زینبؑ
بھیا کو مدینے میں کہاں پائیگی زینبؑ

بھیا یہ بہن قید سے آئی تو ہے چھُٹ کر ، آزاد ہے خواہر
پَر تیری لحد سے نہ کہیں جائے گی زینبؑ

پھَٹ جائیگا بس دیکھتے ہی گھر کو کلیجہ ، یاد آؤ گے بھیّا!
دل ڈھونڈے گا تم کو تو کہاں پائے گی زینبؑ

گھر جا کے کسے دیکھے گی، قاسمؑ ہے نہ عباسؑ، اصغرؑ سے بھی ہے یاس
اپنے علی اصغرؑ کو کہاں پائے گی زینبؑ

بے پردہ ہوئی قید بھی خواہر نے اٹھائی اور موت نہ آئی
کیا جانئے کیا کیا ابھی دُکھ پائیگی زینبؑ

کیسا یہ بھرا گھر ہُوا برباد الٰہی ، کیا آئی تباہی!
اب اِس کو نہ آباد کبھی پائیگی زینبؑ

پوچھیں گے جو سب لوگ کہ بازو پہ ہوا کیا یہ نیل ہے کیسا
کس کس کو نشاں رسّی کے دِکھلائے گی زینبؑ

(بشکریہ سوزونوحہ خواں محترمہ کوکب رضوی و پروفیسر شیریں رضوی)

Presented by www.ziaraat.com

سلامِ آخر / (سیّد آلِ رضاؑ)

سلام خاک نشینوں پہ سوگواروں کا
غریب دیتے ہیں بُدسہ تمہارے پیاروں کا
سلام اُن پہ جنہیں شرم کھائے جاتی ہے
کھلے سروں پہ اسیری کی خاک آتی ہے
سلام اُن پہ جو زحمت کشِ سلاسل ہے
مصیبتوں میں امامت کی پہلی منزل ہے
سلام بھیجتے ہیں، اپنی شاہزادی پر
کہ جس کو سونپ گئے مرتے وقت گھر سرورؑ
اسیر ہو کے جسے شامیوں کے نرغے میں
حسینیتؑ ہے سکھانا علیؑ کے لہجے میں
مسافرت نے جسے بے بسی یہ دِکھلائی
نثار کردیئے بچے نہ بچ سکا بھائی
سکینہؑ لی لی تمہارے غلام حاضر ہیں
تجھے جو پیاس تو اشکوں کے جام حاضر ہیں
یہ سن، یہ حشر، یہ صدمے نئے نئے لی لی!
کہاں پہ بیٹھی ہو خیمے تو جل گئے لی لی

Presented by www.ziaraat.com

پہاڑ رات بڑی دیر ہے سویرے میں
کہاں ہو شامِ غریباں کے گھپ اندھیرے میں
زمینِ گرم ، یتیمی کی سختیاں بی بی!
وہ سینہ جس پہ کہ سوتی تھیں اب کہاں بی بی!
جنابِ مادرِ بے شیر کو بھی سب کا سلام
عجیب وقت ہے کیا دیں تسلیوں کا پیام
ابھی کلیجے میں اک آگ سی لگی ہو گی
ابھی تو گود کی گرمی نہ کم ہوئی ہوگی!
نہیں اندھیرے میں کچھ سوجھتا کہاں ڈھونڈیں؟
تمہارا چاند کہاں چھپ گیا کہاں ڈھونڈیں؟
نہیں لعینوں میں انساں کوئی خدا حافظ
درندے اور یہ بے وارثی خدا حافظ!
شریکِ حقِ درود و سلامِ پیغمبرؐ
سلام سیّدِ لولاکؐ کے بھرے گھر پر
سلام محسنِ اسلام خستہ تن لاشو!
سلام تم پہ شہیدوں کے بے کفن لاشو!
بچے تو اگلے برس ہم ہیں اور یہ غم پھر ہے
جو چل بسے تو یہ اپنا سلام آخر ہے

Presented by www.ziaraat.com

بے پردہ حرم ہیں / اختر

بے پردہ حرم ہیں ساتھ ترے پردیسی دیس پرایا ہے
سجادؑ خدا معلوم تجھے اسلام کہاں لے آیا ہے

ہونٹوں پہ پھرا کر خشک زباں بچے نے سوالِ آب کیا
اصغرؑ کے گلے پر ظالم نے اِس جرم میں تیر چلایا ہے

اب کون سہارا دے بڑھ کر عباسِؑ دلاور بھی تو نہیں
زہراؑ کا پسر تنہا رَن سے اکبرؑ کو اُٹھا کر لایا ہے

کس واسطے شاہؑ کو قتل کیا کیوں آلِ محمدؐ کو لوٹا
بے پردہ کیا کیوں زینبؑ کیوں قید میں عابدؑ آیا ہے

شبیرؑ چلے ہیں میداں کو لپٹی ہے سکینہؑ دامن سے
احساسِ یتیمی نے شاید معصوم کا دل تڑپایا ہے

ہے خوف رِدا کے چھننے کا، پردے کا محافظ کوئی نہیں
غربت میں علیؑ کی بیٹی پر یہ کیسا زمانہ آیا ہے

سجادؑ کو سب غم بھول گئے دربار میں جانا یاد رہا
آنکھوں میں ہمیشہ شام رہی تا عمر یہ سوگ منایا ہے

اختر یہ تری آواز نہیں فریاد ہے دُکھیا زینبؑ کی
یٰسین کے آنسو بہتے ہیں قرآن کا دِل بھر آیا ہے

Presented by www.ziaraat.com

سلمانؔ رضوی (اسلام آباد)

پردیسی کنبے والوں کی یاد جو تیر چبھوتی ہے
نانا کے روضے پر صغریٰؑ چپکے چپکے روتی ہے

آنے والے بھائی کا رستہ ، تکتی ہے بیمار بہن
بھائی کی مجبور جوانی برچھی کھائے سوتی ہے

اکبرؑ کی شادی کی تمنا ہائے مقدر صغریٰؑ کا
سہرے کی لڑیاں تو نہیں اشکوں کا ہار پروتی ہے

کس کا رونا کیسے آنسو، عشرے کے دن ، عصر کے بعد
صغریٰؑ اپنے رخساروں سے گردِ یتیمی دھوتی ہے

جس نے اُمت کی راہوں میں فرش بچھایا پھولوں کا
امت اُس کے بیماروں کی راہ میں کانٹے بوتی ہے

باپ کے سینے پر سوتی تھی ، وہ بھی ایک زمانہ تھا
ایک زمانہ یہ ہے سکینہؑ ، خاک کے اوپر سوتی ہے

اپنے خالی دامن کو ، سلمانؔ کبھی خالی نہ کہو
یادِ شہیدِ کرب و بلا میں ، ہر آنسو اک موتی ہے

(بشکریہ سوز و سلام و نوحہ خواں محمد رضا زیدی)

Presented by www.ziaraat.com

نشانِ فوجِ پیمبرؐ

نشانِ فوجِ پیمبرؐ سجایا جاتا ہے
شبابِ شیرِ خدا یاد آیا جاتا ہے

علیؑ کا لال عَلَم لے چکا برادر سے
سکینہؑ لی لی کا سقہ بنایا جاتا ہے

عَلَم میں مشک بندھی سب کی بندھ گئی امید
کہ اب پیاسوں کو پانی پلایا جاتا ہے

خدا کرے کہ یہ خیمے میں کامیاب آئے
بڑی امید سے پردہ اٹھایا جاتا ہے

امید قطع ہوئی اب سنبھل نہیں سکتے
نشانِ فوجِ خدا تھرتھرایا جاتا ہے

کٹا کے ہاتھ ترائی میں سوگئے عباسؑ
عَلَم حسینؑ کے خیمے میں لایا جاتا ہے

کچھ ایسی شان سے اکبرؑ اٹھا کے لائے ہیں
کہ جس طرح سے جنازہ اٹھایا جاتا ہے

(بشکریہ سوز خواں سیّد نہال حسین زیدی)

Presented by www.ziaraat.com

ہنسلیوں والے مرے!

حضرتِ سوختہ لکھنوی

لاش پہ بے شیر کی ماں کرتی تھی رو کر یہ بیاں
ہنسلیوں والے مرے ہو چکے بس اب خفا

آرزو دل ہی میں رہی دودھ بڑھائی کی تری
ہنسلیوں والے مرے ہو چکے بس اب خفا

ماں کو نہ تڑپاؤ تم اب گود میں آجاؤ تم اب
ہنسلیوں والے مرے ہو چکے بس اب خفا

سونا ہے سارا بن کا بن تم ہو اکیلے گل بدن
ہنسلیوں والے مرے ہو چکے بس اب خفا

ہائے یہ کیا ستم کیا ساتھ مجھے نہ لے لیا
ہنسلیوں والے مرے ہو چکے بس اب خفا

ہونا تو تھا جو کچھ ہو چکا مجھ سے نہ بگڑو مہ لقا
ہنسلیوں والے مرے ہو چکے بس اب خفا

دل پھٹا جاتا ہے مرا گود میں آؤ مہ لقا
ہنسلیوں والے مرے ہو چکے بس اب خفا

Presented by www.ziaraat.com

رحم کرو اے مری جاں ورنہ یہ مر جائے گی ماں

ہنسلیوں والے مرے ہو چکے بس اب خفا

اچھا مری تھی گر خطا پاگئی اُس کی میں سزا

ہنسلیوں والے مرے ہو چکے بس اب خفا

جھولا تمہیں جھلاؤں گی لوریاں دے سلاؤں گی

ہنسلیوں والے مرے ہو چکے بس اب خفا

اب نہ رلاؤں گی کبھی پانی منگا دوں گی ابھی

ہنسلیوں والے مرے ہو چکے بس اب خفا

کرتی ہوں ہر رات بسر لال مرے میں جاگ کر

ہنسلیوں والے مرے ہو چکے بس اب خفا

(بشکریہ استاد صادق حسین چھجن ؒ / انجمنِ عابدیہ کاظمیہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دسویں کو جو سڑک کنارے مائیں بہنیں روتی ہیں

اُن کے وارث بھی ہوتے ہیں اُن کا گھر بھی ہوتا ہے

(عابد رضا شکیبؔ)

Presented by www.ziaraat.com

ہائے اکبرؑ جواں

لاشِ فرزند پَر رو کے کہتی تھی ماں
ہائے اکبرؑ جواں ، ہائے اکبرؑ جواں

اے مِرے لاڈلے تم کو ڈھونڈوں کہاں
دل میں حسرت تھی دولھا تجھے میں بناؤں
چاند سی میں دلہن گھر میں بیاہ کر کے لاؤں

تیرے مرنے سے دل کی لٹی بستیاں
ساتھ شہؑ کے گیا ہے مِرا نونہال
بدلے پانی کے ایذا نہ دیں بد خصال

لو خبر جلد رن میں وہ کڑکی کماں
کوئی حسرت نکلنے نہ پائی مِری
سُوئے جنت سواری تمہاری چلی

روکو تابوت ، سہرا تو باندھ لے ماں
رن میں اصغرؑ اکیلا ہے اے میرے لال
بن میں ڈر کے نہ روئے یہ رکھنا خیال

میں چلی قید کی سہنے اب سختیاں

(بشکریہ ہادی و شاہد برادران / عابدیہ کاظمیہ)

Presented by www.ziaraat.com

گھر چلو شام ہوتی ہے اصغرؑ

قبرِ اصغرؑ پہ کہتی تھی مادر گھر چلو شام ہوتی ہے اصغرؑ

ماں تجھے لینے آئی ہے دلبر گھر چلو شام ہوتی ہے اصغرؑ

کیوں خفا ماں سے تم ہو دل آرا بستر خاک کیوں تم کو بھایا

آؤ گودی میں میری ھُمک کر گھر چلو شام ہوتی ہے اصغرؑ

کس کو دکھلاؤں میں حالِ مضطر، ہو گیا میرا خالی بھرا گھر

اب نہ اکبرؑ نہ سبطِ پیمبرؐ گھر چلو شام ہوتی ہے اصغرؑ

خوف کی جا ہے ہُو کا یہ بن ہے، یاں مسافر کو رنج و محن ہے

ڈر نہ جانا کہیں میرے دلبر گھر چلو شام ہوتی ہے اصغرؑ

گود میں میری بے شِیر آجا، چاند سی صورت اپنی دکھا جا

دیکھ تیری سکینہؑ ہے مضطر گھر چلو شام ہوتی ہے اصغرؑ

ہائے کپڑے بھی تیرے پھٹے ہیں، خاک میں بال تیرے اٹے ہیں

سُن لے سُن لے یہ فریادِ مادر گھر چلو شام ہوتی ہے اصغرؑ

نکلا پڑتا ہے منہ سے کلیجہ، تیرا جھولا ہے خیمہ میں سُونا

خاک پر نیند آئے گی کیوں کر گھر چلو شام ہوتی ہے اصغرؑ

دشت کی کیوں زمیں تم کو بھائی، گود کیوں تم نے میری اجاڑی

اٹھو اب خواب سے جانِ مادر گھر چلو شام ہوتی ہے اصغرؑ

Presented by www.ziaraat.com

اُٹھو سکینہؑ گھر چلو (ڈاکٹر پروفیسر ہلال نقوی)

اب کس کا انتظار ہے اُٹھو سکینہؑ گھر چلو
تم پر پھوپھی نثار ہے اٹھو سکینہؑ گھر چلو

اُٹھو سکینہؑ گھر چلو

شامِ غریباں آگئی غم کی سیاہی چھا گئی
بجتے ہیں باجے فوج میں ختم لڑائی ہوگئی

لُٹنے کا انتظار ہے اٹھو سکینہؑ گھر چلو

بیٹھی ہو بی بی خاک پر اٹھو اے میری نیم جاں
عمو تمہارے خلد سے لینے نہ آئیں گے یہاں

کیسا یہ حالِ زار ہے اٹھو سکینہؑ گھر چلو

عمو تمہارے نہر پر شانے کٹا کے سو گئے
بابا کو ڈھونڈتی ہو کیا بابا بھی رن کے ہو گئے

اک حشر آشکار ہے اٹھو سکینہؑ گھر چلو

لیتی ہو کیوں یہ سسکیاں رکھنا ہے حوصلہ تمہیں
اصغرؑ کے ساتھ کھیلنا آتا ہے یاد کیا تمہیں

اب وہ تہہِ مزار ہے اٹھو سکینہؑ گھر چلو

Presented by www.ziaraat.com

ننھی سی جاں پہ اس قدر شمرِ لعیں کی سختیاں
سوجے ہوئے ہیں ہونٹ بھی ابھری ہوئی ہیں انگلیاں
دامن بھی تار تار ہے اٹھو سکینہؑ گھر چلو

سر پر ہے شب کی تیرگی کب تک یہاں پہ روؤ گی
بابا کا تن کچل گیا سینے پہ کس کے سوؤ گی
زخمی وہ جسمِ زار ہے اٹھو سکینہؑ گھر چلو

خاک اور خوں کے درمیاں لاشے ہیں سب اٹے ہوئے
پہچانو گی کسے یہاں سر ہیں سبھی کٹے ہوئے
روٹھی ہوئی بہار ہے اٹھو سکینہؑ گھر چلو

سر پر علَم یہ کس کے ہے صورت مرے جری سی ہے
پیاری مری نہ رو، نہ رو، لاشے میں تھرتھری سی ہے
مقتل بھی سوگوار ہے اٹھو سکینہؑ گھر چلو

سکتہ سا تم کو ہوگیا پامال ہوگیا سکوں
گوہر تمہارے چھن گئے دیکھو ٹپک رہا ہے خوں
رخ پر لہو کی دھار ہے اٹھو سکینہؑ گھر چلو

(بشکریہ نوحہ خواں جعفر کاظمی صاحب)

Presented by www.ziaraat.com

اے سکینہؑ اب نہ بابا آئیں گے (مولانا توقیر زیدی)

شاہزادی شاہزادی صبر کر ، صبر کر معصوم بی بی صبر کر
تو جو روئے گی حرم گھبرائینگے اے سکینہؑ اب نہ بابا آئینگے

ساعتِ شامِ غریباں ہے قریب ، اک قیامت خیز عنواں ہے قریب
دشت میں تنہا حرم رہ جائیں گے ، اے سکینہؑ اب نہ بابا آئینگے

صبر بن کر کربلا کی گود میں ، سوگئے اصغرؑ قضا کی گود میں
کیا خبر تھی یہ بھی مارے جائیں گے اے سکینہؑ اب نہ بابا آئیں گے

اب پھوپھی زینبؑ سنبھالیں گی تمہیں ، گود میں اپنی سلائیں گی تمہیں
سیّدِ سجادؑ دل بہلائیں گے ، اے سکینہؑ اب نہ بابا آئیں گے

بی بیاں فریاد کرتی جائینگی ، چادریں اُنکی بھی چھینی جائیں گی
اِس قدر یہ ظلم اعداً ڈھائیں گے ، اے سکینہؑ اب نہ بابا آئیں گے

اک قیامت اور ڈھائیں گے لعیں ، آگ خیموں میں لگائیں گے لعیں
جس کے شعلے آسماں تک جائیں گے ، اے سکینہؑ اب نہ بابا آئینگے

دشمنانِ دیں نحیف و زار کو ، غمزدہ کو عابدِؑ بیمار کو
پا پیادہ شام تک لیجائیں گے ، اے سکینہؑ اب نہ بابا آئیں گے

شاہِؑ دیں کی یاد ہوتی جائیگی ، کربلا آباد ہوتی جائیگی
رونے والے اس قدر ہو جائیں گے ، اے سکینہؑ اب نہ بابا آئیں گے

Presented by www.ziaraat.com

روایتی نوحہ

مارا گیا حسینؑ جو مہمانِ کربلا　　رنگیں لہو سے ہو گیا دامانِ کربلا
لاشوں سے تھا بھرا ہوا میدانِ کربلا　　جب رات آئی بعدِ شہیدانِ کربلا
کرتا تھا سائیں سائیں بیابانِ کربلا

مہمان مومنوں کا رہا آج تک حسینؑ　　ہوتا ہے الوداع پیمبرؐ کا نورِ عین
آرام ہے علیؑ کو نہ زہراؑ کے دل کو چین　　کہتی ہے روحِ فاطمہؑ تم سے بہ شورو شین
اک رات کا حسینؑ ہے مہمانِ کربلا

در آیا خیمہ گاہ میں جب لشکرِ عمر　　زینبؑ نے واحسینؑ کہا سر کو پیٹ کر
دوڑی بہ سوئے عابدؑ مضطر وہ نوحہ گر　　دُرّہ لگایا ایک ستمگر نے پشت پر
حیراں کھڑے تھے ہائے یتیمانِ کربلا

چھینی کسی نے زینبؑ و کلثومؑ کی ردا　　مطلق نہ زور خواہرِ ناشاد کا چلا
فضہ نے منہ نجف کیطرف کر کے یوں کہا　　پہنچو مدد کے واسطے یا شیر کبریا
لوٹا گیا حسینؑ بہ میدانِ کربلا

قاسمؑ کا لاشہ گھوڑوں سے پامال ہو گیا　　اکبرؑ نے کھائی سینے پہ برچھی ستم ہوا
اصغرؑ کی پیاس، بجھ گئی چھیدا گیا گلا　　پانی نظر کے سامنے تھا اور نہ مل سکا
سوکھا ہے دو پہر میں گلستانِ کربلا

محشر لکھنوی مرحوم (جدید بیاض / امامیہ کتب خانہ لاہور)

Presented by www.ziaraat.com

جنت البقیع / سیّد رضا صاحب لئیقؔ

معصومہؑ کو تربت میں بھی ظالم نے ستایا ، فریاد خدایا

بے دین نے تربت پہ عمارت کو گرایا ، فریاد خدایا

سونے نہ دیا قبر میں بھی ہائے جفا کی ، لعنت ہے خدا کی

بیٹی پہ محمدؐ کی ستم کیسا یہ ڈھایا ، فریاد خدایا

پھر ٹکڑے ہوا دل حسنِؑ سبز قبا کا ، اور خون اُبل آیا

مادر کی لحد کو جو ستمگر نے مٹایا ، فریاد خدایا

زندہ رہیں جب تک نہ کبھی چین سے سوئیں، بس باپ کو روئیں

جب سہہ نہ سکیں ظلم تو تربت کو بسایا ، فریاد خدایا

سَر پیٹو محبو ، یہ قیامت کی گھڑی ہے ، اِس روز لعیں نے

قبّہ کو گرا ، عرشِ الٰہی کو ہلایا ، فریاد خدایا

روضہ جو گھدا عرش سے آواز یہ آئی ، خالق کی دہائی

مظلومہ نے مرقد میں بھی آرام نہ پایا ، فریاد خدایا

شہزادیٔ کونینِ لئیقؔ جگر افگار ، اس غم سے ہے مضطر

اب تک نہ اُسے روضۂ پر نور دکھایا ، فریاد خدایا

(بشکریہ قاری وذاکرِ حدیثِ کساء سوز خواں رضا مولائی)

Presented by www.ziaraat.com

نوحۂ انہدامِ جنت البقیع / بشیرؔ

ہائے ظالم نے کیا ظلم ڈھایا ، اہلبیتِ نبیؐ کو ستایا

قبر میں بے کسوں کو رُلایا ، اہلبیتِ نبیؐ کو ستایا

پاکے شیطان کی ورثہ داری ، ہائے بدبخت جلاد ناری

کچھ نہ خوفِ خدا دل میں لایا ، اہلبیتِ نبیؐ کو ستایا

آمنہؑ ، فاطمہؑ اور حسنؑ کا ، عابدؑ و باقرؑ پُر محن کا!

ہائے صادقؑ کا روضہ گرایا ، اہلبیتِ نبیؐ کو ستایا

رنج دنیا کے لاکھوں ہی سہہ کر، جو کہ سوتے تھے قبروں کے اندر

اُن کو ظالم نے ناحق جگایا ، اہلبیتِ نبیؐ کو ستایا

حکم طائف میں دے کر لعیں نے ، نجدیوں سے جہنم مکیں نے

قتل شیعوں کو ناحق کرایا ، اہلبیتِ نبیؐ کو ستایا

بے گناہوں پہ وہ ظلم توڑے ، مارے نامِ محمدؐ پہ کوڑے

قید میں عالموں کو پھنسایا ، اہلبیتِ نبیؐ کو ستایا

ہائے دکھلا کے اپنی شرارت ، کرلیا دین ظالم نے غارت

خبط کچھ ایسا دل میں سمایا ، اہلبیتِ نبیؐ کو ستایا

اے بشیرؔ اب بصد آہ و زاری کر دعا یہ بدرگاہِ باری

کردے ظالم کا جگ سے صفایا ، اہلبیتِ نبیؐ کو ستایا

Presented by www.ziaraat.com

اے کربلا بتا! (سبط حیدر زیدی)

اے کربلا بتا ، علی اصغرؑ کہاں گیا
تیرِ ستم وہ حلق پہ کھا کر کہاں گیا

کہتی تھیں امِ فروہؑ کہ اے کربلا بتا
نوشاہ بن کے قاسمؑ شبرؑ کہاں گیا

جس کے جگر سے کھینچی تھی برچھی حسینؑ نے
وہ نوجواں شبیہِ پیمبرؐ کہاں گیا

حیدرؑ کی یادگار و علمدارِ فوجِ شاہؑ
وہ کربلا کا ضیغم و صفدر کہاں گیا

اے وقتِ عصر یاد ہو تجھ کو تو یہ بتا
گھوڑے سے گر کے سبطِ پیمبرؐ کہاں گیا

موجِ فرات سر کو پٹک کر یہ کہتی ہے
اے کربلا وہ پیاسوں کا لشکر کہاں گیا

اے کربلا کی شامِ غریباں ذرا بتا
جلتا ہوا مریض کا بستر کہاں گیا

Presented by www.ziaraat.com

باندھا تھا جس کو ظلم کی زنجیر و طوق میں
اے کربلا وہ عابدِ مضطر کہاں گیا

جن کے سروں سے چھین کے چادر کیا اسیر
بیوؤں کا قافلہ وہ کھلے سر کہاں گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ساحرؔ لکھنوی

نہ کیوں ہر سنگ دل اشکِ غمِ شبیرؑ سے لرزے
یہ وہ پانی ہے جو سوراخ کردیتا ہے پتھر میں

انہی اشکوں کی قیمت پر بکیں گے قصر جنت کے
یہی سکہ چلے گا ہر طرف بازارِ محشر میں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سیّد سبطِ حسن انجمؔ

آج بھی دہر میں بطرزِ جدید
حق و باطل کی جنگ جاری ہے

آخری وارثِ تیغِ علیؑ
اب ضرورت فقط تمہاری ہے

Presented by www.ziaraat.com

میں یتیم ہوں (سرورؔ)

بعدِ حسینؑ کس نے کہا میں یتیم ہوں
مقتل سے آرہی ہے صدا میں یتیم ہوں

بولیں سکینہؑ شمر سے کانوں پہ رکھ کے ہاتھ
گوہر نہ چھین بہرِ خدا میں یتیم ہوں

جو ہے وہ ظلم کرتا ہے مجبور جان کر
شاید یہی ہے میری خطا میں یتیم ہوں

میں اپنے آنسوؤں سے بجھا لوں گی اپنی پیاس
دریا سے لوٹ آؤ چچا میں یتیم ہوں

سر رکھ دیا سکینہؑ نے زینبؑ کی گود میں
رکھنا پھوپھی خیال میرا میں یتیم ہوں

دامن پھٹا ہوا ہے گریبان چاک ہے
دیکھ اے زمینِ کرب و بلا میں یتیم ہوں

مقتل سے سوئے شام یہ کہتی ہوئی چلی
بابا مرا شہید ہوا میں یتیم ہوں

ذکرِ سکینہؑ آتے ہی دل کانپ اٹھا سرورؔ
جیسے کسی نے مجھ سے کہا میں یتیم ہوں

(بشکریہ نوحہ خواں مجتبیٰ نقوی ارشدؔ)

Presented by www.ziaraat.com

سُرکیڈارو کا منظوم اردو ترجمہ

جہاں میں تین طبقے شبرؑ و شبیرؑ پر روئے
گھروں میں آدمی دشت و جبل میں جانور روئے

فرشتے تھے فلک پر ماتمِ شاہِؑ شہیداں میں
گئے شہزادگانِ خُلد جنت کے گلستاں میں

تہی ہیں جنکے سینے آپؑ کے دردِ شہادت سے
شفاعت کی نہ رکھیں وہ کوئی اُمید رحمت سے

اِدھر سیدانیاں بچوں کو اِذنِ جنگ دیتی تھیں
کہ دیکھو موت کے میدانِ خونی میں نہ گھبرانا
اُدھر دشمن کی مستورات خود دشمن سے کہتی تھیں
کہ تم رَن کے بھگوڑے ہو تمہیں لازم تھا مر جانا

فریاد یہ ہر سُو تھی کہ اے وائے مدینہ
اِس شہر سے رخصت ہوئے مولائے مدینہ
افسوس یہ بستی ہوئی سادات سے خالی
کس واسطے ویراں نہ ہو دنیائے مدینہ

Presented by www.ziaraat.com

شبیرؑ ہوئے گامزنِ راہِ شہادت
تکبیر بہ لب دل میں تمنائے مدینہ

مُحرم آگیا اُمت کے شہزادے نہیں آئے!

چلے شعبان میں مقتل کی جانب کربلا والے
مسلح تھے نرالی شان سے صبر و رِضا والے
اُنہیں خود ناز تھا اپنی شرافت پر شجاعت پر
یہی تھے مصطفیٰؐ والے یہی تھے مرتضیٰؑ والے

..... محرم آگیا .....

یہی تقدیرِ یزداں تھی یہی سر مشیّت تھا
مدینے اور مکے میں بپا شورِ قیامت تھا
یہی فدیہ برائے بخششِ افرادِ ملت تھا
شہادت کربلا والوں کی کیا تھی رمز قدرت تھا

..... محرم آگیا .....

مدینے سے گئے وہ کربلا کی قتل گاہوں میں
وہ خونی قتل گاہیں آج تک فریاد کرتی ہیں

Presented by www.ziaraat.com

حسینی قافلہ صحرا کی جن راہوں سے گزرا تھا
وہ خونیں قتل گاہیں آج تک فریاد کرتی ہیں
وہ منظر پھر کہاں اہلِ مدینہ کو نظر آیا
مدینے کا مسافر کب مدینے لوٹ کر آیا
محرم آگیا امت کے شہزادے نہیں آئے

حضرتِ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ کے سُر کیڈار کا اقتباس

اردو ترجمہ: شیخ ایازؒ، منظوم: رئیس امروہویؒ

(بشکریہ ڈاکٹر پروفیسر مولانا حسن رضوی / پروفیسر کنہیالال ناگپال)

Presented by www.ziaraat.com

جب کبھی غیرت انساں کا سوال آتا ہے

جب کبھی غیرتِ انساں کا سوال آتا ہے
بنتِ زہراؑ ترے پردے کا خیال آتا ہے

اے خلافت ہمیں حق چھننے کا افسوس نہیں
پَر گواہوں کی صداقت کا خیال آتا ہے

اِس طرح تنہا کھڑے تھے شہِؑ بیکس رن میں
جس طرح چاند کو تاروں میں زوال آتا ہے

موت کس سوچ میں ہے لاشۂ اکبرؑ پہ کھڑی
کیا پیمبرؐ کی جوانی کا خیال آتا ہے

مُٹھیاں بھینچ کے پھیری ہے زباں ہونٹوں پر
آج ششماہے کو حیدرؑ کا جلال آتا ہے

کون قیدی ہے کسے لائے ہیں کوفہ والے
کچھ محمدؐ کی نواسی کا خیال آتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

بانوؑ کا یہ ارماں تھا آباد مکاں ہوگا

بانوؑ کا یہ ارماں تھا آباد مکاں ہوگا

اک روز وہ ہوگا جب اصغرؑ بھی جواں ہوگا

لاش آئی جو اصغرؑ کی ماں رو کے یہ کہتی تھی

بیٹا تجھے موت آئی اب کون جواں ہوگا

لوگو مرے بچے کو مقتل سے اُٹھا لاؤ

واں خاک کا بستر ہے آرام کہاں ہوگا

آغوش میں رہتے تھے کیوں گور پسند آئی

واں خاک کا بستر ہے آرام کہاں ہوگا

آگاہ نہیں تھی میں تقدیر کے لکھے سے

طفلی میں مرا بچہ آنکھوں سے نہاں ہوگا

خود آن کے بچے کو دو گھونٹ پلا جاؤ

میں مانگتا ہوں پانی یہ تم کو گماں ہوگا

بے شیر کی تربت پر یہ بین تھے مادر کے

صغراؑ جو تمہیں پوچھے کیا میرا بیاں ہو گا

(بشکریہ سلام و نوحہ خواں سیّد اقبال حسین بالی)

Presented by www.ziaraat.com

کربلا سے جو کبھی ہو کے ہَوا آتی ہے

کربلا سے جو کبھی ہو کے ہَوا آتی ہے
کسی معصوم کی ہچکی کی صدا آتی ہے

ہاں دھڑکتا نہ ہو مرقد میں کہیں قلبِ ربابؑ
علی اصغرؑ، علی اصغرؑ کی صدا آتی ہے

ماں سمجھتی تھی، دلہن لاؤنگی آیا ہے شباب
شہؑ سمجھتے ہیں کہ اکبرؑ کی قضا آتی ہے

منہ پھرا لیتے ہیں عباسؑ ٹپک پڑتے ہیں اشک
نہر کی سمت سے ٹھنڈی جو ہوا آتی ہے

کون سوتا ہے کنارے ترے اے نہر فرات
تیری مٹی سے ابھی بوئے وفا آتی ہے

(بشکریہ سلام خوان انیس حیدر نقوی)

Presented by www.ziaraat.com

کیا کیا ستم حسینؑ کے دلِ پر گزر گئے

کیا کیا ستم حسینؑ کے دل پر گزر گئے
اکبرؑ گزر گئے ، علی اصغرؑ گزر گئے

مشکل تھی راہِ حق میں ہر اک منزلِ وفا
لے کر علیؑ کا نام بہتّر گزر گئے

فوجوں کو چیرتے ہوئے عباسِؑ نامدار
مقتل سے مثلِ حیدرِؑ صفدر گزر گئے

ارمان لاکھوں دل میں تھی مادر لئے ہوئے
دن بیاہ کے جب آئے تو اکبرؑ گزر گئے

جب یاد آگئی کبھی زینبؑ کو کربلا
کیا کیا نظر کے سامنے منظر گزر گئے

صدمے جو عمر بھر میں کوئی سہ نہ پائے گا
اک دوپہر میں شاہؑ کے دل پر گزر گئے

(بشکریہ سوز خواں حیدر جونپوری و زمان عباس عقیل رضوی)

Presented by www.ziaraat.com

یاد آئی نہ تمہیں فاطمہ صغرا بابا

یاد آئی نہ تمہیں فاطمہ صغراؑ ، باباؑ

کربلا جا کے ہمیں بھول نہ جانا ، باباؑ

ہائے کس کس کا گلہ کس کی شکایت لکھوں

ایک نامہ تو کسی نے بھی نہ لکھا ، باباؑ

کہہ گئے تھے مرے بھائی تمہیں لے جاؤں گا

کیا ہُوا آئے نہ لینے مرے بھیا ، باباؑ

میں سمجھتی ہوں کہ بھائی نے رچالی شادی

اس لئے آئے نہ لینے مرے بھیا ، باباؑ

اب تو اصغرؑ بھی مرا گھٹنیوں چلتا ہوگا

میرے بھائی کو مرا نام بتانا ، باباؑ

نام سُن کر مرا ہمکے تو تمہیں میری قسم

میری جانب سے کلیجہ سے لگانا ، باباؑ

سو رہے ہوں علی اصغرؑ جو اگر جھولے میں

ہے یہ حسرت مری جھولے کو جھلانا ، باباؑ

(بشکریہ سوز خواں پروفیسر عزیز زیدی و ابنِ حسن کربلائی)

Presented by www.ziaraat.com

وطن سے دُور / ساحرؔ فیض آبادی

لُوٹا گیا ہے سبطِ پیمبرؐ ، وطن سے دور
اُجڑا ہے فاطمہؑ کا بھرا گھر ، وطن سے دور

گزری ہے یوں حسینؑ پہ عاشورِ کربلا
جیسے بپا ہو عرصۂ محشر ، وطن سے دور

سب کچھ نثار کر کے محمدؐ کے دِین پر
بستی نئی بسا گئے سرورؑ ، وطن سے دور

اے موت اک بہن سے نہ چھین اُس کے بھائی کو
صغراؑ وطن میں ہے علی اکبرؑ ، وطن سے دور

مرنے چلے حسینؑ تو زینبؑ نے یہ کہا
چھوڑا ہے کس پہ لا کے برادر ، وطن سے دور

پیاسا شہید ہو گیا زہراؑ کا نورِ عین
پھیرا گلے پہ شمر نے خنجر ، وطن سے دور

جلتی ہوئی زمیں پہ ہے بے گور و بے کفن
جانِ رسولؐ فدیۂ داور ، وطن سے دور

اے دشتِ کربلا اِنہیں مہماں بنا کے رکھ
سوئے ہیں سر کٹا کے بہتر ، وطن سے دور

Presented by www.ziaraat.com

صغراؑ یہ دل میں کہتی تھی اللہ کیا کروں؟

ہے مجھ سے روٹھ کر مرا اصغرؑ ، وطن سے دور

مجھ کو یہ کیا خبر تھی کہ روتی رہوں گی میں

بابا نہ آئیں گے مرے جاکر ، وطن سے دور

دن بیاہ کے جب آئے تو اکبرؑ نہیں رہے

مارا گیا شبیہِ پیمبرؐ ، وطن سے دور

ہے ہے نبیؐ کی آلؑ غریبُ الوطن ہوئی

سیدانیاں بِھری ہیں کھلے سَر ، وطن سے دور

ساحرؔ اب اس وطن کی حفاظت کرے خدا

ہم نے وطن بنایا جو آ کر وطن سے دور

(بشکریہ محترم آفاقؔ حسین رضوی / علمدارؔ رضوی و تاج اکبر)

سَید غلام سَیدین رضوی تاباںؔ جارچویؒ

مرا خیال ہے جب بھی کوئی دعا مانگو

فقط غلامیٔ اولادِ فاطمہؑ مانگو

از اشکِ تاباں، مرتبہ: اقبال رضوی

Presented by www.ziaraat.com

منہدی / بشکریہ محترمہ صابرہ کاظمی

بیوہ شبیرؑ کی رو کر پکاری میرے بچے کی آتی ہے منہدی
لوگ کرتے ہیں کیوں آہ و زاری میرے بچے کی آتی ہے منہدی

کوئی دولہا کی پھپیوں کو لاؤ انکی چھوٹی چچی کو بُلاؤ
دیر ہوتی ہے جلد آؤ واری میرے بچے کی آتی ہے منہدی

میری بالی سکینہؑ کہاں ہو کیوں نگاہوں سے اب تک نہاں ہو
نیگ لے جاؤ بانوؑ کی پیاری میرے بچے کی آتی ہے منہدی

جا کے کہہ دو یہ شاہِؑ زمن سے کوئی صغراؑ کو لائے وطن سے
جائیں اکبرؑ منگائیں سواری میرے بچے کی آتی ہے منہدی

سنتی ہو فاطمہؑ کی خوزادی گھر میں دو بھائیوں کی ہے شادی
آج جاگی ہے قسمت تمہاری میرے بچے کی آتی ہے منہدی

جا کے شیرِ خدا کے نواسے کہہ دے دولہا کے چھوٹے چچا سے
گھر میں شادی کی رسمیں ہیں جاری میرے بچے کی آتی ہے منہدی

سیّد علی انصرؔ رضوی

اگر "مَن کنتُ مولا" کا بیاں اغیار کرتے ہیں
کبھی اقرار کرتے ہیں کبھی انکار کرتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

روانگی از مدینہ / سیّدِ ابرارؑ نے ترک وطن کردیا

آج مدینے میں ہیں غم کی فراوانیاں — آج مدینے میں ہیں درد کی جولانیاں
آج مدینے میں ہیں اشکوں کی ارزانیاں — آج مدینے میں ہیں زلزلہ سامانیاں
سیّدِ ابرارؑ نے ترک وطن کردیا — قوم کے سردار نے ترک وطن کردیا

دیس سے پردیس میں ظلم اُٹھانے چلے — دِین کی بگڑی ہوئی بات بنانے چلے
قوتِ اسلام کی شان بڑھانے چلے — خون سے بے شیر کے رنگ جمانے چلے
سیّد ابرارؑ نے ترک وطن کردیا — قوم کے سردار نے ترک وطن کردیا

خلق کے غمخوار سے شہر چھٹا گھر چھٹا — سرورِ کونین کا روضۂ انور چھٹا
قبرِ برادر چھٹی مسکنِ مادر چھٹا — ہائے وہ بیمارِ غم جس سے کہ گھر بھر چھٹا
سیّدِ ابرار نے ترک وطن کردیا — قوم کے سردار نے ترک وطن کردیا

آج مدینہ ترے آئینہ پیکر گئے — زینتِ مسجد گئے رونقِ منبر گئے
صاحبِ مسند گئے وارثِ حیدرؑ گئے — جانے دیا تو نے کیوں ہائے وہ کیونکر گئے
سیّدِ ابرار نے ترک وطن کردیا — قوم کے سردار نے ترک وطن کردیا

اہلِ مدینہ سے کہہ منہ سے تو کچھ بولئے — کیسے یہ غفلت ہوئی دیدۂ دل کھولئے
نالے کئے آہ کی اشکوں سے منہ دھولئے — جانِ پیمبرؐ گیا، ساتھ نہ سب ہولئے
سیّدِ ابرار نے ترک وطن کردیا — قوم کے سردار نے ترک وطن کردیا

تجھ کو خبر بھی ہے کچھ اب نہ اِدھر آئینگے — تیرے مسافر کبھی پھر کے نہ گھر آئینگے
عابدِؑ مضطر فقط سلے کے خبر آئیں گے — داغ بہ دل آئیں گے، خاک بسر آئینگے
سیّدِ ابرار نے ترک وطن کردیا — قوم کے سردار نے ترک وطن کردیا

Presented by www.ziaraat.com

مختصر زیارات

اَلسَّلَامُ عَلَیكَ یَا اَبَا عَبدِاللّٰه ، اَلسَّلامُ عَلَیكَ یَابنَ رَسُولِ اللّٰه ، اَلسَّلَامُ عَلَیكَ یَابنَ اَمِیرِ الْمُومِنِینَ وَابنَ سَیِّدِالوَصِیِّینَ اَلسَّلَامُ عَلَیكَ یَابنَ فَاطِمَةِ الزَّهراءِ سَیِّدَةَ نِسَاءِ العٰلَمِینَ وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

☆☆☆☆☆☆☆

اَلسَّلَامُ عَلَیكَ یَا غَرِیبَ الغُرَبَاْ ، اَلسَّلَامُ عَلَیكَ یَا مُعِینَ الضُّعَفَاءِ وَالفُقَرَاءِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیكَ یَا شَمسَ الشُّمُوس اَلسَّلَامُ عَلَیكَ یَا اَنِیسَ النُّفُوسِ اَلسَّلَامُ عَلَیكَ یَا مَدفُونُ بِاَرضِ طُوس ، رَاضِی بِالقَدَرِ وَالقَضَاءِ عَلِی بنِ مُوسَیٰ الرِّضَا وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

☆☆☆☆☆☆☆

اَلسَّلَامُ عَلَیكَ یَا صَاحِبَ العَصرِ وَالزَّمَانِ ، اَلاَمَان اَلاَمَان اَلاَمَان مِن فِتَنِ الزَّمَان ، اَلسَّلَامُ عَلَیكَ یَا شَرِیكَ القُرآنِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیكَ یَا خَلِیفَةَ الرَّحمٰن ، اَلسَّلَامُ عَلَیكَ یَا اِمَامَ الاِنسِ وَالجَانّ عَجَّلَ اللّٰهُ تَعَالیٰ فَرَجَكَ وَسَهَّلَ اللّٰهُ مَخرَجَكَ وَ ظُهُورَكَ وَرَحمةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

☆☆☆☆☆☆☆

اَلسَّلَامُ عَلَیكُم یَا سَائِرَ شُهَدَاءِ كَربَلا ، وَرَحمَةُ اللّٰه وَبَرَكَاتُهُ

Presented by www.ziaraat.com

حمد، نعت و مناقب

نمبر شمار	مصرعۂ اولیٰ		Page
1	متفرقات (علامہؒ اقبالؔ و ہاشم رضا ہاشمؔ)		807
2	سینے میں جو اک درد سا ہوتا ہے وہ تو ہے	(حمد)	808
3	کون کہتا ہے مجھے شانِ سکندر دے دے	(دعائیہ نعت)	809
4	عزت ابو طالبؑ سے شہرت ابو طالبؑ سے	(منقبت)	810
5	اے خدیجہؑ ہو گئی توقیر ساری آپ کی	(منقبت)	812
6	مرے خیال کو نسبت ہوئی مدینے سے	(نعت)	813
7	آیا ماہِ ولادت نبیؐ کا لہلہانے لگی ڈالی ڈالی	(نعت)	814
8	ہُوا یا نہ ہُوا	(نعت)	815
9	مقصودِ ھل اتی ہیں شہِ لافتیٰ علیؑ	(منقبت)	817
10	دَم ہمہ دَم علیؑ علیؑ		818
11	جب خدا کو پکارا علیؑ آ گئے		819
12	اژدر کا کلہ چیرا تو حیدرؑ بنا دیا		820
13	گر علیؑ نہیں آتے ؟!		821
14	مدحِ حیدرؑ نہ کروں مجھ کو حذر کس کا ہے ؟	(مدحِ معصومینؑ)	824
15	مقام پیشِ خدا معتبر بتولؑ کا ہے		827
16	اُن سے منسوب ہے۔		829
17	خدا سے بات کرتا ہوں	(مدحِ امام حسنؑ)	832

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مصرعہ اولیٰ		Page
17	وہ حسینؑ میرا ہے		836
18	حسینؑ ہی تو عطا کریں گے		839
19	جسے نسبت نہیں آلِ نبیؐ سے	(مدحِ سیدِ سجادؑ)	843
20	امامِ ہر دو سَرا تھے محمدِ باقرؑ		844
21	زمانے میں جو چرچا فقہ دینِ مصطفیٰؐ کا ہے	(مدحِ امامِ جعفر صادقؑ)	846
22	بجائے خود مشیت تھے امام موسیٰ کاظمؑ		848
23	مرجع ہے خلائق کا روضہ مرے مولا کا	(مدحِ امامِ رضاؑ)	850
24	بشر ہو کر بھی تم شر سے جدا ہو	(مدحِ امام محمد تقیؑ)	852
25	زمانہ لائے تو آقا علی نقیؑ جیسا		853
26	نائبِ خیر الوریٰ قرآن گویا عسکریؑ		854
27	جب امامؑ آئیں گے		855
28	ظہور کا وقت آگیا ہے		859
29	ہر شاخِ عقیدت کو ثمر دیتے ہیں عباسؑ		861
30	ذکرِ شہنشاہِ وفا		862
31	زینبؑ ایسی ہستی ہے		864
32	لاریب سعادت ہے خدمت علی اکبرؑ کی		865
33	حسینیت کی بقا تھے جنابِ زیدؑ شہید		866
34	زیدِؑ شہید قدرتِ داور کا شاہکار		868

Presented by www.ziaraat.com

حکیم الامت حضرتِ علامہ اقبالؒ

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
تو می بینی گر حسابم ناگزیر
از نگاہِ مصطفیٰ ﷺ پنہاں بگیر

(بشکریہ حافظ قاری عبد المنان / اقرأ دائرۃ القرآن)

سیّد ہاشم رضا ہاشم

اُس کی توصیف اگر ہو تو بیاں ہو کیسے
عمر بھر جس کو محمدؐ نے کئے ہوں سجدے

(بشکریہ سوز خواں سیّد خلیل احمد)

سیّد ہاشم رضا ہاشم

مدحتِ محبوبِؐ حق آساں نہیں
لائقِ تحسیں طریقہ چاہئے
نعت کی تو بات ہی کچھ اور ہے
نام لینے کو سلیقہ چاہئے

(بشکریہ محترم ریاض الدین و نواب ارشاد علی خاں)

Presented by www.ziaraat.com

حمد / احمد نوید

سینے میں جو اک درد سا ہوتا ہے وہ تو ہے
جو درد کی شدت سے بکھرتا ہے وہ میں ہوں

جو باغ کو شبنم سے بھگوتا ہے وہ تو ہے
جو گُل کی طرح ڈھل کے نکھرتا ہے وہ میں ہوں

مٹی میں جو دریا کو ڈبوتا ہے وہ تو ہے
مٹی سے جو قطرہ سا نتھرتا ہے وہ میں ہوں

داغوں کو مرے دل سے جو دھوتا ہے وہ تو ہے
داغوں کی تمنا میں جو مرتا ہے وہ میں ہوں

مجھ خاک میں اک تخم جو بوتا ہے وہ تو ہے
سایہ سا سرِ دہر جو کرتا ہے وہ میں ہوں

ہر شے میں جو آئینہ پروتا ہے وہ تو ہے
جو آئینہ خانوں میں سنورتا ہے وہ میں ہوں

جو تھا وہ جو ہونا ہے جو ہوتا ہے وہ تو ہے
ہونے کے دُکھوں سے جو گزرتا ہے وہ میں ہوں

Presented by www.ziaraat.com

دعائیہ نعت / سیّد سبطِ جعفر

کون کہتا ہے مجھے شانِ سکندر دے دے
میرے معبود ! مجھے فقرِ ابوذرؓ دے دے

مالکِ لوح و قلم بہرِ جہادِ قلمی
مجھ کو الفاظ و مفاہیم کا لشکر دے دے

عشق جو تو نے اویسؓ قرنی کو بخشا
ہو جو ممکن تو مجھے اُس سے فزوں تر دے دے

تاجور بھی میرے قدموں میں سعادت ڈھونڈیں
زینتِ سر کو جو نعلینِ پیمبرؐ دے دے

جن کو سرکارؐ نے بخشا شرفِ گویائی
لعل و یاقوت نہ دے مجھ کو وہ کنکر دے دے

تیرے محبوبؐ نے جو پیٹ پہ باندھا اکثر
وسعتِ رزق نہ دے مجھ کو وہ پتھر دے دے

ظاہری تن کے لئے اور نہ کفن کو کپڑا
جو مرے عیب چھپالے وہی چادر دے دے

سبطِ جعفر کی تو بخشش کو یہی کافی ہے
کہ غلامیٔ درِ آلِ پیمبرؐ دے دے

Presented by www.ziaraat.com

ابوطالبؑ سے / سبطِ جعفر

عزت ابو طالبؑ سے شہرت ابو طالبؑ سے
ہم لائے ہیں لکھوا کر قسمت ابو طالبؑ سے

وہ جس لئے کرتے ہیں نفرت ابو طالبؑ سے
ہم کو ہے اُسی باعث اُلفت ابو طالبؑ سے

جاں اپنی چلی جائے بچ جائے محمدؐ کی
آئی ہے یہ حیدرؑ میں عادت ابو طالبؑ سے

سَرورؐ کے محافظ تھے اور والد حیدرؑ کے
رکھتی ہے عداوت یوں اُمّت ابو طالبؑ سے

گلیوں سے محبت ہے کملی سے عقیدت ہے
پَرخاش ہے لوگوں کو حضرت ابو طالبؑ سے

جو عقد خدیجہؑ اور سَرورؐ کا پڑھایا تھا
خطبہ کی ہوئی جاری سنّت ابو طالبؑ سے

کیا شعبِ ابو طالبؑ نصرت میں پیمبرؐ کی
کیا کچھ نہ ہُوا پوچھو یہ مت ابو طالبؑ سے

Presented by www.ziaraat.com

لیتا رہا وہ بدلہ اولادِ پیمبرؐ سے

ہوتی رہی جس جس کو خِفّت ابوطالبؑ سے

نقصان جو اعدا نے حیدرؑ سے اُٹھایا تھا

کرتے ہیں وصول اُس کی قیمت ابوطالبؑ سے

از قولِ نبیؐ کُلِ ایماں کے بھی ہیں بابا

حاصل کرو ایماں کی دولت ابوطالبؑ سے

سرکارؐ نے فرمایا اُس سال کو عامُ الحزن

جس سال ہُوئی اُنؐ کی فرقت ابوطالبؑ سے

رہ پائے نہ مکہ میں اک سال بھی آنحضرتؐ

سَرکارؐ کی ہجرت ہے رُخصت ابوطالبؑ سے

ہر ایک حوالہ ہے مضبوط مگر سبطِؑ

جعفر کی سعادت ہے نسبت ابوطالبؑ سے

شاعر و مصور و خطاط ید اللہ حیدرؑ

کیوں زمیں پر ڈھونڈتا ہے اُسؐ کا سایہ اے فلک

اُسؐ کا سایہ تو غلامانِ علیؑ کے سَر پہ ہے

Presented by www.ziaraat.com

حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ / شاداںؔ دہلوی

اے خدیجہؑ ہوگئی توقیر ساری آپ کی
آئی جب گھر میں محمدؐ کے سواری آپ کی

زیر بار اسلام ہے ، زربار ہے دینِ رسولؐ
خرچ اِس پر ہوگئی دولت جو ساری آپ کی

کردیا دینِ خدا پر آپ نے سب کچھ نثار
زینتِ اسلام ہے یہ جاں نثاری آپ کی

پہلی صف میں آپ نے کی ہے ادا پہلی نماز
اوّلیت کی سند طاعت گزاری آپ کی

سلسبیل و کوثر و تسنیم کی مالک ہیں آپ
سود مند اتنی ہوئی سرمایہ کاری آپ کی

آپ نے دی ہے نبیؐ کو نسلِ ساداتِ کرام
سورۂ کوثر کا مرکز ہے دُلاری آپ کی

چار دن میں آپ کی رحلت ، ابوطالبؑ کی موت
ہائے شفقت اُن کی اور خدمت گزاری آپ کی

یہ جو عامُ الحزن ٹھہرا آپ کی رحلت کا سال
یوں نبیؐ کے کام آئی غمگساری آپ کی

Presented by www.ziaraat.com

نعت / سیّد اقتدار شہنشاہ

مرے خیال کو نسبت ہوئی مدینے سے
مہک گلاب کی آنے لگی پسینے سے

فرازِ عرش پہ لوح و قلم ہیں نور فشاں
لکھی ہے نعتِ نبیؐ میں نے اِس قرینے سے

نبیؐ کی آلؑ سے الفت نہیں تو مرجاؤ
تمہارا مرنا ہی بہتر ہے ایسے جینے سے

کھلے ہیں فیض و عطا کے تمام دروازے
بس ایک ساغرِ حبِ نبیؐ کے پینے سے

اِسی مہینے میں آئے ہیں رحمتِ عالم
سو رحمتوں کا سفر ہے اِسی مہینے سے

سنا ہے آتشِ دوزخ میں ڈوب جاتا ہے
اُتار دے جسے آلِ نبیؐ سفینے سے

وہ نور جس کی نہیں تاب طورِ سینا کو
وہ نور ہم نے لگایا ہے اپنے سینے سے

ہم اقتدار نئی زندگی نچوڑیں گے
ولائے آلؑ میں اب موت کے پسینے سے

Presented by www.ziaraat.com

نعت / سیّد محمد رضی جعفری

"آیا ماہِ ولادت نبیؐ کا لہلہانے لگی ڈالی ڈالی
سج گیا مومنوں کے دلوں میں شاہِؐ یثرب کا دربارِ عالی

مرتبہ نعت خوانی کا پوچھو طائرِ سدرۃُ المنتہیٰ سے
لحنِ داؤدؑ قربان جس پر اور تصدق اذانِ بلالیؓ

جی رہا ہوں اُمیدِ کرم پر بالمشافہ کسی دن یقیناً
نعت مجھ کو بُلا کر سنیں گے دیکھ لینا مدینہ کے والیؐ

محفلِ نعت و میلاد و سیرت کم نسب کے مقدر میں کب ہے
اِس میں آتے ہیں جنؔ و ملائک اور انسان ہوں جو حلالی

تیری بندہ نوازی کے صدقے بن گیا تیری چوکھٹ پہ آکر
کوئی سلمانؓ تو کوئی ابوذرؓ اِک نگاہِ کرم جس پہ ڈالی

کاسہ لیسی کرے کیوں کسی کی، دربدر کیوں پھرے مارا مارا
بن گیا ہو جو رشکِ سکندر، کوچۂ مصطفیٰؐ کا سوالی

میں سیہ رُو، سیاہ کار آخر، منہ چھپاتا کہاں روزِ محشر
آگئی کام محشر میں میرے، میرے سرکارؐ کی کملی کالی"

(بحوالہ سہ ماہی "سفینہ" ناروے)

Presented by www.ziaraat.com

ہُوا یا نہ ہُوا ؟!

گو کہ رَب کوئی بھی اللہ کا جیسا نہ ہُوا
ابو طالبؑ سا کوئی پالنے والا نہ ہُوا

جس کی آغوش میں پلتے ہوں نبیؐ اور امامؑ
پالنے والا کوئی دوسرا ایسا نہ ہُوا

بات مَردے کی ہے اللہ و نبیؐ ہی جانیں
جانے کیا کیا ہُوا معراج میں اور کیا نہ ہُوا

اُسؐ کو اپنا سا بشر کہتے ہیں خاکی بندے
جس کا سایہ بھی مشیّت کو گوارا نہ ہُوا

دَر سے یاسینؑ کے دَربان اُٹھا دیتے مجھے
شکر ہے آپؑ کا بیمار جو اچھا نہ ہُوا

میرے اعمال تو لے جاتے مجھے دوزخ میں
ہاں مگر آپؑ کی رحمت کو گوارا نہ ہُوا

ہے اگر بندہ خدا کا تو علیؑ کا ہو جا
جو علیؑ کا نہ ہُوا بندہ خدا کا نہ ہُوا

Presented by www.ziaraat.com

ساتھ جبریلؑ و خدا کے مرا نام آنے لگا

حق ادا مدحتِ سرورؐ کا ہوا یا نہ ہوا

جیسا جلسہ ہوا میدانِ غدیرِ خُم میں

ایسا جلسہ کبھی دنیا میں دوبارہ نہ ہوا

جب کبھی دینِ محمدؐ پہ بُرا وقت پڑا

آلِؑ احمدؐ کے سِوا ٹالنے والا نہ ہوا

سورۂ "حمد" میں اَنعَمتَ عَلَیھِم کیا ہے؟

کیا ہے گر آلِ محمدؐ کا قصیدہ نہ ہوا

داہنے ہاتھ میں تھی میرے مناقب کی بیاض

شاعرِ آلِؑ عبا حشر میں رُسوا نہ ہوا

قبر میں آکے نکیرین سلامی دیں گے

سبطِ جعفر نہ مجھے کہنا جو ایسا نہ ہوا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شاعر و سوز خواں سبطِ جعفر ہوں میں، میرے ممدوحؑ و مداح ہیں ہر جگہ

حشر میں دیکھ کر میری آؤ بھگت، سب کو حیرت تھی یہ آدمی کون ہے؟!

Presented by www.ziaraat.com

لافتیٰ علیؑ / پیرِ طریقت حضرت بیدمؔ شاہ وارثیؒ

مقصودِ ھَل اَتیٰ ہیں شہِ لافتیٰ علیؑ
مقصودِ آفرینشِ ارض و سمٰا علیؑ

بندوں کو اُن کے فکر و مصائب کا خوف کیا
حلّالِ مشکلات ہیں مشکل کشا علیؑ

بندہ ہوں میں اُنہی کا انہی کا غلام ہوں
مولا مرے امام مرے پیشوا علیؑ

جس طرح ایک ذاتِ محمدؐ ہے بے مثال
پیدا ہُوا نہ ہوگا کوئی دوسرا علیؑ

بیدمؔ یہی تو پانچ ہیں مقصودِ کائنات
خیرُ النساؑ ، حسینؑ و حسنؑ ، مصطفیٰؐ ، علیؑ

رُباعی / پیرِ طریقت حضرتِ عنبرؔ شاہ وارثیؒ

"الحمد" کہ من بندۂ حیدرؑ ہستم
در میکدۂ عشق سکندر ہستم

مخمور شُد از بادۂ عرفاں عنبرؔ
در دیرِ خرابات قلندر ہستم

Presented by www.ziaraat.com

دَم بہ دَم علیؑ علیؑ / مولانا کوثرؔ نیازی

عجز ہے میری برتری ، فخر مرا تونگری
فقر مری قلندری ، سر پہ ہے دستِ حیدریؑ

پیر میرا علیؑ ولی ، دَم بہ دَم علیؑ علیؑ

اللہ و مصطفیٰؐ ترے ، دونوں جہاں گدا ترے
کون و مکاں سدا ترے ، قلب و جگر فدا ترے

باغِ جناں تری گلی ، دَم بہ دَم علیؑ علیؑ

عظمتِ حسنِ کبریا ، اُلفتِ دینِ مصطفیٰؐ
دعوتِ فخرِ انبیاءؑ ، بیعتِ دستِ اولیاؒ

تیری ہی ذات سے چلی ، دَم بہ دَم علیؑ علیؑ

قوتِ بازوئے نبیؐ ، عظمتِ نوعِ آدمی
سطوتِ علمِ عالمی ، حشمتِ حلمِ ہاشمی

آپ کا وصف یا علیؑ ، دَم بہ دَم علیؑ علیؑ

کوثرِ خستہ گام کا ، آپ کے اِس غلام کا
دل جو ہُوا ہے غم زدہ ، آپ کو یاد کرلیا

سر سے ہر اک بلا ٹلی ، دَم بہ دَم علیؑ علیؑ

Presented by www.ziaraat.com

علیؑ آگئے / سیّد سبطِ جعفر

جب خدا کو پکارا علیؑ آگئے ، جب علیؑ آگئے زندگی آگئی
زندگی بندگی روشنی آگئی ، روشنی آگئی ، آگہی آگئی

موت اِنکے محبوں کو آتی نہیں، آبھی جائے تو پھر بچ کے جاتی نہیں
موت کا کیا خطر، موت سے کیا حذر، اِس سے بچنا بھی کیا! آگئی، آگئی

غسلِ میّت نہ کہنا مرے غسل کو، اُجلے ملبوس کو مت کفن نام دو
میں چلا ہوں علیؑ سے ملاقات کو، جس کی تھی آرزو وہ گھڑی آگئی

جبرئیلؑ اور قنبرؑ پہ کیا منحصر ، در ترا چھوڑ کر کوئی جاتا نہیں
جو غُلامی کا تیری مزہ پاگیا ، راس جس کو تری نوکری آگئی

"جس کا مولا تھا میںؐ اُس کا مولا علیؑ" جب نبیؐ نے کہا دین کامل ہُوا
مرحبا مصطفیٰؐ رب بھی راضی ہُوا ، وہ جو آنا تھی آیت وہی آگئی

تیری مسند پہ غیروں کو بٹھلا دِیا ، نائبِ مصطفیٰؐ مظہرِ کبریا
تو وصی و ولی و علیؑ ہی رہا ، منزلت میں تری کیا کمی آگئی

مسلکِ عشق میں مانگنا عیب ہے، میں بھی خاموش ہوں وہ بھی خاموش ہیں
اُن کو سب ہے خبر اسلئے چپ ہوں میں، کیا ہُوا آنکھ میں گر نمی آگئی

خمس دینا مودّت کی ایک شرط ہے اور نہ دینا بھی مثلِ فدک ہے گناہ
حقِ سادات و زہراؑ کے مقروض سے ، جب تبرا سُنا تو ہنسی آگئی

Presented by www.ziaraat.com

مقدر بنادیا / سیّدہ انوار آمنہ انورؔ

اژدر کا کلّہ چیرا تو حیدرؑ بنا دیا
بستر پہ سوئے نفسِ پیمبرؐ بنا دیا

فرزند ایسے بخشے ہیں ذی جاہ و ذی حشم
شبیرؑ کوئی اور کوئی شبرؑ بنا دیا

عابدؑ کو اُس نے تاجِ عبادت عطا کیا
باقرؑ بنا دیا کوئی جعفرؑ بنا دیا

آلِ نبیؐ کو بخش دیے جملہ اختیار
موسیٰؑ کو تو نے حاجتوں کا دَر بنادیا

ضامن بنایا کوئی محبّوں کا حشر تک
جو اِن کے در پہ پہنچا تونگر بنا دیا

تقویٰ تقیؑ کو ، زُہد نقیؑ کو عطا کیا
اور عسکریؑ کو صاحبِ لشکر بنادیا

کس کس نے ایسے پائے ہیں فرزند ذی حیات
تا حشر جن کو ہادی و رہبر بنا دیا

مولاؑ یہ تیری مدح سرائی کا ہے شرف
اِک ذرّۂ حقیر کو انورؔ بنا دیا

Presented by www.ziaraat.com

گر علیؑ نہیں آتے / سیّد سبطِ جعفر

گر علیؑ نہیں آتے ، زندگی نہیں آتی
زندگی نہیں آتی ، روشنی نہیں آتی
روشنی نہیں آتی ، بندگی نہیں آتی
بندگی نہیں آتی ، آگہی نہیں آتی
روح کے گلستاں میں تازگی نہیں آتی

نفس بیچ کر اپنا کس سکون سے سویا
اُس کا ایک شب سونا کائنات نے دیکھا
جب تلک نہ ہو تکیہ مرضیٔ الٰہی کا
اور نہ گر میسر ہو بسترِ رسولؐ خدا
مرتضیٰؑ کو بستر پر نیند ہی نہیں آتی

وہ رسولؐ کا بستر گر نہ تو بُھلا دیتا
قتلِ مرحب و عنتر گر نہ تو بُھلا دیتا
فتحِ خندق و خیبر گر نہ تُو بُھلا دیتا
وہ غدیر کا منبر گر نہ تو بُھلا دیتا
شیخ تیرے حصے میں تیرگی نہیں آتی

Presented by www.ziaraat.com

کلمہ جس کا پڑھتے ہو بُغض اُن سے رکھتے ہو!
بھیک کے بھی طالب ہو دَم بھی اُن کا بھرتے ہو!
اُن کے دشمنوں سے تم راہ و رسم رکھتے ہو!
دعویٰ محبت ہے دُشمنی بھی کرتے ہو!
کیسے اُمتی ہو تم شرم بھی نہیں آتی!

گو سکون ملتا ہے اللہ ہُو کے نعروں میں
گرمیوں کے روزوں میں بے رِیا نمازوں میں
سوزِ عشق ملتا ہے ماتمی جوانوں میں
بیٹھتا نہیں جب تک آدمی ملنگوں میں
دِل لگی تو آتی ہے عاشقی نہیں آتی

جو بھی وردِ نادِ علیؑ صبح و شام کرتا ہے
جو درودِ آلِ نبیؐ صبح و شام پڑھتا ہے
غم حسینؑ کا رکھ کر، دَم علیؑ کا بھرتا ہے
اُن کے دشمنوں پَر جو بے شمار کرتا ہے
پاس ایسے بندے کے بے کلی نہیں آتی

Presented by www.ziaraat.com

کچھ نہیں رکھا واللہ فلسفہ کی بحثوں میں
معرفت نہیں ملتی مکتبی کتابوں میں
کچھ اثر نہیں باقی ، واعظوں کی ڈانٹوں میں
اب کوئی نہیں آتا مولوی کی باتوں میں
بے وِلائے آلِ نبیؐ آگہی نہیں آتی

عشق جس سے کرتے ہیں اُس کی بات بھی مانیں
اُسوۂ نبیؐ و علیؑ ہر قدم پہ اپنائیں
جتنے کام اچھے ہیں اُن کو کل پہ مت ٹالیں
تنگ دست مومن کی دستگیری فرمائیں
آج سے عمل کیجے کل کبھی نہیں آتی

بھیک بھی نہیں ملتی پیٹ بھی نہیں بھرتا
علمِ بھی نہیں ملتا اِن کے دَر پہ آئے بِنا
تجربہ ہے یہ میرا یعنی سبطِ جعفر کا
دل پہ چوٹ کھائے بِنا اُن سے لو لگائے بِنا
لاکھ مصرعے کہہ لیجے شاعری نہیں آتی

Presented by www.ziaraat.com

کس کا ہے؟! / مدحِ معصومینؑ (از اوّل تا آخرؑ)

مدحِ حیدرؑ نہ کروں مجھ کو حذر کس کا ہے
کیوں نہ حق بات کروں مجھ کو خطر کس کا ہے

راہ میں آلِ محمدؐ کے نہ کام آئے تو پھر
میرے کاندھوں پہ یہ رکھا ہُوا سَر کس کا ہے

جس پہ رِضوانِ جناں آیا ہو درزی بن کر
ایسا زہراؑ کے سِوا دوسرا دَر کس کا ہے

دَم نکلتا ہو جہاں موت کا بھی آتے ہوئے
پنجتنؑ ہی کا تو ہے اور وہ گھر کس کا ہے

طائرِ سِدرہ بتائے گا محمدؐ کے سِوا
قابَ قوسین تلک اور گزر کس کا ہے

فتح ، خیبر کو کیا قوتِ ربانی سے
قوتِ رب پہ تصرّف یہ مگر کس کا ہے

داستان اِنؑ کی شجاعت کی رقم ہے جس پَر
گر نہیں شہپرِ جبریلؑ تو پَر کس کا ہے

گر نہیں ہے مِرے مولاؑ تِری خوش دامنؑ کا
دینِ اسلام کی بنیاد میں زر کس کا ہے

Presented by www.ziaraat.com

حق سے مطلق نہ ہٹی ، کفر پہ بھی چلتی رہی
ذوالفقار ایسا چلن اور ہنر کس کا ہے

(اضافہ بمناسبتِ نیمۂ شعبان)

قائمؑ آلِ محمدؐ کا سپاہی بن کر
سَر بکف ہو جا تجھے خوف و خطر کس کا ہے
ہوں شیاطینِ زماں یا کہ سپاہِ اَشرار
آپؑ جب سَر پہ سلامت ہیں تو ڈر کس کا ہے
اب تو اپنے بھی ہوئے فتنہ گری پَر مائل
تم کو معلوم ہے اندیشۂ شر کس کا ہے
وہ جو دشمن ہیں تمہارےؑ ، ہیں وہی اپنے بھی
کیا کہیں تمؑ سے ہمیں خوفِ ضرر کس کا ہے
رہ کے پردے میں بھی وہ ہم پہ نظر رکھتے ہیں
ورنہ ہم آپ پہ فیضانِ نظر کس کا ہے
اِس قیامت میں نہ آؤ گے تو کب آؤ گے
وجہِ تاخیر ہے کیا تم کو حذر کس کا ہے

Presented by www.ziaraat.com

آپؑ پردہ جو ہٹا لیں تو قیامت ہو جائے
تابِ دیدار کسے ، اتنا جگر کس کا ہے

آبِ زم زم سے بھی خوشتر ہے مرا اشکِ عزا
جس کا کوثر ہو بدل ایسا گہر کس کا ہے

راہیؒ صاحب کے سوا آپ پہ سبطِ جعفر
گر فرزدقؒ کا نہیں ہے تو اثر کس کا ہے

علیؑ بود / حضرتِ شمس تبریزؒ

در صورتِ پیوند جہاں بود علیؑ بود
تا نقشِ زمیں بود زماں بود علیؑ بود

ہم اوّل و ہم آخر و ہم ظاہر و باطن
ہم عابد و ہم معبد و معبود علیؑ بود

ہم آدمؑ و ہم شیثؑ و ہم ادریسؑ و ہم ایوبؑ
ہم یونسؑ و ہم یوسفؑ و ہم ہودؑ علیؑ بود

ہارونؑ ولایت کہ پس از موسیٰ عمرانؑ
واللہ علیؑ بود علیؑ بود علیؑ بود

آں شاہ سر افراز کہ اندر شبِ معراج
با احمدِ مختار یکے بود علیؑ بود

Presented by www.ziaraat.com

بتولؑ کا ہے

مقام پیشِ خدا معتبر بتولؑ کا ہے
جو کائنات میں ہے خشک و تر بتولؑ کا ہے

خدا کے دین کا چرچا جو ہے زمانے میں
نہیں یہ اور کسی کا ثمر بتولؑ کا ہے

خدیجہؑ اور محمدؐ کی ہیں یہی وارث
ہے جتنا دین میں شامل وہ زر بتولؑ کا ہے

ہے دخل یوں تو مشیت میں پنجتنؑ کو مگر
کسی کا اتنا نہیں جس قدر بتولؑ کا ہے

تمام خلق جسے جبرئیلؑ کہتی ہے
خدا کا عبد ہے بندہ مگر بتولؑ کا ہے

یہاں سلام کو خیرُ الانامؐ کہتے ہیں
ادب سے آؤ یہاں پر یہ در بتولؑ کا ہے

بڑھا دے فرشِ عزا ، سوز و نوحہ و ماتم
خدا کا شکر کہ ملا کو ڈر بتولؑ کا ہے

Presented by www.ziaraat.com

نماز و روزہ بھی واجب ہیں خمس و ماتم بھی
ذرا نہ کیجیو غفلت اگر بتولؑ کا ہے

جھکانا چاہا تھا شیخین نے سرِ دربار
مگر یہ بھول گئے تھے یہ سر بتولؑ کا ہے

مہک رہا ہے جو گلشن میں یہ گلِ عباسؑ
یہ باغِ مرتضویؑ میں شجر بتولؑ کا ہے

حسینؑ اور حسنؑ دونوں ہیں نبیؐ کے پسر
علیؑ کا لاڈلا غازیؑ پسر بتولؑ کا ہے

وہ شام و کوفہ میں خطباتِ زینبؑ و سجادؑ
علیؑ کی شان کا مظہر، اثر بتولؑ کا ہے

خدا کا خاص کرم ہے جو سبطِ جعفر پر
عطا حسینؑ کی ، فیضِ نظر بتولؑ کا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عشق جبتک نہ ہو شعر ہوتا نہیں، مجھ میں کب اہلیت تھی تیری مدح کی
میرے مولاؑ میں قرباں ترے عشق کے سبطِ جعفر کو بھی شاعری آگئی

Presented by www.ziaraat.com

اُن سے منسوب ہے / سیّد سبطِ جعفر زیدی

سوز خوانی تو خدمت ہی زہراؑ کی ہے، شاعری بھی مری اُنؑ سے منسوب ہے
خدمتِ خلق، تحریر و تقریر ہو، جو بھی ہے وہ سبھی اُنؑ سے منسوب ہے

ہے غلامیٔ آلِؑ نبیؐ کا ثمر، مجھ کو اُستاد کہتے ہیں اہلِ نظر
اِس میں حیرت ہی کیا سب کو معلوم ہے، ہر بڑا آدمی اُنؑ سے منسوب ہے

آسیا سائی، ترسیلِ پیغامِ حق، گاہ گہوارہ جنبانی حسنینؑ کی
پنجتنؑ کا جو خادم ہے روحُ الامینؑ، اُسؑ کی ہر نوکری اُن سے منسوب ہے

تین شعبان ہو یا ہو تیرہ رجب، یا وہ ذی الحج کی اٹھارہ چوبیس ہو
یا اِسی طرح کی کوئی تاریخ ہو، اپنی ہر اک خوشی اُنؑ سے منسوب ہے

ہیں جو داؤدؑ حمّادِ ربِّ عُلیٰ، میرا اُن سے تقابل نہیں ہے بجا
جو ہیں ممدوح و محبوبِ ربِّ عُلیٰ، میری خوش نغمگی اُنؑ سے منسوب ہے

ہوں وہ اثنا عشرؑ، مصطفیٰؐ، سیّدہؑ، سب کے سب ہی محمدؐ ہیں مشکل کشا
جو بھی چاہو کسی دَر سے بھی مانگ لو، ساری بارہ دری اُنؑ سے منسوب ہے

اُنؑ کے مستوں ملنگوں کی دیوانگی، غیرتِ آگہی، رشکِ فرزانگی
واعظو ناصحو اُن کو طعنے نہ دو جن کی دیوانگی اُنؑ سے منسوب ہے

Presented by www.ziaraat.com

اُنؑ کے دشمن کے دشمن سے ہے دوستی اُنؑ کا جو دوست ہے وہؑ ہے آقا مرا
اپنی کیا دوستی ، اپنی کیا دشمنی ، دوستی دشمنی اُنؑ سے منسوب ہے

بے حدیثِ کسا ، نعرۂ حیدریؑ ، کیسا علامہ مولانا اور مولوی ؟!
جو کسائی ، غدیری و مولائی ہے ، بس وہی مولوی اُنؑ سے منسوب ہے

دل تو کہتا ہے میں اُنؑ کو سجدے کروں وہؑ یہ کہتے ہیں پاسِ شریعت رکھوں
ہوں حدودِ شریعت میں اِس واسطے ، سارا امر و نہی اُنؑ سے منسوب ہے

کون کہتا ہے سایہ نہ حضرتؑ کا تھا بن کے سایہ نبیؐ کا رہے مرتضیٰؑ
مکتبِ حق میں شاید اِسی واسطے ، ہر حدیثِ نبیؐ اُنؑ سے منسوب ہے

فتحِ مکہ کے بھی بعد مسلم ہوئے جھوٹی سچی حدیثیں جو گھڑتے رہے
وہ جو سرکارؐ سے ہر طرح دُور تھے ، ہر کہی اَن کہی اُن سے منسوب ہے

کاظمین و نجف ، کربلا ، سامرہ ، شام و قُم ، مشہد و مکہ ، طیبہ ، جِناں
یہ شعائرِ خدا اور محمدؐ کے ہیں اِن میں ہر ایک ہی اُن سے منسوب ہے

مذہبِ جعفری یعنی دینِ نبیؐ ، ہے تو خاتمؐ سے قائمؑ تلک ایک ہی
پَر یہ اعزاز معصومِؑ ہشتم کا ہے ، سارا دینِ نبیؐ اُنؑ سے منسوب ہے

Presented by www.ziaraat.com

قبر اُنؑ سے ملاقات کی ہے جگہ میں یہی سوچ کر قبر تک آ گیا
زندگی بھی عطا میرے مولاؑ کی تھی، نعمتِ موت بھی اُنؑ سے منسوب ہے

پنجتنؑ سے محبت بزرگوں کو تھی ! آپ کا دعویٰ ہم مان بھی لیں اگر
بندہ پرور ! مگر اِس کا کیا ہے سبب ؟ اب بھی ہر خارجی اُن سے منسوب ہے

دیکھ تاریخِ خیبر بھی تو واعظا تہمتِ شرک و بدعت نہ ہم پر لگا
جنؑ کا ہر نطق ہے تابعِ وحیِ رب، نعرۂ حیدریؑ اُنؑ سے منسوب ہے

وہ جو ثانیؑ و استادِ ابلیس تھے جن کی شہرت ہے غیظ و غضب اور ضرر
اک بیچاری پولیس ہی پہ کیا منحصر، ہر برائی بڑی اُن سے منسوب ہے

وہ جو عباسؑ ہیں غازیٔ صف شکن اُنؑ کے مداح اللہ اور پنجتنؑ
خدمتِ شاہِ دیں میں جو حاضر رہے، آج تک حاضری اُنؑ سے منسوب ہے

تیرے ممدوح ہیں مالکِ دو جہاں سبطِ جعفر وہ ہیں جب ترے قدر داں
کیوں تجھے فکر ہے داد و بیداد کی جب تری شاعری اُنؑ سے منسوب ہے

حکیم عارفؔ اکبر آبادیؒ (حنفی)

عجیب لوگ ہیں یہ دشمنانِ آلِ نبیؐ
اِنہی سے بھیک بھی مانگیں اِنہی پہ وار کریں ؟!

Presented by www.ziaraat.com

خدا سے بات کرتا ہوں / سبطِ جعفر

عدوئے آلِ مُدثّرؐ سے دو دو ہاتھ کرتا ہوں
نمازِ عشق پڑھتا ہوں خدا سے بات کرتا ہوں

تو پیشِ سامعینِ محترم سوغات کرتا ہوں
نہ اِس کو شاعری کہیے نہ لفاظی و صنّاعی
فقط نذرِ عقیدت ہے نہ فنکاری نہ پُر کاری
بشکلِ شاعری جنت میں تعمیرات کرتا ہوں

(بمناسبتِ ولادتِ امامِ حسنؑ)

اگرچہ تھے شبیہِ مصطفیٰؐ شبیرؑ و اکبرؑ بھی
مگر جب کوئی پوچھے ہو بہو تصویرِ سَرورؐ کی
حسنؑ کا تذکرہ حق الیقیں کے ساتھ کرتا ہوں

سوالِ جانشینیٔ پیمبرؐ اور حیدرؑ پر
فرزدقؒ کی طرح سود و زیاں سے بالاتر ہو کر
حسنؑ کا نام لیتا ہوں حسنؑ کی بات کرتا ہوں

Presented by www.ziaraat.com

حسنؑ کی کثرتِ ازواج کا جو اتنا چرچا ہے
مؤرّخ جھوٹ لکھتا ہے منافق کفر بکتا ہے

میں اِن کو مسترد تاحدِ امکانات کرتا ہوں

عِنانِ اقتدار آجائے جب بو جہل ہاتھوں میں
قلم کو دیکھتا ہوں جب کبھی نا اہل ہاتھوں میں

تو میں فخرِ دفاعِ عزتِ سادات کرتا ہوں

مورّخ مولوی مفتی محدث مفسد و شرّی
بزعمِ خود ہی کہلانے لگیں جب مصلح و ھادی

پئے ردِ بلا میں صدقہ و خیرات کرتا ہوں

زمانے کی منافق ناموافق تلخ باتوں سے
میں جب پیچھا چھُڑانا چاہتا ہوں تلخ یادوں سے

حسنؑ کی مدح سے تسکینِ احساسات کرتا ہوں

نگاہیں پھیرنا آلِ نبیؐ سے یاد آتا ہے
رویّہ کوفیوں کا خون کے آنسو رُلاتا ہے

برأت کا وظیفہ ہے جو میں دن رات کرتا ہوں

Presented by www.ziaraat.com

نہ چھوٹا ہاتھ سے میرے کبھی پھر صبر کا دامن
ہے جب سے سامنے میرے حسنؑ کا اُسوۂ احسن

عجب مافوقِ فطرت ، خارقِ العادات کرتا ہوں

محبانِ حسنؑ سے معصیت پیچھا چھڑاتی ہے
محبت ، معرفت کیساتھ جوں جوں بڑھتی جاتی ہے

سَرِ تسلیم خم ، تعمیلِ احکامات کرتا ہوں

سوالی بن کے آتے ہیں جہاں جبریلؑ و رضوانؑ بھی
اِسی در کا بھکاری ہوں یہی ہے رازِ خوش حالی

دَرِ زہراؑ کے ٹکڑوں پَر گزر اوقات کرتا ہوں

بچا کر طمعِ دنیا سے بچایا فکرِ محشر سے
ہمیشہ رکھیو وابستہ دَرِ آلِؑ پیمبرؐ سے

یہی اک التجا اے قاضیُ الحاجات کرتا ہوں

جِناں کے خوشنواؤں عرش کے رنگیں بیانوں میں
ہے جن کی دھوم جنت میں تو شہرہ آسمانوں میں

یہاں بھی پیش خدمت میں وہی نغمات کرتا ہوں

Presented by www.ziaraat.com

وَمَاتَ الشَّافَعِیُّ و لَیسَ یَدرِی والی حالت ہے

عَلِیٌ ؑ رَبُّہُ اَم رَبُّہُ اللّٰہُ کی صورت ہے

نجھے دل سے مگر تردیدِ الزامات کرتا ہوں

عَلِیٌ ؑ حُبُّہُ الجنّہ قسیمُ النّارِ وَالجنّہ

وَصیُّ المُصطفیٰ ؐ حَقّا امامُ الانس والجنّہ

غُلو کا ذکر کیا جب نقل ، فرمودات کرتا ہوں

نصیری نے کیا دیدار رب کا اپنی آنکھوں سے

جِلا اور موت پائی اسنے اپنے رب کے ہاتھوں سے

کبھی میں رشک کرتا ہوں کبھی ہیہات کرتا ہوں

نجف اور کاظمین و کربلا مشہد کی جنت میں

گیا تھا سامرہ ، شام اور قُم مولاؑ کی خدمت میں

میں تنہائی میں اکثر یاد وہ لمحات کرتا ہوں

ہے دور اندیشی و مجبوری یہ مجھ سبطِ جعفر کی

جہادِ سیف کا نعم البدل ہے شاعری میری

قلم سے کام لیتا ہوں رقم حالات کرتا ہوں

Presented by www.ziaraat.com

وہ حسین میرا ہے / سبطِ جعفر

زیست جس کی باندی ہے وہ حسینؑ میرا ہے
موت جس پہ مرتی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

جس کی سب خُدائی ہے وہ حسینؑ میرا ہے
کبریا بھی اُس کا ہے انبیاؑ بھی اُس کے ہیں
اوصیاءؑ بھی اُس کے ہیں اولیاؑ بھی اُس کے ہیں

خَلق ساری جس کی ہے وہ حسینؑ میرا ہے
ایسی نانی کس کی ہے ایسا کس کا نانا ہے
اک کا صدقہ کون و مکاں اک عرب کی ملکہ ہے

جو وقارِ ہستی ہے وہ حسینؑ میرا ہے
دادی جس کی بنتِ اسدؑ اور جد ابوطالبؑ
ماں ہے فاطمہؑ زہرا باپ کا لقب غالب

جو عروجِ نسلی ہے وہ حسینؑ میرا ہے
جس کے دَر پہ آئیں ملک اپنی جھولیاں پھیلائے
جسکے دَر سے فطرس بھی آکے بال و پَر لے جائے

رضواں جس کا درزی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

Presented by www.ziaraat.com

جس کے دستِ قدرت میں باگ ہے نُبوت کی
دین کا تو کہنا کیا جبکہ خود مشیّت بھی
کلمہ جس کا پڑھتی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

وارثِ شہِ مرداں عزم و حوصلہ کی حد
سیّدِ شبابِ جناں ، جس نے مِنّت کی سند
مصطفیٰؐ سے پائی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

جس کے واسطے ناقہ مَن گئے ہوں خود سَرورؐ
طول دے دیں سجدے کو حکمِ رب سے پیغمبرؐ
جو خدا کی مرضی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

سات بیٹے راہب کو بخشے اپنی طفلی میں
اک حبیبؑ ہی کو کیا دین کو ضعیفی میں
جس نے زندگی دی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

دی اماں سَرِ مقتل جس نے دشمنِ جاں کو
سَر بُلند جس نے کیا سَر کٹا کے یزداں کو
جس کی کربلا ہی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

Presented by www.ziaraat.com

فکرِ اُمتِ جد کی جس کو تھی تہہِ خنجر
کی تلاوتِ قرآں جس نے نوکِ نیزہ پر
دین جس سے باقی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

ہاتھ کٹ گئے پھر بھی بحر و بر پہ قبضہ ہے
قبضہ کرکے دریا پر آج بھی جو پیاسا ہے
جس کا ایسا بھائی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

کفر اوڑھ کر آیا جب ملوکیت کی نقاب
جس نے اپنے خطبوں سے اُس کو کردیا بے آب
جس کی خواہر ایسی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

رنگ و نسل و مذہب کا فرق یاں نہیں کوئی
ایک سب کا مسلک ہے ایک قومیت سب کی
بزم یہ حسینی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

سبطِ جعفر اک شاعر سوز خوانِ آلِؑ نبیؐ
اُس کو عزت و شہرت پنجتنؑ کے دَر سے ملی
جس کا فیض جاری ہے وہ حسینؑ میرا ہے

Presented by www.ziaraat.com

شفا تجھے اور کون دے گا؟! حسینؑ ہی تو عطا کرینگے

جِلا تجھے اور کون دے گا ؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

جزا تجھے اور کون دے گا ؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

صلہ تجھے اور کون دے گا ؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

شِفا شَفاعت کرم سخاوت ہیں سب اِنہی کے تو استعارے
لِپٹ جا قدموں سے بڑھکے فطرسؔ نہ کر خطاؤں کا خوف پیارے

شِفا تجھے اور کون دے گا ؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

حبیبؐ ابنِ مظاہرؓ اِن کی جو خاکِ پا سَر پہ رکھ رہا ہے
جو شوقِ دیدار میں تو اپنے مکان کی چھت سے گِر گیا ہے

جِلا تجھے اور کون دے گا ؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

خدا نے بھی اپنے دیں کی خاطر حسینؑ سے لے رکھے ہیں بیٹے
سمجھ لے اچھی طرح سے راہبؔ تجھے اگر چاہیے ہیں بیٹے

تو آ تجھے اور کون دے گا ؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

ہو اُمیہ کے خوف سے کیوں اِدھر اُدھر پھِر رہا ہے مارا
سُن اے محمدؐ کے دین حُرؑ کی طرح اگر چاہیے سہارا

بھلا تجھے اور کون دے گا ؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

Presented by www.ziaraat.com

جِناں کے مالک ہی جانتے ہیں جِناں کے پیچیدہ راستوں کو
تو وہبِؑ کلبی کی طرح آجا تجھے جو حق کی تلاش ہے تو

پتہ تجھے اور کون دے گا؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

بنایا رِضواںؔ کو تُو نے درزی برائے تصدیقِ قولِ زہراؑ
پڑی جو ملبوس کی ضرورت کبھی ترے دِین کو خدایا

قبا تجھے اور کون دے گا؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

حسینؑ کے بابا مرتضیٰؑ نے خرید لی مرضیٔ الٰہی
وراثتاً بھی اَصالتاً بھی ہے ملکیت، آلِ مرتضیٰؑ کی

رِضا تجھے اور کون دے گا؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

ابھی سے بخشش کی بات کرلے یہی تو سردار ہیں جِناں کے
غلام زادہ بنا کے تجھ کو سند غلامی کی گر نہ دیں گے

بَتا تجھے اور کون دے گا؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

ہے دینِ اسلام کیوں پریشاں بقا کی ہے فکر تجھ کو کیسی
پکارتا کیوں نہیں اُسی کو جو تیرا ہے کمسنی کا ساتھی

بقا تجھے اور کون دے گا؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

Presented by www.ziaraat.com

مثالِ حرؑ اِن کے دَر پَہ آجا ترے ہر اک غم کا ہے مُداوا
اے زندہ درگور دینِ احمدؐ بس اب نہ تاخیر کر خدارا

دوا تجھے اور کون دے گا؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

نہ موت کے ذائقے سے گھبرا سپاہ میں شاہِؑ دیں کی آجا
حیات میں ساتھ شہد جیسا تو موت کا شہد سے زیادہ

مزہ تجھے اور کون دے گا؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

حسینؑ کو خاک مَت سمجھیو نہ اپنا جیسا بشر ہی کہیو
اگر یہ خود نور ہی نہیں ہیں تو اپنے بارے میں فکر کیجو

ضیأ تجھے اور کون دے گا؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

قبولیت کی جو ہو ضمانت جو کام بگڑے بنادے تیرے
ہو اسمِ اعظم بھی جسمیں شامل جو کام دونوں جہاں میں آئے

دُعا تجھے اور کون دے گا؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

ادا کیا تو نے حقِ نصرت اگرچہ تو جنگ کر نہ پایا
اے زعفرؑ جن جو کام تیرے سپرد تھا تو نے کر دِکھایا

جزا تجھے اور کون دے گا؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

Presented by www.ziaraat.com

عزائے شبیرؑ کے مخالف تجھے یہ "اعزاز" تو ملے گا
کسی بھی عنواں کسی بھی صورت حسینؑ کا سامنا کرے گا

سزا تجھے اور کون دے گا؟! حسینؑ ہی تو "عطا" کرینگے

اگرچہ ذمہ ہے مصطفیٰؐ کا علیؑ و حسنینؑ و فاطمہؑ کا
خدا بھی اجر اس کا دے گا پھر بھی ثنائے عباسِؑ باوفا کا

صلہ تجھے اور کون دے گا؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

جنابِ زینبؑ کے سر کی چادر حسینؑ کا پیرہن ملے گا
تو اپنی بے پردگی سے دینِ محمدؐ مصطفیٰ نہ گھبرا

عبا تجھے اور کون دے گا؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

جو کہہ رہا ہے تو سبطِ جعفر نئے نئے نغمۂ مودّت
پئے سماعت جو آکے بیٹھے ہیں اہلِ محفل تو بہر مدحت

گلا تجھے اور کون دے گا؟! حسینؑ ہی تو عطا کریں گے

زاہدؔ فتح پوری

قتل ہونا بھی لکھا تھا تو علیؑ کے ہاتھوں!
کیسے قسمت کے دھنی مرحب و عنتر ہوں گے!

Presented by www.ziaraat.com

آلِ نبیؐ کے نوحِ ثانی / سیّد سبطِ جعفر

جسے نسبت نہیں آلِ نبیؐ سے
اُسے کیا کام علم و آگہی سے

خدا دشمن کو بھی محفوظ رکھے
وبال و ذلتِ بغضِ علیؑ سے

ابوسفیان کے گھر میں اندھیرا
ابو طالبؑ کے گھر کی روشنی سے

ملے گی صحت و حُریّتِ فکر
علیؑ ابنِ حسینؑ ابنِ علیؑ سے

یہ ہیں آلِ نبیؐ کے نوحِؑ ثانی
چلی نسلِ پیمبرؐ پھر اِنہی سے

بظاہر لاغر و بیمار قیدی
حقیقت میں قوی تر خسروی سے

جُھکائے گا اِنہیں کیا طوقِ خاراں
بلندی جُھک کے ملتی ہے علیؑ سے

ہیں طینت میں درندوں سے بھی بدتر
بظاہر ہیں یزیدی آدمی سے

Presented by www.ziaraat.com

محمدِ باقرؑ / سبطِ جعفر

امامِ ہر دوسرا تھے محمدِ باقرؑ
خدا کی خاص عطا تھے محمدِ باقرؑ

تھے شکل و صورت و سیرت میں عکسِ پیغمبرؐ
جبھی تو اُن کی جگہ تھے محمدِ باقرؑ

جنابِ سیّدِ سجادؑ کو تھا ناز اِن پر
کہ پنجتنؑ کی دُعا تھے محمدِ باقرؑ

سلام حضرتِ جابرؓ سے کہلوائیں رسولؐ
شرف یہ جن کو ملا، تھے محمدِ باقرؑ

شریک، محضر و میثاق میں تھے "روزِ الست"
گواہِ "قالوابلیٰ" تھے محمدِ باقرؑ

اسیر و غازیٔ کرب و بلاؑ و کوفہ و شام
"شہیدِ" کرب و بلا تھے محمدِ باقرؑ

کیا شگافتہ مخفی علومِ حقّہ کو
فروغِ دینِ خدا تھے محمدِ باقرؑ

Presented by www.ziaraat.com

وہ جن کی شان میں آیا "وَمَا تَشَاءُونَ"
وہ اعتبارِ "یَشَاءُ" تھے محمدِ باقرؑ

کیا قیام تو وہ کوہِ استقامت تھے
چلے تو بادِ صبا تھے محمدِ باقرؑ

امامِ اعظم و مالکؒ تھے خوشہ چینوں میں
بڑے بڑوں سے سوا تھے محمدِ باقرؑ

وہ جن کو علم میں خالق نے راسخون کیا
وہی بتائیں گے کیا تھے محمدِ باقرؑ

پڑا جو وقت کوئی سخت سبطِ جعفر پر
شفاعت اور شفا تھے محمدِ باقرؑ

سرفرازِ ابدؑ

کچھ نہیں منصب و مرتبہ چاہئے
میرے مولاؑ ترا آسرا چاہئے

دے کے تختِ حکومت یہ بولے حسنؑ
اے بھکاری تجھے اور کیا چاہئے؟!

(بشکریہ کمسن مدح خواں احتشام شہنشاہ)

Presented by www.ziaraat.com

امامِ جعفرِ صادقؑ / سبطِ جعفر

زمانے میں جو چرچا فقہ و دینِ مصطفیٰؐ کا ہے
جو سچ پوچھو امامِ جعفرِ صادقؑ کا تحفہ ہے

خدا و مصطفیٰؐ ، مولا علیؑ کے نام کا کلمہ
حقیقت میں امامِ جعفرِ صادقؑ کا کلمہ ہے

تھی اولادِ امیہ اور بنو عباس رَسّہ کش
یہ مہلت کا امامِ جعفرِ صادقؑ کا عرصہ ہے

اِسی عرصہ میں حضرتؑ نے مرتّب فِقہ فرمائی
شریعت یوں امامِ جعفرِ صادقؑ کا عطیہ ہے

ہے ملّت ، جعفریہ در حقیقت "ملّتِ بیضا"
غلط ہے یہ امامِ جعفرِ صادقؑ کا فرقہ ہے

کیا وہ کام جو سرکارِؐ ختمی مرتبت کا تھا
جبھی ہر سُو امامِ جعفرِ صادقؑ کا شہرہ ہے

جو ہے آدمؑ تا قائمؑ سیّدِ لولاکؐ کا شجرہ
وہی شجرہ امامِ جعفرِ صادقؑ کا شجرہ ہے

چلن جو انبیاءؑ و مرسلینؑ و اولیاؒ کا ہے
زمانے نے امام جعفرِ صادقؑ سے سیکھا ہے

Presented by www.ziaraat.com

جو پہنے پھر رہے ہیں خواجہ و غوث و قطب داتاؒ

یہ اُترن بھی امامِ جعفرِ صادقؑ کا خرقہ ہے

امامِ اعظم و مالک جو ہیں اپنوں میں قد آور

یہ شہرت بھی امامِ جعفرِ صادقؑ کا صدقہ ہے

بھلا کیا سبطِ جعفر اور کیا یہ شاعری اُس کی

یہ خدمت میں امامِ جعفرِ صادقؑ کی ہدیہ ہے

صلہ میں بیتِ مدحت کے ملے گا بیت ، جنت میں

یہ شاعر سے امامِ جعفرِ صادقؑ کا وعدہ ہے

صفدر حسین ڈوگر (مدیر القائم)

اِس واسطے سُکھ چین سے سوتے ہیں مسافر

مشہد میں مِرا مولا رِضاؑ جاگ رہا ہے

ریحانؔ اعظمی

ریحانؔ کی مرقد میں چلے آیئے مولاؑ

وہ کب سے لئے خاکِ شفا جاگ رہا ہے

(بشکریہ شاعرِ اہلبیتؑ تہذیب زیدی و کیپٹن وقار زیدی /

(Y.H.O.C

Presented by www.ziaraat.com

بجائے خود مشیّت تھے امام موسیٰ کاظمؑ

سحابِ فضل و رحمت تھے امامِ موسیٰ کاظمؑ
خدا کی خاص آیت تھے امامِ موسیٰ کاظمؑ

امینؑ و کاظمؑ و نفسِ ذکیہ ، ظاہر و صابرؑ
نشانِ علم و حکمت تھے ، امامِ موسیٰ کاظمؑ

یہ بد خواہوں پہ بھی اپنے ، ہمیشہ رحم کرتے تھے
مروّت ہی مروّت تھے امامِ موسیٰ کاظمؑ

جو اِن پر ظلم کرتا تھا ، دُعا اُس کو بھی دیتے تھے
سَراپا عفو و رحمت تھے ، امامِ موسیٰ کاظمؑ

جہاں سے جب ہوئے رُخصت امامِ جعفرؑ صادق
پئے رُشد و ہدایت تھے ، امامِ موسیٰ کاظمؑ

سَروں پر تھا مسلط گو بنو عباس کا حاکم
مگر سردارِ اُمّت تھے امامِ موسیٰ کاظمؑ

اذّیت دینے والوں سے بھی تھا شفقت کا بَرتاؤ
مجسم خُلق و شفقت تھے امامِ موسیٰ کاظمؑ

فنا فی اللہ ایسے تھے کہ دل کہتا ہے کہہ بھی دے
بجائے خود مشیت تھے ، امامِ موسیٰ کاظمؑ

Presented by www.ziaraat.com

انہی جیسوں کی بابت "کاظمین الغیظ" ہے آیا
وقارِ آدمیت تھے ، امامِ موسیٰ کاظمؑ

تھے جب آزاد ناطق تھے ، ہوئے جب داخلِ زنداں
تو پھر قرآنِ صامت تھے ، امامِ موسیٰ کاظمؑ

اگرچہ آزما دیکھا ہر اک حربہ ، خلیفہ نے
پہ کوہِ استقامت تھے ، امامِ موسیٰ کاظمؑ

شہید اِن کو کرایا حاکمِ جابر نے زنداں میں
کہ جب زیرِ حراست تھے ، امامِ موسیٰ کاظمؑ

عطا حق نے کیا "خیرِ کثیر" اور عہدِ طولانی
گو معتوبِ حکومت تھے ، امامِ موسیٰ کاظمؑ

ہر اک اہلِ نظر مانے نہ مانے جانتا تو ہے
کہ حق دارِ قیادت تھے امامِ موسیٰ کاظمؑ

جہاں بھی سبطِ جعفر پر کوئی نازک مقام آیا
وہاں بہرِ حمایت تھے ، امامِ موسیٰ کاظمؑ

وقارؔ انبالوی

اسلام کے دامن میں اور اِس کے سِوا کیا ہے ؟!
اک ضربِ یدؑ اللّٰہی اک سجدۂ شبیریؑ

Presented by www.ziaraat.com

روضہ مرے مولاؑ کا / سبطِ جعفر

مرجع ہے خلائق کا روضہ مرے مولاؑ کا
یوں ہی تو نہیں جگ میں چرچا مرے مولاؑ کا

وہؑ شاہِ عرب بھی ہیں اور ماہِؑ عجم بھی ہیں
ہر خشک و تَرِ عالَم کس کا؟ مرے مولاؑ کا

ہے آج بھی قدموں میں شاہی بھی خلیفہ بھی
شاہوں سے تو افضل ہے بندہ مرے مولاؑ کا

کونین کی دولت جب ملتی ہے اِسی دَر پَر
کیوں جائے کسی دَر پَر منگتا مرے مولاؑ کا

مرَ کھپ گئی شہزادی اور لَد گئی شاہی بھی
چلتا ہے مگر اب تک سکہ مرے مولاؑ کا

ہر امرِ الٰہی اور تقدیر پہ شاکر تھے
تھا جبکہ مشیّت پَر قبضہ مرے مولاؑ کا

مالک ترے پلّے میں کچھ بھی نہ بچے شاید
بیباق اگر کردے قرضہ مرے مولاؑ کا

موسیٰؑ کا عصا کمتر قالین کے شیروں سے
موسیٰؑ سے بھی کچھ بالا قد تھا مرے مولاؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

جس طرح فرزدقؓ تھا سجادؑ کا شیدائی

مداح تھا دعبلؓ بھی سچا مرے مولاؑ کا

ہرگز نہیں بَن سکتا مامونؔ ولی اِنؑ کا

تدفین کو آئے گا بیٹاؑ مرے مولاؑ کا

جِنات بھی انساں بھی حتیٰ کہ ملائک بھی

لے جاتے ہیں مشہد سے صدقہ مرے مولاؑ کا

بالخیر حوادث ہی پہنچاتے ہیں منزل تک

بندھوالے جو بازو پَر سکہ مرے مولاؑ کا

خوش فہمی میں مَت رہیو دیکھ اپنے بزرگوں کو

بچنا ہے ہلاکت سے ہوجا مرے مولاؑ کا

جب بھی کوئی مشکل ہو اپنا ہو پَرایا ہو

ہر ایک لگاتا ہے نعرہ مرے مولاؑ کا

اِتراتے ہو تم جس پَر اُس تختِ حکومت پَر

پیشاب نہیں کرتا کتا مرے مولاؑ کا

ابلیس و اُمیّہ اور عباس کی نسلوں سے

اللہ کو لینا ہے بدلہ مرے مولاؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

تقیؑ جوادؑ / سیّد سبطِ جعفر

بشر ہو کر بھی تم خَر سے جُدا ہو
کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کہ کیا ہو

تقیؑ جواد قانع اور ہادی
ابو جعفر محمد مرتضٰی ہو

تمہی ہو فخرِ آدمؑ شانِ خاتمؐ
وقارِ نسلِ حضرت ماریہؑ ہو

امامت کمسنی میں حق سے پائی
ہر اک سے اِس فضیلت میں سِوا ہو

بھلا پھر موت کیا مارے گی اُس کو
تمہارے نام پَر جو مر مِٹا ہو

چلو خدمت میں اُنؑ کی ، غم کے مارو
علاجِ گردشِ دوراں جو چاہو

نہ اِن کو آزما اے ابنِ اکثم
اگر تھوڑی سی بھی تجھ میں حیا ہو

نجف مشہد مدینہ کربلا بھی
چلیں گے کاظمین و سامرہ ، ہو

Presented by www.ziaraat.com

آقا علی نقیؑ جیسا / سبطِ جعفر

زمانہ لائے تو آقا علی نقیؑ جیسا
کہاں ہے دوسرا ایسا علیؑ نقی جیسا

شریکِ حال محبّوں کے تھے امام سبھی
کوئی شریک نہیں تھا علیؑ نقی جیسا

تھی مومنین کی خاطر گوارا ذِلّت بھی
امام کوئی نہ دیکھا علیؑ نقی جیسا

ادائے قرض ہو یا اور کوئی مجبوری
ہے کون پوچھنے والا علیؑ نقی جیسا

پدر ہیں جس کے تقیؑ اور عسکریؑ بیٹا
شرف ہے کب یہ کسی کا علیؑ نقی جیسا

ملا امام حسنؑ عسکری کو یہ اعزاز
پسر ہے مہدیؑ تو بابا علیؑ نقی جیسا

امامت ان کے پسر کے پسر کی ہے قائم
کہاں ہے دوسرا دادا علیؑ نقی جیسا

شرف ملا ہے زیارت کا سبطِ جعفر کو
نہیں ہے دوسرا قُبّہ علیؑ نقی جیسا

Presented by www.ziaraat.com

عسکریؑ / سبطِ جعفر

نائبِ خیرُ الوریٰ قرآن گویا عسکریؑ
تیرھواں ہیں مصحفِ ناطق کا سورہ عسکریؑ

جس کے پیچھے انبیاءؑ بھی آئیں گے پڑھنے نماز
اے خوشا فرزند ہے وہ آپؑ ہی کا عسکریؑ

تا لبد ہے اِن کے بیٹے کی امامت دہر میں
قائمِ آلِ محمدؐ کے ہیں بابا عسکریؑ

خالق و مخلوق سب کے کام آتا ہے مُدام
دو جہاں میں آپؑ ہی کا خانوادہ عسکریؑ

انبیاءؑ و مرسلینؑ اور دس اماموںؑ کے امین
نور و عصمت اور ہدایت کا اعادہ عسکریؑ

خادمِ خلّاقِ عالم اور مخدومِ جہاں
باپؑ دادا کی طرح ہیں شاہِؑ والا عسکریؑ

بانیانِ جشن اور "زوّار صاحب" شکریہ
بہرِ مدحت سبطِ جعفر کو بُلایا "عسکریؑ"

(سیّد زوّار عباس صاحب منتظمِ جشنِ ولادت
بمقام مسجدِ عسکریؑ)

Presented by www.ziaraat.com

جب امامؑ آئیں گے

حالِ غم سُنائیں گے جب امامؑ آئیں گے
زخمِ دِل دِکھائیں گے جب امامؑ آئیں گے
محفلیں جمائیں گے جب امامؑ آئیں گے
بام و دَر سجائیں گے جب امامؑ آئیں گے
جشن ہم منائیں گے جب امامؑ آئیں گے

زخم ہیں ابھی تازہ مکہ اور مدینہ کے
شام و کوفہ کرب و بلا ہم بُھلا نہیں سکتے
از سقیفہ تا ایں دَم غیر سے نہیں پہنچے
جتنے دُکھ اُٹھائے ہیں ہم نے کلمہ گویوں سے
ایک اک چکائیں گے جب امامؑ آئیں گے

مرحلہ قیامت کا ہے ظہور پر موقوف
انسدادِ جَور و جفا ہے ظہور پَر موقوف
انتقامِ کرب و بلا ہے ظہور پَر موقوف
اہتمامِ روز جزا ہے ظہور پَر موقوف
ہم سکون پائیں گے جب امامؑ آئیں گے

Presented by www.ziaraat.com

شک ہے جن کو اللہ کے عدل اور عدالت پَر
منصبِ نُبوت پَر ، سیّدہؑ کی عِصمت پَر
مرتضٰیؑ کی احمدؐ سے متصل نیابت پَر
جن کو شک ہے بارہ پَر ، بارھویں کی غَیبت پَر
سب ہی مارے جائیں گے جب امامؑ آئیں گے

نام پَر صحابہؓ کے کام فاسقوں جیسے!
نام پَر صحابہؓ کے کام کافروں جیسے!
نام پَر صحابہؓ کے کام مشرکوں جیسے!
نام پَر صحابہؓ کے کام منکروں جیسے!
سب ہی منہ چرائیں گے جب امامؑ آئیں گے

یہ ہمارے مکر و رِیا شاطرانہ عیّاری!
کیا ہمارے صوم و صلوٰۃ اور یہ عزاداری!
کتنا ہے خلوص اِن میں کس قدر رِیا کاری!
کیا امامؑ کی خاطر ہم نے کی ہے تیاری؟!
کیسے منہ دِکھائیں گے جب امامؑ آئیں گے

Presented by www.ziaraat.com

دعویٰ محبت جو صبح و شام کرتے ہیں!
اُنؑ کے دشمنوں سے بھی راہ و رسم رکھتے ہیں!
خمس بھی نہیں دیتے غیبتیں بھی کرتے ہیں!
مومنوں سے بھی دل میں بغض و کینہ رکھتے ہیں!
کس طرح نبھائیں گے جب امامؑ آئیں گے

جھوٹ بولنے کو ہم مشغلہ سمجھتے ہیں!
بات بات پَر بیجا مصلحت برتتے ہیں!
اور منافقت کو بھی مصلحت ہی کہتے ہیں!
لہو و لعب کا ساماں ہم گھروں میں رکھتے ہیں!
کس طرح چھُپائیں گے جب امامؑ آئیں گے

نعمتِ شریعت کو بوجھ ہی سمجھتے ہیں!
لہو و لعب ہی کو ہم زندگی سمجھتے ہیں!
صاحبانِ زر کو "بڑا آدمی" سمجھتے ہیں!
تنگ دست مومن کو بس "یونہی" سمجھتے ہیں!
کیا مقام پائیں گے جب امامؑ آئیں گے

Presented by www.ziaraat.com

اپنے ذاتی دشمن کو دوزخی سمجھتے ہیں!
اپنے آپ کو لیکن جنتی سمجھتے ہیں!
امر اور نہی کو بس واجبی سمجھتے ہیں!
دل فریب باتوں کو شاعری سمجھتے ہیں!

بات کیا بنائیں گے جب امامؑ آئیں گے

"العجل" جو کہتے ہیں آگئے تو کیا ہوگا؟
کیا ہے اپنی تیاری پیش ہم کریں گے کیا؟
سبطِ جعفر اپنا تو کُل یہی ہے سرمایہ
حمد و نعت و سوز و سلام اور منقبت نوحہ

ہم یہی سُنائیں گے جب امامؑ آئیں گے

زہر نو اماموںؑ کو اشقیا نے دِلوایا
اور گِرایا دروازہ سیّدہؑ پہ جلتا ہُوا
مرتضیٰؑ سے مولاؑ کو بھی شہید کروایا
آلِ مصطفیٰؐ کو کیا مبتلائے کرب و بلا

کیا سزا نہ پائیں گے جب امامؑ آئیں گے

Presented by www.ziaraat.com

ظہور کا وقت آگیا ہے / سبطِ جعفر

ظہور کا وقت آگیا ہے امامؑ سے لَو لگائے رکھنا
ظہور کا وقت آگیا ہے حرم پہ نظریں جمائے رکھنا
ظہور کا وقت آگیا ہے چراغِ اُلفت جلائے رکھنا

نہ نیند آئے نہ اونگھ آئے رکھو ہر اک پَر نظر جمائے
دل و نظر سے کہ سامرہ سے، نہ جانے کس راستہ سے آئے
ظہور کا وقت آگیا ہے ہر ایک رستہ سجائے رکھنا

نہ حبِ دُنیا سے کچھ علاقہ نہ غیر سے راہ و رسم رکھنا
تمہاری دولت ہے علم و تقویٰ، کریگا دجّال اس پہ حملہ
ظہور کا وقت آگیا ہے تم اپنی پونجی بچائے رکھنا

یہیں کہیں آس پاس ہوگا وہ آنے والا تھا آچکا ہے
حواری عیسیٰؑ کیساتھ ہوں گے، موالی مولاؑ کیساتھ ہونگے
ظہور کا وقت آگیا ہے مَوالیوں سے بنائے رکھنا

ہے انتقامِ حسینؑ باقی، وہ آنے والا حساب لے گا
عقیدہ اپنا درست رکھنا جو اُن کی نصرت کی ہے تمنا
ظہور کا وقت آگیا ہے عمل کو بھی آزمائے رکھنا

Presented by www.ziaraat.com

سِوائے چند ایک ظہور کی سب علامتیں پوری ہو چکی ہیں
بصیرت و معرفت تمہاری، عدوئے حق کو کھٹک رہی ہیں
ظہور کا وقت آگیا ہے دل و نظر کو بچائے رکھنا

نئے نئے نغمہ ہائے الفت جو روز کہہ کہہ کے لا رہے ہو
پئے زیارت جو سبطِ جعفر امامؑ کے دَر پَر آ پڑے ہو
ظہور کا وقت آگیا ہے تم اپنا بستر لگائے رکھنا

خمینیؒ اُسوہ حسینیؑ جذبہ ہمیشہ اپنی نظر میں رکھنا
ہے معجزہ انقلابِ ایراں خُمینیت اور حُسینیت کا
ظہور کا وقت آگیا ہے یہ بات دل میں بٹھائے رکھنا

جنہوں نے غازیؑ کے بازو کاٹے وہ جس نے اکبرؑ کے نیزہ مارا
وہ جس نے اصغرؑ کے تیر مارا جنہوں نے زہراؑ کا دِل دُکھایا
ظہور کا وقت آگیا ہے حساب سب کا لگائے رکھنا

حرم کو دَر دَر پھرانے والے نہ بچنے پائیں نہ چھپنے پائیں
حرم کے دُرّے لگانے والے نہ چھپنے پائیں نہ بچنے پائیں
ظہور کا وقت آگیا ہے ہر اک پہ نظریں جمائے رکھنا

Presented by www.ziaraat.com

ثمر دیتے ہیں عباسؑ / سرفراز ابدؔ

ہر شاخِ عقیدت کو ثمر دیتے ہیں عباسؑ
نظارہ بہ توفیقِ نظر دیتے ہیں عباسؑ

مِٹ سکتے نہیں حرف وہ قرآنِ وفا کے
تحریر سرِ آب جو کر دیتے ہیں عباسؑ

آنکھیں غمِ شبیرؑ میں نَم ہونے سے پہلے
"اشکوں کے عوض لعل و گہر دیتے ہیں عباسؑ"

شبیرؑ کے قدموں میں بدل جاتی ہے تقدیر
حُرؑ کو شبِ عاشور خبر دیتے ہیں عباسؑ

مجھ کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہوتی
ہر چیز مہیا یہیں کر دیتے ہیں عباسؑ

غازیؑ سے نہ دریافت کرد وسعتِ دریا
دریا کو تو مشکیزہ میں بھر دیتے ہیں عباسؑ

لو دیکھے کہا دستِ بریدہ نے سرِ شام
تابندگیِ نورِ سحر دیتے ہیں عباسؑ

آجائے ابدؔ موت درِ آلِؑ نبیؐ پر
کہتے ہیں یہاں عمرِ خضرؑ دیتے ہیں عباسؑ

Presented by www.ziaraat.com

ذکرِ شہنشاہِؑ وفا/سبطِ جعفر

انتظار اِس کا سَرِ عرشِ علیٰ ہوتا ہے
جشنِ عباسؑ جو ہر سال بپا ہوتا ہے

کیا کہیں مجلس و میلاد سے کیا ہوتا ہے
یوں بھی کچھ اجر رسالت کا ادا ہوتا ہے

جب کہیں ذکرِ شہنشاہِؑ وفا ہوتا ہے
فرش سے عرش تلک صلِ علیٰ ہوتا ہے

ماسِوا خیرِ عمل اور بھلا کیا ہوگا
جس جگہ "حیّ علیٰ حیّ علیٰ" ہوتا ہے

مجھ کو دے دیتا ہے توفیقِ ثنائے عباسؑ
مہرباں جب بھی کبھی مجھ پہ خدا ہوتا ہے

آکے لے جاتے ہیں جبریلؑ تلاوت کے لئے
مدحِ عباسؑ میں جو شعر کہا ہوتا ہے

بیٹھ جاتے ہیں فرشتے بھی وہاں دَم لینے
جب کہیں پرچمِ عباسؑ کھلا ہوتا ہے

بے وفائی کا گزر اور نہ خزاں کا کچھ کام
جس چمن میں گُلِ عباسؑ کھلا ہوتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

گو تولا ہی سے فرصت نہیں ملتی ہم کو
بَد تبرے کا کچھ اپنا ہی مزہ ہوتا ہے

اُس کی امداد کو عباسؑ پہنچ جاتے ہیں
جس کا کوئی بھی نہ ہو اُس کا خدا ہوتا ہے

اُس جگہ گردشِ ایام ٹھہرتی ہی نہیں
جس جگہ پرچمِ عباسؑ لگا ہوتا ہے

منعقد ہوتا ہے ہر سال جو یہ "جشنِ وفا"
سال بھر کے لئے یہ ردِ بلا ہوتا ہے

تیر معصوم کے لگ کر بھی خطا کہلایا
بَد تبسم کا کہیں تیر خطا ہوتا ہے

شکر کر فاطمہؑ صغریٰ کے وطن میں ہے تُو
کیا خبر تجھ کو کہ پردیس میں کیا ہوتا ہے

عرش والے بھی چلے آتے ہیں سننے کے لئے
سبطِ جعفر ترے اشعار میں کیا ہوتا ہے

(بمناسبت "جشنِ وفا" سپاہِ عباسؑ / خیرپور میرس)

بتعمیلِ حکم سیّد انوار علی جعفری و رضی زیدی

Presented by www.ziaraat.com

زینبؑ ایسی ہستی ہے / سیّد سبطِ جعفر

جو زیرِ کساء پروان چڑھے زینبؑ ایسی ہستی ہے
جو زینِ اب و جد بَن کے رہے زینبؑ ایسی ہستی ہے

وہ جس نے بنائی اپنی جگہ اربابِ کسا معصوموں میں
خود فاطمہؑ جس پَر ناز کرے زینبؑ ایسی ہستی ہے

شبیرؑ سے باقی دینِ خدا، شبیرؑ سے باقی پیغمبرؐ
شبیرؑ رہے زندہ جس سے زینبؑ ایسی ہستی ہے

ڈھارس ہے امامِ دوراں کو زینبؑ سا نگہباں ساتھ میں ہے
عباسؑ کبھی شبیرؑ بنے زینبؑ ایسی ہستی ہے

کنبے کی حفاظت بھی کرنا، بازار میں خطبے بھی دینا
اِس وصف میں ہے ماں سے آگے زینبؑ ایسی ہستی ہے

بے پَردہ جسے اُمت نے کیا، اور اپنے تئیں رُسوا بھی کیا
جو اُمتیوں کا پَردہ رکھے زینبؑ ایسی ہستی ہے

سَرورؐ کے لئے دیں کی خاطر، جو وار دیئے اُن بیٹوں کا
غم بھی نہ کرے پُرسہ بھی نہ لے زینبؑ ایسی ہستی ہے

مختار ہے وہ مجبور نہیں، چاہے تو بدل دے پل بھر میں
حالات جو سبطِ جعفر کے زینبؑ ایسی ہستی ہے

Presented by www.ziaraat.com

حضرتِ علی اکبرؑ / شادانؔ دہلوی

لاریب سعادت ہے خدمت علی اکبرؑ کی
ہم سب کی عبادت ہے مدحت علی اکبرؑ کی

قرآں تو نہ لاتے تھے جبریلِؑ امیں لیکن
وہ دیکھنے آتے تھے صورت علی اکبرؑ کی

اللہ کے بعد اُن کا تکبیر میں نام آیا
تا حشر اذاں میں ہے شرکت علی اکبرؑ کی

تعظیم سے اک بوسہ پیشانی پہ دیتے تھے
جب دیکھتے تھے سَرورؐ صورت علی اکبرؑ کی

اسلام کا بچپن تھا اور اُن کی جوانی تھی
ہے دیں کے تحفظ میں محنت علی اکبرؑ کی

لاریب علی اکبرؑ شبیرؑ کی دولت ہیں
اور دینِ پیمبرؐ ہے دولت علی اکبرؑ کی

بھرپور جوانی میں قائم جو رہے حق پر
اللہ نے دیکھی ہے قدرت علی اکبرؑ کی

جز کارِ نبوت کے ملتی ہے پیمبرؐ سے
صورت علی اکبرؑ کی سیرت علی اکبرؑ کی

Presented by www.ziaraat.com

جنابِ زیدِ شہیدؑ / سیّد سبطؔ جعفر زیدی

حسینیت کی بقا تھے جنابِ زیدِ شہیدؑ
یزیدیت کی فنا تھے جنابِ زیدِ شہیدؑ

قدم قدم پہ جو سجادؑ نے کئے سجدے
اُنہی کی ایک جزا تھے جناب زیدِ شہیدؑ

امامِ جعفرِؑ صادق کے آپؑ تھے ممدوح
نہ صرف یہ کہ چچا تھے جنابِ زیدِ شہیدؑ

اگرچہ آپ نہیں تھے مقامِ عصمت پر
مگر بعیدِ خطا تھے جنابِ زیدِ شہیدؑ

ہے نسلِ سیّدِ سجادؑ اِن سے بھی منسوب
شرف یہ جس کو ملا ، تھے جنابِ زیدِ شہیدؑ

امامِ جعفرِؑ صادق سے جا کے پوچھو تو
وہی بتائیں گے کیا تھے؟ جنابِ زیدِ شہیدؑ

شہادت آپؑ نے پائی اگرچہ بعدِ حسینؑ
شہیدِ کرب و بلا تھے جنابِ زیدِ شہیدؑ

خراجِ خونِ شہیدانِؑ کربلا کا عَلَم

Presented by www.ziaraat.com

بلند جس نے کیا ، تھے جنابِ زیدِ شہیدؑ
اِس انتقام پہ دنیا کو کیوں شکایت ہے
کہ وارثِ شہداؑ تھے جنابِ زیدِ شہیدؑ
جس انقلاب کے ہیں میرِ کارواں قائمؑ
اُسی کی بانگِ درا تھے جنابِ زیدِ شہیدؑ
ہو اُمیہ لرزتے تھے نام سے اِن کے
غضب کے مردِ خدا تھے جنابِ زیدِ شہیدؑ
وہ جس مقام پہ اُڑتے ہوں ہوش موسیٰؑ کے
وہاں بھی جلوہ نما تھے جنابِ زیدِ شہیدؑ
اک ایسا وقت بھی زیدِ شہیدؑ پر آیا
میانِ ارض و سماؑ تھے جنابِ زیدِ شہیدؑ
جلا کے راکھ بنایا ، پہ روشنی نہ گئی
چراغِ حق کی ضیاؑ تھے جنابِ زیدِ شہیدؑ
شہید ہوتے رہے یوں تو اِس گھرانے میں
لقب یہ جنکا ہُوا ، تھے جنابِ زیدِ شہیدؑ
ہے سارے زیدیوں کو سبطِ جعفر اِس پر ناز
وقارِ آلِؑ عبا تھے جنابِ زید شہیدؑ

Presented by www.ziaraat.com

زیدؑ شہید / حکیم سیّد محمد کاظمؒ زیدی

زیدؑ شہید قدرتِ داور کا شاہکار
زیدؑ شہید دینِ پیمبرؐ کا شاہکار
زیدؑ شہید ہمتِ حیدرؑ کا شاہکار
زیدؑ شہید جذبۂ شبرؑ کا شاہکار
زیدؑ شہید قلبِ شہِؑ مشرقین ہے
زیدؑ شہید نورِ نگاہِ حسینؑ ہے

زیدؑ شہید سیّدِ سجادؑ کا پسر
زیدؑ شہید باقرِؑ ذی جاہ کی سپر
زیدؑ شہید صورتِ عباسؑ، شیرِ نر
زیدؑ شہید فدیۂ ایماں بہ کر و فر
زیدؑ شہید عزم و عمل میں بھی طاق ہے
زیدؑ شہید قاتلِ بغض و نفاق ہے

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
Presented by www.ziaraat.com

زیدؑ شہید جعفرِ طیارؑ کا جمال
زیدؑ شہید حمزۂؑ ذی جاہ کا کمال
زیدؑ شہید ہمتِ بے خوف کی مثال
زیدؑ شہید حضرتِ عباسؑ کا جلال
زیدؑ شہید تیغِ ید اللہ کی دھار ہے
زیدؑ شہید قلبِ منافق پہ بار ہے

زیدؑ شہید شیرِ دیارِ غضنفری
زیدؑ شہید علم و عمل میں ولی، جری
زیدؑ شہید، سایۂ اجلالِ حیدری
زیدؑ شہید، عکسِ جمالِ پیمبریؐ
زیدؑ شہید سَیلِ جفا سے رُکا نہیں
زیدؑ شہید جہل کے آگے جھکا نہیں

(بشکریہ علامہ حیدر عباس زیدی الواسطی)

Presented by www.ziaraat.com

متفرقات

نمبر شمار	مصرعۂ اولیٰ	Page
1	قطعات (کاظم، زائر، ضو، یاور، عارف، معجز)	871
2	اے ربِ جہاں بختنِ پاک کا صدقہ / لی بانو / شہیدِ کربلا بلا	873
3	نویدِ بعثتِ خیر الورا ہے ذوالعشیرہ میں	875
4	نور ہے جلوہ نما شعبِ ابو طالبؑ میں	876
5	سرورِ کونین یوں آئے شبِ معراج میں	877
6	متحد ہو گئے کفار شبِ ہجرت میں	878
7	علم لے کر بہت جاتے رہے اغیار خیبر میں	879
8	خبر ہے سارے زمانے کو ابتدائے غدیر	881
9	عکس یقینِ آلِ عبا ہے مباہلہ	882
10	لاحق جو ہوا حرص کو آزار فدک کا	883
11	کب تھی راہ میں تیری فکرِ بیش و کم مولاؑ	885
12	شہید ہو گئے کچھ اور تیرے لال حسینؑ	886
13	چند سکّوں میں جو شہؑ کا غم بیچ دے اُس عزادار کو میں نہیں مانتا	888
14	عنصرِ خُلق و مروّت سے ہے خِلقت ماں کی	890
15	جو خارِ گُل کے یمین و یسار رہتا ہے	893
16	غیروں کی محبت میں مرد کس نے کہا ہے	894
17	کوئی ایسا بھی ہوتا ہے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے	897
18	ہے نبیؐ سے محبت کا دعویٰ جسے اُن کی اولاد سے دشمنی چھوڑ دے	898
19	سوز خوانی قرار دیتی ہے	899
20	سبطِ جعفر محترم ہیں جنکی یہ تصنیف ہے (دلاور فگار)	900

Presented by www.ziaraat.com

ذاکرین سے خطاب / حکیم کاظم زیدی

یہ مانا رِفعتِ منبر تجھے نصیب ہوئی
ترے نصیب میں باغِ جناں کے پھول بھی ہیں
مگر بلند نہیں سامعین سے ذاکر
کہ سامعین میں زہراؑ بھی ہیں رسولؐ بھی ہیں

زائر امروہوی

ذاکرِ شبیرؑ یعنی قدر دانِ اہلبیتؑ
سوز خوانِ آلؑ، وقفِ آستانِ اہلبیتؑ
سوز میں بھرتا ہے زیر و بم سے یہ تاثیرِ غم
کیفِ غم سے آشنا ہے سوز خوانِ اہلبیتؑ

قطعہ / سیّد مہدی ظہیر ضوؔ کلیمی

ہو ذکرِ شہؑ تو فضا دردناک کر پہلے
نوائے غم کے گریباں کو چاک کر پہلے
رہے ذرا بھی نہ آلائشِ طرَب باقی
تُروں کو سوز کے دریا میں پاک کر پہلے

(بشکریہ سوز خواں پروفیسر سہیل جعفری و ایوب حسین بلگرامی)

Presented by www.ziaraat.com

ڈاکٹر سید یاور عباسؒ

گیا ہوں مکہ ، گیا مدینہ ، جہاں بھی دیکھا ہے تو ہی تو ہے
کرم ذرا سا کچھ اور یارب! کہ کربلا کی بھی آرزو ہے
اگر جو ہم کربلا میں ہوتے نہ جانے بِکتے کہ ساتھ دیتے؟
کسی سے کچھ کہہ نہیں رہے ہیں بس آج اپنے سے دوبدو ہے

(بشکریہ سوز خواں مجاہد زیدی و علی مہدی)

حکیم عارفؔ اکبر آبادیؒ

لب ہوں "غ" کے لئے دل ہو کدورت کے لئے
موت ہے یہ تو ضمیرِ آدمیت کے لئے
کر کے توہینِ عزاداریٔ شاہِؑ کربلا
کیوں ہمیں مجبور کرتے ہو بغاوت کے لئے

(بشکریہ سوز خواں ڈاکٹر ابرار زیدی)

حضرتِ معجزؔ جونپوریؒ

کون ہے اسلام کا دشمن یہ کھلتا ہی نہ تھا
کربلا جب سامنے آئی تو پہچانے گئے
بچپنے ہی سے رہا معجزؔ یہ اپنا مشغلہ
اِس عزا خانے سے نکلے اُس عزا خانے گئے

Presented by www.ziaraat.com

دُعا / باواسّید صدا حسین شاہ جلالی قلندری

اے ربِّ جہاں بختنِ پاک کا صدقہ
اِس قوم کا دامن غمِ شبیرؑ سے بھر دے

بچوں کو عطا کر علیؑ اصغر کا تبسم
بوڑھوں کو حبیبؑ ابنِ مظاہر کی نظر دے

کم سِن کو ملے ولولۂ عونؑ و محمدؑ
ہر ایک جواں کو علیؑ اکبر کا جگر دے

ماؤں کو سکھا ثانیٔ زہراؑ کا سلیقہ
بہنوں کو سکینہؑ کی دعاؤں کا اثر دے

مولاؑ تجھے زینبؑ کی اسیری کی قسم ہے
بے جرم اسیروں کو رہائی کی خبر دے

جو چادرِ زینبؑ کی عزادار ہیں مولا
محفوظ رہیں ایسی خواتین کے پردے

جو دین کے کام آئے وہ اولاد عطا کر
جو مجلسِ شبیرؑ کی خاطر ہو وہ گھر دے

مفلس پہ زر و مال و جواہر کی ہو بارش
مقروض کا ہر قرض ادا غیب سے کر دے

Presented by www.ziaraat.com

غم کوئی نہ دے ہم کو سوائے غمِ شبیرؑ
شبیرؑ کا غم بانٹ رہا ہے تو اِدھر دے

(بشکریہ نوحہ خواں سیّد ساجد حسین جعفری)

بی بانوؑ کربل کے بَن میں کوکت جوں بنجاری رے
کون مہورت تھی جو ہم سے دیس مدینہ چھوٹو رے
آ اترے کربل کے بَن میں گھیر لیو دُر جن نے ہائے
سیّاں ہمارو وہ بنجارہ بھرا پُرا بیوپاری رے
مر گیو سیس کٹا کر اپنو میں رہ گئی دکھیاری رے
بی بانوؑ کربل کے بَن میں کوکت جوں بنجاری رے

(بشکریہ سوز خواں سیّد موسیٰ رضا و ماسٹر محمود علی کاظمی)

شہیدِ کربلا بابا ، غریب و بے وطن بابا
یہ صغراؑ بین کرتی تھی مِرے تشنہ دہن بابا
حسنؑ کو زہر دِلوایا ، تمہیں تیروں سے چھدوایا
مٹایا رفتہ رفتہ یوں نشانِ پنجتنؑ ، بابا
اگر ہمراہ میں ہوتی ، تمہاری لاش پر روتی
گدائی کرکے پہناتی تمہیں دو گز کفن بابا

Presented by www.ziaraat.com

دعوتِ ذوالعشیرہ / شادانؔ دھلوی

نویدِ بعثتِ خیرؐ الورا ہے ذوالعشیرہ میں
کہ اعلانِ رسالت ہورہا ہے ذوالعشیرہ میں

امین و صادق و عادل جو کہتے تھے محمدؐ کو
اب اُن کی آزمائش برملا ہے ذوالعشیرہ میں

سبھی تھے معترف ویسے تو اخلاقِ محمدؐ کے
عمل کی راہ میں کیا ہوگیا ہے ذوالعشیرہ میں

اُڑائی تین دن دعوت مگر منہ سے نہ کچھ بولے
کہ جیسے چُپ کا روزہ رکھ لیا ہے ذوالعشیرہ میں

محبت ہے نبیؐ سے جن کو وہ اسلام لے آئیں
کہ تصدیقِ نبیؐ کا مرحلہ ہے ذوالعشیرہ میں

"جو میرا ساتھ دے گا، جانشیں ہوگا وہی میرا"
یہی ارشادِ ختمؐ الانبیاء ہے ذوالعشیرہ میں

بہت تشویش تھی سب کو نبیؐ کی جانشینی پر
مگر یہ فیصلہ تو ہوچکا ہے ذوالعشیرہ میں

پیمبرؐ جو خبر دیں گے غدیر خم کے منبر سے
اُسی کی آج گویا ابتدا ہے ذوالعشیرہ میں

Presented by www.ziaraat.com

شعبِ ابوطالبؑ / شادانؔ دہلوی

نور ہے جلوہ نما شعبِ ابوطالبؑ میں
دین محفوظ ہُوا شعبِ ابوطالبؑ میں

ساری دنیا ہے مخالف تو کوئی خوف نہیں
ہے نگہبان خدا شعبِ ابوطالبؑ میں

اہلِ مکہ نے جو دی ترکِ مراسم کی سزا
آ گئے اہلِ وفا شعبِ ابوطالبؑ میں

حلقۂ عافیت و حفظ خدا میں آئے
چند خاصانِ خدا شعبِ ابوطالبؑ میں

اہلِ ایمان رہے تین برس تک محصور
اور ہر ظلم سہا شعبِ ابوطالبؑ میں

آلِ ہاشم نے سہے تین برس تک پیہم
ستم و جور و جفا شعبِ ابوطالبؑ میں

آخرش پھاڑ دیا ابنِ عدی نے میثاق
سب نے یہ راز سُنا شعبِ ابوطالبؑ میں

خود ہی صیادوں نے اِس قید کو توڑا آخر
یہ ہُوا لطفِ خدا شعبِ ابوطالبؑ میں

Presented by www.ziaraat.com

شبِ معراج / شادانؔ دہلوی

سَرورِ کونین یوں آئے شبِ معراج میں
کھل گئے رحمت کے دروازے شبِ معراج میں

طے کیا یوں نور کے پیکر نے نورانی سفر
وقت ٹھہرا فاصلے سمٹے شبِ معراج میں

جنبشِ زنجیرِ دَر سے گرمیٔ بستر سے پوچھ
کتنی مدت کے تھے کچھ لمحے شبِ معراج میں

سدرہ ؑ و قوسین و عرش و کرسی و لوح و قلم
کس قدر نزدیک سے گزرے شبِ معراج میں

انبیاءؑ سارے صف اندر صف قطار اندر قطار
سب زیارت کے لئے آئے شبِ معراج میں

کُل فرشتے حاملانِ عرش و حورانِ بہشت
سب ہی مشتاقِ زیارت تھے شبِ معراج میں

سب یہ کہتے ہیں کہ اس میں بھی علیؑ کا ہاتھ ہے
تھے پیمبرؐ مطمئن جس سے شبِ معراج میں

بخشش اُمت ، شفاعت ، مغفرت ، روزے نماز
مسئلے حل ہوگئے کتنے شبِ معراج میں

Presented by www.ziaraat.com

شبِ ہجرت / شاداںؔ دہلوی

متحد ہوگئے کفار شبِ ہجرت میں
حق کے تھے در پئے آزار شبِ ہجرت میں

ایک لشکر دیا ترتیب کہ جس میں شامل
ہر قبیلے کا تھا سردار شبِ ہجرت میں

گھیر کر چاروں طرف سے وہ پیمبرؐ کا مکاں
قتلِ حضرتؐ پہ تھے تیار شبِ ہجرت میں

عازمِ ترکِ وطن ہوگیا خالق کا رسولؐ
ہوئے حالات جو دشوار شبِ ہجرت میں

پاس جس جس کی امانت تھی علیؑ کو سونپی
ہوگئے آپ سبکبار شبِ ہجرت میں

چین کی نیند علیؑ سوتے رہے بستر پر
دشمنوں نے کیا بیدار شبِ ہجرت میں

سامنے سارے فرشتوں کے اس ایثار پہ فخر
کرتا تھا ایزدِ غفار شبِ ہجرت میں

بک گیا نفسِ علیؑ مرضیٔ داور کے عوض
دیکھئے گرمیٔ بازار شبِ ہجرت میں

Presented by www.ziaraat.com

فتحِ خیبر / شادانؔ دہلوی

عَلَم لے کر بہت جاتے رہے اغیار خیبر میں
مگر اُن سے نہ سلجھا عقدۂ دُشوار خیبر میں

مسلسل تین دن جاری رہا یہ سلسلہ لیکن
نہ کام آیا کوئی حربہ کوئی ہتھیار خیبر میں

بنا رکھا تھا دیوانہ جنہیں مالِ غنیمت نے
وہ دیوانے نظر آنے لگے ہشیار خیبر میں

تمسخر جب اُڑایا بھاگنے والوں کا مرحب نے
جو بزدل تھے وہ شرمندہ ہوئے ہر بار خیبر میں

ہُوئی جب اِن کی پسپائی سے اُن کی ہمت افزائی
عدو سمجھے ، نہیں اب کوئی بھی جرار خیبر میں

بالآخر سَرورِ کونینؐ نے اُٹھ کر یہ فرمایا
بہت نزدیک ہے لوگو کشودِ کار خیبر میں

میں کل جس کو عَلَم دوں گا وہ میرا جانشیں ہوگا
رجل ہوگا ، جری ہوگا وہی جرار خیبر میں

نویدِ جانشینی ، مژدۂ فتح و ظفر سُن کر
نظر آنے لگے سب جنگ کو تیار خیبر میں

Presented by www.ziaraat.com

جو حرصِ جانشینی میں بڑھا شوقِ علمداری
تو سب آئے قریبِ احمدِ مختار خیبر میں

نبیؐ سے تھے بہت نزدیک لیکن سوچتے یہ تھے
نہ جانے کل مقدر کس کا ہو بیدار خیبر میں

"رجل" کہہ کر تعارف ، غائبانہ ہے بھلا کس کا
خدا جانے ہیں کس کے منتظر سرکارؐ خیبر میں

شجاعت میں نہ اُترا کوئی معیارِ پیمبرؐ پر
کوئی غازی سوائے حیدرِؑ کرار خیبر میں

پیمبرؐ نے پڑھی نادِ علیؑ اور آگئے حیدرؑ
اُنہیں ہونا تھا ثابت غازی و جرار خیبر میں

کئے مرحب کے دو ٹکڑے اکھاڑا بابِ خیبر کو
چلی بالکل نرالی شان سے تلوار خیبر میں

اُلٹ پھینکا فقط دو اُنگلیوں سے بابِ خیبر کو
کیا آسان تھا جو مرحلہ دُشوار خیبر میں

علیؑ نے سب کے دامن بھر دیئے سونے کے ٹکڑوں سے
غنی اُن کو بنا ڈالا جو تھے نادار خیبر میں

Presented by www.ziaraat.com

غدیر / شادانؔ دہلوی

خبر ہے سارے زمانے کو ابتدائے غدیر
کہ ذوالعشیرہ میں رکھی گئی بنائے غدیر

ہیں وحیٔ اوّل و وحیٔ اَخیر کے مصداق
نبیؐ برائے خدا اور علیؑ برائے غدیر

ہماری عمر دو روزہ میں ایک عید کا دن
مسرتوں کا سمندر ہے بَر بنائے غدیر

بقدرِ ظرفِ سماعت بقدرِ ظرفِ شعور
عوام سُن کے سمجھتے رہے صدائے غدیر

وہ پُل صراط سے ثابت قدم نہ گزریں گے
عبور کر نہیں سکتے جو تنگنائے غدیر

وہی رہے گا قیامت کی دھوپ سے محفوظ
نصیب ہوگا جسے سایۂ ردائے غدیر

کفیل حبِ علیؑ کا جو ہو نہیں سکتا
وہ دل ہے تنگ بہت اُس میں کیا سمائے غدیر

کمیلؓ و بوذرؓ و سلمانؓ و میثمؓ و مقدادؓ
تمام عمر ملی ہے اِنہیں سزائے غدیر

Presented by www.ziaraat.com

مباہلہ / شادانؔ دہلوی

عکسِ یقینِ آلِ عبا ہے مباہلہ
شک اور گماں کے دُکھ کی دوا ہے مباہلہ

واقف وہی ہیں منزلتِ اہلِ بیتؑ سے
جو جانتے ہیں حکم خدا ہے مباہلہ

نجرانیوں کو ناز جو روحانیت پہ تھا
جب تو بجائے جنگ ہُوا ہے مباہلہ

رشتوں کی ہو رہی ہے وضاحت عمل کے ساتھ
اس واسطے نبیؐ نے کیا ہے مباہلہ

یکتا ہر ایک غزوہ ٔ و جنگ و جہاد ہے
لیکن مباہلہ بخدا ہے مباہلہ

پُر نور صورتوں کی کرامت کو دیکھ کر
نجرانیوں نے ٹال دیا ہے مباہلہ

ہٹ کر تباہ کاریٔ جنگ و جدال سے
منشورِ امن و صلح و بقاء ہے مباہلہ

اس فتح کو بھی فتحِ مبیں جانتے ہیں لوگ
اک جنگ بر محاذِ دُعا ہے مباہلہ

Presented by www.ziaraat.com

باغِ فدک / شادانؔ دہلوی

لاحق جو ہُوا حرص کو آزار فدک کا
اک دشمنِ دیں بَن گیا حق دار فدک کا

تحویل میں زہراؑ کی رہا چار برس تک
سَن سات سے تا گیارہ سَرکار فدک کا

سَن گیارہ میں دنیا سے سِدھارے جو پیمبرؐ
کرنے لگے لالچ سبھی اشرار فدک کا

قربی کا جو حق بیٹی کو بخشا تھا نبیؐ نے
اُس باغ کے درپے ہُوا غدار فدک کا

کی اُس نے گواہوں کی طلب بنتِ نبیؐ سے
دعویٰ جو ہُوا برسرِ دربار فدک کا

جُھٹلایا گیا صحّتِ ارشادِ نبیؐ کو
ہر اہلِ حکومت ہُوا بیمار فدک کا

قرآن کو کافی جو سمجھتے تھے وہ عیار
کرتے ہی رہے آل سے انکار فدک کا

قرآن کسی کو کبھی کافی نہیں ہوتا
بتلا گیا قصہ سَرِ دربار فدک کا

Presented by www.ziaraat.com

لینا ہی پڑا جھوٹی حدیثوں کا سہارا

زہراؑ سے جو لینا ہُوا دُشوار فدک کا

قربیٰ کو پیمبرؐ کے وہ کرتے نہیں تسلیم

غیروں کو بتاتے ہیں جو حق دار فدک کا

شاید انہیں یہ راز بھی معلوم نہیں ہے

قرآن کی توہین ہے انکار فدک کا

ان ظالموں کے نامۂ اعمال میں شامل

ناراضیٔ زہراؑ بھی ہے اور بار فدک کا

جو لکھ کے پیمبرؐ نے دیا ایک وثیقہ

ٹھہرا دیا زہراؑ کو جو حق دار فدک کا

ظالم نے وہ تحریرِ نبیؐ پھاڑ کے پھینکی

اور فاطمہؑ سے کردیا انکار فدک کا

حق دار کو کرتا ہے وراثت سے جو محروم

تا حشر رہے گا وہ گنہگار فدک کا

ہے خفگیٔ زہراؑ کی سزا جن کو بھی معلوم

وہ ذکر بھی کرتے نہیں سرکار فدک کا

Presented by www.ziaraat.com

دَم بہ دَم ، دَم مولاؑ (سبطِ جعفر)

کب تھی راہ میں تیری فکرِ بیش و کم مولاؑ

ہر قدم تھا وردِ زباں دَم بہ دَم ، دَم مولاؑ

کب ہمارے بس میں تھی باریابی اِس دَر کی

آپؑ نے بُلایا تو آگئے ہیں ہم مولاؑ

جیتے جی نہ بھولے گا ہم کو تیرا دسترخوان

نعمتیں دو عالم کی تھیں جہاں بہم مولاؑ

تیرے میہماں بن کر چوم کر ترا سنگِ در

ہوگئے ہیں دنیا میں ہم بھی محترم مولاؑ

آپؑ جس سے راضی ہوں وہ خوشی عطا کیجئے

اور بجز غمِ سرورؑ ہو نہ کوئی غم مولاؑ

اب کوئی نہیں جچتا شہریار و تخت و تاج

جب سے ہے نگاہوں میں آپؑ کا حشم مولاؑ

ہر قدم تری جانب قُربۃً اِلی اللہ ہے

بچھ رہے ہیں راہوں میں کوثر و ارم مولاؑ

لگ رہا ہے یوں مجھ کو جیسے مل گئی معراج

جب سے چوم آیا ہوں آپ کے قدم مولاؑ

Presented by www.ziaraat.com

راہ گرچہ مشکل تھی اور سفر مسلسل تھا

آ کے تیرے در پہ ہوئے پھر سے تازہ دَم مولاؑ

آپ کے سِوا آقاؑ کون اُس کو سمجھے گا

حال جو سُنا آئی میری چشمِ نم مولاؑ

جانتا ہے خوب اِس کو سبطِ جعفرِ خوش گو

ہے یہ شعر گوئی بھی آپ کا کرم مولاؑ

(در آستانۂ امام رضاؑ، مشہدِ مقدس)

تیرے لال حسینؑ (سبطِ جعفر)

شہید ہو گئے کچھ اور تیرے لال حسینؑ

جو رہ گئے ہیں اُنہیں اب تو ہی سنبھال حسینؑ

ہیں پھر سے گھیرے ہوئے ہم کو شامی و کوفی

دے عزم حضرتِ مسلمؑ سا بے مثال حسینؑ

کچھ اور بی بیاں بازار میں ہیں ننگے سَر

رِدائیں خیر کی اِن کے سَروں پہ ڈال، حسینؑ

ہو فکر و جذبۂ زیدؑ شہید پھر بیدار

عطا ہو حضرتِ مختارؑ کا جلال، حسینؑ

Presented by www.ziaraat.com

ہیں تیرے دوست کے دوست اور غیر کے دشمن
گناہ گار سمجھ کر نہ ہم کو ٹال ، حسینؑ

ہماری بے عملی نے کیا ہمیں رُسوا
بچھڑ کے تجھ سے ہوئی زندگی وبال ، حسینؑ

خطائیں فطرتِ بے پَر کی بخشنے والے
مثالِ حرؑ ہمیں گرداب سے نکال ، حسینؑ

گناہ و ترکِ عمل اور عذاب کے آگے
ہیں تیری مجلس و ماتم ہماری ڈھال ، حسینؑ

عجب نہیں کہ ہوں ممنون تیرے قاتل کے
بنا رہے ہیں تیرے ذکر سے جو مال ، حسینؑ

تھا یوں تو تیرا بھی وارث مگر اسیر و علیل
نہ ہوتی ورنہ تری لاش پائمال ، حسینؑ

اجازت اُس کو دِلادے ظہور کی رب سے
وہ منتقم جو ہے پردے میں تیرا لالؑ ، حسینؑ

لقب ہے تیرا ، مِرا نام سبطِ جعفر ہے
تو رکھیو دونوں جہاں میں میرا خیال ، حسینؑ

(بمناسبتِ شہادتِ مومنینؑ)

Presented by www.ziaraat.com

میں نہیں مانتا / گوہر جارچوی

چند سکّوں میں جو شہؑ کا غم بیچ دے اُس عزادار کو میں نہیں مانتا
دیں کا دنیا کے بدلے جو سودا کرے اس عزادار کو میں نہیں مانتا

کعبۂ غم سے جو اپنا رخ پھیر لے اہلِ دولت کے در پر جو سجدے کرے
مال و زر کو جو اپنا خدا مان لے اس عزادار کو میں نہیں مانتا

گھر غریبوں کے مجلس میں جائے نہیں ذکرِ مولاؑ وہاں پر سُنائے نہیں
جو چُرا کر نظر سو بہانے کرے اس عزادار کو میں نہیں مانتا

اک غریب الوطن سے ملیگا بھی کیا اہلِ دولت کو خوش کر کے لوں فائدہ
جو بُلاوے لے مجلس کے یہ سوچ کے اس عزادار کو میں نہیں مانتا

جسکی خوشیوں کا موسم ہے ماہِ عزا ہنستے ہونٹوں سے کرتا ہے آہ و بکا
اہلِ گریہ سے جو رِقتیں چھین لے اس عزادار کو میں نہیں مانتا

چشمِ غم کو دِکھائے جو نازو ادا جیب بھر کر کہے ہائے کرب و بلا
جو دِکھاوے کے آنسو بہاتا رہے اس عزادار کو میں نہیں مانتا

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ خوانی کو جو گیت کا رنگ دے ذکرِ مولاؑ کی قیمت جو طے کر کے لے
جو مصائب پڑھے مسکراتے ہوئے اس عزادار کو میں نہیں مانتا

دوستی میں ہو جسکی شعارِ عدو بیچتا ہے غمِ شہؑ کو جو کو بہ کو
جسکی روزی چلاتے ہوں یہ راستے اس عزادار کو میں نہیں مانتا

کربلا کے شہیدوں کا پی کر لہو کالے رخ کو سمجھتا ہے تو سرخ رو
خود غمِ کربلا جس سے کہنے لگے اس عزادار کو میں نہیں مانتا

کچھ سمجھنے نہیں دونگا اس قوم کو دونوں ہاتھوں سے لوٹونگا اس قوم کو
جو کہ یہ سوچ کر سینہ کوبی کرے اس عزادار کو میں نہیں مانتا

ایسے تاجر ہیں گر اُن کو موقع ملے بیچ دیں یہ تو مشک و علم تعزیے
ایسے سوداگروں سے جو سودے کرے اس عزادار کو میں نہیں مانتا

ہوش کر ہوش کر پاسدارِ عزا اس سے پہلے کہ دے شہؑ کا غم یہ صدا
جو یہ سارے ستم دیکھ کر چپ رہے اس عزادار کو میں نہیں مانتا

تھی عزاداری کیا اور کیا ہوگئی شہؑ کی مجلس بھی اک مشغلہ ہوگئی
اس تباہی کا صدمہ نہیں ہے جسے اس عزادار کو میں نہیں مانتا

Presented by www.ziaraat.com

ماں / پیامؔ اعظمی

عنصرِ خُلق و مروّت سے ہے خِلقت ماں کی
ہے محبت جو کوئی شے تو محبت ماں کی
زندگی دیتی ہے انسان کو شفقت ماں کی
باپ سے بڑھ کے ہے دنیا کو ضرورت ماں کی
زِیست عیسیٰؑ کو ملی باپ کے احساں کے بغیر
دہر میں کوئی بھی پیدا نہ ہُوا ماں کے بغیر

روشنی دیتا ہے جو خود بھی ضیاء مانگتا ہے
ہر بشر قیمت و اکرام و عطا مانگتا ہے
اپنے موقع پہ ہر اک اجرِ وفا مانگتا ہے
جو بھی ہے اپنی محبت کا صلہ مانگتا ہے
پیار سب کرتے ہیں دنیا میں تجارت کے لئے
صرف اک ماں کی محبت ہے محبت کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

مشکلیں سہہ کے ہمیں درسِ وفا دیتی ہے
شب کے سناٹے میں اُٹھ اُٹھ کے دُعا دیتی ہے
خونِ دل اپنا یہ ہنس ہنس کے پِلا دیتی ہے
گوشت کے ٹکڑوں کو انسان بنا دیتی ہے
مامتا راہِ محبت سے کھسکتی ہی نہیں
باپ تھک جاتا ہے ماں پیار سے تھکتی ہی نہیں

ماں کی آغوش ہے وہ مدرسۂ فکر و نظر
پیار کے ہاتھ جہاں کرتے ہیں تعمیرِ بشر
ظلمتیں آ کے جہاں بنتی ہیں انوارِ سحر
مثلِ اسماء یہ بنادیتی ہے ذرّوں کو گُہر
اپنی اولاد کی تقدیر بدل دیتی ہے
باپ کے خون کی تاثیر بدل دیتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

فکر حالات و غمِ صبح و مسا کچھ بھی نہیں
ماں کی گودی میں مسرت کے سِوا کچھ بھی نہیں
زندگی بیٹوں کو دی اور لیا کچھ بھی نہیں
ماں کی الفت سے بڑی شئے بخدا کچھ بھی نہیں

پاس ممتا کا خود اللہ بھی فرماتا ہے
وعدہ ماں کرتی ہے جنت سے لباس آتا ہے

یاد ہے آج بھی اک ماں کی محبت کا سماں
جس گھڑی دہر سے رُخصت ہوئیں خاتونِؑ جناں
صحن میں رکھا تھا تابوت ، علیؑ تھے گریاں
رو کے شبیرؑ صدا دیتے تھے بولو ، اماں

مامتا تڑپی تو دستورِ کہن ٹوٹ گئے
سُن کے بیٹے کی صدا بندِ کفن ٹوٹ گئے

(بشکریہ سیّد محمد علی جعفری و سیّد ابن حیدر)

Presented by www.ziaraat.com

بمناسبتِ عیدِ زہراؑ (شجاع) / سبطِ جعفر

جو خار گُل کے یمین و یسار رہتا ہے
قریب کتنا ہی رہتا ہو خار رہتا ہے

جو تَپ کے آئے غدیر اور جنگِ خیبر سے
اُنہی کو بُغضِ علیؑ کا بخار رہتا ہے

علیؑ کا چاہنے والا کسی بھی عہد میں ہو
جہاں بھی رہتا ہے مردانہ وار رہتا ہے

نجف میں خلد میں کعبہ میں قلبِ مومن میں
کہاں کہاں مِرا پَروردگار رہتا ہے

نہ حادثاتِ زمانہ ، نہ فکرِ برزخ و حشر
کہ گِرد نادِ علیؑ کا حصار رہتا ہے

دل و دماغ و نسَب میں نہ ہو خرابی اگر
نبیؐ و آلِ محمدؐ سے پیار رہتا ہے

اگرچہ حج بھی کرے اور نماز و روزہ بھی
عدوئے آلِ نبیؐ "بے شمار" رہتا ہے

کرے ظہور سے پہلے ادا وہ اجر اُن کا
اگر نبیؐ کا کسی پَر اُدھار رہتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

کس نے کہا ہے؟!

غیروں کی محبت میں مرو کس نے کہا ہے
اپنوں کی عداوت میں جیو کس نے کہا ہے

کفار کا جب خوف ہے اور مار کا بھی ڈر
ہمراہ پیمبرؐ کے رہو کس نے کہا ہے

جب بھاگنا ہی ٹھہرا ہر اک جنگ سے تم کو
ہتھیار بھی ہمراہ رکھو کس نے کہا ہے

مرجاتا میں یعنی کہ فلاں " لَو لا علیؑ "
لِلّٰہ کبھی غور کرو کس نے کہا ہے

سَرکارؐ نے چھوڑی ہیں گراں قدر جو چیزیں
اُن دونوں سے تم بچ کے چلو کس نے کہا ہے

قربی کی موڈّت ہی تو ہے اجرِ رسالت
اُجرت نہ دو اور کلمہ پڑھو کس نے کہا ہے

فرمائیں نبیؐ جس کے لئے "لحمک لحمی"
اُس شخص پہ تم وار کرو کس نے کہا ہے

پڑھتے رہو قرآن بھی اور نعتِ نبیؐ بھی
اور آلؑ کا تم نام نہ لو کس نے کہا ہے

Presented by www.ziaraat.com

جس بی بی کو فرمائیں نبیؐ "بضعۃ منی"
اُس بی بی کی تکذیب کرو کس نے کہا ہے

جو بعدِ نبیؐ آپ ہو قرآنِ مجسم
اُس شخص سے قرآن نہ لو کس نے کہا ہے

جس شخص کو اُٹھوادیں نبیؐ بزم سے اپنی
پہلو میں اُسے دفن کرو کس نے کہا ہے

جس دَر کی گدائی پہ کریں فخر ملائک
بے حُرمتی اُس دَر کی کرو کس نے کہا ہے

کہلاتے ہوئے کاتبِ وحی اور صحابی
تم نفسِ پیمبرؐ سے لڑو کس نے کہا ہے

سَردار ہوں جو لوگ جوانانِ جِناں کے
اُن دونوں سے تم بغض رکھو کس نے کہا ہے

محشر میں رکھو اُن سے شفاعت کی امیدیں
پَر اُن کی اطاعت نہ کرو کس نے کہا ہے

جن لوگوں کی خود اپنی شفاعت بھی ہو مشکل
ایسوں کی محبت میں مرو کس نے کہا ہے

Presented by www.ziaraat.com

ہراؑ کا جو حق کھائیں کرو اُن پہ تبرا
خود خمس کی اک پائی نہ دو کس نے کہا ہے
جس بحر میں آتا ہی نہ ہو نام و تخلص
اُس بحر میں تم شعر کہو کس نے کہا ہے

حضرتِ شاداںؔ دہلوی

نافذ کرو آئینِ خدا بسم اللہ
مذہب کو تماشہ نہ بناؤ لِلّٰہ
کیا چیز ہے اسلام بغیر شبیرؑ ؟
لاحَولَ وَلا قُوَّۃَ اِلا بِاللّٰہ

ڈاکٹر پروفیسر ہلالؔ نقوی

اسلام کا پیغام نہیں آسکتا
قرآن بھی کچھ کام نہیں آسکتا
جس ملک میں ہوں بغضِ علیؑ پر جلسے
اُس ملک میں اسلام نہیں آسکتا

التماسِ فاتحہ برائے سوز خواں مسیبؔ علی زیدی / قصرِ مسیبؔ

التماسِ دعائے صحت برائے شاعرِ اہلبیتؑ نیسانؔ اکبر آبادی

Presented by www.ziaraat.com

کوئی ایسا بھی ہوتا ہے / راہیؔ جہانگیر آبادیؒ

چُنا کرتا ہے کوئی گل تو کوئی خار بوتا ہے
کوئی تدبیر پر خوش ہے کوئی قسمت کو روتا ہے
کوئی کھوکر بھی پاتا ہے کوئی پاکر بھی کھوتا ہے
کوئی ایسا بھی ہوتا ہے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے

عَلَم پتھر پہ کوئی گاڑتا ہے جنگ میں اڑ کے
کوئی میداں میں جھنڈے گاڑتا ہے اپنی بھاگڑ کے
بچاتا ہے کوئی عزت کوئی لٹیا ڈبوتا ہے
کوئی ایسا بھی ہوتا ہے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے

علیؑ والوں کو نشہ حشر میں ہوگا مئے خم کا
سہارا غیر کوئی ڈھونڈتا ہوگا کسی دُم کا
کوئی پہنچائے جنت اور کوئی دوزخ میں ڈھوتا ہے
کوئی ایسا بھی ہوتا ہے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے

رہِ حق پاکے کتنے مطمئن ہو آج تم راہیؔ
چلا جو راہ پر غیروں کی اُس نے پائی گمراہی
وسیلہ راہ پاتا ہے وسیلہ راہ کھوتا ہے
کوئی ایسا بھی ہوتا ہے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

چھوڑ دے

ہے نبیؐ سے محبت کا دعویٰ جسے اُن کی اولاد سے دشمنی چھوڑ دے

گر شفاعت پیمبرؐ سے درکار ہے اُن کے اغیار سے دوستی چھوڑ دے

دینِ حق کو ضرورت جو بچوں کی تھی سَر سے باندھے کفن آگئے پنجتنؑ

ایسے بچوں کی تکذیب کرتا ہو جو چاہیے اُس کو دینِ نبیؐ چھوڑ دے

تو نے جسؑ کہا مرحبا مرحبا کہہ دیا تھا تو پھِر اس سے پھِر کیوں گیا

جو کہا کر اُسے پھِر نباہا بھی کر، گر منافق نہیں دو رُخی چھوڑ دے

ہے جو تجھ پَر گراں نامِ مشکلؑ کشا تو جو منکر حدیثِ کسا کا ہوا

یوں تو دینِ محمدؐ سے باہر ہے تو، کم سے کم نسبتِ جعفری چھوڑ دے

دوستدارِ نبیؐ و علیؑ ہے وہی اپنے کردار سے بھی جو ثابت کرے

کیوں وہ کہتا ہے جو خود بھی کرتا نہیں لیڈری چھوڑ یار رہزنی چھوڑ دے

تیرے نزدیک کردار کچھ بھی نہیں تو فقط مردِ گفتار ہے واعظا

خود عمل کر کے اوروں کو تلقین کر ورنہ لفاظی و ذاکری چھوڑ دے

حمد و نعت و ثنا مرثیے کے سِوا شاعری کچھ نہیں جی کا جنجال ہے

ہے یہ تیرے لئے بھی مضرت رساں، اب مری مان لے شاعری چھوڑ دے

آپ اپنے گریباں میں بھی جھانک لے اپنی اصلاح کر سب سدھر جائینگے

صرف باتیں نہ کر سبطِ جعفر نہ بن بدزبانی سے بھی بدظنی چھوڑ دے

Presented by www.ziaraat.com

سوز خوانی / (سردار حسین زیدی / رضاکارانِ حسینؑ)

سوز خوانی قرار دیتی ہے
جذبۂ غم اُبھار دیتی ہے
رونے والے سکون پاتے ہیں
زندگی کو سنوار دیتی ہے
سوز خوانی غموں کی آہوں کے
نقش دل میں اُتار دیتی ہے
سوز کی مختصر یہ ہے تعریف
مجلسِ غم نکھار دیتی ہے
سوز ہے چاشنی بھی لذت بھی
کیسی کیسی بہار دیتی ہے
سوز ضامن ہے قلبِ مومن کا
دل کو وہ اختیار دیتی ہے
فائدہ یہ ہے پڑھنے والے کو
کہ گلے کو نکھار دیتی ہے
میں بھی نوحوں میں سوز پڑھتا ہوں
مجھ کو سردار پیار دیتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

For Mutafarriqaat / شرعاً حرام / دلاور فگار

("صوتی علوم و فنونِ اسلامی" پر دلاور فگار صاحب کا منظوم تبصرہ)

سطرِ جعفر محترم ہیں جنکی یہ تصنیف ہے
اس میں جو مضمون ہے وہ قابلِ تعریف ہے

فنِ قرأت اور غنا بھی اسکے موضوعات ہیں
جتنے مضموں ہیں وہ سارے وجہِ معلومات ہیں

تبصرہ علمی مسائل پر مرا منصب نہیں
کچھ نہ لکھوں میں مگر یہ بھی مرا مطلب نہیں

سوز خوانی اور موسیقی میں ہے کیا رابطہ
یہ سوال ان سے کریں عالم ہیں جو باضابطہ

میری اپنی رائے یہ ہے سوز خوانی ہے ثواب
کیونکہ گانے اور بجانے سے ہے اس میں اجتناب

سوز خوانی در حقیقت نوحۂ غم درد ہے
یہ حسینؑ ابنِ علیؑ کے غم میں آہِ سرد ہے

سوز خوانی کو غنا کہنا سراسر جھوٹ ہے
اور غنا کو ناروا کہنا مکرر جھوٹ ہے

میں کوئی عالم نہیں اور ہے نہ یہ میرا مقام
میں سمجھتا ہوں کہ موسیقی نہیں شرعاً حرام

قول یہ مقبول احمد صابری کا ہے بجا
سطوتِ مولا علیؑ گانا ہے فن قوال کا

سوز خواں کے نوحہ کا موضوع ہے یادِ حسینؑ
سوز خوانی دھیمے لہجے میں شہادت کا ہے بین

عالمانِ دیں جو قوالی کو بدعت کہتے ہیں
ان کے ارشادات کو ہم بے حقیقت کہتے ہیں

کاش ایسے عالموں سے صرف یہ پوچھے کوئی
دین کو یہ اولیاؒ پھیلاتے ہیں یا مولوی!

نعت و حمد و سوز خوانی خدمتِ اسلام ہے
اس میں وہ میوزک نہیں جو ہالی وڈ میں عام ہے

اس مقولہ سے پڑی ہے اک نئے شر کی بنا
جو غنا کو بھی بنا دیتا ہے بد تر از زنا!

کون کہتا ہے کہ گانا مشرکوں کا کام ہے
یوں تو جو قوال ہے وہ خارج از اسلام ہے

راز یہ بھی نکتہ ہائے علم پرور سے کھلا
ساز وہ جائز ہے شرعاً جو ہو اندر سے کھلا

کوئی صاحب میری اس آواز کو کہہ لیں جنوں
میں کھلا باجا ہوں اچھا ہے کہ میں کھل کر بجوں

سوز خواں کا ساز دل ہے اس لئے اس کو سلام
کون کہتا ہے کہ اسکی سوز خوانی ہے حرام

سوز خواں کے ساز کا پردہ جو ہے ذکرِ حسینؑ
بات یہ پردہ میں کیوں رہتی کہ جائز ہے یہی

Presented by www.ziaraat.com
www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina

حُسنِ صوت و خوش الحانی اور غناء و موسیقی

حُسنِ قرات و نعت خوانی و نوحہ خوانی اور سماع و قوالی حتی کہ اذان اور صلوٰۃ و سلام کے بھی بعض انداز و اسلوبِ ادائیگی پر سادہ لوح اور انتہا پسند مذہبی طبقات کی طرف سے اعتراضات کیئے جاتے رہے ہیں اور ان کی حلت و حُرمت اور شرعی جواز و حیثیت کی بحث ہوتی رہی ہے اور بوجوہ اکثر ذمہ دار مفتیان اور مجتہدین و علماءِ دین ان مباحث سے پہلو تہی کرتے ہوئے سیر حاصل گفتگو اور توجیہہ و توضیح سے اجتناب کرتے رہے ہیں اور اس موضوع پر بہت کم علماء محققین اور مجتہدین نے توجہ دی ہے۔ ظاہر ہے کہ راقم الحروف بھی کوئی مفتی یا مجتہد نہیں اور نہ ہی اس حساس موضوع کو زیرِ بحث لاکر عوام الناس، عام مومنین اور خود اپنے تئیں کسی غیر ضروری تنازعہ یا مسئلہ و قضیہ میں الجھنا یا الجھانا چاہتا پھر بھی انتہا پسند نام نہاد مذہبی طبقات کی جانب سے چونکہ لحن و ترنم سے متعلق اسلام اور مسلمانوں کے فنونِ لطیفہ کو جو مذہبی جوش و جذبہ نیک نیتی خلوص اور پورے تزک و احتشام سے بغرض حصولِ سعادت بطور عبادت انجام دیئے جاتے ہیں ناجائز قرار دیا جاتا رہا ہے اور سادہ لوح مومنین بھی اب قرأت و نعت، صلوٰۃ و سلام، اذان و سماع اور نوحہ خوانی و سوز خوانی کے شرعی و فقہی جواز کے بارے میں متفکر و متردّد

Presented by www.ziaraat.com

ہونے لگے ہیں تو ضرورتِ امر یہ ہے کہ ان مذہبی مظاہرہ حسنِ صوت اور خوش الحانی وترنم کی شرعی حیثیت سے پہلے عام موسیقی اور غنا کی تعریف و تعیین، حد بندی اور مقام و حیثیت کا جائزہ لیتے چلیں۔ یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ راقم الحروف نے اگرچہ تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نیک نیتی اور تندہی و دیانتداری کے ساتھ منقولات و معقولاتِ شرعی سے استفادہ کے بعد ہی کوئی نتیجہ نکالنے کی کوشش کی ہے تاہم یہ اس کی ذاتی تحقیق اور ایک مخلصانہ کوشش ہے جو نہ تو حرفِ آخر ہی ہے نہ دوسروں کیلئے حجت وسند۔ ہر فرد کو دعوتِ فکر و مطالعہ اور تفکر و تفقہ، تعقل و تجسس اور تحقیق کی صلائے عام ہے اور جو شخص خود تحقیق اجتہاد اور احتیاط یا استنباط و استخراج کی صلاحیت نہ رکھتا ہو وہ اپنے مرجعِ تقلید کے فتویٰ پر عمل کرے نہ کہ میرے لکھے پر۔

موسیقی و غناء ہے کیا؟

گانے بجانے کے علم اور گانے بجانے کو موسیقی کہتے ہیں عربی اور خصوصاً قرآن وسنت (حدیث) میں برصغیر کی مروجہ اقسام واصناف موسیقی کے لئے واضح اور متعین لفظ نہیں ہے تاہم اس قسم کے مفہوم کے لئے غناء، لہو ولعب اور قول الزور کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور ان میں سے ہر

Presented by www.ziaraat.com

لفظ مختلف مقام پر مختلف معنی و مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ قول الزور کے معنی جھوٹی، بیہودہ اور لغوبات کے بھی ہیں خواہ وہ کسی شکل میں کسی بھی نوعیت کی ہو اسمیں سازو آواز یا لحن و ترنم اور طرزِ ادائیگی کی کوئی قید شرح یا وضاحت نہیں ہے (مثال کے طور پر سورۃ الفرقان کی آیت نمبر ۷۲ ملاحظہ فرمائیں والذین لا یشھدون الزور.....)اسی طرح "لھو ولعب" بھی فضول افعال اور لغو اشغال و اعمال یا بیکار باتوں کو کہتے ہیں قرآن مجید میں متعدد مقامات پر مختلف نوعیت کے افعال اور معاملات کو لھو ولعب سے تعبیر کیا گیا ہے تاہم جو آیت موسیقی کی ممانعت و مذمت میں پیش کی جاتی ہے وہ سورہ لقمان کی چھٹی آیت ہے جس میں "لھوالحدیث" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور اس سے مراد بیہودہ قصہ کہانی لیا گیا ہے نہ کہ لحن و ترنم یا موسیقی و غناء اسی طرح سورۃ الحج کی آیت نمبر ۳۰ میں ارشاد ہوا واجتنبوا قول الزور۔ یعنی لغوباتوں سے بچو۔ انہیں آیات کو موسیقی و غناء کی حرمت کی دلیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے ان پر گفتگو سے قبل ہم غنا پر روشنی ڈالتے چلیں تو بہتر ہو گا۔

عربی اور اردو میں غناء کے معنی راگ نغمہ اور گانا کے ہیں جبکہ "المکاسب" میں غنا کی تعریف اسطرح کی گئی ہے "صوت المغنی مع الترجیع"

Presented by www.ziaraat.com

لیکن ترجیع کی وضاحت و صراحت نہیں کی گئی اسطرح غنا اور ترجیع کی جامع ومانع اور واضح و متعین تعریف کی بجائے گٹکری، مُرکی اور آواز کے گھمانے کو غنا قرار دیا جاتا ہے لیکن حسنِ صوت اور خوش الحانی کی جائزہ و مشروع حدود و قیود پر بحث نہیں کی گئی یعنی حسنِ صوت و خوش الحانی اور غناء و ترجیع کی حد فاصل کی نشاندہی نہیں کی گئی حالانکہ جس طرح حرام و حلال کے فتویٰ اور فیصلے اور معاملات کی جانچ پڑتال اور شرعی حیثیت سے ان کی تحقیق و تفتیش اور تحدید کیلئے ان کا عمیق مشاہدہ و مطالعہ اور تجربہ و تجزیہ کیا جاتا ہے تاکہ مضاربت و شراکت، تجارت اور سود یا سرمایہ کاری و جوا (قمار بازی)، شربت، شراب اور سرکہ کی ماہیت و کیفیت اور انکی شرعی حیثیت کا جائزہ لے کر فیصلہ و فتویٰ صادر کیا جاسکے۔ اسی طرح ضرورتِ امر ہے کہ مجتہدینِ عظام و مفتیانِ کرام یعنی مراجع حضرات حسنِ صوت و خوش الحانی اور غناء و موسیقی کے بارے میں عمیق تحقیق و تفتیش کر کے انکی مختلف شکلوں اور حیثیتوں کا جائزہ لیکر فیصلہ و فتویٰ صادر فرمائیں یوں علم و فنِ موسیقی کا عملی مظاہرہ نہ سہی مگر اسکا علم مجتہد جامع الشرائط کیلئے لازمی قرار پاتا ہے یعنی فرضِ کفائی ہے راقم الحروف کی ناقص تحقیق کے مطابق غنا کی کیفیت و ماہیت اور حدود و حیثیت اور تحدید و تعریف اور تعیین و تشخیص اور توجیہ و

Presented by www.ziaraat.com

توضیح کی باقاعدہ سنجیدہ و شعوری کوشش دانستہ یا سہواً نہیں کی گئی۔ بہر حال موسیقی یا غنا کی مذمت و ممانعت کیلئے کوئی نصِ صریح موجود نہیں ہے کسی بھی آیت یا مستند حدیث سے ہر قسم کے غناء کا مطلقاً حرام ہونا ثابت نہیں ہے اور وہ جو ایک عربی مقولہ عوام میں آیت یا حدیث کے طور پر پیش کیا جاتا ہے "الغناء اشد من الزنا" تو یہ نہ تو آیت ہی ہے نہ ہی حضورؐ کی کوئی مستند و معروف حدیث! واللہ اعلم یہ مقولہ کب کیسے رواج پا گیا؟!

کیا واقعتاً ہر قسم کا غناء مطلقاً حرام ہے؟!

اس سوال کا جواب، فیصلہ اور فتویٰ نہ میرا منصب ہے نہ فریضہ۔ تاہم علومِ شرعیہ کے ایک طالبِ علم اور محقق اور منقولات و معقولات کے جویا و شیدا کے طور پر میرا معروضہ یہ ہے کہ کسی نصِ صریح سے یعنی محکم واضح اور صریح آیت و حدیث سے ہر قسم کے غنا کا مطلقاً حرام ہونا ثابت نہیں ہے اور مروجہ اقسام و اصنافِ موسیقی و گائیکی کیلئے عربی میں کوئی واضح لفظ بھی نہیں ہے حتیٰ کہ قول الزور، لھوالحدیث اور ترجیع و غنا کی بھی باقاعدہ اور جامع و مانع منضبط تعریف اور حسنِ صوت و خوش الحانی کی حدود کا تعین نہیں کیا گیا جبکہ اسلام کا کوئی واجب اور فرض اور اسی طرح گناہ کبیرہ اور حرام عمل یا حکم ایسا نہیں ہے جو واضح اور محکم نہ ہو یعنی فرض واجب اور حرام افعال و

Presented by www.ziaraat.com

اعمال اور احکامات واضح طور پر بیان کر دئے گئے ہیں اور ایسے احکامات جو واضح نہ ہوں یا متشابہہ ہوں وہی مندوب و مستحب اور مباح یا مکروہ وغیرہ قرار پاتے ہیں یہاں تک کہ سنتِ موکدہ اور مکروہِ تحریمی کی بھی وضاحت و صراحت موجود ہے۔ اس اصول کے تحت گناہِ کبیرہ کوئی ایسے اعمال وافعال نہیں جنکے لئے شرعی دلائل و شواہد یا براہین، استخراج و استنباط اور اجتہاد و استفتاء کی ضرورت پڑے مثلاً شرک و کفر، فسق و فجور، جھوٹ، جوا، سود، نفاق و منافقت، خیانت و غیبت، بدکاری اور قتل و فساد وغیرھم کہ سب واضح ہیں جبکہ غنا کیلئے نصِ صریح موجود نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہر وہ قول فعل یا شاعری جو نفسانی خواہشات کو ابھارے، فطری جذبات کو برانگیختہ اور تحریک دے خواہ نثر میں ہو یا نظم میں۔ تحریر میں ہو یا تقریر اور گفتگو میں، تحت میں ہو یا لحن و ترنم میں بجائے خود حرام و ممنوع ہے سورۃ الشعراء سمیت قرآن مجید کی متعدد آیات و احادیث میں اسکی مذمت و ممانعت بالتصریح موجود ہے ہر وہ عمل جو انسان کی قوتِ عمل کو متاثر و مجروح کرے یا واجبات و فرائض میں مخل و رخنہ انداز ہو، حقوق اللہ، حقوق العباد یا حقوق النفس سے غافل و بے پروا کر دے بجائے خود ممنوع یا حرام ہے۔ اسطرح اگر قرآن خوانی سے فرض نماز قضا ہو رہی ہو تو ایسی قرآن خوانی بھی ناپسندیدہ ہے تو محض اس

Presented by www.ziaraat.com

وجہ سے غنا کو حرامِ مطلق قرار نہیں دیا جا سکتا کہ اس سے کوئی نہ کوئی فرض یا حق ساقط وضائع ہونے کا خدشہ ہے علاوہ ازیں اسلام دین فطرت ہے اس نے انسان کے کسی بھی فطری جذبہ کو یکسر نظر انداز نہیں کیا ہے تاہم ہر انسانی و فطری جذبہ کو کچھ حدود و قیود اور مطابق و موافقِ فطرت اصول و ضوابط کا پابند و تابع ضرور کیا ہے اور مقررہ حدود و قواعد کے ماتحت کر کے اسے قانونی و شرعی تحفظ و مقام عطا کیا ہے جسکی مثال نکاح بھی ہے اور قصاص و دیت بھی۔ پھر ہر عضوِ بدن اور حس کیلئے لذت واذیت بھی موجود ہے چنانچہ حسن صوت یعنی اچھی آواز اور خوش الحانی انسان کے جذبہ و ذوق سماعت کی تسکین کرتی ہے جسے فردوسِ گوش بھی کہا جاتا ہے اور روح کی غذا بھی بشرطیکہ یہ لطیف اور پاک و پاکیزہ ہو۔ یہاں اس امر کی بھی وضاحت ضروری ہے کہ ذہین اور غبی انسان میں محض عقل و علم ہی کا فرق اور امتیاز نہیں ہوتا بلکہ جمالیاتی ذوق اور حسِ لطیف کا بھی ہوتا ہے اور عام آدمی کی بہ نسبت ذہین و حساس آدمی فنونِ لطیفہ سے زیادہ متاثر و محظوظ ہوتا ہے بہر حال خوش الحانی و حسنِ صوت عطیۂ خداوندی اور معجزۂ پیغمبری ہے البتہ اسکی حدود و قیود اور کلام (نفسِ مضمون اور مواد و متن) پر بحث کی گنجائش بہر حال موجود ہے ورنہ تو حضرت داؤدؑ کا معجزہ اور وجہ شہرت ہی انکا لحن و ترنم اور حمد و مزامیر

Presented by www.ziaraat.com

کے گیت ہیں جو آج بھی یہود و نصاریٰ میں مذہبی تقدس و تحفظ کے ساتھ کسی قدر تحریف و ترمیم کے باوجود مروج ہیں۔ البتہ جدید موسیقی اور بے دین شاعری و گائیکی کو جو دینی و معاشرتی اقدار سے متصادم ہیں قبول اور معقول نہیں قرار دیا جا سکتا۔

حرمتِ غناء کے ثبوت میں پیش کی جانے والی آیاتِ قرآنی اور دوسرے دلائل کا تجزیہ

غنا کی مذمت و ممانعت میں کچھ احادیث اور روایات پیش کی جاتی ہیں جن کے مطابق گانا بجانا لہو و لعب تضیعِ اوقات اور حقوق و فرائض سے غفلت، فسق و فجور اور گناہوں میں مبتلا ہو جانے کے خدشات مخلوط اجتماعات و محافلِ موسیقی کے مضمرات اور ممکنہ فواحش و منکرات کی وجہ سے ممنوع قرار دیا گیا ہے وجہ یہ ہے کہ جو اسمیں ملوث ہو جاتا ہے وہ از کار رفتہ واز خود رفتہ ہو جاتا ہے حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد اور حقوق النفس سب ہی متاثر ہوتے ہیں کہ یہ شوق ہر قسم کی قربانی چاہتا ہے اور آدمی ہمہ وقت و ہمہ تن مستغرق ہو سکتا ہے اس لئے بھی احتیاطاً معصومینؑ اور مجتہدین نے اسکے متعلقات و مضمرات سے دور رہنے کی تاکید فرمائی ہے بالکل اسی طرح جیسے ٹیلیویژن ڈش انٹینا یا وی سی آر بنیادی طور پر کلیتاً حرام مطلق نہیں ہیں کہ

Presented by www.ziaraat.com

انہیں مفید دینی و مذہبی تعلیمی و تادیبی اور اصلاحی مقاصد اور مثبت تعمیری تفریحی سرگرمیوں کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے لیکن مشاہدہ و تجربہ یہی ہے کہ ان لغویات کی فراہمی و دستیابی پر ان کا مثبت و تعمیری استعمال اور ممکنہ فوائد تو محدود اور جزوی اور نقصانات لامحدود ہوتے ہیں چنانچہ محتاط علماء کرام اسکی حوصلہ شکنی اور متشدد مذہبی طبقات پُر زور مخالفت و مزاحمت کرتے ہیں جبکہ یہ آلات و ایجادات بجائے خود حرامِ مطلق نہیں ہیں انکا استعمال اور حدود و دائرۂ کار محلِ بحث ہے بس یہی صورتحال میرے نزدیک موسیقی و غنا کی ہے کہ یہ آلات یا علم و فن بجائے خود کلیتاً حرامِ مطلق نہیں بلکہ اسکا استعمال و مظاہرہ مشکوک ہے جس میں خرابی کے خدشات بمطابق مشاہدات و تجربات زیادہ ہی ہیں جس قسم کی شیطانی ہیجان خیز موسیقی و گائیکی اور کلام راک فوک ڈسکو اور پاپ کے نام پر آجکل فروغ پا رہا ہے اسمیں فسق و فجور اور انتشار و افتراق زیادہ ہے انسان کی تعلیم و تادیب اور اعصاب کیلئے یا کسی مثبت انسانی فطری جذبہ، حسِ لطیف اور ذوقِ سماعت کی تسکین کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں تاہم برصغیر کی قدیم کلاسیکی موسیقی و گائیکی اور روحانی صوفیانہ و عارفانہ موسیقی و شاعری میں یقیناً روح اور اعصاب کی تسکین و طمانیت کا بہت کچھ سامان موجود ہے جسمیں سماع (بشمول چہاربیت و قوالی) بھی شامل

Presented by www.ziaraat.com

ہے جبکہ حسنِ قرأت و نعت خوانی، صلوٰۃ و سلام و منقبت خوانی، سوز خوانی و نوحہ خوانی وغیرھم تو خالصتاً دینی و مذہبی اسلامی صوتی فنونِ لطیفہ اور موجبِ اجر و ثواب گویا عین عبادت و سعادت ہیں البتہ کلام کے تقدس پیغام کے مزاج اور مقصدیت کے پیشِ نظر کلام کی شایانِ شان ادائیگی کا اہتمام والتزام اسکے تقدس و اہمیت کے برقرار رکھنے کیلئے ضروری ہے اب ہم ان آیات کو پیش کرینگے جو حرمتِ غنا کے ثبوت میں پیش کی جاتی ہیں اس ضمن میں بعض محققین اور علماء نے موسیقی کے رواجی و سماجی اور طبّی و سائنسی نقصانات و مضر اثرات کی نشاندہی کی ہے جو بعض درست بھی ہیں لیکن وہ محض طبّی نقصانات ہیں نہ کہ شرعی علاوہ ازیں ہر قسم کی موسیقی ہر آدمی کو ہمیشہ نقصان نہیں پہنچاتی بعض افراد کو بعض حالات میں مخصوص قسم کی موسیقی فائدہ بھی پہنچاتی رہی ہے چنانچہ یاسیت و قنوطیت (افسردگی و مایوسی) اور بلند و پست (سست و تیز دوران و) فشارِ خون اور دل و دماغ کے علاوہ بعض ذہنی و اعصابی امراض و عوارض میں موسیقی مفید و مجرب اور موثر بھی ثابت ہوئی ہے۔ لیکن یہ ایک علیحدہ بحث ہے۔

بعض علماء و مجتہدین اور مفسرین خصوصاً مولانا سیّد فرمان علی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے اپنے ترجمہ و تفسیرِ قرآن کے سلسلہ میں علیحدہ

Presented by www.ziaraat.com

علیحدہ موضوعات و عنوانات کے تحت مضامینِ قرآن مجید کی تقسیم و تفہیم اور نشاندہی کی ہے چنانچہ "ناچ گانا باجا" کا عنوان قائم کر کے انہوں نے سورۃ حج کی تیسویں آیت اور سورۃ لقمان کی چھٹی آیت کو ممانعت و مذمت کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ آیئے ہم ان آیاتِ اور انکے ترجمہ و تفسیر کا جائزہ لیتے ہیں سورۃ حج کی تیسویں آیت میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ واجتنبوا قول الزور۔ "اور لغو باتوں گانوں وغیرہ سے بچے رہو"۔ اس آیت اور ترجمہ کی تشریح و تفسیر کرتے ہوئے حاشیہ میں رقمطراز ہیں کہ "اگرچہ اردو محاورات میں زور کے معنی مکاری کے ہیں مگر عربی یعنی جس زبان کا یہ لفظ ہے اسمیں اسکے چند معانی ہیں جھوٹ، شرک، گانا وغیرہ اور اس مقام پر ہر ایک معنی مراد لے سکتے ہیں اسی بنا پر میں نے ایسا ترجمہ کیا جو سبکو شامل ہو! (گویا یہ وسعت و عمومیت مترجم کی پیدا کردہ ہے اور صریح و محکم نہیں ہے) سورۃ لقمان کی چھٹی آیت مع ترجمہ و تفسیر و تشریح ملاحظہ فرمائیں: وَمن الناسِ مَن یشتری لھوالحدیث لیضل عن سبیلِ اللہ بغیرِ علم و یتخذھا ھزوا اولئك لھم عذاب مھین○ "اور لوگوں میں بعض (نظر بن الحارث) ایسا ہے جو بیہودہ قصے (کہانیاں) خرید تا ہے تاکہ بغیر سمجھے بوجھے (لوگوں کو) خدا کی (سیدھی) راہ سے بھٹکا دے اور آیاتِ خدا سے مسخراپن کرے ایسے ہی

Presented by www.ziaraat.com

لوگوں کیلئے بڑا رسوا کرنے والا عذاب ہے۔" آنجناب حاشیہ پر اس آیت کی تشریح میں رقمطراز ہیں کہ "نضر (بن الحارث) تجارت کیلئے شام گیا اور وہاں سے رستم واسفندیار کے قصے خرید لایا اور لوگوں کو سنا کر کہا "اگر محمدؐ، عاد و ثمود وملکِ سلیمان کے حالات بیان کرتے ہیں تو میں رستم واسفندیار کے قصے سناتا ہوں" اور اسکی باتوں میں بعض لوگ آجاتے اسی کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بعض مفسرین نے لھو الحدیث سے گانا بجانا مراد لیا ہے اور اس آیت کا نزول ان لوگوں کے بارے میں بتاتے ہیں جو تازہ مسلمانوں کو دینِ اسلام سے پھیرنے کے واسطے لونڈیاں خریدتے اور انکے گانے بجانے اور بیہودہ افعال پر فریفتہ کر کے اسلام سے روکتے۔" گانے بجانے کی مذمت و ممانعت میں یہی دو آیات بڑی شد و مد سے پیش کی جاتی ہیں اصل متن اور ترجمہ و تشریح آپ نے ملاحظہ فرمائی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیقی و گائیکی بجائے خود حرام نہیں ہے بلکہ اسلام اور حضورؐ سے برگشتہ کرنے والے قصے کہانیاں اور لونڈیوں کے بیہود افعال و اعمال اور اسلامی تعلیمات اور احکامات و عبادات اور فرائض سے روکنا قابلِ مذمت ہے اور جھوٹ شرک یا بیہودہ باتوں اور فضول، خلاف اسلام باتوں سے روکا گیا ہے اسی طرح سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات میں بھی بیہودہ باتوں سے منہ موڑنے کو ایمان اور

Presented by www.ziaraat.com

فلاح کا معیار قرار دیا گیا ہے (قد افلح المومنونo الذین ھم فی صلاتھم خاشعونo والذین ھم عن اللغو معرضون) یہی بات سورۃ الفرقان کی آیت نمبر ۷۲ میں بیان کی جارہی ہے کہ (اللہ کے حقیقی فرمانبردار اور نیک بندے تو وہی ہیں کہ جو) فریب کے پاس ہی نہیں کھڑے ہوتے اور وہ لوگ جب کسی بیہودہ کام کے پاس گزرتے ہیں تو بزرگانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔ اس آیت کا اصل متن ملاحظہ فرمائیں۔ والذین لا یشھدون الزور و اذا مروا باللغو مروا کراماo اسطرح اب تک کی بحث میں آپ نے لہو و لعب، لھو الحدیث، قول الزور، لغو اور غنا وغیرہ کے معانی و مفاہیم اور متعلقہ آیات و احکامات کا مطالعہ فرمالیا اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ ان محولہ و مذکورہ بالا آیات سے ہر قسم کی موسیقی و غنا کا کلیتاً حرامِ مطلق تو کیا محض سادہ طور پر بھی حرام ہونا واضح اور ثابت ہو رہا ہے؟ ان آیات کے علاوہ کوئی آیت پیش نہیں کی جاتی اور یہ آیات غیر واضح، مبہم و متشابہ و غیر محکم یعنی حرمتِ غنا کے ثبوت کیلئے ناکافی و غیر متعلق ہیں! الغِناءُ اشدّ۔ والا مقولہ نہ آیت ہے نہ حدیثِ رسولؐ، غنا خود بھی واضح اور متعین نہیں ہے۔ بعض روایات جو بعض معصومینؑ سے منسوب ہیں تو اسمیں لہو و لعب اور فسق و فجور کی مخلوط شیطانی محفلیں اور نفسانی و شہوانی جذبات کو

Presented by www.ziaraat.com

برانگیختہ کرنے والی باتیں ناپسندیدہ قرار دی گئی ہیں جہاں تک مجتہدینِ عظام کی احتیاطی تاکید اور ممانعت کی بات ہے تو وہ ممکنہ خرابیوں سے روکنے کیلئے ہے اب آپ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ جب مجتہدین و مراجع احتیاطاً ممانعت کرتے رہے ہیں تو پھر آپ اسکے جواز پر کیوں مُصر ہیں ؟! تو اسکی وجہ یہ ہے کہ صلوٰۃ و سلام اور ذکر و ذاکر اہلبیتؑ کی حوصلہ شکنی کیلئے انتہا پسند تنگ نظر جنونی طبقات صلوٰۃ و سلام اور نعت خوانی و سماع اور سوز و سلام و نوحہ کو بھی مطعون کرتے رہتے ہیں جبکہ یہاں تو غنا کی حرمت بھی نصِ صریح سے ثابت نہیں ہو رہی! چنانچہ لحنِ داؤدی اور حمد و مزامیر کے زبوری الہامی گیتوں سے لیکر قبا کی بستی میں آنحضرتؐ کے درودِ مسعود کے موقع پر بچیوں کا دف بجا بجا کر اور گا گا کر خیر مقدمی گیتوں سے استقبال کرنا، قرآن مجید کی قرأت و تلاوت میں حسنِ ترتیل و ادائیگی کا لحاظ و اہتمام کرنا، کربلا اور شام و کوفہ کی منزلیں طے کر کے مدینہ واپسی کے موقع پر اس قافلہ کی وطن میں آمد و داخلہ کی اطلاع دسانی کیلئے خانوادۂ رسالت مآبؐ کی جانب سے بشیرؓ من جزلم کو اس خدمت پر مامور و مقرر کرنا کہ وہ لحن و ترنم اور اشعار میں انکے ورودِ مدینہ کی اطلاع اہلِ مدینہ کو کریں علاوہ ازیں عالمِ اسلام میں حسنِ قرأت و اسماء الحسنٰی کو مخصوص طریقوں پر ادا کرنے اور آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے سیّد

Presented by www.ziaraat.com

روح اللہ الموسوی الخمینی اعلی اللہ مقامہ کے جمہوری اور اسلامی ایران میں ان کی نگرانی و سرپرستی اور دورِ حکومت کے علاوہ انکی رحلت کے بعد بھی ولایتِ فقیہ کے عہدِ حکومت میں بھی حسبِ ضرورت سازو آلات موسیقی کا استعمال دوسری طرف اہلِ شریعت و صاحبانِ طریقت بزرگانِ دینؒ و اولیاء کرامؒ میں سماع و قوالی کا رواج اور اسکے جواز کے دلائل بھی بجائے خود اس امر کی دلیل ہیں کہ ایسا گانا اور سازینہ جو کسی واضح حکمِ الٰہی سے متصادم نہ ہو اور حقوق اللہ، حقوق العباد یا حقوق النفس کو متاثر و مجروح نہ کرے جائز و مباح اور بعض اوقات عبادت و سعادت بھی ہے۔ اس سلسلہ میں محتاط علماء کی سخت گیری وہی معاملہ لگتا ہے کہ "مگس کو باغ میں نہ جانے دینا!" بہر حال جن مجتہدین و علماء کرام نے ازراہِ احتیاط اس ضمن میں محتاط اور سخت رویہ اختیار کیا انکی نیک نیتی اور مقاصد شک و شبہ سے بالاتر ہیں کہ انکا مطمحِ نظر، یہ رہا ہو گا کہ موسیقی میں چونکہ فوائد کی بہ نسبت عوام الناس اور ناپختہ اذہان نوجوانوں کے لئے نقصانات کے خطرات و خدشات زیادہ ہیں کہ اسمیں ملوث ہو کر ہر شخص کیلئے توازن و اعتدال میں رہنا اور دوسرے فرائض سے انصاف کرنا ذرا مشکل ہی ہے اس لئے زیادہ نقصانات کے اندیشوں کے پیشِ نظر محدود فوائد کی قربانی اور حوصلہ شکنی کو بہتر سمجھتے ہوئے اسکی ممانعت و مذمت کی گئی بالکل

Presented by www.ziaraat.com

اسی طرح جیسے کہ ریڈیو ٹی وی ٹیپ ریکارڈ وی سی آر اور ڈش انٹینا وغیرہ کلیتاً اور اصالتاً اور مطلقاً حرام نہیں مگر انکا استعمال اور ان سے نشر ہونے والے پروگرام چونکہ اخلاق و کردار اور اعصاب و اطوار پر برے اثرات مرتب کرتے ہیں اسلئے ان سے دوری و بیزاری ہی بہتر ہے۔ تاہم مناسب و مضبوط اور معتبر ہاتھوں میں انکا استعمال یقیناً سود مند اور کارِ ثواب بھی ہو سکتا ہے۔

اسی طرح اسلحہ اگر حفاظتِ خود اختیاری اور تخریب کاری سے نمٹنے کیلئے ہو اور قانون کے محافظ مہذب و متمدن باکردار و ذمہ دار ہاتھوں میں ہو تو نعمت و غنیمت ورنہ سَر اسر مصیبت و زحمت لہٰذا سرکار کی طرف سے لائسنس کی پابندی یا اسکی کثرت و بہتات کی حوصلہ شکنی در حقیقت عوام کو نہتا کرنے یا انہیں مجرموں، تخریب کاروں اور دہشت گردوں کے رحم و کرم پر چھوڑنے کے مترادف نہیں ہے بلکہ سرکار تو نیک نیتی سے یہ چاہتی ہے کہ کوئی قانون کو ہاتھ میں نہ لے اور غیر ذمہ دار ہاتھوں میں یہ خطرناک اسلحہ نہ پہنچ سکے ورنہ اسلحہ کا وجود اور قبضہ یا استعمال بجائے خود غلط نہیں محلِ استعمال قابل لحاظ ہے بس۔ یہی معاملہ موسیقی غنا اور گائیکی کا ہے کہ کون کہاں کس لئے کیوں کب کتنا اسکا استعمال کر رہا ہے۔ یوں بھی وقارِ آدمیت و شرفِ انسانیت کے بھی خلاف ہے کہ وہ بازاروں اور محفلوں میں "بے حیا" گاتا پھرے۔

Presented by www.ziaraat.com

پروفیسر سیّد سبطِ جعفر زیدی



(ایڈووکیٹ، مصنف وشاعر اور سوز خوان و
قومی سماجی کارکن ۱۹۵۷ء تا ۲۰۰۰ء)

والدِ گرامی

مولانا سیّد احمد میاں زیدی راہی جہانگیر آبادی مرحوم
ابنِ مولانا سیّد انوار الحسن زیدی المعروف بہ مولوی محمد عبداللہ
ہیڈ مولوی گورنمنٹ ہائی اسکول امروہہ واعزازی مجسٹریٹ
وطن مالوف: ملک جہانگیر آباد سادات ضلع بجنور (یوپی)

تعلیم

نمایاں امتیازی حیثیت سے متعدد مضامین میں ایم اے، بی ایڈ، ایل ایل بی اور جامعۂ کراچی سے پوسٹ گریجویٹ سرٹیفکیٹ بزبانِ عربی بدرجۂ امتیاز۔ (عنقریب ایم فل / پی ایچ ڈی کا بھی ارادہ ہے) ادیبِ اعظم مفسرِ قرآن مولانا ظفر حسن امروہوی کی سرپرستی میں مدرسۃ الواعظین جامعۂ امامیہ کراچی سے گریجویٹ مبلغ کورس۔

روزگار

عملی وکالت اور سول سروس سے دستبرداری کے بعد پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر گورنمنٹ کالج (محکمۂ تعلیم / حکومت سندھ) میں

Presented by www.ziaraat.com

اسسٹنٹ پروفیسر، مشیرِ قانون و نگراں امورِ طلبہ اور ناظمِ تقریبات۔

تصانیف

انٹر میڈیٹ اور ڈگری کلاسز کیلئے نصابی، امدادی نصابی کتب جو ۱۹۸۳ء سے ۱۹۸۸ء کے دوران متعدد بار شائع ہوئیں مطالعۂ پاکستان، عمرانیات اور اطلاقی عمرانیات وغیرہ..... علاوہ ازیں..... منتخباتِ نظم و نثر، "زادِ راہ"، "نشانِ راہ" اور "صوتی علوم و فنونِ اسلامی" وغیرھم۔ علاوہ ازیں علمی دینی ادبی سماجی اور فن و ثقافت کے حوالہ سے مختلف مقامی و قومی اور بین الاقوامی اخبارات و جرائد میں مضامین و مقالات شائع ہوئے۔ بالخصوص روزنامہ جنگ، اخبارِ جہاں، عوام، نوائے وقت، قومی اخبار، پبلک، امن حریت، جہانِ چشت، تنظیم، ندائے اسلام، رہنما، نوائے اسلام، توحید، سنگم ٹائمز، عوامی مسائل، اصلاح، سفینہ (ناروے) اور دیگر جبکہ مختلف مجلوں، رسالوں اور خصوصی شماروں کی ادارت اور ترتیب و تدوین و اشاعت کی سعادت بھی حاصل کی۔

الیکٹرونک میڈیا

۱۹۶۷ء سے مختلف حیثیتوں میں ریڈیو اور ٹیلی وژن سے وابستگی رہی۔ خصوصاً کمپیئر، سوز خواں و مقرر اور مہمان و صدر کی حیثیت سے بھی شرکت کی جبکہ بطور شاعر و ناظم، نعت خواں ریڈیو ٹی وی سے طویل اور

Presented by www.ziaraat.com

مستقل وابستگی رہی ہے۔ ناروے جن ریڈیو / ٹی وی پر بھی غیر ملکی دورہ ۱۹۹۰ء میں بطور ادیب و شاعر و سوز خواں پروگرام کئے۔

بطور محقق و مصنف ۱۹۹۶ء میں پاکستان ٹیلی وژن نے صوتی علوم و فنونِ اسلامی پر "لحنِ عقیدت" کے نام سے دس خصوصی تحقیقی و معلوماتی پروگرامز نشر کئے۔

۱۹۸۸ء سے ۲۰۰۰ء کے دوران بطور شاعر و سوز خواں تقریباً پچیس آڈیو، ویڈیو کیسٹس EMI، شالیمار SRC، رضوی کیسٹس، زیدی پروڈکشن، یاسین اسٹوڈیوز AVT، جعفری کیسٹس، پنجتنؑ کیسٹس، AB میوزک سینٹر اور باب العلم کیسٹ لائبریری نے جاری کئے۔

ان میں سے خاصا مواد مختلف اداروں نے سی ڈی اور ویب سائیٹ / انٹرنیٹ پر بھی جاری کر رکھا ہے اور مزید کام جاری ہے۔

پیشہ ورانہ اور شعبہ جاتی وابستگی

مختلف دینی ادبی علمی و سماجی و ثقافتی اداروں سے مختلف حیثیتوں میں وابستگی کے علاوہ دورانِ طالب علمی اسکول کالج اور یونیورسٹی میں مختلف عہدوں پر منتخب ہوا۔ (کراچی یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین کا کونسلر، FR چیئرمین پریس اینڈ پبلیکیشنز اور چیئرمین اسپورٹس بورڈ۔ اس دوران اعلیٰ سطح پر کرکٹ اور ٹیبل ٹینس بھی کھیلی)۔ انجمن محمدیؐ قدیم (رجسٹرڈ) کا

Presented by www.ziaraat.com

صدر اور انجمن سوز خوانان کراچی کا بھی عہدے دار رہا۔ بالخصوص کراچی بار ایسوسی ایشن اور سندھ پروفیسرز لیکچررز ایسوسی ایشن کی رکنیت کے علاوہ آرٹس کونسل آف پاکستان (کراچی) کی تاحیات رکنیت حاصل ہے۔

غیر ملکی دورے

بطور شاعر و سوز خواں ۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۶ء کے دوران بھارت، ایران، عراق، اردن، شام، برطانیہ، ناروے، سوئیڈن، جرمنی کا دورہ کیا (جبکہ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، برطانیہ، امریکہ، کینیڈا اور افریقی ممالک کے دعوت نامے بھی زیرِ غور ہیں۔ چونکہ بائی مجلس سے کرایہ نہیں لیناخود کی استطاعت نہیں اس لئے ان ممالک کیلئے کسی تھرڈ پارٹی کی پیشکش یا فری ٹکٹ / اسپانسر کی شرط لگا رکھی ہے۔ انشاء اللہ عنقریب اس خدمت کا دائرہ وسیع کرنے کیلئے غیر ملکی دورے متوقع ہیں۔ اہلیہ کے ہمراہ حج کی بھی تمنا ہے)۔

خصوصی شعبۂ خدمت

بطور ناظم و مقرر و شاعر و سوز خواں کراچی و بیرون کراچی ۱۹۹۹ء میں سات سو سے زائد محافل و مجالس میں خدمات انجام دیں جس کا مکمل ریکارڈ محفوظ ہے اور کسی قسم کا نذرانہ یا کرایۂ آمد و رفت نہیں لیا۔ بطور کمپوزر متعدد معروف نعتوں، قوالیوں، نوحوں، مناقب اور سوز خوانی کی بندشیں

Presented by www.ziaraat.com

مرتب و موزوں کی ہیں۔

شعر و سخن میں تلمّذ

والدِ گرامی راہی صاحب قبلہ کے علاوہ ان کے استاد حضرت مولانا محمد مصطفیٰ جوہر صاحب قبلہ اور ڈاکٹر پروفیسر نعیم تقوی صاحب سے عربی و اردو ادب اور شعر و سخن میں استفادہ کیا۔

سوز خوانی میں تلمّذ

استاد معشوق علی خان حیدری و استاد اشتیاق علی خان حیدری، استاد واحد حسین خاں (جبکہ اختر وصی علی و محترمہ کجن بیگم کے علاوہ استاد چھوٹے غلام علی خاں، عظیم المحسن صاحب اور زوار حسین صاحب سے بھی متاثر) رسمی مکتبی تعلیم اور روحانیات میں اساتذہ کی فہرست اس کے علاوہ ہے۔

تلامذہ و رفقأ

تعلیم و تدریس کے حوالہ سے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہے تصنیف و تالیف اور شعر و سخن میں بھی بہت سے شاگرد ہیں تاہم سوز خوانی کے حوالہ سے براہِ راست استفادہ کرنے والے خواتین و حضرات کی تعداد تقریباً سو ہے جو کراچی و بیرونِ کراچی اور ملک سے باہر بھی کسی نذرانہ یا کرایۂ آمد و رفت کے بغیر یہ خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ (ان افراد کے متعلقین اور بالواسطہ استفادہ کرنے والے بے شمار ہیں)۔

Presented by www.ziaraat.com

ادارۂ ترویجِ سوز خوانی

اس ادارے کو قائم کر کے اساتذۂ فن کے تبرکات کو محفوظ اور منتقل کرنے کیلئے تربیتی خصوصی نشستوں کے علاوہ آڈیو وڈیو کیسٹس جاری کئے گئے اور یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ علاوہ ازیں منتخب و معیاری کلام و کلیدِ سوز خوانی یعنی "بستہ" کی اشاعت کے بعد اس سرمایہ کو سی ڈی / ویب سائیٹ پر محفوظ و منتقل کیا جارہا ہے۔

ایوارڈز

مختلف قومی ادبی دینی مذہبی سماجی اور ثقافتی اداروں کی جانب سے بشمول بدست گورنر سندھ و وزیرِ تعلیم متعدد اعزازات و انعامات و اسناد سے نوازا جاتا رہا ہے۔ جن کی فہرست طویل ہے۔ تاہم فانوس ایجوکیشن ایوارڈ، فانوس گولڈ میڈل، ایکسی لینس ایوارڈ، حبیبؑ ابن مظاہرؑ ایوارڈ، کربلا ایوارڈ، غلام فرید صابری ایوارڈ، نصرت فتح علی خان ایوارڈ، سنگم ایوارڈ وغیرھم زیادہ اہم ہیں۔ لیکن ان تمام توفیقات و خدمات کا اصل ایوارڈ عند اللہ و عند المعصومینؑ گویا فلاحِ دارین ہی ہے جبکہ خلقِ خدا بالخصوص مومنین کی دعائیں اور نیک تمنائیں بھی بہت بڑا فوری دنیاوی و ظاہری ایوارڈ ہیں۔

برائے رابطہ :- 2J-11/3 ناظم آباد نمبر 2 کراچی 74600

(یا) پوسٹ بکس 10979 کراچی 74700

Presented by www.ziaraat.com

حجۃ الاسلام والمسلمین

مولانا رضی جعفر نقوی مجتہد

برادرم مکرم و محترم جناب سید سبط جعفر صاحب دام مجدہ جو مشہور و معروف شاعر، منقبت خواں، سوز خواں، نوحہ خواں، ادیب اور نبض شناسِ قومیات ہونے کے ساتھ ساتھ ایڈووکیٹ اور پروفیسر بھی ہیں۔ ہماری ملت کے ان انتہائی بے لوث اور مخلص درد مند جوانوں میں سے ہیں جو کسی نذرانہ و معاوضہ کے بغیر ملک اور بیرون ملک اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھاتے رہتے ہیں اور جو اپنے مضامین کے ذریعے برصغیر میں پروان چڑھنے والی تمام اصناف سخن کی گہرائیوں اور گیرائیوں سے لوگوں کو متعارف کرانے کی سعیٔ پیہم کر رہے ہیں، یہ بات ہر قسم کے مبالغہ سے خالی ہے کہ موصوف کا انداز تحریر انتہائی اچھوتا اور ان کے متجسس طبیعت کا جیتا جاگتا نمونہ ہے خواہ وہ انکی کتاب ہو یا مضامین نثر ہو یا نظم۔

یہ حقیقت ہے کہ سوز خوانی و مرثیہ جیسی مقدس مذہبی خدمت میں جو نام آور دبستان تھے وہ رفتہ رفتہ تاریخ کا حصہ بنتے جا رہے ہیں۔ اور زمانہ کی چیرہ دستی کہی جائے یا سماج و معاشرہ کی خرابی کہ پوری زندگی جس انحطاط کا شکار ہے اس نے تمام اصناف سخن پر بھی گہرا اثر ڈالا ہے اور ہماری بیشتر

Presented by www.ziaraat.com

قدریں اب تاریخ کا حصہ بنتی جا رہی ہیں۔

برادر عزیز نے برصغیر کے تمام دبستانوں اور سوز خوانوں و مرثیہ خوانی میں حصہ لینے والی عالی وقار شخصیتوں کا تذکرہ اپنی کتاب "صوتی علوم و فنونِ اسلامی" اور پھر منتخب و معیاری عزائیہ کلام اس بستہ کے اندر سمو کر ایک گرانقدر خدمت انجام دی ہے جس کے لئے وہ ملک و ملت کی طرف سے تحسین و آفرین کے مستحق ہیں۔ اور میری دعا ہے کہ جس طرح ماضی میں ان اصناف سخن میں حصہ لینے والے حضرات نے احتیاط کے دامن کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ آنے والی نسلیں بھی اسی رَوِش کو اپنائے رہیں جو حضراتِ محمدؐ و آل محمدؐ علیہم السلام کی نگاہوں میں پسندیدہ اور موجبِ اجر و ثواب ہو۔

"ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد"

پروفیسر سید اظہار حیدر رضوی

ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان

صدرِ شعبۂ قانون۔ وفاقی گورنمنٹ اردو لاء کالج

دس شہروں کا بلکہ دریافت کرنا آسان ہے لیکن صحیح معنوں میں صاحبِ کمال، اہلِ نظر اور عہد ساز فنکاروں کو صحیح طریقے سے شناخت کرنا بہت دشوار کام ہے۔ سبطِ جعفر کی کتاب صوتی علوم و فنونِ اسلامی کے

Presented by www.ziaraat.com

مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ سبط جعفر نے اگر ایک طرف قاری عبدالباسط اور قاری راغب غنوش کو اردو دان طبقے میں متعارف کروایا ہے تو دوسری طرف صاحبِ طرز قوالوں، سوز خوانوں وغیرہ بالخوص استاد معشوق علی خاں، استاد واحد حسین خاں، استاد اشتیاق علی، محترمہ کجن بیگم صاحبہ اور اختر وصی علی کا ذکر کر کے ایک ثقافتی فریضہ ادا کیا ہے۔ عرصہ دراز سے یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ سوز خوانی کی جانب اتنی توجہ نہیں دی گئی جتنا کہ یہ فن مستحق ہے۔ لوگ ذاکروں، مرثیہ نگاروں اور قصیدہ خوانوں سے بخوبی واقف ہوتے تھے ان کے فن و شخصیت پر کتابیں لکھی جاتی ہیں لیکن سوز خوانی کے فن کو بڑی حد تک نظر انداز کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان بننے کے بعد اور ہُوا ہو یا نہ ہُوا ہو، اتنا ضرور ہوا کہ بر صغیر کے باکمال افراد نے بیک وقت ایک ہی شہر کراچی کو رونق بخشی اس ذیل میں دوسرے صاحبانِ کمال کے علاوہ محترمہ کجن بیگم صاحبہ ایک منفرد مقام پر فائز ہیں۔ سوز خوانی کا ان کا اپنا ایک اسلوب بلکہ ایک اسکول یا ادارہ ہے جو کم توجہی کی وجہ سے ان کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا۔ ان کے اس فن کی جانب توجہ دیں اور ان کو محفوظ کریں۔ مجھے یقین ہے کہ سبط جعفر یا کوئی دوسرا سبط جعفر کجن بیگم صاحبہ کی سوز خوانی، ان کے فن اور شخصیت پر ایک مکمل کتاب لکھ کر ایک بہت بڑے فرض سے سبکدوش ہو گا۔

Presented by www.ziaraat.com

سبط جعفر نے انفرادی طور پر مشہور و معروف سوز خواں حضرات کا ذکر کیا ہے ان کے فن کی باریکیوں پر روشنی ڈالی ہے اس کے علاوہ انہوں نے سوز خوانی کے مروجہ دبستانوں کا بھی تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ سبطِ جعفر نے سوز خواں حضرات کا ذکر کرتے ہوئے ذاتی مراسم کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہر سوز خواں کی اس کے صحیح مقام پر شناخت کرنے کی کوشش کی ہے اگر عظیم المحسن مرحوم، آفتاب علی کاظمی مرحوم آغا مقصود مرزا کا ذکر ہے تو دوسری طرف امیر حسن معروف بہ دیوان جی کا ذکر بھی اسی لب و لہجے میں کیا گیا ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ ہم ان فنکاروں کو جو ہم سے بچھڑ گئے ہیں ان کی تو ہم تعریف و توصیف میں مثل سے کام اس لئے نہیں لیتے ہیں کہ ان سے حسد یا رقابت نہیں کرتے لیکن جو زندہ ہیں ان کی تعریف و توصیف میں بڑے سے بڑا کشادہ ذہن احتیاط سے کام لیتا ہے لیکن سبط جعفر نے اپنے ہم عصر سوز خوانوں کا جس بلند حوصلگی اور عالی ظرفی سے ذکر کیا ہے اس کو جتنا بھی سراہا جائے کم ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ اکھاڑے میں کشتی لڑنے والے پہلوان، پہلوانوں کے مقابلے میں کشتی کے ناظرین جو کشتی لڑنے والے پہلوانوں سے کمزور اور

Presented by www.ziaraat.com

اناڑی بھی ہوتے ہیں اکھاڑے کے پہلوانوں کی ہمت افزائی کرتے ہیں ان کو دَم دلاسہ دیتے ہیں حوصلہ بڑھاتے ہیں بیچ میں یہ بتاتے جاتے ہیں کہ یوں داؤ لگاؤ ایسے لگاؤ، لڑنے والے پہلوان سنتے ہیں اور خاموش رہتے ہیں کشتی دیکھنے والوں میں کوئی نامی گرامی پہلوان شاذ و نادر ہی دیکھا جاتا ہے، اوّل تو موجود ہی نہیں ہوتا اگر کوئی پایا بھی جائے تو ایسا پہلوان لڑنے والے پہلوانوں میں کسی کی نہ حوصلہ افزائی کرتا ہے اور نہ ہی تعریف و توصیف بلکہ تیکھی نظروں سے گھورتا رہتا ہے لیکن ان کی کتاب میں آپ بھی غور کریں گے کہ سبط جعفر جو سوز خوانی میں استاد کا درجہ رکھتے ہیں، استاد اشتاق علی کے خلیفہ یا جانشین بھی ہیں لیکن ان سب باتوں کے باوجود دوسرے سوز خوانوں کی حوصلہ افزائی اور ان کے فن کی صحیح تعریف کرنے میں کسی قسم کے بخل سے کام نہیں لیتے۔

ہر مہذب پیشے / شعبہ میں غیر تحریری اصول و ضوابط پائے جاتے ہیں ان اصولوں پر ہر سمجھدار فنکارانہ طور پر کاربند ہوتا ہے سبط جعفر نے اس کتاب میں نعت خوانی، سوز خوانی کے فنی اسرار و رموز کے ساتھ آداب مجلس کے طور طریقے، دوران ادائیگی پیش آنیوالے نازک مقامات اور نئے نعت خوانوں اور سوز خوانوں کی رہنمائی کیلئے کچھ رہنما اصول بھی بتائے ہیں جو ہماری تہذیبی سرگرمیوں کا ایک حصہ ہیں نئی نسل کی رہنمائی کیلئے ان

Presented by www.ziaraat.com

اصولوں کی ترویج واشاعت ہی نہیں بلکہ ان کا برتنا بھی بہت ضروری ہے۔

سوز خوانوں کیلئے سُروں کو سوز کے دریا میں پاک کرنے کی اہمیت تو اپنی جگہ لیکن سوز خوانوں کا رکھ رکھاؤ، لباس، وضع قطع، اندازِ نشست و برخاست، آدابِ محفل اور دوسری متعلقہ باتوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے نعت خوانی کے سلسلے میں انہوں نے بتایا کہ اچھے نعت خواں کیلئے ضروری ہے کہ وہ مہذب، متمدن، تعلیم یافتہ، باکردار یعنی باعمل سچا مسلمان اور اچھا انسان ہو، خوش گلو ہو، آواز جاندار اور پُر سوز ہو، فطری صلاحیت کے ساتھ ساتھ مشق اور ریاض بھی ضرور کرے۔

اسی طرح سوز خوانوں کے متعلق سبط جعفر کی رائے یہ ہے کہ وہ مناسب لباس، وضع قطع اور اچھے اطوار کو اختیار کرے، سوز خواں کو آدابِ نشست وبرخاست کا بھی خیال رکھنا چاہئے، تخت، تکیہ یا نشست اور حاضرین مجلس کے سامنے گنگنانا، ہاتھ چلانا، دائیں بائیں دیکھنا، سوز خوانی کے درمیان غیر ضروری بات یا تقریر کرنا، باربار نعرۂ صلوات لگوانا، لوگوں کو زبردستی داد و تحسین یا گریہ وبکا کی دعوت دینا، زانو، سینہ یا ہاتھ کو ڈرامائی طور پیٹنا یہ سب آدابِ مجلس، شرافتِ نفس اور سوز خواں و سوز خوانی کی شان اور وقار کے منافی ہے دوران مجلس بازوؤں کو تادیب یا تنبیہ کرنا بھی نامناسب طرزِ عمل ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

یہ ساری باتیں بظاہر پیش پا افتادہ اور غیر اہم معلوم ہوتی ہیں لیکن چھوٹی چھوٹی معمولی باتیں جمع ہو جاتی ہیں تو ایک مسئلہ بن جاتی ہیں لہٰذا ان باتوں کو بھی آج کے ٹیڈی دور میں بتانا وقت کا اہم فریضہ ہے۔

بلند آہنگ موضوعات پر کتاب لکھنا جتنا آسان ہے اتنا ہی پیش پا افتادہ اور سامنے کے موضوعات پر قلم اٹھانا دشوار ہے سبط جعفر نے حسنِ قرأت، نعت خوانی، سوز خوانی، نوحہ خوانی، سماع و قوالی کے موضوعات (جن کا شمار کسی بھی زاویہ سے بلند آہنگ موضوعات میں نہیں کیا جاسکتا) پر جس خوش اسلوبی سے کتاب تحریر کی ہے اسے جتنا بھی سراہا جائے کم ہے یہ موضوعات بلند آہنگ نہ ہوتے ہوئے بھی ہماری سماجی زندگی میں رچ بس گئے ہیں اور ان کو آج نہیں تو آئندہ برسوں میں جائز مقام حاصل ہو جائے گا غالباً زندگی میں غور و فکر کرنا ہی سب سے بڑا مشقت کا کام ہوتا ہے غور و فکر کرنے کی زحمت سے بچنے کے لئے ہر انسان کوئی امکانی حیلہ اٹھا نہیں رکھتا اسی لئے اس موضوع پر کسی بھی سکہ بند اہلِ قلم نے توجہ نہ دی بہر حال سبط جعفر نے اس موضوع پر لکھ کر دروازے پر دستک تو دے دی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ دروازہ ضرور کھلے گا۔ انشاءاللہ۔ موصوف کا زیرِ نظر مجموعہ (بستہ) بلاشبہ عزاداری و سوز خوانی کا تحفۃ العوام ہے۔ والسلام

Presented by www.ziaraat.com

پروفیسر کرار حسین مرحوم

بلاشبہ عزیزم سبط جعفر نے اپنے تہذیبی و ثقافتی ورثہ کی بہت بڑی اور قابلِ قدر خدمت انجام دی ہے اور امید ہو چلی ہے کہ خصوصاً فنِ سوز خوانی تاریخ ادب و مذہب میں ہمیشہ کیلئے محفوظ ہو جائے گا۔

پروفیسر حافظ مولانا محمود حسین صدیقی مدظلہٗ

سیّد سبطِ جعفر نے حسنِ قرأت سے سوز خوانی تک مختلف اصناف پر سیر حاصل و پُر مغز تحقیقی و تکنیکی بحث سے اس دقیق نکتہ کو واضح کیا کہ خوش نغمگی منشاءِ خداوندی، تعلیمِ الٰہی اور موہبِ ربانی ہے۔

استاد اسد علی خان (دہلی یونیورسٹی)

سوز خوانی کے حوالہ سے سبط جعفر صاحب کو جو امتیاز حاصل ہے وہ کسی تعارف یا تعریف کا محتاج نہیں اس مقدس عزائی صوتی اسلامی علم و فن کی علمی اور فنی بنیادوں پر ترتیب و تنظیم ڈاکٹریٹ کی مستحق ہے۔

محترمہ کجن بیگم

پروفیسر سبط جعفر صاحب نے اپنے عہد کے تمام قابلِ ذکر اور نمائندہ ماہرِ فن اساتذہ اور سوز خوانوں سے استفادہ کر کے ان سبکا جوہر نکال کر اپنے لئے الگ راستہ بنایا ہے۔ ہمارا سارا گھرانہ انکا مداح اور خیر خواہ ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

پروفیسر کنہیا لال ناگپال

سید سبط جعفر سوز و سلام پڑھنے میں لاثانی رفقاء اور طلبہ میں یکساں مقبول اور ایک اعلیٰ انسان ہیں۔ اسلام میں موسیقی و غنا کے متنازعہ مسئلہ کو آپ نے پہلی مرتبہ جرأتمندانہ طور پر علمی و عقلی بنیادوں پر حل کرنے کی پیش بہا کاوش کی ہے۔

ڈاکٹر پروفیسر علامہ محمد سعید (ریسرچ ڈائریکٹر)

برادرِ مکرم و محترم پروفیسر سیّد سبط جعفر زیدی کی زیرِ تبصرہ کاوش کو بہ نظر غائر دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپکی یہ تحقیق و تصنیف دین و مذہب، علم و ادب اور فن و ثقافت میں گراں قدر تحقیقی و تکنیکی اضافہ ہے اور مصنف و محقق نے جس طرح نعت گوئی و نعت خوانی میں، لحنِ داؤدی میں حمد و نعت و مناقب اہلبیتؑ کی ادائیگی میں اور سوز خوانی میں تحریر اور تقریر کی طرح کمال حاصل کیا ہے اسی طرح علمی ادبی مذہبی، تکنیکی تحقیق و تخلیق میں بھی اپنی مہارت کا لوہا منوایا ہے اس عظیم کارنامہ پر ہدیۂ تبریک و تہنیت اور خراجِ عقیدت پیش کرتا ہوں۔ ان کا اصل میدان اور کام یہی ہے جو انہوں نی اب شروع کیا ہے۔ والسلام محمد سعید (فاضلِ عربی و فارسی، فاضلِ درسِ نظامی، PHD، بانی و صدر طارق بن زیاد ایجوکیشن سوسائٹی / کالج، کراچی)

Presented by www.ziaraat.com

محترم جمیل الدین عالی (انجمنِ ترقی اردو / رکن سینیٹ آف پاکستان)

پروفیسر سبطِ جعفر کی یہ کتاب ایک تقدس کے ساتھ تکنیکی پہلو رکھتی ہے جبکہ غناء اور اسکی حرمت و اصناف بھی بڑے مضامین ہیں اللہ تعالیٰ اِنکو خدمتِ دین اور تحقیق و تالیف میں صحت و کامیابی کیساتھ مصروف رکھے۔

حکیم محمد سعید شہید

سچ بات یہ ہے کہ مجھے پہلی بار صوتی علوم و فنونِ اسلامی پر نئے انداز سے غور و فکر کا موقع ملا آپ نے یقیناً ایک نئے انداز اور بلاشبہ نئے اسلوب سے اس موضوع پر کام و کلام کیا ہے اب آپ سرفراز لبد صاحب کے مشورے پر عمل کر لیجئے اور ڈاکٹریٹ کی تیاری کیجئے۔ بہ احترامات فراواں

امداد نظامی (ریڈیو پاکستان کوئٹہ و مطبوعہ بلوچستان ٹائمز / زمانہ کوئٹہ)

فنِ سوز خوانی بلاشبہ ایک بلند آہنگ مستقل فن عظیم دینی فنی ورثہ اور مقدس مذہبی روایات کا مظہر و مظاہرہ ہے۔ فنِ سوز خوانی کی اس دوگونہ اہمیت کے باوجود نہ تو اسکی مستند تاریخ مرتب کی گئی نہ ہی اسے علمی سطح پر تحقیق کا موضوع بنایا گیا نہ ہی اس کے بنیادی آداب، اسالیب اور روایات کے بارے میں رہنمائی فراہم کرنے کیلئے کوئی دستاویز ترتیب دی گئی اس خلا کی بنا پر سوز خوانی کا فن اپنی داخلی توانائی اور اثر آفرینی کے باوجود بڑے غیر محسوس

Presented by www.ziaraat.com

لیکن تشویشناک انداز میں ایک تقلیدی روش میں ڈھلتا جارہا تھا اس سے اندیشہ پیدا ہو چلا تھا کہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ منفرد فن اپنی اعلیٰ اقدار سے محروم ہو کر محض ایک رسمی فریضہ بن کر رہ جائے گا۔ صوتی علوم و فنونِ اسلامی دیکھ کر اور مصنف کی سوز خوانی سن کر مجھے بڑی طمانیت ہوئی ہے کہ نوجوان اسکالر جواں فکر محقق اور کئی نامور اساتذہ کے تلمذ و جانشینی سے مشرف اور خود بھی صاحبِ طرز اور باکمال سوز خواں پروفیسر سیّد سبطِ جعفر نے اس طرف توجہ دی اور سوز خوانی کو بنیاد بنا کر ایک ایسا علمی تحقیقی کارنامہ انجام دیا ہے جس کے ذریعے حسنِ قرأت سے سوز خوانی تک تمام صوتی علوم و فنونِ اسلامی پر سیر حاصل بحث بھی کی گئی ہے۔ سوز خوانی کے فن کے تاریخی پس منظر کے ساتھ اسکے نامور اساتذہ کا بھی مؤثر انداز میں تذکرہ کیا ہے اور اس فن کے آداب، روایات، اسالیب اور تقاضوں کے سلسلہ میں بنیادی اصولوں کی بے حد معلومات افزا انداز میں صراحت کر دی ہے اور یہ کاوش علمی تحقیق کے تمام تسلیم شدہ علمی و تکنیکی معیارات پر پوری اترنے والی ایک مکمل تحقیقی کاوش ہے اس سے نہ صرف تمام اسلامی صوتی علوم و فنون کے بارے میں جامع معلومات کا ایک سرچشمہ فراہم ہو گیا ہے بلکہ اس کی بدولت وہ بنیادیں بھی فراہم ہو گئی ہیں جو بالخصوص سوز خوانی کے فن کو زندہ رکھنے اور نئی تابناکیاں عطا کرنے کا ذریعہ ثابت ہوں گی۔ (نشریہ ریڈیو پاکستان، کوئٹہ)

Presented by www.ziaraat.com

جمال نقوی (علیگ)

پروفیسر سبطِ جعفر ایک ہشت پہلو شخصیت کے حامل ہیں صحافت، خطابت، وکالت، شاعری، نثر نگاری، نعت خوانی اور سوز خوانی ان کے محبوب مشاغل ہیں۔ ان کی سوز خوانی کا معیار منفرد ہے۔ اس معیار کو انہوں نے روایت تک محدود نہیں رکھا بلکہ نت نئے تجربے کیئے اور کر رہے ہیں بلاشبہ وہ عہدِ حاضر کے نمائندہ سوز خواں ہیں اور اپنی ذات میں خود ایک مکمل انجمن، تحریک و ادارہ ہیں۔ (نشریہ ریڈیو پاکستان / مطبوعہ آہنگ کراچی)

عابد جعفری (صدر رائٹرز فورم آف پاکستانی کینیڈینز)

آپ کے علمی و تحقیقی مقالے اور کیسٹس کے ذریعے مجھے پہلی مرتبہ موسیقی، عزاداری اور قدیم روایتی تکنیکی سوز خوانی کے بارے میں آگاہی حاصل ہوئی اور فن سوز خوانی کے بہت سے اسرار و رموز بھی مجھ پر منکشف ہوئے۔ پاکستان چھوڑے ہوئے تیس سال ہو گئے اس عرصہ میں ہم کن کن نعمتوں سے محروم ہو گئے یہ ہم ہی جانتے ہیں۔ آپ کا یہ کارنامہ ہم سب اور خصوصاً دیارِ غیر میں رہنے بسنے والوں کو بہت حد تک اپنے پُر وقار و شاندار قابلِ فخر ماضی سے جوڑ دے گا۔ اس بیش بہا معلوماتی دلچسپ تحقیقی کاوش پر مبارکباد پیش کرتا ہوں خصوصاً آپ نے اس فن کے آثار کو محفوظ رکھنے اور آگے بڑھانے کیلئے جس طرح اساتذہ کے تبرکات اور پھر اپنی آواز

Presented by www.ziaraat.com

میں اساتذہ کے کام میں ایجادات اور اختراعات کے اضافے کے ساتھ آڈیو ویڈیو پر پیش کیا ہے اس میں ندرت بھی ہے اور غیر معمولی افادیت بھی اور اس فن کے علاوہ بزرگ اساتذہ و مرحومین اور موجودہ شائقین سوز خوانی و عام سامعین اور خود آپ کے لئے بھی توشۂ آخرت ہے۔ والسلام

شاعر و سوز خوانِ اہلبیتؑ سعید حیدر زیدی سعیدؔ

محترمی و مکرمی عالیجناب سوز خوان و شاعرِ محمدؐ و آلِ محمدؐ، پروفیسر، ماہرِ تعلیم سبطِ جعفر زیدی صاحب، ایڈووکیٹ، مقرر و صاحبِ قلم، محقق و فدائے فروغ و بقائے سوز خوانی، بانی و سرپرستِ ادارۂ ترویجِ سوز خوانی، السلام علیکم!

میں آپکا تہہِ دل سے ممنون ہوں کہ جناب نے اس ناچیز و حقیر کو عزت بخشی اور "لافانی سوز خوانی" کی کیسٹ عنایت فرما کر سرفراز کیا۔ میں نے سنی اور سنائی۔ دل کی گہرائیوں سے آپ کی درازیٔ عمر و کامیابی کیلئے دُعائیں نکلیں۔ خداوند عالم آپ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور آپ کی کاوشوں کو عروج عطا فرمائے۔ آمین۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ نے جس میدان میں قدم رکھا ہے اُس میں گلزار کم اور خارزار بہت زیادہ ہیں۔ لیکن اولادِ حضرت زیدِ شہید کو اپنے اجداد سے یہ خصوصیت ورثہ میں ملی ہے کہ ہر زمانہ میں اُسکے تقاضوں کے مطابق بقائے دینِ اسلام اور بالخصوص فروغِ عزائے حضرت سیدُ الشہداء امام حسینؑ

Presented by www.ziaraat.com

کو حسبِ توفیق و استطاعت مقصد حیات سمجھا اور یہ اُن کی ہی قربانیوں کا ثمر ہے کہ یہ عزاداری آج بھی باقی ہے اور انشاء اللہ تا قیامت باقی رہے گی۔ یہی ورثۂ اجداد آپ کو بھی خوش قسمتی سے نصیب ہوا ہے۔ آپ کے والدِ محترم و معظم مرحوم و مغفور کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ اپنی عاقبت سنوار گئے اور آنے والوں کیلئے راستہ روشن کر گئے کہ کہیں ٹھوکر نہ کھائیں۔ آپکی رفتار سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ انشاء اللہ بہت جلد اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرلیں گے۔

بزرگوں کی تقریباً مفقود آوازیں مجتمع کرنا ایک بہت بڑی کاوش اور جاں گُسِل مرحلہ ہے جسے اس کیسٹ تک آپ نے بڑی خوش اسلوبی سے طے کرلیا۔ یہ آپ کا احسان بلکہ عظیم احسان ہے اُن گزشتگان کی موجودہ و آنے والی نسلوں پر بالخصوص اور نو آموز سوز خوانوں پر بالعموم، اسلئے کہ انقلابِ زمانہ نے شعبۂ سوز خوانی کو بھی بری طرح متاثر کیا ہے۔ نہج تبدیل ہو چکی ہے جس کا رخ بظاہر کسی مستحکم و محترم منزل کی جانب نظر نہیں آتا۔ یقیناً یہ آوازیں اساتذہ و بزرگ سوز خوان حضرات کی اپنی پُر تاثیر طرز ادائیگی میں اس دور کو کچھ دیر کیلئے سوچنے پر مجبور کریں گی جس سے بہت ممکن ہے کہ یہ اسپ بے لگام قابو آسکے۔ بستہ کی اشاعت شاید اس صدی کا سب سے بڑا عزائی کارنامہ ہے۔ والسلام دعاگو سعید حیدر زیدی سعید

Presented by www.ziaraat.com

سیّد شفیع عقیل (ادیب و صحافی، شاعر و نقاد، تبصرہ نگار "جنگ" کراچی)

صوتی علوم و فنونِ اسلامی پر یہ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے منفرد ہے۔ سیّد سبطِ جعفر زیدی صاحب خود ایک معروف سوز و سلام پڑھنے والے ہیں چنانچہ انہوں نے اس ضمن میں بعض اہم نکات پر روشنی ڈالی ہے اور مختلف صوتی علوم و فنونِ اسلامی (حسنِ قرأت تا سوز خوانی) اور ان سے متعلق مشہور و نمائندہ شخصیات، ماہرینِ فن اور دبستانوں کا تذکرہ کیا ہے اور ان حضرات کیلئے بھی بنیادی خصوصیات و ہدایات اور شرائط پر روشنی ڈالی ہے جو صوتی علوم و فنون یا سوز خوانی سے وابستہ ہیں اور اس میں مہارت اور ناموری حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

پروفیسر سحر انصاری

بلاشبہ پروفیسر سبطِ جعفر صاحب اُن اہم موضوعات پر کام کر رہے ہیں جن پر اب تک نہ کیا جا سکا تھا اور اگر اب بھی نہ ہوتا تو شاید پھر کبھی نہ ہو پاتا اور یہ مقدس اہم علوم و فنون اور باقی ماندہ آثار اور مذہبی ثقافتی ورثہ ضائع ہو جاتا۔ شاید قدرت نے انہیں اسی کام کیلئے دنیا میں بھیجا تھا یا ان علوم و فنون نے بارگاہِ احدیت میں فریاد کر کے انہیں اپنے لئے مانگ لیا ہو گا۔ بہر حال یہ کام یہی کر سکتے تھے اور خوب خوب کر رہے ہیں اور علمی تکنیکی شعوری اور دانشورانہ طریقہ پر۔ مجھے تو ابھی تک ان کی وہ مُدّو وقار و شاندار تقریب بھی

Presented by www.ziaraat.com

نہیں بھولی جو انہوں نے اپنی تحقیقی تصنیف "صوتی علوم و فنونِ اسلامی" کے اجراء کے سلسلہ میں منعقد کی تھی ان کے لئے دعائیں اور نیک تمنائیں ہی نکلتی ہیں۔ ماشاء اللہ و سبحان اللہ اور جزاك اللہ فی الدارین خیرا

مرزا محمد اشفاق شوقؔ لکھنوی مدظلہٗ

(خطیبِ ہند، پروفیسر شیعہ کالج لکھنؤ)

ذاکر و شاعر و استاد و ادیب و نقاد

پھول کب ہے چمنستان ہے سبطِ جعفر

کثرتِ جلوہ سے خود اُس کی نظر خیرہ ہے

آئینہ دیکھ کے حیران ہے سبطِ جعفر

ہر گھڑی رہتے ہیں عترتؑ کے فضائل لب پر

بخدا قاریٔ قرآن ہے سبطِ جعفر

سوز خوانی سے اُسے عشق ہے سب شاہد ہیں

نوحہ خوانی پہ بھی قربان ہے سبطِ جعفر

بلند آواز سے کہتی ہے یہ بلقیسِ صدا

بخدا میرا سلیماں ہے سبطِ جعفر

ہونے والا ہے یقیناً کہیں ذکرِ سرورؑ

مجلسِ شاہؑ کا اعلان ہے سبطِ جعفر

Presented by www.ziaraat.com

دست و بازو ہیں خدا رکھے شکیل و اختر

سوز خوانی کی مگر جان ہے سبطِ جعفر

سُن کے آواز سبھی کہتے ہیں یہ آپس میں

دیکھئے کتنا خوش الحان ہے سبطِ جعفر

تو کہ ہے زینتِ ہر مجلسِ ایصالِ ثواب

عام سب پر ترا فیضان ہے سبطِ جعفر

سب نے پہچانا ہے تجھ کو بہ طفیلِ شبیرؑ

تجھ پہ خالق کا یہ احسان ہے سبطِ جعفر

الفتِ آلِ محمدؐ کا جو دَم بھرتا ہے

اُس پہ سَو جان سے قربان ہے سبطِ جعفر

سیم و زر گوہر و الماس سے کیا کام اُسے

پیروِ بوذرؓ و سلمانؓ ہے سبطِ جعفر

عشقِ شبیرؑ تری زیست کا سرمایہ ہے

حُبِ حیدرؑ ترا عنوان ہے سبطِ جعفر

(طویل نظم سے اقتباس)

(بشکریہ خطیبِ اکبر پروفیسر مرزا محمد اطہر مدظلہ)

Presented by www.ziaraat.com

دعائیہ تاثراتِ وابستۂ صاحبِ بستہ یعنی اہلیہ

مسز زیدی / شجیعہؔ رضوی (ایم اے۔ بی ایڈ)

دنیاؔ و آخرت میں ملے گی اُسے جزا
مصروف ، مدحِ آلِ پیمبرؐ میں جو رہا

ترتیب آپ نے جو دیا "تحفۂ عزا"
اِس کے صلے میں وارثِ غم سے ہے التجا

جنت میں گھر ملیں گے ہمیں بالیقیں مگر
اک گھر عطا ہو یاں بھی پئے مجلسِ عزا

"العصرؔ" اور "آلِ شفقؔ"، امتیازؔ، ابدؔ
ان سب معاونین کو اللہ دے صلہ

دانندہؔ قدر داں ہیں ابوذرؔ بھی معترف
تابندہؔ اِس کو کہتی ہے مینار نور کا

وابستہ ہے جو "صاحبِ بستہ" سے یہ کنیز
دن رات یہ شجیعہؔ کی ملی ؑ سے ہے دُعا

مقبولِ بارگاہِ جنابِ بتول ؑ ہو
جو کام سبطِ جعفرِ خوش فکر نے کیا

(سیّد محمد ابوذرؔ ، تابندہؔ و دانندہؔ زیدی / اولادِ سبطِ جعفر)

Presented by www.ziaraat.com

محقق و دانشور نقاد و شاعر پروفیسر سیّد غلام عباس

مختلف مواقع پر اپنی تحریر اور تقریر میں، میں اپنے ان تاثرات کا اظہار کرتا رہا ہوں کہ یہ اپنی خداداد صلاحیتوں سے بھرپور کام نہیں لے پا رہے اور نہ ہی قوم ان سے وہ کام لے رہی ہے کہ جس بڑے کام کی اہلیت و صلاحیت انہیں خداوندِ عالم نے ودیعت کر رکھی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ انکی ساری زندگی لوگوں کے سوئم، چہلم، برسی پڑھنے میں گزر جائیگی۔ اگرچہ یہ بجائے خود بڑی سعادت بھی ہے اور لہو گرم رکھنے اور عوام سے رابطے کا ایک مؤثر اور مستقل ذریعہ بھی، لیکن یہ کام تو ان سے کم اہلیت اور صلاحیت کے لوگ بھی کر سکتے ہیں اور کرتے رہے ہیں اور اب جبکہ انہوں نے اپنے فنی جانشین بھی تیار کر لئے ہیں تو ضرورتِ امر یہ ہے کہ یہ وہی کام کریں کہ جو انہوں نے اس سے پہلے بھی برادرم سرفراز بلد صاحب کے کہنے سے کیا تھا اور اب دوبارہ بھی انہی کی تحریک و تشویق پر کر رہے ہیں۔ یعنی تحقیق اور تصنیف و تالیف۔ میرے لئے یہ بات بڑی طمانیت کی ہے کہ سرفراز بلد ان سے کام لینا جانتے ہیں اور یہ انکی بات مان بھی لیتے ہیں۔ ایک بات جو میری سمجھ میں ابتک نہیں آئی وہ یہ ہے کہ ہر ہفتے سوئم چہلم کیلئے انہیں اتنے مرحومین مل کہاں سے جاتے ہیں؟! بہر حال یہ تو ایک جملۂ معترضہ تھا خداوندِ عالم سے دعا گو ہوں کہ وہ انکی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائیں۔ آمین۔ دعا گو غلام عباس

Presented by www.ziaraat.com

پیغامِ صدرِ انجمنِ سوز خوانانِ کراچی (مظاہر علی کاظمی)

سوز خوانی کو کسی بھی شکل میں بھی موسیقی سے وابستہ نہیں کیا جاسکتا۔ در حقیقت یہ ایک ایسا لحن ہے جو خالص عطیۂ خداوندی ہے۔ اور اس لحنِ میں کچھ ایسا سوز اور درد ہوتا ہے کہ سامع کا دل تڑپ اٹھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مصائبِ آلِ محمدؐ کو لحن سے پڑھنے کا نام سوز خوانی ہوا۔

برِ صغیر ہندو پاک میں شروع میں ہندی و فارسی میں نوحہ خوانی اور مرثیہ خوانی کی ابتدا ہوئی اور اسکے بعد جب زبان اردو نے فروغ پایا تو اس زبان میں شعراء نے باقاعدہ صنفِ سخن کے طور پر مرثیہ لکھنا شروع کیا اور انہی مرثیوں اور نوحوں کو چند محبانِ اہلبیتؑ نے جو کہ انتہائی متقی اور پرہیز گار تھے درد بھری آوازوں میں پڑھنا شروع کیا۔ یہ تھی سوز خوانی کی ابتداء۔ اسکے بعد آنے والوں نے انہی درد بھری سوز و گداز کی آوازوں اور لحن کی پیروی اور اُنہی قدیم بندشوں (طرز) کو اپنایا جن میں سے بیشتر بندشیں (طرزیں) آج بھی اسی طرح رائج ہیں۔ اس کے بعد بھی نئی بندشیں نکلتی رہیں بنتی رہیں مگر انکی بنیاد بھی وہی سوز و گداز اور درد و غم تھا جو ابتدا میں تھا۔

جہاں تک موصوف کی تصنیف کا سوال ہے تو یہ یقیناً ایک عمدہ کاوش ہے اور اپنے موضوع پر غالباً یہ پہلی کتاب ہے اس میں بعض باتیں ایسی

Presented by www.ziaraat.com

قابلِ تعریف ہونگی اور بعض باتیں ایسی بھی ہو سکتی ہیں جن سے کچھ لوگ اختلاف رکھتے ہونگے۔ اور ہر دو قسم کے حضرات اپنی رائے کا اظہار بھی کرینگے۔ کیونکہ بعض لوگ تنقید برائے تنقید کے عادی ہوتے ہیں اور کسی کے اچھے کو بھی اچھا کہنا نہیں چاہتے۔ میں مصنف سے گزارش کروں گا کہ تعریف سے خوش اور تنقید سے دل برداشتہ نہ ہوں بلکہ اپنی کاوشیں جاری رکھیں۔ انشااللہ تائید الٰہی شاملِ حال ہوگی۔ فقط دعاگو مظاہر علی کاظمی

پروفیسر نجم الحسن نجمی رضوی (میوزیشن / کمپوزر)

ایم ایس سی (ایگری کلچر) پاکستان، ایم ایس (انٹو مولوجی) ڈپلومہ اِن میوزک (امریکن یونیورسٹی۔بیروت / پروفیسر سندھ ایگری کلچر یونیورسٹی ٹنڈو جام)

راقم کیلئے یہ امر باعثِ عزت افزائی ہے کہ اسے رائے دینے / تاثرات لکھنے کے لائق سمجھا گیا۔ زیرِ نظر کاوش سیّد سبط جعفر کے عمیق مطالعہ و مشاہدے اور ان کے فن سوز خوانی کے ادراک کا منہ بولتا شاہکار ہے جسمیں انہوں نے فن خوش الحانی 'غنا' موسیقی (برصغیر کی موسیقی کا) مقدمہ موزوں و مدلل قرآنی احادیث کی تشریح سائنسی / تکنیکی حوالوں کی مدد سے خوب لڑا ہے جو ایک جرأتمندانہ کاوش ہے۔ امید کی جانی چاہئے کہ پروفیسر صاحب کے اس مضمون کے مطالعہ کے بعد قاری غنا' موسیقی کے نام پر

Presented by www.ziaraat.com

دیگر لغویات کا فرق بخوبی سمجھ سکے گا اور سوز و سلام پر راگ یا راگنیوں کا الزام عائد نہ کر سکے گا۔

ہمارے کلاسیکی علوم و فنون کی ناقدری اور زوال پذیری کا رونا تو سبھی روتے ہیں اس حقیقت کا ادراک کوئی نہیں کرتا کہ اس ناقدری اور زوال پذیری کے پس پشت ہمارے اساتذہ کرام کا وہ رویہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ وہ اپنے تلامذہ کو اپنے فن کی باریکیوں سے آگاہ نہیں کرتے بلکہ کبھی کبھی تو اسے اپنے ہمراہ لے کر دنیا سے ہی رخصت ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب ہمارے بہت سے علوم و فنون کتابوں میں تو ملتے ہیں الگ عملی زندگی میں ان کا کوئی ماہر تو کیا کوئی مبتدی بھی دور دراز تک نظر نہیں آتا۔

عقیل عباس جعفری

(محقق و شاعر / مصنف ٹی وی انسائکلو پیڈیا، پاکستان کے سیاسی وڈیرے اور دیگر کتب)

یہ غالباً ۱۹۸۹ء کی بات ہے جب سوز خوانی کے حوالے سے برادرم سبط جعفر کا پہلا مضمون روزنامہ جنگ میں اشاعت پزیر ہوا۔ میں نے ہی نہیں غالباً اس فن سے دلچسپی رکھنے والے سبھی حضرات نے اس مضمون کو بڑی دلچسپی سے پڑھا۔ کیونکہ میرے محدود علم اور مطالعہ کے مطابق اس موضوع پر شائع ہونے والا یہ پہلا مضمون تھا۔

انہی دنوں میری برادرم سبط جعفر سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان

Presented by www.ziaraat.com

سے درخواست کی کہ وہ اس فن پر مزید لکھیں مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے میری درخواست کو بھی لائق توجہ سمجھا اور اس کے بعد نہ صرف اس فن پر بلکہ دوسرے متعلقہ علوم و فنون پر بھی کچھ نہ کچھ نہیں، بلکہ بہت کچھ لکھتے رہے۔ انہوں نے مجھے اب تک کا جمع کیا ہوا لکھا ہوا سارا سرمایہ دکھایا، میں یہ سب دیکھ کر بڑی حیرت انگیز مسرت سے دوچار ہوا۔ کیونکہ ان موضوعات پر تھوڑا بہت الگ الگ کام تو میری نظر سے گزرا تھا لیکن ان تمام موضوعات پر اتنا بھرپور کام میں نے پہلی مرتبہ یکجا دیکھا تھا۔

میں نے برادرم سبط جعفر کو مشورہ دیا کہ وہ پہلی فرصت میں اس کام کو کتابی شکل دے ڈالیں۔ میں نے انہیں اس سلسلے میں اپنی تمام تر خدمات بھی پیش کیں مگر برادرم سرفراز بد مجھ سے زیادہ خوش نصیب نکلے کہ اس سلسلے میں مجھ سے بازی لے گئے۔ اور اب انکی توجہ اور اعانت ہی سے یہ تمام کام کتابی شکل میں اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔ اس کتاب کی علمی اور فنی حیثیت کے بارے میں تو ان فنون کے پارکھ ہی بہتر بتا سکتے ہیں، میں تو اتنا جانتا ہوں کہ ہم جیسے مبتدیوں اور ان علوم اور فنون سے تھوڑی بہت شدبد رکھنے والوں کے لئے یہ کتاب کسی خزانے سے کم نہیں، اللہ برادرم سبط جعفر اور برادرم سرفراز بد کو اس نیک کام کی جزائے خیر دے۔ آمین

Presented by www.ziaraat.com

روایتی و تکنیکی سوز خوانی کا آخری تاجدار

آل محمد رزمی (مدیر اصلاح کراچی)

میں بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ سید سبط جعفر زیدی اپنے وجود کی سطح پر متعدد مقاصد کے پابند ہیں لیکن ان کی زندگی کا پہلا اور سب سے بڑا مقصد عزاداریٔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی تبلیغ و ترویج ہے۔ ان کی شاعری ہو کہ نثر نگاری، خطابت ہو کہ صحافت، مجلس ہو کہ سوز خوانی وہ ہر سطح پر اپنے مقصد کے حصول میں کوشاں و مستغرق دکھائی دیتے ہیں۔ شاید یہی مقصد انہیں سوز خوانی کے میدان میں لایا ہو اور اس میں کوئی شک نہیں کہ روایتی و تکنیکی سوز خوانی کا آخری تاجدار سبط جعفر ہے۔

ہر ناواقفِ فن سوز خوان یہ کہہ کر جان بچانے کی کوشش کرتا ہے کہ بھئی ہمیں فن وغیرہ تو آتا نہیں ہم تو صرف مولاؑ کی مدح کرتے ہیں تو جناب ہر چیز کے کچھ اصول ہوتے ہیں اگر کوئی یہ کہے کہ صاحب ہمیں یہ تو معلوم نہیں نماز سے پہلے وضو کرنا پڑتا ہے یا صبح کی دو رکعت ہوتی ہے ہم تو بس اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور وہ بغیر وضو کے صبح کی چار رکعت پڑھ ڈالے تو دیکھنے والا اس کی دماغی صحت کے بارے میں ضرور مشکوک ہو جائے گا۔ جس طرح ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ کوئی جاہل، منبر رسولؐ پر بیٹھے

Presented by www.ziaraat.com

اسی طرح یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ سوز خوانی کے علم سے بے بہرہ شخص سوز خوانی کرے۔ ہم پیشہ ور خطباء کی اس لئے مذمت کرتے ہیں کہ وہ ٹھونک بجا کر ذکر حسینؑ کی قیمت وصول کرتے ہیں۔ اور اگر سوز خوان حضرات بھی کرائے کے نام پر اسی قسم کی حرکت کریں!؟ اکثر و بیشتر سوز خوان اشعار غلط پڑھتے ہیں اور تلفظات کا قطعی خیال نہیں رکھتے' انہیں اس ذکر سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی لہٰذا سوز خوانی کے بعد اپنا بستہ بغل میں دبا کر مجلس چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ اکثر و بیشتر سوز خوان داڑھی نہیں رکھتے۔ جبکہ داڑھی واجب اور اسے منڈوانا حرام ہے۔ ذکرِ حسینؑ میں دِینداری شرطِ اول ہے اگر کوئی بغیر داڑھی کے مولانا مجلس پڑھیں تو مومنین انہیں ہدف ملامت بناتے ہیں لیکن یہ سوز خوان جو خود کو ذاکرِ اول کہتے ہیں عشرۂ محرم میں روزانہ شیو کر کے مجلس میں ذکرِ حسینؑ بیان فرماتے ہیں۔ اکثر اوقات سوز خوان حضرات وقت کی پابندی نہیں فرماتے۔

اکثر سوز خوانوں کو یہ زعم اور خوش فہمی ہے کہ وہ سوز خوانی کی خدمت کر رہے ہیں۔ حقیقتِ امر یہ ہے کہ معیاری سوز خوانی سیکھنا دوسروں کو سکھانا اُس میں فنی اور افرادی طور پر اضافہ کرنا ہی دراصل عزاداری اور سوز خوانی کی خدمت ہے۔ سوز خوانی کر کے بستہ بغل میں دبا کر

Presented by www.ziaraat.com

اور لفافہ وصول کر کے مجلس سے نکل جانا سوز خوان کی ذاتی کامیابی یا سعادت تو ہو سکتی ہے۔ سوز خوانی کی خدمت بہر حال نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ اگر ہر جگہ سے ہدیہ نہ بھی ملے تو معاشرے میں ذاکر و سوز خوان کی حیثیت سے اسے جو مقام و مرتبہ اور روز مرہ زندگی میں تعلقاتِ عامہ کا جو فائدہ اسے حاصل ہوتا ہے وہ بھی اسی خدمتِ عزا اور سوز خوانی کا صدقہ ہوتا ہے۔

سوز خوانی کے لئے بھی سلیقہ درکار ہوتا ہے اگر یہ سلیقہ ناپید ہو جائے تو محض خانہ پُری رہ جاتی ہے۔ اب ملاحظہ فرمائیں کہ کیا دلائل ہیں کہ جنکی رو سے ہم سبط جعفر کو روایتی و ٹیکنیکی سوز خوانی کا آخری تاجدار کہہ رہے ہیں۔

سبط جعفر نے باقاعدہ ۱۹۷۰ء سے ۱۹۹۰ء کے دوران ممتاز و نامور ماہرینِ فن سے استفادہ کیا ہے اور ان کی شاگردی اختیار کی ہے اور وہ ان معروف اساتذہ کے بازو بھی رہے ہیں۔

وہ اپنی ذات میں ایک انجمن، ایک تحریک ایک ادارہ اور سوز خوانی کے فن میں یکتائے روزگار اور ایک مکتبۂ فکر ہیں جنکی بنیاد ان کے اساتذہ استاد معشوق علی خان اعلی اللہ مقامہ استاد واحد حسین خاں خورجوی مرحوم اور استاد اشتیاق علی خان حیدری طاب ثراہ نے رکھی۔

سبط جعفر نئی نسل کے نمائندہ سوز خواں ہی نہیں عہد حاضر کے

Presented by www.ziaraat.com

نمائندہ سوز خوان ہیں۔ انہوں نے اپنے اساتذہ کرام کے چھوڑے ہوئے ورثے اور روایتوں کو آگے بڑھانے کی بھرپور کوشش کی ہے اور اپنے اساتذہ سے ہٹ کر بھی اسلوب ادائیگی، بندشوں اور انداز فکر میں اجتہاد کیا ہے۔ فنی رویئے میں الگ روایت قائم کرنے کی کوشش کے باوجود ان پر خود پرستی کا آسیب اپنا سایہ ڈالنے میں ابھی تک ناکام رہا ہے وہ اپنی موجودہ حیثیت کو ذات واجب کی عطا، اہلبیتؑ کا کرم اور اپنے اساتذہ کرام کی مہربانی قرار دیتے ہیں۔

بیسویں صدی کے آخری دہائیوں میں جب فن سوز خوانی کا دھارا بالکل ٹھہر کر رہ گیا تھا۔ سبط جعفر اس جمود میں سلسبیل کی رَو بن کر سامنے آئے، فن سوز خوانی کے افق پر سبط جعفر کا طلوع ایک اچھی علامت اور نیک شگون ہے۔ انہوں نے نہ صرف فن سوز خوانی کی تجدید کی بلکہ سامعین (عزادارانِ حسینؑ) کے ذوق کو بھی بلند کرنے کی کوشش کی اور فن سوز خوانی کو سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے کی بھی کوشش کی۔

وہ پچیس تیس سال سے ذکر حسینؑ (سوز خوانی) کر رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے اندرونِ شہر تو کیا کبھی بیرونِ شہر بھی کسی قسم کا نذرانہ یا کسی سے کرایہ بھی قبول نہیں کیا۔ وہ سوز خوانی میں تلفظات اور ادائیگی کے معیار کو ہمیشہ ملحوظ رکھتے ہیں۔ سوز خوانی کر کے (اگر انہیں کہیں اور نہیں جانا اور کوئی

Presented by www.ziaraat.com

مصروفیت نہ ہو تو) مجلس میں ضرور شرکت کرتے ہیں اور درمیان سے اٹھ کر جانے کو پسند نہیں کرتے۔

وہ نام و نمود، بڑی مجالس بشمول ریڈیو، ٹی وی وغیرہ سے پرہیز کرتے ہیں اور ایسی مجالس میں جانا پسند کرتے ہیں اور عبادت سمجھتے ہیں کہ جہاں پڑھنے والے کی واقعی ضرورت یا کمی ہوتی ہے۔

وہ نہ صرف خود داڑھی رکھتے ہیں اور واجبات کی ادائیگی کے پابند ہیں۔ بلکہ ان کے بازو بھی داڑھی رکھتے ہیں اور واجبات کی ادائیگی کا خاص خیال رکھتے ہیں اور اپنے استاد کی طرح کسی قسم کا نذرانہ یا کرایہ قبول نہیں کرتے اور یہی وجہ ہے کہ جو دِیا سبط جعفر کے اساتذہ نے روشن کیا تھا وہ آج بھی فروزاں ہے اور دیئے سے دیا جلانے کی رسم آگے بڑھ رہی ہے اور سبط جعفر کے بازو بھی اب مکمل اور بہترین سوز خوان بن چکے ہیں لیکن چونکہ وہ ذکر حسینؑ کو توشۂ آخرت اور خود کو وارثِ غم سمجھتے ہیں لہٰذا نذرانہ یا استادی کی ترنگ میں آکر دیگر سوز خوان حضرات کے بازو کی طرح اپنی علیحدہ پارٹی بنانے کے تصور کو بھی پسند نہیں کرتے بلاشبہ سبط جعفر کے ہمنوا سبط جعفر کے خلوص اور خدمتِ اہل بیتؑ کا صلہ ہیں۔ یہ وہ دلائل ہیں جن کی رو سے بلاشبہ سبط جعفر روایتی و ٹیکنیکی سوز خوانی کے آخری تاجدار ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

سبط جعفر ایک ایسی جامع الکمالات شخصیت ہیں جسے کچھ اپنی گوناگوں مصروفیات، خدمت خلق کا جذبہ اپنی سیماب پا فطرت اور کچھ اپنے پر آشوب عہد نے یکسوئی کیساتھ اپنی خداداد صلاحیتوں سے کام لینے کا موقع نہ دیا تاہم وہ مختلف شعبہ ہائے حیات میں تحریری اور تحقیقی کاموں میں مصروف ہیں۔ وہ کراچی کی معروف شخصیت ہیں اور شاعری، نثر نگاری، خطابت و صحافت کی منزلوں سے گزر کر سوز خوانی کے میدان میں آئے ہیں اور سوز خوانی کے روبہ انحطاط فن کو پھر سے زندہ کرنے کی سعیٔ پیہم کر رہے ہیں اور یہ فن جس میں مشکل ہی سے پڑھے لکھے لوگ آتے تھے۔ بلاشبہ سبط جعفر جیسے اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص نے اسکے اعتبار کو بڑی حد تک بڑھایا ہے اور انکی تحریک و تشویق پر اب اچھے خاندانوں کے باصلاحیت پڑھے لکھے نوجوان ان کے ہمنوا ہیں۔

مراسمِ عزا میں مشکل ترین صنف سوز خوانی ہے جسکے گلے پر دو قسم کی چھریاں چل رہی ہیں، ایک تو عامۃ المومنین کی عدم دلچسپی کی اور دوسرے سوز خواں حضرات کی فن سے ناواقفیت جو فن سوز خوانی کا بنیادی علم نہ رکھنے کے باوجود سوز خوانی کرنے کو اپنا فرض سمجھتے ہیں اور کچھ قصور فن سوز خوانی کے ثقہ استادوں کا بھی ہے جنہوں نے اس فن کو نئی نسل کے حوالے نہیں

Presented by www.ziaraat.com

کیا اور نہ کوئی ایسا ادارہ یا اکیڈمی قائم کی جس میں تشنگانِ علم و فنِ سوز خوانی کو سیراب کیا جا سکے اور وہ فنِ سوز خوانی کے زیور سے آراستہ ہو سکتے۔

ایک اور المیہ قومی سطح پر منافقت کا ہے یہ رویہ انتہائی ضرر رساں ہے۔ ناواقفانِ فنِ سوز خوانی دوسروں پر تنقید کر کے فرار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ دوسروں پر تنقید کرنے کی بجائے اپنے اندر خود احتسابی کا حوصلہ پیدا کریں اور اسے کبھی نہ بھولیں کہ تنقید سے حقیقت کو نہیں بدلا جا سکتا۔ فن کے قلعے ہوا میں تعمیر نہیں ہو سکتے۔ فنی روایت سے کٹ کر سوز خوانی اس فن سے بھونڈا مذاق ہے۔

سبط جعفر کی سوز خوانی کا ایک معیار ہے انہوں نے اس معیار کو محض روایت تک محدود نہیں رکھا ہے۔ انہوں نے اپنے فن کے ساتھ کس حد تک انصاف کیا اور اس فن کے احیاء کے لئے کیا کوششیں کی ہیں اور وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں کہاں تک کامیاب رہے ہیں۔ اس کا فیصلہ تو وقت کرے گا اس مختصر سے مضمون میں سوز خوانی کے فن اس کی تاریخ، نامور سوز خواں حضرات یا سبط جعفر کے فن سوز خوانی کا مکمل احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ پھر کسی مناسب وقت فن سوز خوانی کے حوالے سے سبط جعفر زیدی کے فن پر گفتگو کی جائے گی۔

سبطِ جعفر کی انتھک محنت اور انکی کارکردگی و فعالیت اور ہر طبقے میں

Presented by www.ziaraat.com

مولانا حسن رضا خان بریلویؒ

کس زباں سے ہو بیاں یہ عزو شانِ اہلبیتؑ
مدح گوئے مصطفیٰؐ ہے مدح خوانِ اہلبیتؑ

مصطفیٰؐ عزت بڑھانے کیلئے تعظیم دیں
ہے بلند اقبال تیرا دودمانِ اہلبیتؑ

اِن کے گھر میں بے اجازت جبرئیلؑ آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلبیتؑ

اے شبابِ فصلِ گل یہ چل گئی کیسی ہوا
کٹ رہا ہے لہلہاتا بوستانِ اہلبیتؑ

کس شقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے
لُٹ رہا ہے دِن دہاڑے کاروانِ اہلبیتؑ

فاطمہؑ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے
حشر کا ہنگامہ برپا ہے میانِ اہلبیتؑ

باغِ جنت چھوڑ کر آئے ہیں محبوبِؐ خدا
اے زہے قسمت تمہاری کشتگانِ اہلبیتؑ

گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ ما، تم پر فدا اے خاندانِ اہلبیتؑ

Presented by www.ziaraat.com

سَر ، شہیدانِ محبت کے ہیں نیزوں پر بلند
اور اونچی کی خدا نے قدر و شانِ اہلبیتؑ
اہلِ بیتِ پاک سے گستاخیاں بے باکیاں !
لَعنَتُ اللّٰہِ عَلَیکُم دشمنانِ اہلبیتؑ

(بشکریہ مولانا قاری حسن محمود)

☆☆☆

مقبول احمد صابری

سوز و سلام مرثیہ ہم بھی پڑھتے ہیں دوسرے گانے والے بھی اور ہمارے اہل تشیع بھائی بھی اگرچہ ان سب کی ادائیگی میں تھوڑا بہت اختلاف پایا جاتا ہے مگر مقصد اور کلام میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اہل بیتؑ عظام سے محبت اور عالی مقامؑ کے غم میں شرکت کے علاوہ ایک مشترک قدر ہم سب میں ادائیگی کے اعتبار سے سُر ہے۔ ہم بھی وہی کلام میوزک کے بغیر بھی ترنم لحن اور سُر میں پڑھتے ہیں اور دوسرے سوز خواں بھی۔ لیکن جس قسم کی سوز خوانی پروفیسر صاحب نے اپنی کتاب اور مضامین میں تحریر کی ہے اور پھر اس کا عملی مظاہرہ بھی کرتے رہے ہیں وہ یقیناً ہماری اور عام سوز خوانوں کی ادائیگی سے مختلف اور مشکل بھی ہے عام سوز خوانوں کی ادائیگی کو کسی علم یا فن کا درجہ نہیں دیا جاسکتا محض نذر عقیدت کہا جاسکتا ہے اور یہ فرق قوالی میں بھی ہے عام قوال حضرات کی پیش کی جانے والی قوالی میں جو واضح تکنیکی فرق ہے وہی فرق عام سوز خوانی اور فنی روایتی سوز خوانی میں بھی ہے۔ اور یہ سوز خوانی مقصد اور ادائیگی کے اعتبار سے ہر صنفِ گائیکی سے افضل و محترم ہے۔ بڑے بھائی (غلام فرید صابری رحمتہ اللہ علیہ) سمیت ہمارا پورا گھرانہ ہی ان کا مداح رہا ہے۔ سچی بات یہ کہ قوالی اگر شہنشاہ ولایت مولا علی کرم اللہ وجہ کی

Presented by www.ziaraat.com

نامدار سے ایک میں خوشی کا ہے تو تاثر ہے تو دوسری میں غم کا اور شاید غم خوشی پر غالب آجاتا ہے۔

ریحان اعظمی

صوتی علوم وفنون اسلامی اور اب یہ بستہ ایک ایسے فعال اور با عمل انسان کا تخلیقی کارنامہ ہے کہ جسکی ساری زندگی علم و عمل اور حسنِ کردار سے عبارت ہے خصوصاً عزاداری اور سوز خوانی کیلئے جس کی انتھک خدمات ناقابلِ فراموش اور بے مثال ہیں میرے اس دوست کے جو امتیازات ہیں کوئی اس کا مدمقابل، حریف یا پاسنگ بھی نہیں ہے۔ زمانۂ طالب علمی میں بہترین طالبِ علم، بہترین کھلاڑی، اچھا دوست، اچھا شاعر، اچھا نثر نگار، اچھا مقرر، ہر صوتی علم و فن کا ماہر۔ ان موضوعات کا اولین محقق، مبصر، لندن، ناروے ایران، اردن، شام، عراق، سوئیڈن، جرمنی، بھارت اور پاکستان کے مختلف شہروں میں سوز خوانی، سال کے دنوں سے زیادہ محافل و مجالس میں بطور شاعر و سوز خواں، مقرر و کمپیئر نذرانہ عقیدت اور کسی ہدیہ و نذرانہ اور کرایہ آمد و رفت کے بغیر، سوز خوانی کے تقریباً 25 آڈیو اور ویڈیو کیسٹ جن میں

Presented by www.ziaraat.com

تقریباً 80 بندشوں کے کلام اور سوز و سلام و مرثیے محفوظ ہیں۔ 100 کے لگ بھگ شاگرد جن میں دس ایسے جو خود بھی مکمل سوز خوانی کرتے ہیں دنیاوی دنیوی دونوں اعتبار سے سب سے زیادہ اعلیٰ تعلیم یافتہ، متکبر اور نودولتیہ سیٹھوں کیلئے ناقابلِ خرید ناقابلِ تسخیر اور عام مومنین اور غرباء کیلئے سراپا عجز و انکسار یاروں کے یار میرے یار سبط جعفر کا کوئی حریف ثانی مدمقابل نہ تھا نہ ہی ممکن ہے خدا اسے ہر حاسد کے شر اور ضرر سے محفوظ رکھے اور اسکے چاہنے والوں کو بھی۔ تمام اہل نظر کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس وقت اس سے بڑا، مصروف اور مقبول سوز خواں دنیائے عزا میں کوئی نہیں ہے اس کتاب میں سوز خوانوں کو جو مشورے دیئے ہیں یہ خود بھی انکا بہترین مجسم / نمونہ ہے۔

ان کے بارے میں مزید جاننے کے خواہاں ان کی تصانیف، ان کے کیسٹس یا اسلام آباد و پنجاب کے معروف صحافی اور شاعر و ذاکر صفدر ڈوگر صاحب کے "القائم" کا **سبطِ جعفر نمبر** یا برصغیر کے معروف محقق ڈاکٹر سید سکندر آغا کی تحقیقی کتاب "سوز خوانی" (مطبوعہ ۱۹۹۹ء / لکھنؤ) ملاحظہ فرمائیں۔ اس لئے کہ میرے لئے تو یہ استاد مشیر اور دوست کا درجہ رکھتے ہیں اور میرا کہا سخن فہمی سے زیادہ غالبؔ کی طرف داری قرار دیا جائے گا۔ بہر حال یہ اس شعبے میں پہلا اور آخری باکمال انسان ہے اس کی قدر کیجئے۔

Presented by www.ziaraat.com

محترم سید امیر امام (جنرل منیجر۔پی ٹی وی)

میں سمجھتا تھا کہ محترمہ کجن بیگم روایتی تکنیکی قدیم سوز خوانی کی آخری نمائندہ ہیں جن کے ساتھ یہ انتہائی مقدس فن اور شعبہ ختم یا عملاً غیر موثر ہو جائے گا کہ ان کا متبادل، فنی جانشین اور نعم البدل میرے علم میں کوئی نہ تھا جو عزاداری سے متعلق مومنین کرام یعنی مجلس عزا کے سامعین کے ساتھ فن و ثقافت سے وابستہ دوسرے افراد یعنی ٹیلی ویژن کے عام ناظرین و سامعین کو بھی بیک وقت یکساں طور پر مطمئن متوجہ اور متاثر کر سکے کہ عزادار بھی مستفیض ہو سکیں اور فنکار بھی مگر سبط جعفر صاحب اور ان کے ساتھیوں کو دیکھ کر سُن کر بڑی تقویت طمانیت اور روحانی مسرت محسوس کر رہا ہوں جس کا اعتراف ہمارے ہیڈ کوارٹر نے بھی کیا ہے ہماری تو خواہش تھی کہ ان کی فنکارانہ صلاحیتوں کو ٹیلی وژن کے عام ناظرین کے لئے بھی استعمال کیا جائے مگر انہوں اس امکان اور پیشکش کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے بطور سوز خوان ہی اپنی شناخت قائم رکھنے پر اصرار کیا بہر حال ان کا جذبہ قابل قدر ہے۔ محترمہ کجن بیگم کے بعد سوز خوانی کے حوالہ سے ان کا دم بڑا غنیمت ہے اور بڑی امیدیں وابستہ ہیں خوش آئند بات یہ ہے کہ یہ اب بھی مکمل اور تیار سوز خواں ہیں ورنہ اس عمر میں سوز خوانی کی سمجھ آنا شروع ہوتی ہے عملاً پیش کرنے کی منزل تو بہت بعد میں آتی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اظہار تشکر

اس حقیقت سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ بھائی کا رشتہ رگِ جاں سے زیادہ نزدیک ہوتا ہے۔ دوسری حقیقت یہ ہے کہ پروفیسر سید سبطِ جعفر زیدی مجھے اپنے حقیقی بھائی سے زیادہ عزیز ہیں۔ اسکے بعد اگر اب میں یہ کہوں کہ یہ بے پناہ صلاحیتوں کا حامل بہت پڑھا لکھا خوش مزاج صاحب علم و فن اور ایک باکمال شخص ہے تو اس کو حقیقت سے زیادہ محبت سمجھا جائے گا۔ چنانچہ اس بات کی ضرورت تھی کہ میں اپنے دعویٰ کی دلیل بھی پیش کروں جو میرے قول کی سچائی ثابت کرے۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے ایک دیرینہ خواہش کا پروفیسر سید سبط جعفر سے تذکرہ کیا وہ یہ کہ سوز خوانی ایک عظیم فن ہے اور اس فن پر آج تک میری نظر سے کوئی باقاعدہ کتاب نہیں گزری، آپ ایک بڑے سوز خوان بھی ہیں، کئی صاحبانِ کمال واساتذۂ فن سوز خوانوں کے بستے بھی سنبھالے ہوئے ہیں کیا یہ ممکن کہ ہم جیسے طالبانِ علم و آگہی کے لئے آپ یہ کارِ عظیم انجام دیں۔ خوشا نصیب کہ انہوں نے ہماری گزارش قبول کرلی۔ خدا کا شکر کہ صدقہ محمدؐ و آل محمدؐ سے آج میں کامیاب ہو گیا اب چمکتا ہوا سورج کسی تعارف یا تعریف کا محتاج نہیں۔ کتاب پڑھ کے صاحبان علم و نظر خود فیصلہ کریں گے کہ یہ منفرد کام علم و آگہی کا

Presented by www.ziaraat.com

خزانہ ہے اور یہ کام کمالِ فن و آگہی کے بغیر ممکن نہیں ہو سکتا بالغ نظر پڑھنے والے یہ بھی ثابت کرینگے کہ اردو کے سرمایہ میں یہ ایک گرانقدر اضافہ ہے۔

میں سید سبط جعفر زیدی کو اس عظیم تصنیف پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ خداوند عالم ان کی توفیق میں مزید اضافہ کرے۔ یہ کام ایسا ہے کہ اگر سبط جعفر چاہیں تو وہ طلائی تمغہ جو اُن کو ایم۔ اے کی ڈگری کے ساتھ ملا ہے اس تمغہ کی تابانی اور بڑھا دیں یعنی تھوڑی سی زحمت اٹھائیں اور اس کام کو تاریخ کے حوالے سے مزید وسعت دے کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر لیں۔ بھائی سبط جعفر آپ اقدام کریں ہم دعا کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا اظہاریہ موصوف کی پہلی کتاب صوتی علوم و فنونِ اسلامی (مطبوعہ ۱۹۹۵ء) کے حوالہ سے سپردِ قلم اور شائع کیا گیا تھا زیرِ نظر "بستہ" مشک و خوشبو کی طرح خود اپنا تعارف ہے۔ "آفتاب آمد دلیل آفتاب" بہر حال یہ کتاب، ان کی سوز خوانیِ انکے ہونہار شاگرد اور آڈیو وڈیو کیسٹس میں محفوظ کلام اور بندشیں اور بالخصوص یہ بستہ نہ صرف سوز خوانی اور ان کو امر کر دیں گے بلکہ بطور محرکِ تصنیف و تالیف اور معاونِ نشر و اشاعت یہ بستہ میرے لئے بھی سعادتِ دارین کا باعث ہوگا۔ انشاء اللہ

والسلام / خیر اندیش **سرفراز ابدؔ** (۷ ربیع الاوّل ۱۴۲۱ھ)

Presented by www.ziaraat.com